THE BOOK WAS DRENCHED

تہذیب الاخلاق

من ابتداے

ماہ شوال لغایت ماہ رمضان

سنہ ۱۳۱۱ نبوی مطابق سنہ ۹۷ و ۱۲۹۸ ہجری

مادہ تاریخ بحساب سال نبوی

آیاتٍ لِکُلِّ صَبَّارٍ شَکُوْرٍ

۱۳۱۱

علیگڈہ

مطبع علیگڈہ انسٹیٹیوٹ میں باہتمام لالہ گلاب راے چہپا

سنہ ۱۸۸۱ع

فہرست مضامین

تہذیب الاخلاق

سنہ ۱۳۱۱ نبوي　　　　سنہ ۱۲۹۷ هجري

آیاتٍ لِکُلِّ صَبَّارٍ شَکُوْرٍ

۱۳۱۱

نوروز نبوی

شوال کا مہینہ اور عید کا دن تیرہ سو گیارھویں سالگرہ ظہور مذھب اسلام کي ھی؛ تمام مسلمان عید کرتے ھیں اور خوشیاں مناتے ھیں؛ عید گاہ میں دوگانے پڑھتے ھیں؛ خیر خیرات کرتے ھیں؛ فطرہ دیتے ھیں؛ دودہ سونیاں کھاتے ھیں؛ ایک دوسرے کو تحفہ بھیجتے ھیں؛ لڑکوں کو چھٹي ملتي ھی ' عیدیاں لے لیکر خوش ھوتے ھیں ' مگر اس مختلف گروہ کے مختلف خیالات ھیں - بزرگ اور خدا پرست زاھد و عابد الوداع کے دن ماہ مبارک کي مفارقت میں گریہ و زاري کرچکتے ھیں پھر عید کے دن فرض کے ادا کرنے اور بہشت میں اعلی درجات ملنے کا استحقاق حاصل کرنے کے خیال سے خوشیاں مناتے ھیں - جوان کہتے ھیں کہ خدا خدا کرکے رمضان مبارک تشریف لیگئے مرمر کے روزے پورے کیئے اب خدا نے عید کا دن دکھلایا برس بھر کو نجات ملي — بڈھے سیدھي سادي طبیعت کے آدمي شکر کرتے ھیں کہ ابکے سال تو خدا نے روزے رکھوا دیئے عید کا دن دکھلا دیا دیکھیئے اگلے سال بھي ھم ھونگے یا نہیں *

دنیا کے جو مزے ھیں ھرگز یہہ کم نہونگے
چرچے یہي رھینگے افسوس ھم نہونگے

لڑکے چھٹي کي دھن میں کھیل کود کي اُمنگ میں عیدیاں لے لیکر خوش ھوتے ھیں کہ دو دن کے لیئے تو پڑھنے کي مصیبت اُستاد کي دھشت سے نجات ملي ' ھماري عمر کا جو مقتضی ھی اُس کے برتنے کا موقع ھاتھہ آیا — مگر جو پکے مسلمان ھیں اور ٹہیٹ مذھب اسلام کے پیرو ھیں وہ کہتے ھیں کہ عید ' عید کا دن تو ھی؛ مگر عید کے کچھہ سامان بھي ھیں؛ جب کچھہ سامان نہیں پاتے تو گو خوشیاں منائي چاھتے ھیں مگر کچھہ منا

نہیں سکتے — ہلال عید اُنکی آنکھوں میں ہلال نو نظر نہیں آتا بلکہ ہلال آخر ماہ دکھائی دیتا ہی جو بدر ہوکر گھٹتے گھٹتے ہلال ہوگیا ہی *

تمام قوموں نے اپنے اپنے مختلف نشان اختیار کیئے تھے مگر مسلمانوں نے ہلال کا نشان اختیار کیا تھا جو ظہور مذہب اسلام کی نشانی اور ہونہار بدر کی نیک شگونی تھی مگر وہ یہہ نہ سمجھے تھے کہ بدر کو پھر ہلال ہونا اور کمال کو پھر زوال آنا ہی — وہ تو بدر کی چاندنی دیکھہ کرخوش خوش سدھارے اب ہم محاق کی اندھیری میں ٹکراتے ہیں — اس وقت دنیا کے پردہ پر جہاں جہاں مسلمان ہیں ایک سی ابتر حالت میں ہیں، تعصب کو دینداری سمجھتے ہیں، تعصب نے اُن کو ایسا غلیظ القلب کردیا ہی کہ کسی طرح پسیجتا ہی نہیں — خدا تو اپنے حبیب کو فرماتا ہی " و لو کنت فضاً غلیظ القلب لانفضوا من حولک " مگر اس حکم کو اُنہوں نے چھوڑا ہی اور تعصب کو پکڑا ہی اور دوسری قوموں نے اکثر اُمور میں تعصب کو چھوڑا ہی اور اس حکم کو پکڑا ہی، مفلسی نے مسلمانوں کا ہی گھر پسند کیا ہی، بےدولت کا اطلاق اگر ہو سکتا ہی تو مسلمانوں ہی پر ہوسکتا ہی ، چند آدمی اگر با دولت ہیں تو قوم کی بھلائی کی کچھہ پرواہ نہیں کرتے اور کہتے ہیں کہ —

مرا ہست بط را ز طوفاں چہ باک

قوم کی قوم بے علم و بے ہنر ہوتی جاتی ہی، اُنہوں نے اپنے سلف کی اُس ناموری کو جو علوم و فنون میں اُنہوں نے حاصل کی تھی بالکل ڈبودیا ہی — دنیاوی علوم و فنون کو جانے دو ، اگر دینی ہی علوم میں اُنہوں نے ترقی کی ہوتی تو بھی صبر آتا کہ خیر دنیا گئی تو دین ہاتھہ آیا ، علماے دین کی زبان حال پکار پکار کہہ رہی ہی کہ " کبھونی موت الکبرا " اجتہاد و استنباط کو جانے دو روایت کشی جو ادنی ترین درجہ علماء ہی وہ بھی باقی نہیں رہی ہی ، واقعہ سے روایت کا اور روایت سے واقعہ کا تطبیق دینا نہایت ہی کم پایا جاتا ہی، اُس کے مآخذ و استنباط تک پہونچنا تو دوسری بات ہی *

ہم اس علم پر بھی خاک ڈالتے ہیں اور اخلاق پر نظر کرتے ہیں تو بھی بجز افسوس کے کچھہ نہیں پاتے، اتقیا کو دیکھتے ہیں کہ دن رات اس خیال میں مبتلا ہیں کہ مسواک کتنی لنبی اور ازار کتنی اُونچی رکھنی چاہیئے ، نماز میں ہاتھہ ناف کے نیچے ہوں یا چھاتی کے اوپر ، آمین آہستہ سے کہی جاوے یا ایسے پکار کر جس سے مسجد گونج جاوے — جب اس سے بھی فارغ ہوتے ہیں تو ایک دوسرے کی تکفیر کے فتوے لکھنے پر مصروف ہوتے ہیں، جب اس کا بھی محل نہیں پاتے تو اُن کی نسبت جن کو وہ اپنا ساتھی نہیں سمجھتے افترا پردازی اور بہتان بندی کرنے پر متوجہہ ہوتے ہیں — غرضکہ بلبلوں کی طرح اسی طرح بولتے اور گُنتھے رہتے ہیں، دل کی نیکی اور اندرونی حالت کی درستی پر مطلق

خیال بھي نہیں جاتا ' تمام احکام شرعیه کا مقصد جو روح کا پاک کرنا ' دل کو درست کرنا ' اخلاق کا پیدا کرنا ' محبت کا ترقي دینا ' قومي همدردي کو جوش میں لانا ' اور قوم کے ساتھه همدردي کرنا هی أس کا ذرہ برابر اثر بھي دل میں پیدا نہیں هوتا - مولوي صاحب سننے کي خوشي پیش امام بننے کا فخر ممبر پر چڑہ کر خوش الحاني سے عید کے خطبه پڑھنے کا افتخار لوگوں کے قدم چھونے هاتھه چومنے کي خوشي دل کو ایسا پھلا دیتي هی که دبنے کي گنجایش هي نہیں رهتي — یهي سبب هی که اندروني حالت عالم و جاهل سب کي یکساں هی جو کچھه هی باهر کي ٹیپ ٹاپ هی *

مشکلے دارم ز دانشمند مجلس باز پرس
توبه فرمایاں چرا خود توبه کمتر میکنند

جو لوگ شبلي و جنید کي همسري کا دعوی کرتے هیں کیا کچھه افتخار هی جو أن کو اپني بوریا نشیني پر نہیں هی ' سجادہ نشیني دین و دنیا دونوں پر فتحیابي هی جو کچھه چاهو سو کرو مگر صورت و حالت ایسي بناتے جاؤ جس سے لوگ کھچتے جاویں ' بناتے جانے کي حاجت نہیں وہ خود هي بنتي جاتي هی ' بوریئے پر بیٹھنا جب أن کو تخت طاؤس پر بیٹھنے سے زیادہ لطف دکھاتا هی تو وهي لطف دوسرے دن أن کو زمین پر بٹھاکر عرش پر بیٹھنے کا مزا چکھاتا هی مگر جو چیز که اسلام کي انسان میں پیدا هوني چاهیئے تھي أس کا نشان نہیں ملتا ' هاں مگر ان میں مثل پہلوں کے مردم آزاري نہیں هی — جب قوم کا یهه حال هی تو هلال عید کیا خوشي دے سکتا هی ' بلکه محرم کے هلال سے زیادہ دل فگار هی ' ایسے هلال سے کیا خوشي هوسکتي هی جو محاق میں آنے والا هو ' هاں اگر هر سال قوم کي روحاني ایماني اخلاقي تمدني ترقي هوتي رهے تو پھر عید کا چاند تو عید هي کا چاند هی ' مگر افسوس هی که اس کي توقع نہیں - بالفعل تو قوم تمام قوموں کي مورد نفرین بن رهي هی اور قوم أس پر فخر کرتي هی اور کچھه نہیں سمجھتي ' اور کیونکر سمجھے که جو کچھه هوا هی اور هوتا هی خود أس نے کیا هی اور کرتي هی *

تو بخویشتن چه کردي که بما کني نظیري
بخدا که واجب آمد ز تو احتراز کردن

پس جب همارے قوم کا یهه حال هی جس کے لیئے هلال عید هی تو پھر عید کیسي ' مگر هاں اس زمانه میں أن پکے مسلمانوں اور ٹھیٹ اسلام پر چلنے والوں کي بدولت (جنکو اس زمانه کے مقدس لوگوں نے جو تیرھویں صدي کے مقدس لوگ گنے جاتے هیں أسي خیال سے نیچري کا خطاب دیا هی جس خیال سے حضرت عیسی علیه السلام کے زمانه کے لوگوں نے حضرت عیسی کو ناصري کا خطاب دیا تھا اور أنھوں نے أس خطاب کو أسي خوشي سے منظور کیا هی جس طرح حضرت عیسی نے نہایت

خوشی سے ناصری کے خطاب کو منظور کیا) تھا ہماری قوم میں کچھہ ترقی کا خیال پیدا ہوا ہی ' اور نئی روشنی اور پرانی روشنی والے دونوں کہتے ہیں کہ قوم کو تنزل ہی قومی ترقی ہونی چاہیئے ' بہت سے دلوں میں گو قدیم اقوال سے لغزش آئی ہو مگر لاالہ‌الااللہ محمد رسول‌اللہ پر اُن کے دل کو پختہ یقین ہوگیا ہی ' اس وقت یہاں تک تو ہوا ہی آیندہ دیکھیئے کیا ہوتا ہی و ما توفیقی الا باللہ العلی العظیم *

راقــــــــــم

سید احمد

سفر نامہ

جناب مولوی محمد سمیع‌اللہ خاں بہادر

بابت سفر لندن

تمہید

سیاحی و ملکوں کی سیر ایک ایسی عمدہ چیز ہی کہ اُس کی ہر زمانہ میں قدر و تعریف ہوتی آئی ہی — انسان کی عقل کو روشنی خیالات کو ترقی مختلف قسم کے تجربے جیسے اُس کے ذریعہ سے حاصل ہوسکتے ہیں ایسے اَوْر کسی چیز سے میری رائے میں حاصل نہیں ہوتے' بلکہ اگر مبالغہ نہ خیال کیا جاوے تو زندگی کا لطف ہی یہہ ہی' جو آدمی سفر نہیں کرتا اُس کی صاف مثال اُس گڑھے کے مینڈک کی سی ہی جس کی حکایت کو سب جانتے ہیں *

جب تک آدمی سفر نکرے اُس وقت تک یہہ مضمون عمدگی سفر کا ایک خیالی مضمون ہوتا ہی اور اقناعی طور سے تسلیم کیا جاتا ہی لیکن تجربہ کے بعد بلا شبہہ عین الیقین کے درجہ کو پہونچ جاتا ہی *

میرے دل میں ایک مدت سے دو سفروں کا شوق تھا ایک تو عرب کے سفر کا اور دوسرے یورپ کے سفر کا — عرب کے سفر کو زیادہ تر تعلق مذہبی حالت سے ہی اور یورپ کے سفر کو انسان کی بھلائی ملکی و قومی ہمدردی اخلاقی و معاشرتی و دماغی قوی و خیالات کی ترقی سے — مینے عرب کا سفر ہنوز نہیں کیا ہی اس وقت میں یورپ کے سفر میں ہوں اور لندن میں جو انگلستان کا دارالسلطنت خیال ہوتا ہی موجود ہوں *

میں خیال کرتا ہوں کہ میرے اس یورپ کے سفر کی تقدیم سے میرے ہندوستان کے مسلمان بھائی مجھہ سے خوش نہونگے اور میں جانتا ہوں کہ ہر قسم کے اعتراضات

و الزامات مجھه پر کرتے هونگے اس لیئے کبھي کبھي ميرا يهه ارادہ هوتا تها که ميں اُسکے وجوہ کچهه لکهوں يا کم سے کم اُن کي سمجهه کے موافق مشيت کے مذهبي مسئله کو جو هر مشکل کا آسان کرنے والا اور هر ناوک اعتراض کي عمدہ سپر متصور هي پيش کردوں ليکن چونکه اُس سے ميري اصلي غرض فوت هوتي تهي اس ليئے ميںنے اُس طريقه کو پسند نہيں کيا ●

ميري اصلي غرض يهه هي که ميں اپنے مخالف و موافق دوستوں کے خيالات اور اُن کي اندروني طينت سے واقف هوں اور نه تنہا ميں بلکه سب لوگ واقف هوں وہ نازک خياليان کريں طبيعت کي جولانيان دکهاويں مضمون پر مضمون و آرٹکل پر آرٹکل اخباروں ميں چهپيں مجالس ميں ميرا ذکر خير هو کوئي آنکهيں ميچ ميچ کر کوئي آنکهوں کو جهپکا جهپکا کر اشاروں سے کوئي خندہ زير لبي سے باتيں کرے رمز و کنايات و اشارہ بازبان هوں اور اُن کو ميں پڑهوں و سنوں و ديکهوں و لطف اُٹهاؤں ●

بعض ميرے واجب التعظيم دوست يهه چاهتے هيں که ميں اپنے اس سفر کے واقعات کو لکهوں اور جو کچهه اثر اُن واقعات سے يا اس سفر سے ميرے دل پر هوا هي اُس کو بهي بيان کروں ميں اُن کے ارشاد کي تعميل ميں عذر نہيں کرسکتا هوں ليکن اُن کي خدمت ميں يهه ضرور التماس کرتا هوں که دوسرے حصه فرمايش کي مجھه سے اُميد نه رکهيئے — واقعات البته ايسي چيز هيں جنکو کوئي اُسي طرح لکهه سکتا هي که سمجهه ميں آجاويں ليکن اس کيفيت کو جو دل پر طاري هو کوئي کيونکر بيان کرسکتا هي اس کيفيت کا حال تو وهي هي که من ذاق ذاق ●

لهذا ميں اول هي سے معذرت کرتا هوں که اُس کيفيت قلبي و اثر کي حالت کے بيان ميں ميں معذور هوں مگر العاقل تکفيه الاشارة ●

شايد ميرے خيالات کے اظهار سے اُس کا نتيجه پيدا هونا ممکن هو اور وہ ميرے اثر قلبي کا ثبوت سمجها جاوے ●

لائق لحاظ

جب ميں هندوستان ميں تها تو لوگ يورپ کے سفر کي صورت بڑي هي خوفناک دکهاتے تهے کوئي جهاز سے ڈراتا تها کوئي جهاز کي سي‌سکنس سے خوف دلاتا تها کوئي سمندر کي موجوں سے دهمکاتا تها کوئي کهتا تها که دفعتاً جو گرمي سے سردي کي تبديلي الکزنڈريه سے هوتي هي وہ مسافروں کو فوراً بيمار کرديتي هي سينه ميں درد هونے لگتا هي کهانسي هو جاتي هي کوئي کهتا تها که "بڑے بڑے کمبل رکهنا جاڑا بهت هوگا — دوائيں رکهنا کام آويںگي — لخلخے کے ليئے عطر" رکهنا اُس کي بهت ضرورت پڑيگي — کوئي اعلي کے

استعمال کی ہدایت کرتا تھا — بعض احباب نے ہمکو چٹنی دی کہ یہہ جہاز میں سب سے زیادہ مفید ہوگی کسی نے ترنج کا مربہ ہمارے ساتھہ کیا کہ صفرا کی شدت بہت ہوگی اُس میں یہہ بہت کارآمد ہوگا کسی نے بتایا کہ لیموں ضرور رکھنا وہ اکسیر کا کام دینگے — میں نا تجربہ کار تھا اور تین نو عمر لڑکوں کا ساتھہ تھا ہمنے سب کچھہ دیا متعدد کمبل خریدے بڑی عمدہ عمدہ دوائیں لیں چٹنی بھی لی مربہ بھی منظور کیا املی کی تھیلی بھی رکھی مختلف عطروں کی بوتلیں رکھیں لیموں بہت سے رکھے — افشردہ بنانے کو قند بھی رکھا اور اُس کے واسطے کافی اهتمام کیا لیکن بعد تجربہ و اختتام سفر معلوم ہوا کہ وہ بالکل باتیں ہی باتیں تھیں خواہ مخواہ کا دھڑکا تھا ہمکو نہ تو کمبل کی حاجت پڑی نہ مربہ کی ضرورت پیش آئی نہ عطر کام آئے نہ افشردہ کے استعمال کی ضرورت پڑی — لیموں سڑتے گئے اور ہم پھینکتے گئے عطر کی شیشیاں بند کی بند لندن آئیں چٹنی کی بوتل و املی آج تک موجود ہی کمبل کا خواہ مخواہ بوجھہ ہی — جب کچھہ ضرورت نہ پڑی تو اس وجہہ سے کہ یہہ چیزیں کیا ہونگی لڑکوں پر زبردستی کی نہ قند کو تمام کرو شربت بناؤ اور پیؤ — مربہ کھالو مگر وہ کہتے تھے کہ ہمکو ضرورت نہیں نہ ہمارا دل چاہتا ہی جب وہ تمام نہوا تو کہیں قند دیا کسی جہاز کے نوکر کو مربہ دیا یہہ ممکن ہی کہ کسی خاص موسم میں کسی خاص اتفاق سے سی‌سکنس ہو لیکن اُس کے واسطے اس قدر مبالغہ ٹھیک نہیں جس سے خواہ مخواہ آدمی ڈر جاوے — اگر اس قدر دور دراز جہاز کے سفر میں کسی کو قے آئے یا دوران ہو یا خفیف حرارت ہوگئی تو کیا وہ خود بخود ایک دو روز میں رفع ہو جاتا ہی جہاز میں کمپنی کے پاس دوائیں موجود ہوتی ہیں لہذا میں اپنے آیندہ مسافروں کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ ہرگز سفر دریا سے خوف نکریں اور کپڑوں اور کمبلوں کے بوجھہ اور دواؤں کا ذخیرہ عطار کی دوکان اپنے همراہ نہ لیں — احتیاطاً کچھہ کونین اور ایک مختصر شیشی کسی قسم کی خوشبو کی اپنے ساتھہ لاویں مربہ کھانا اگر پسند ہو اور قبض کا خیال ہو تو املی کا مربہ کافی ہی اس لیئے کہ یہہ معلوم ہوا کہ اختلاف غذا سے یا سمندر کی آب و ہوا سے بعض اشخاص کو قبض ہوا تھا بچھونا بچھانے کو و کمبل اوڑھنے کو رومال منھہ پوچھنے و نہاکر بدن پوچھنے کو آئینہ منھہ دیکھنے کو صابن منھہ دھونے کو سب کمپنی جہاز کی دیتی ہی مگر برش و کنگھا اپنا ہونا چاھیئے ہاں اگر کاغذ سے صفائی کی مشق و طہارت پسند نہیں ہی تو ایک متوسط لوٹا اپنے ساتھہ رکھنا چاهیئے (جیسا کہ ہمنے رکھا تھا) البتہ بنیاین و قمیص سفید ہوں تو بارہ بارہ رکھنی لازم ہیں اس لیئے کہ جہاز میں سفید کپڑے بہت جلد میلے ہو جاتے ہیں زیادہ مناسب طریقہ یہہ ہی کہ دو دوت مسافر بناوے یا تو بالکل سیاہ رنگ کے کشمیرے کے یا جو مایل بسیاہی ہوں کسی اَور رنگ کے ایک ایسا جو گلابی

جاڑوں میں هندوستان میں لایق استعمال هو اور دوسرا گرم جو سرد هوا میں کام آوے جیساکه هندوستان میں جاڑے میں پہنتے هیں — یهه دو جوڑے تمام سفر کو کافی هونگے اور زیاده احتیاط هو تو ایک السٹر بنالے قمیص و بنیاین اگر رنگین هوں تو کم بھی کافی هیں یهه اس قدر اسباب هوگا جو ایک معمولي مختصر بکس میں آسکتا هی اور وہ جہاز کے کمرہ میں پلنگ کے نیچے رہ سکتا هی *

جہاز میں کپڑے دھونے کو هرگز هرگز نه دے دھولائی بہت زیاده لیتے هیں اور کپڑوں کی حالت اصلی میلے کپڑوں سے بھی بدتر کرلاتے هیں ایک ریل بیگ کم قیمت کا خریدنا چاهیئے اور میلے کپڑے اُس میں رکھنے چاهیئیں میرے نزدیک تو سفر دریا نہایت هي فرحت بخش و روح افزا چیز هی اَور حالات هم اپنے اپنے موقع پر بیان کرینگے *

آغاز سفر

سفر کا آغاز مناسب هی که علیگڈھ سے قرار دیا جاوے اس لیئے که هم چار آدمي وهیں سے متفق هوکر روانه هوئے اور مسافران لندن کہلائے میں اور تینوں میرے ساتھی ایک حمید الله خاں میرا بڑا بیٹا اور دوسرے حامد علی خاں حکیم امجد علی خاں صاحب رئیس امروهه تحصلیدار ضلع متھرا کے بیٹے تیسرے محمد رفیق شیخ الهی بخش صاحب اسسٹنٹ انجنیر کے فرزند (یهه تینوں طالب علم هیں مدرسةالعلوم علیگڈھ کے) ۱۲ اپریل سنه ۱۸۸۰ ع سے پہلے علیگڈھ میں پہونچ گئے تھے — ۱۲ اپریل کو مدرسةالعلوم کے طالب علموں نے اپنے تینوں مدرسه کے بھائیوں کي رخصت کے واسطے اور میري الوداع کے لیئے صبح کو ایک جلسه قرار دیا تھا چنانچه قبل از دو پہر وہ جلسه منعقد هوا اُس میں تمام کالج کے طالب علم و مدرس و پروفیسر و پرنسپل و هیڈ ماسٹر اور دیگر تمام عہدہ دار اور ضلع کے حکام یوروپین و هندوستاني اور ضلع بریلي کے ڈپٹي کلٹر میرے مخدوم مولوي محمد کریم صاحب بہادر اور کنور محمد لطف علي خاں صاحب و محمد اسمعیل خاں صاحب و مصطفی خاں صاحب و محمد عنایت الله خاں صاحب اور دیگر رؤسا جو مجھه سے ملنے کو اور مجھکو رخصت کرنے کو تشریف لائے تھے سب جمع تھے — طالب علموں نے هر مسافر طالب علم کو جدا جدا ایڈریس دي اور مجھکو جداگانه — طالب علموں نے اُن کا شکریه ادا کیا — میںنے بھي الوداعي و نصیحت آمیز کلمات سے طالب علموں کو رخصت کیا — اُسي روز قریب چار بجے کے هم علیگڈھ سے روانه هوئے هماري ٹرین جسوقت روانه هوئي تو همارے رخصت کرنے والوں کا بڑا مجمع تھا ٹرین کے چھوٹنے کے وقت همارے شفیق بابو جگندر ناتھه صاحب وکیل هائي کورٹ نے ایک خوشي کا نعرہ کیا اور سب نے اُن کي شرکت کي بڑا جلسه تو وهاں ختم هوگیا مگر بعض دوست

ہمارے اور ہمارے ساتھیوں کے ہاتھرس تک اور بعض ٹونڈلہ تک ہمراہ تھے — ہم چار آدمی مسافر تھے لہذا ہمنے ایک کمپارٹمنٹ فرسٹ کلاس کا پورا لیا تھا تاکہ ہم اور ہمارا اسباب آرام سے رہے اور بلا شرکت غیر الہ‌آباد تک بے تکلف چلیں - اٹاوہ پر جب ہم پہونچے تو ہمنے ممتاز علی خاں صاحب کو تلاش کیا اس لیئے کہ وہ ہمکو وہاں کھانا کھلایا کرتے ہیں لیکن اُن کو اسٹیشن پر جب نپایا تو اپنے ساتھہ کا کھانا کھایا - جب ریل کے چھوٹنے کا وقت قریب آیا تو خاں صاحب تشریف لائے اور معمولی کھانا بھی آپہونچا گو ہم کھا چکے تھے مگر حسب معمول ہمنے کچھہ تو چاء پی اور ایک دو کباب کھائے ترین ہماری روانہ ہوگئی *

۱۷ کی صبح کو ہم الہ آباد پہونچے اسٹیشن پر میرے عزیز دوست منشی محمد ذکاءالله صاحب میرے لینے کو کھڑے تھے - جناب قاضی رضا حسین صاحب رئیس پٹنہ بھی اُن کے ہمراہ تھے - قاضی صاحب ممدوح خاص مہری الوداعی ملاقات کو پٹنہ سے الہ‌آباد تشریف لائے تھے ہم سب منشی ذکاالله صاحب کے گھر گئے اور دو روز مقیم رہے — الہ‌آباد میں ہمنے تنخواہ کا لاسٹ پے سارٹیفکٹ لیا جسکا لینا ہر ملازم کو ضرور ہی اپنے الہ‌آباد کے دوستوں سے ملے — اتفاق سے کسی تعطیل کی وجہہ سے میرے عزیز بھائی سید محمود صاحب بہادر جج رائے بریلی بھی آگئے اُن سے ملکر نہایت دل خوش ہوا فی الحقیقت وہ نعمت غیر مترقبہ تھی - جب ہم دلی سے چلے تھے تو شیخ الہی بخش صاحب اسسٹنٹ انجنیر نے یہہ وعدہ کیا تھا کہ تمہارے ساتھہ میں بمبئی تک چلونگا اور ۱۸ کو شام کے وقت معیت کی غرض سے الہ‌آباد پہونچ جاؤنگا - چنانچہ حسب وعدہ وہ شام کے وقت تشریف لائے ہم اسٹیشن پر جانے کو تیار بیٹھے ہوئے تھے - وہ اور ہم چاروں مسافران لندن اور جناب قاضی رضاحسین صاحب اور جناب میر ظہور حسین صاحب اور مولوی مہدی حسن صاحب اور پنڈت نند لال صاحب وکلاے ہائی کورٹ اور قاضی نجم الدین صاحب اور دیگر احباب سب ریل پر پہونچے اور جس طرح سے کہ علیگڈہ سے الہ‌آباد تک کل کمپارٹمنٹ ہم نے کرایہ کیا تھا الہ‌آباد سے بھی پورا ہی کمرہ لیا کل کرایہ علیگڈہ سے تا بمبئی ہر شخص کا مبلغ ۸۰ ہوا - اس سفر میں جو الہ‌آباد سے شروع ہوا ہم سب نے ہوٹلوں میں کھانا کھانا شروع کیا تھا — ریل میں مسافروں سے گارڈ دریافت کرلیتا تھا کہ آپ فلاں اسٹیشن پر کھانا کھاوینگے جس قدر آدمی کھانے کو کہہ دیتے تھے وہ تار پر خبر دیدیتا تھا اُس قدر آدمیوں کا کھانا تیار موجود ہوتا تھا - ۲۰ اپریل کو ہم بمبئی پہونچے راستہ میں جہاں حیدرآباد کے آنے والے مسافر ملا کرتے ہیں ہم اپنے دوست مولوی سید مہدی علی صاحب معتمد مالگذاری مدارالمہام عالی سرکار نظام کے ملنے کے مشتاق تھے اس لیئے کہ اُنہوں نے وعدہ کیا تھا کہ ہم یہے وہاں یا بمبئی میں ملینگے - میں اور حمیدالله وہاں اُترے اور سب اسٹیشن پر تلاش

کي ليکن وه نه ملے هم مايوس هوکر گاڑي ميں سوار هوئے ' ٹرين روانه هوگئي بمبئي ميں
جس وقت هم اُترے تو اول تو استيشن پر هم نے مولوي مهدي علي صاحب کو تلاش کيا
ليکن وه نه تهے' اُس کے بعد همنے جناب نا خدا محمد علي روغے کو تلاش کيا جنکو تار کے
ذريعه سے همارے بمبئي پهونچنے کي اطلاع دي گئي تهي اور بالخصوص وه اطلاع اس ليئے
دي گئي تهي که واٹسن هوٹل ميں همارے واسطے کمروں کا بندوبست کيا جاوے' وه بهي
نه ملے' دفعتاً ايک پارسي صاحب مجهکو ملے' اور اُنهوں نے مجهه سے ميرا نام پوچها ' اور
مولوي مهدي علي صاحب کا ايک خط ديا — ميں نے نهايت شوق سے اُس خط کو کهولا اور
پڑها ' ليکن پڑهتے هي نهايت رنج هوا ' اُس ميں مولوي صاحب نے اپني سخت علالت کا
حال لکها تها جس کي وجهه سے وه نه آسکے — ان پارسي صاحب نے استيشن پر همارا
سب کام کيا اور تمام اسباب کا همارے اهتمام کيا اور همکو واٹسن هوٹل ميں لے گئے ' هوٹل
ميں جانے کے بعد معلوم هوا که کوئي کمره اُس ميں خالي نهيں هي' اب همکو دوسرے
هوٹل ميں جانے کي ضرورت پڑي يهه پارسي صاحب تلاش کو گئے ' اتفاق سے فريدون جي
پارسي جو ايک بڑے عهده دار گورنمنٹ نظام کے تهے اُسي هوٹل ميں مقيم تهے اُن سے
ملاقات هوگئي' وه نهايت اخلاق سے ملے' تهوڑي دير تک اُن کے کمره ميں هم بيٹهے و باتيں
کرتے رهے — حميدالله بهي هوٹل کي تلاش ميں گئے تهے وه آئے اور کها که ايک هوٹل
قريب خالي هی ميں اُس کے ديکهنے کو گيا مگر وه اچها نه تها ' هم وهاں سے نکلے تهے که
سامنے سے نا خدا صاحب اپني بگهي پر تشريف لاتے تهے اُن سے ملاقات هوگئي' معلوم
هوا که جب اُن کو معلوم هوا که واٹسن هوٹل ميں جگهه نهيں هی تو وه همارے واسطے
بائي کلا ميں هوٹل ديکهنے گئے تهے اور اُسي کے قريب استيشن پر همکو اُتارنا چاهتے تهے' مگر
جس وقت وه بائي کلا کے استيشن پر پهونچے تو هماري ٹرين چهوٹ گئي تهي *

بائي کلا استيشن اُس بمبئي کے استيشن سے جس پر هم اُترے تهے ايک استيشن پهلے
هی — وه همکو ڈهونڈتے هوئے چلے آتے تهے *

الغرض نا خدا صاحب همکو اپنے همراه بائي کلا ليگئے اور هم وهاں فيملي هوٹل ميں
مقيم هوئے *

۲۴ اپريل کي شام تک هم بمبئي ميں رهے' نا خدا صاحب جس اخلاق و محبت سے
پيش آئے اُس کا شکريه جهاں تک کيا جاوے کم هی' اُنهوں نے هر کام ميں هماري مدد کي
همارے پاس کرنسي نوٹ تهے مختلف پريسيڈنسيوں کے هم نا خدا صاحب کے ساتهه بنک
سے اُن کے بدلے ميں هندوي لينے گئے' بنک نے ديگر پريسيڈنسيوں کے نوٹوں کا کچهه بٹه
کاٹنا چاها ليکن ميں نے منظور نهيں کيا ' خزانه سرکاري پاس تها ' ميں اور نا خدا صاحب
اور وه پارسي صاحب خزانه ميں چلے گئے اور افسر خزانه سے کها اُنهوں نے همارے نوٹ

بلا کسي قسم کے عذر کے تبدیل کردیئے' هم نے وہ لاکر فرنچ بنک کو دیدیئے اور هنڈوي لندن کي لي اور گنهاں راستہ کے لیئے لیلیں — هنڈوي هماري ایسي تهي که هر بڑے مقام پر یورپ کے هم جس قدر روپیہ چاهیں لیلیں' هنڈوي کیا تهي بنکوں کے نام کا ایک سرٹیفکٹ تها ٭

اپریل کي تنخواہ بهي اپني بابت ایام گذشتہ کے همنے بمبئي میں لیلي اور لاسٹ پے سارٹیفکٹ پر تصدیق کے طور سے اهل دفتر نے کچهہ لکهدیا - ان تمام مقامات پر نا خدا صاحب کي اعانت هوئي — ناخدا صاحب نے شب کو همارے مجمع کي دعوت نہایت تکلف سے انگریزي طور پر میز و کرسي لگاکر کي اپنے دوستوں کو بهي اُس میں بلایا — محمد بدرالدین صاحب بیرسٹر اور محمد قطب الدین صاحب پلیڈر بهي دعوت میں شریک تهے - ان دونوں صاحبوں نے مدت دراز تک انگلستان میں تعلیم پائي هي' اُن کے والدماجد بڑے لایق آدمي و بڑے روشن دماغ تهے که اُس زمانہ میں اپني اولاد کو تعلیم کے واسطے بهیجا تها ' ولایت کے و مدرسۃالعلوم کے تذکرے اُن سے هوتے رهے - ایک مولوي صاحب جنکا نام اس وقت میں بهول گیا هوں مولوي عنایت اللہ صاحب کے رشتہ دار بهي همارے ساتهہ کهانے میں شریک تهے - یہہ مولوي صاحب مقدس آدمي هیں' همکو بڑي خوشي اس بات سے تهي که مولوي صاحب میز و کرسي پر کهاتے تهے اور اُس کو هرگز برا نهیں جانتے تهے بلکہ اُس طرز کو پسند فرماتے تهے- وضع مولوي صاحب کي مقدسانہ تهي' عمامہ سر پر تها' چوغہ پہنے هوئے تهے' همارے مدرسۃالعلوم کا حال همسے پوچهتے رهے اور جو کچهہ همنے کہا اُس کو سنکر فرمایا که یہہ تو خوب هي — ایسا معلوم هوتا تها که لوگوں نے مولوي صاحب کو کوئي غلط خبر پهونچائي تهي جس سے اُن کو بعض شبہات تهے ٭

نا خدا صاحب کا گهر انگریزي طور کا بنا هوا هي بیڈروم و ڈرایننگ روم و ڈنر روم سب جدا جدا مرتب تهے اور نہایت عمدہ اسباب سے اور مناسب طریقہ پر مرتب تها — موقع مکان کا ایسا عمدہ و پر فضا هي که نہایت تفریح هوتي هي دل چاهتا هي که وهیں رها کیجیئے' مرتفع کوتهي نما مکان هي' نیچے سڑک اعظم هي اور سڑک کے پرے سمندر هي - غرضکه کهانا کهاکر باتیں کرتے رهے نہایت مسرت کا وہ جلسہ تها ' گیارہ بجے کے قریب جلسہ برخاست هوا ' هم سب اپنے هوٹل میں آئے اور سو رهے' صبح کو قریب ۹ بجے کے پهر ناخدا صاحب آئے اور مجهکو اپنے همراہ لیکے کچهہ سیر کي اور صبح کا کهانا اپنے ساتهہ کهلایا - هم کہہ سکتے هیں که جب تک هم بمبئي میں رهے بہت کم ایسا وقت هوا بجز شب کے سونے کے که نا خدا صاحب همارے پاس یا هم نا خدا صاحب کے پاس نہ تهے — همسے بمبئي میں منشي غلام محمد خاں صاحب سے ملاقات هوئي — یہہ بڑے عمدہ و خوش اماقت آدمي هیں — یہہ وہ بزرگ هیں جو همارے مدرسۃالعلوم کے دیکهنے کو علیگڈہ بهي

تشریف لیگئے تھے اور جب خود دیکھہ کر آئے تو اُنھوں نے متعدد مضامین بھي مدرسه کي نسبت لکھے' یهه صاحب انگریزي بھي اچھي جانتے ھیں *

بمبئي میں جب ھم پھونچے اور اُس کو خوب دیکھا تو ھمکو شھر نھایت پسند آیا ' اُس کے تمام حالات کے دیکھنے سے ثابت ھوتا تھا که وہ دولت مند شھر ھی پارسي لوگ نھایت لایق و عمدہ حالت میں ھمنے دیکھے' مگر افسوس یهه تھا که مسلمانوں کي حالت وھاں بھي اچھي نھیں تھي' صرف معدودے چند ھي ایسے مسلمان تھے جو شمار میں آسکتے تھے اکثر بازار نھایت آباد تھے' شھر کي آبادي بھت دور تک ھی' مکانات بھي بڑے بڑے شان و شوکت کے ھیں' تجارت گاہ عظیم‌الشان ھی' بڑي بڑي دوکانیں سوداگروں کي ھیں' لاکھوں روپیه کا ھر قسم کا عمدہ عمدہ اسباب ھی' یهه ایک ایسا شھر ھی که اگر ھم اُس کے تمام حالات تو کیا اگر تفصیل سے تھوڑا سا بھي لکھنا چاھیں تو کتاب ھو جاوے' اس لیئے ھم زیادہ لکھنا نھیں چاھتے' اس کے سواے اس کي عظمت و شھرت ایسي ھی که ھماري تحریر بے فائدہ ھوگي - ھمارے دوست جي سي راس صاحب رایل انجنیر اور اُن کي میم صاحبه جنکے ھمراہ ھمارا سفر یورپ قرار پایا تھا ھمارے بعد ۲۲ اپریل کو بمبئي پھونچے' ۲۳ تاریخ کي شام کو اُن سے ملاقات ھوئي اور یهه بات قرار پائي که روانگي جھاز سے گھنٹه بھر پھلے سب کو جھاز پر پھونچ جانا چاھیئے - ناخدا صاحب نے ایک خاص کشتي ھمارے واسطے تجویز کي اُسپر ھم چاروں مسافر اور ناخدا صاحب اور منشي غلام محمد خاں صاحب سوار ھوکر جھاز پر پھونچے ــــ منشي الھي بخش صاحب ھوٹل ھي سے ھمسے رخصت ھوگئے تھے اس لیئے که ٹرین کا وقت جھاز کي روانگي سے قبل تھا ' اور اگر وہ ھمارے ساتھہ جھاز پر جاتے تو وقت معینه پر مقام معینه پر اپنے واپس نھیں پھونچ سکتے تھے --- ھمارا ایک خدمتگار جو ھمارے پاس مدت سے نوکر تھا اور خود ھمارے ساتھه انگلستان آنے کو بمبئي تک آیا تھا اور ھمنے تمام سامان سفر یورپ اُس کو بنادیا تھا اور اُس کا تمام محصول ریل کا دیا تھا بمبئي میں آکر ھمراہ جانے سے منکر ھوگیا ' یهه اُس کا طریقه نھایت نا پسندیدہ تھا ' مگر ھمنے اُس کو واپسي کا محصول دیا اور کھا که جا اور وہ منشي الھي بخش صاحب کے ھمراہ واپس گیا *

ھم اُس کو ایک خیالي آسایش کے خیال پر ھمراہ لاتے تھے' مگر تمام سفر کے تجربے اور یورپ کي بود و باش کے لحاظ سے اُس کا نه آنا ھي نھایت بھتر معلوم ھوا الخیر في ماوقع کي تصدیق کافي ھوگئي' اور اب میں یهه کھتا ھوں که جو شخص یورپ کا سفر کرے بالخصوص چند ماہ کے لیئے اُس کو ھندوستاني ملازم کا لانا جو نه اس ملک کي زبان جانتا ھو نه رسم و رواج ھرگز نه چاھیئے - ھاں اگر ملازم کے لانے سے صرف خیالي اظھار شان منظور ھو تو جسکا دل چاھے لاوے ــــ ملازم کا خرچ آقا کے خرچ کے مساوي

کے قریب ہوگا اور بجاے اس کے کہ نوکر آقا کی خدمت کرے آقا کو خدمتگذاری کرنی ہوگی *

بمبئی میں ہمنے ایک سواری دیکھی جس سے لوگوں کو نہایت آرام ہی' اُس کو ٹریم وے کہتے ہیں — یہہ ایک بہت بڑی گاڑی ہی اُس میں دو گھوڑے جوتے جاتے ہیں' چھہ سات لین بینچوں کی آگے پیچھے جسپر آدمی بیٹھہ جاوے اُس میں بنی ہیں' لوھے کی سڑک بطور ریل کے بنی ہوئی ہی اُس پر وہ چلتی ہی' نہایت تیز رو ہی' ہر مقام و فاصلہ کا ایک کرایہ خاص ہی اُس قدر فاصلہ پر اُتار دیتے ہیں' وہ معین کرایہ لے لیتے ہیں — اس ٹریم وے میں کچھہ عوام‌الناس ہی سوار نہیں ہوتے سب درجہ کے آدمی سوار ہوتے ہیں' ہندوستان میں اول ہی مرتبہ ہمنے یہہ سواری بمبئی میں دیکھی' بمبئی میں سب سے زیادہ جو چیز مجھکو پسند آئی وہ وہاں کی مساجد تہیں' تمام مساجد چھوٹی و بڑی خوشنما تہیں بالخصوص جامع مسجد یہہ نہایت ہی خوشنما مسجد ہی' یہہ اُس صورت کی مسجد نہیں ہی جیسی ہمارے ملک میں ہوتی ہیں' مسقف مسطح ایک بڑا ہال ہی' بیچ میں ستون بہت خوشنما ہیں' فرش بھی مکلف تھا سیتل پاٹی کا سا الماریوں میں کتب خانہ تھا — مہتمم زیادہ تر اُس کے ناخدا محمد علی روغے ہیں — اس میں ایک طرف ایک مدرسہ بھی ہی' جس وقت ہم گئے تھے اُس وقت مدرس یا طالب علم کوئی نہیں تھا' شاید تعطیل تھی یا وقت مدرسہ کا نہیں تھا — مساجد میں جہاز فانوس ہانڈیاں لگی ہوئی ہیں' معلوم ہوتا ہی کہ وہاں ہمارے دہلی کے وہ مولوی صاحب نہیں پہونچے جنہوں نے جہاز فانوس سے آراستگی و روشنی کی امتناع کا دہلی کی جامع مسجد میں فتوی دیا تھا — یا وہ پہونچے ہوں لیکن اُن کی بات کسی نے نہ مانی ہو — یہہ شوکت تو کہاں جو ہماری دہلی کی جامع مسجد میں ہی مگر بجاے خود بمبئی کی جامع مسجد بھی نہایت خوشنما ہی' موقع جہاں جامع مسجد واقع ہی اس وقت عمدہ نہیں ہی شاید جب وہ بنی ہوگی عمدہ ہوگا' یہاں ایک قوم بوھرہ کی ہی جو اپنے مرشد کے اختیار میں بہشت کو جانتے ہیں اور نہایت اُس کا اتباع کرتے ہیں' مگر اب ایسے لوگ بھی اس فرقہ میں ہوتے جاتے ہیں جو اُس کے مخالف ہیں *

جہاز

۲۲ کی شام کو ہم جہاز پر پہونچے' پننشولا اوریئنٹل کمپنی کا وہ جہاز تھا' نام اُسکا سیرت تھا' ایک کیبن † میں تین پلنگ تھے اُس میں حمیداللہ اور میں رہے' دوسرے

† کیبن جہاز کے کمرہ کو کہتے ہیں —

کیبن میں بھي تین پلنگ تھے اُس میں حامد علي خاں و محمد رفیق رھے تیسرا پلنگ
ھر کمرہ میں خالي تھا اُسکو ھمنے باندہ دیا تھا دو کمرے ھم چار آدمیوں کے قبضہ میں تھے
ھر پلنگ پر بچھونا بچھا ھوا کمبل اُوڑھنے کے رکھے ھوئے تھے دو دو سلفچیاں منھہ دھونیکي
سنگ مرمر کي تھیں مختصر دو الماریاں تھیں جنمیں گلاس و صراحي رکھے تھے الگنیاں
تھیں کپڑہ وغیرہ رکھنے کو کھونٹھیاں تھیں کپڑا لٹکانے کو دو آئینہ منھہ دیکھنے کو پلنگوں کے
بیچمیں عرض میں اسقدر جگہہ تھي کہ جانماز بچھا کر نماز ھم اچھي طرح پڑہ لیتے تھے
تولیئے متعدد منھہ ھاتھہ پونچھنے کو اور نہاکر بدن پونچھنے کو اُوٹ پر رکھے تھے پلنگ کے
نیچے اسقدر جگہہ تھي کہ ھمارا بکس آگیا تھا پاخانے متعدد تھے اور پیشاب کا کمرہ جدا تھا
پیشاب کرنے کے جو پیالے تھے وہ سنگ مرمر کے تھے اور وہ برابر برابر دو طرف ایسے مناسب
ارتفاع پر لگائے گئے تھے کہ کھڑے رھکر اُس میں پیشاب خوب ھوتا تھا بیچ میں پیالوں کے
جالي تھي جن میں سے پیشاب نکلتا چلا جاتا تھا ھر پیالے میں ایک کل تھي اُس میں
سے پاني برابر چلا آتا تھا جس سے ھر وقت وہ پیالہ صاف ھوتا تھا اور پیشاب کي بو وغیرہ کا
کچھہ اثر نرھتا تھا - پاخانہ کے کمودمیں چیني کا نہایت صاف برتن تھا اُس میں پاخانہ پھرا
آبدست کي اور کل کو ذرا ھلا دیا اُس میں سے پاني گرا تمام پاخانہ سمندر میں گیا میں تو
ھمیشہ اپنا پاني کا لوٹا لیجاتا تھا لیکن وھاں کاغذ بھي نہایت عمدہ سفید گٹّي کي گٹّي
لٹکے ھوئے رکھے رھتے تھے جو کاغذ سے صاف کرنے والے تھے وہ اُس سے صاف کرتے تھے مٹّي کے
ڈھلونکا کام وہ کاغذ کے ٹکڑے دیتے تھے غسل خانے کے متعدد کمرے تھے ھرایک میں نہانے کے واسطے
بڑے حوض بطور ٹب کے بنے ھوئے تھے لمبے و چوڑے اسقدر کہ آدمي اُسمیں بخوبي لیٹ جاوے
اور گہرے اسقدر کہ اُس میں اگر بیٹھو تو گردن تک آوے اُس میں پمپ کے طور سے دو کلیں
لگي تھیں گرم و ٹھنڈے پانیکي — اُسکو ھلایا و پاني اُس میں آیا جب سب حوض بھر گیا
اُس میں خوب صابن ملکر نہائیے — باتھہ † کا نوکر ایک بڑي جگ میں میٹھا پاني دیتا
تھا اور وہ اسقدر ھوتا تھا کہ بعد سمندر کے پاني کے نہانے کے اُس سے آدمي بخوبي نہالے سمندر
کا پاني تندرستي کے لیئے نہایت ھي مفید ھی لہذا اول اُس سے خوب نہالیتے تھے لیکن اُسکي
شوریت کي وجہہ سے میٹھے پاني سے بعدہ نہالیتے تھے - ھمارے ساتھہ جو تولیئے تھے وہ کچھہ کام
میں نہیں آئے نہ چادرے و کھیس کچھہ کام آئے - جسوقت ھمارا جہاز چلا اُسکے تھوڑي دیر
کے بعد ڈنر کا وقت تھا ڈنر کي میز مرتب ھوئي کرسیوں پر نام رکھے گئے راس صاحب نے میري
نشست اپنے پاس مقرر کروائي و حمیداللہ کي اکرسي مسس راس کے پاس - محمد رفیق
و حامد علیخاں بھي اُسي کے قریب تھے - گھنٹي بجي سب کھانے پرگئے خوب کھانا کھایا
بعض لوگ پہلے کہتے تھے کہ کھانا کمپني اچھا نہیں دیتي ھی لیکن فی الحقیقت یہہ شکایت

---

† غسلخانہ کو کہتے ھیں —

بیجا تھی کھانا خوب تھا — جہاز کی جنبش سے میز و کرسیاں بھی ہلتی تھیں بعض آدمیوں کو کچھہ دوران ہوا وہ میز پر سے چلے گئے ●

کھانا کھانے کے بعد ہم سب ڈیک † پر گئے - اپنی اپنی کرسیوں پر بیٹھے لیٹے دس بجے تک پھر ہم سب اپنے اپنے کمروں میں جاکر سورہے — صبح ہوئی ہم نے نماز پڑھی غسل کیا کپڑے پہنے — اسٹوارڈ ‡ چاء لایا ہم نے پی اور پھر ڈیک پر گئے — ہمارے ساتھی بھی سب آئے ہر ایک دوسرے سے پوچھتا تھا کہ طبیعت کیسی ہی خوب مزاج پرسی ہوتی تھی راس صاحب و مسس راس آئیں میں نے اُن کی خیروعافیت شب کی پوچھی اور اُنہوں نے بھی اور میرے ساتھیوں کی معلوم ہوا شب بخیر گذشت تھوڑی دیر کے بعد میں نے دیکھا کہ حمیداللہ و حامد علی خاں و محمد رفیق کچھہ چپ چپ ہوئے میفے پوچھا کیا حال ہی حامد علی خاں بہت جرأت سے بولے کہ حضور اچھا ہوں لیکن میں نے دیکھا کہ اثر دوران کا سب پر ہی — رفیق تو اُٹھہ کر نیچے اپنے کمرے میں گئے حمیداللہ اُٹھے اور اُنہوں نے جہاز پر سے سمندر میں کٹھرے کے پاس کھڑے ہوکر قی کی مگر بہت ہی کم اُس کے بعد دوران اُن کا جاتا رہا و بشاش آ بیٹھے - حامد علی خاں کو میفے قی کرتے نہیں دیکھا مگر وہ بھی نیچے کمرہ میں گئے غالباً اُنہوں نے بھی کچھہ قی کی رفیق کو بھی قی ہوئی — مگر مجھکو کچھہ بھی اثر نہیں ہوا میں گیا اور رفیق کو و حامد علی خاں کو جاکو دیکھا وہ لیٹے تھے نو بجے بوک فاست تیار ہوا سب میز پر گئے مگر رفیق کو دوران ہوا وہ اُٹھہ آئے کچھہ میمیں بھی اُٹھہ گئیں اور بعض میز پر نہیں آئیں بعض انگریز بھی کھانے پر سے اُٹھہ گئے مگر شاذ و نادر — خوب سب نے کھانا کھایا پھر ڈیک پر گئے — ایک بجے تک سب بیٹھے رہے پڑھتے رہے باتیں کرتے رہے رفیق و حامد علی خاں بھی آئے مگر لیٹے و چپ بیٹھے رہے دوران اُن کو تھا ایک بجے کے بعد پھر سب کھانے پر گئے مگر رفیق و حامد علی خاں نہیں گئے اور کہا کہ بھوک نہیں ہی حمیداللہ و میں گئے راس صاحب و مسس راس بھی گئیں کھاکر پھر ڈیک پر آ گئے رفیق کو قی زیادہ ہوئی و حرارت ہوگئی شام کو پھر کھانا کھایا آٹھہ نو بجے کے بیچ میں جس کا دل چاہے چاء بسکٹ موجود — جہاز میں چار مرتبہ کھانے کا موقع ملتا ہی ہم تین وقت ہمیشہ کھاتے تھے اور چوتھی مرتبہ کی رات کی چاء کبھی پیتے تھے کبھی نہیں یہی روزانہ معمول تھا دوسرے روز جو صبح اُٹھے تو معلوم ہوا کہ مسس راس کو بھی دوران ہوا — و سی سکنس § ہوگیا — وہ اُس روز

† ایک جہاز کی کھلی چھت کا نام ہی جہاں کرسیاں بچھاکر سب بیٹھتے ہیں و سیر دیکھتے ہیں و ہوا کھاتے ہیں و گاتے ہیں و باجا بجاتے ہیں —

‡ اسٹوارڈ جہاز کے کمروں کے ملازم کو کہتے ہیں —

§ سی سکنس یعنی جہاز کی بیماری وہ قی و خفیف حرارت ہوتی ہی —

ڈیک پر نہیں آئیں حرارت رہي حامد علي خاں کبھي کچھه ڈھیلے کبھي چست رهے کھانا کبھي کھایا کبھي غره بنایا رفیق کو سي سکنس ہوا — میں و حمیدالله اچھے رهے *

حامد علي خاں جب هندوستان سے چلے تھے تو اُن کو کھانسي تھي مجھے اُس کا بڑا خیال تھا مگر خدا کے فضل سے اُن کو شدت کي جگهه افاقه هوتا گیا رفیق زیاده بیمار هوگئے اُن کا علاج هوا جهاز کے ڈاکٹر کئي مرتبه اُن کو آکر دیکھتے تھے دوا و غذا سب بتاتے تھے همارے دوست راس صاحب متعدد مرتبه آتے تھے اور دیکھتے تھے اور تدابیر علاج میں هر قسم کي مدد دیتے تھے *

جهاز میں همارے نواب عنایت علي خاں صاحب نواب مالیر کوٹله کے بھائي بھي تھے مگر وه کبھي کھانے کي میز پر نہیں آتے تھے اپنے کیبن میں هي کھاتے تھے طبیعت پر اُن کي افسردگي پریشاني میں زیاده دیکھتا تھا اور همیشه اُن کي تسکین کرتا تھا وه کبھي تو کہتے تھے که میں تو عدن سے واپس جاؤنگا کبھي لندن کے چلنے پر بفہمایش آماده هو جاتے تھے — نوبت باینجا رسید که عدن آگیا اُنھوں نے اسباب باندھا جهاز پر سے اُترنے کي تیاري کي — همارا بھي اراده تھا که اگر دن هوتا تو عدن میں اُترتے اور عدن کو جاکر دیکھتے لیکن رات هوگئي تھي لهذا هم نہیں اُترے تار کي خبر هندوستان کو همنے بھیجي تھي وه لکھه کر همنے نواب عنایت علي خاں صاحب کو دیدي که آپ اُس کو روانه کردیں وه عدن اُتر گئے اور مجھه سے کہا که اگر میري طبیعت کچھه اچھي هوگي تو میں لندن آؤنگا نہیں تو وطن واپس جاؤنگا عنایت علي خاں صاحب انگریزي میں مناسب استعداد رکھتے هیں اور آدمي خوب هیں *

سمندر میں همنے فلائي اینگ فش † بہت دیکھیں یهه مچھلي پردار جانور کي طرح سے پاني سے نکلکر اُڑتي تھي ایک فاصله تک لیکن همکو افسوس رها که کوئي بڑي مچھلي کبھي همنے نہیں دیکھي همکو اُس مچھلي کے دیکھنے کا همیشه اشتیاق رها جس کا ذکر همنے بعض مسافران حجاز سے سنا تھا که وه مچھلي ایسي هوتي هے که اگر ٹکر مارے تو جهاز ٹکڑے ٹکڑے هو جاوے شاید هم بھي اُس مچھلي کو اُسي سفر میں دیکھینگے همنے رات کے وقت جهاز کي رفتار میں فاس فورس کا پاني میں بڑا تماشا دیکھا *

همارے جهاز پر شب کو کبھي کبھي خوب جلسه هوتا تھا پي اینو بجتا تھا میمیں گاتي تھیں بجاتي تھیں همارے دوست راس صاحب اُس جهاز میں سب سے عمده گاتے تھے فشر صاحب مجسٹریٹ میرٹھه بھي کبھي کبھي گاتے تھے *

---

† اُڑتي هوئي مچھلي —

جہاز پر موسم نہایت اچھا تھا نہ گرمي تھي نہ سردي ھوا مناسب چلتي تھي کئي روز ایسا بھي اتفاق ھوا تھا کہ شب کو گرمي تھي، تو بہت سے لوگ ڈیک پر جاکر سوئے تھے جہاں جسکا موقع ھوا وھیں کمبل بچھایا ایک مرتبہ دو انگریزوں میں شب کے سونے پر جھگڑا بھي ھوگیا نوبت افسر جہاز تک پہونچي فیصلہ یہہ ھوا کہ قابض اول کا حق ھے یعني جو پہلے سونے آیا تھا وہ ھي سووے *

جہاز پر مسلمان ملازم جہاز بہت کثرت سے تھے — خلاصي غالباً بالکل مسلمان تھے — ایک ڈاک منشي نوجوان نہایت نیک بخت مسلمان تھے پنجگانہ نماز بالالتزام پڑھتے تھے ایک بطور مددگار کے بھي اُنکا تھا وہ بھي مسلمان — کھانا جو کھانے کو ملتا تھا بیف مٹن ھر قسم کا مرغي بط کبوتر — ھر قسم کے جیلي ھر قسم کے پڈنگ مربہ چٹني سلاد آلو اُبلے ھوئے و تلے ھوئے — میوے تر و خشک سیب چیري † — رنگترے — چکوترے — میٹھے — بادام — اور بطور خرباني کے ایک میوہ تھا برف پینے کو ملتي تھي بطور سموسہ کے بني ھوئي ایک چیز ھوتي تھي کبھي اُس کے اندر میوہ ھوتا تھا کبھي ایک چھوٹي مچھلي جو بتاسہ برابر ھوتي ھے وہ اُس کے اندر ھوتي تھي خشکہ ھوتا تھا اُس کے ساتھہ مختلف قسم کي کاري ھوتي تھي ھر وقت کا کھانا خوب پیٹ بھرکر کھاتے تھے اور سب ھضم ھوجاتا تھا دست یا بد ھضمي تو درکنار بجاے اُس کے قبض کسیقدر تھا اور صبح ھوتے ھي بھوک لگتي تھي اگر چاہ کو ذرا دیر ھوتي تھي تو برا معلوم ھوتا تھا *

چاہ جو ھم صبح پیتے تھے اور بسکٹ وغیرہ کچھہ کہاتے تھے یہہ تین وقت کے کھانے اور رات کي چاہ کے علاوہ تھے — بیل و دنبے نہایت فربہ تھے تمام جانور دانہ خوري کے تھے بیل و دنبے ذبح ھوتے تھے مگر پرند جانور ھمارے علم میں ذبح نہوتے تھے لہذا ھم پرند جانوروں کا گوشت نہیں کہاتے تھے مرزوزي مرغي کے مسئلہ پر عمل نہیں تھا — جب ھمارے سامنے وہ ڈش آتي تھي جس میں پرند کا گوشت ھوتا تھا تو ھم اُس کے لینے سے انکار کرتے تھے بہت دنوں تک تو اس سے کوئي واقف نہوا لیکن ایک روز ھمارے دوست کرنل وھاب صاحب نے جو ھمارے قریب میز پر بیٹھتے تھے ھم سے یہہ بات پوچھي میں نے اُن کو بتائي اُنہوں نے کہا کہ ایسا نہیں ھے تمام پرند جانور بھي ذبح ھوتے ھیں چنانچہ میں اور وہ اس کي تحقیقات کو گئے بالاخر یہہ ھي معلوم ھوا کہ جہاز پر پرند ذبح نہیں ھوتے ھیں — چرند البتہ ذبح ھوتے ھیں ھر قسم کے کھیل جہاز پر ھوتے تھے شطرنج تاش وغیرہ وغیرہ — عدن میں ھمارا جہاز آٹھہ بجے پہونچا تھا وھاں ھم کچھہ دیکھہ نہیں سکے جہاز پر سے اُترے بھي نہیں اندھیرا ھوگیا تھا بہت سي کشتیاں وھاں آگئي تھیں لیکن سواے ڈاک و اسباب کے یا جس شخص کو وھاں جانا ھی منظور تھا اور کوئي مسافر تفریحاً وھاں

† یہہ میوہ ھمارے ملک میں نہیں ھوتا ھی یہہ میوہ انگور کے برابر ھوتا ھی مزہ میٹھا ھی —

نهیں اُترا — هم کو اُس کے ندیکھنے کا افسوس رها ' چهوٹے چهوٹے لڑکے ڈونگیوں میں همارے جہاز کے پاس آگئے' ایک ڈونگي همارے کیبن کے نیچے آئي حمیدالله نے لڑکوں سے باتیں کیں' وہ کوڑیاں لائے تھے اور دریائي پھول — پیسے دو تو قیمیت میں نہیں لیتے تھے بسکت مانگتے تھے' دهلي سے جو همارے ساتھه بسکت رکھے چلے آتے تھے اُن میں سے حمیدالله نے اُنکو دیئے' بڑي خوشي سے اُنہوں نے لیئے اور چلے گئے — چند گھنٹے همارا جہاز یہاں ٹهیرا تھا ' وہ لڑکے عربي بولتے تھے اور کچھه اُردو بهي بولتے تھے *

عدن سے هم سوئیز پہونچے لیکن قریب نماز عشا کے — یہاں همارا جہاز سورت ٹھیرگیا ' مصر کي عملداري شروع هوئي' جہاں جہاز ٹهیرا تھا اُسي فرود گاہ پر ٹرین کھڑي تھي' جو ٹکٹ جہاز کا همارے پاس تھا اُسکے اندر ریل کا محصول بهي آگیاتھا ' — جو همنے بمبئي میں هر آدمي کا محصول دیا تھا اُس میں اس ریل کا محصول داخل تھا ' صرف ٹکٹ تبدیل کرنا پڑا *

همنے نماز عشا کي پڑھي اور اسباب اُتروایا ٹکٹ بدل وایا اور سوار هوگئے' راس صاحب هماري گاڑي میں تھے لیکن مسس راس ایک دوسرے کمرہ میں تھیں — گاڑیاں دو قسم کي تھیں ایک ایسي تھیں کہ اُس میں ایک تختہ بیچ میں لگادیا جاوے تو اُس میں تین آدمي لیٹ جاویں' اور ایک معمولي نشست کي تھیں — جہاز کے پہونچنے سے پہلے جہاز هي میں لوگوں نے بندوبست اسکا کیا تھا کہ کون سي گاڑي لیني چاهیئے' مینے اُسي گاڑي کا اپنا پسند کیا تھا جس میں سونے کا آرام تھا اور نام بهي لکھدیا تھا ' مگر جب موقع پر پہونچے تو همکو اُس قسم کي گاڑي نملي' شاید دوگاڑیاں اُس قسم کي تھیں اور وہ بھر گئي تھیں' آدمیوں کي کثرت تھي چپقلش زیادہ تھي' مگر همارے پہلے سے لکھنے کا اسقدر فائدہ ضرور هوا کہ ایک گاڑي همارے نام پر ریزرو لکھي هوئي تھي وہ محفوظ رهي اور همکو مل گئي — تمام ملازم ریلوے مصري تھے اور بجز سرخ ٹوپي کے اور تمام کپڑے اُنکے انگریزي تھے اور سب مسلمان تھے *

همارے جہاز میں متعدد سویلین انگریز تھے اُن میں سے ایک صاحب سے ریلوے اسٹیشن پر جھگڑا بهي هوگیا — جھگڑا یہہ هوا کہ وہ صاحب ایک گاڑي میں جس میں اُنکو بیٹھنا نچاهیئے تھا قابض هوگئے' کسي افسر نے ریلوے کے اُن سے کہا کہ یہاں سے چلے جائیئے' صاحب تو هندوستان میں حاکم فوجداري رهے تھے اور تازہ هندوستان سے آئے تھے وہ مصر کي ریل کے افسر کو کیا سمجھتے تھے اُس سے بترشي پیش آئے' لیکن وہ تو مصر تھا هندوستان نہیں تھا اُسنے جاکر دوسرے افسر سے کہا اور بالاخر بالجبر وہ بیدخل کردیئے گئے' ریل روانہ هوئي' نشست گاڑي میں کرسي نما تھي ایسي کہ ایک آدمي اُس میں اچھي طرح سے بیٹھه جاوے لیٹنے کا موقع نتھا ' اسلیئے اچھي طرح سے نیند نہیں آتي تھي اسکے

علاوہ اسباب کا شوق تھا کہ مصر کی ریل کے اسٹیشنوں کو دیکھنا چاھیئے کہ کیسے ھیں' لہذا هم رات کو متعدد اسٹیشنوں پر اُترے — یہہ اُس ریل میں ایک بات خوب تھی کہ جس اسٹیشن پر جتنے منٹ قیام ھوتا تھا گارڈ پکار پکار کر پلیٹ فارم پر کہتا چلا جاتا تھا کہ اس جگہہ اتنے منٹ قیام ھوگا — یہہ بات زمانہ قیام کی وہ انگریزی میں کہتا تھا *

سب لوگ اطمینان سے اُترتے تھے چاء کافی پیتے تھے بسکٹ وغیرہ کھاتے تھے شراب جو مانگتا تھا اُسکو شراب بھی ملتی تھی *

اسٹیشن بہت خوبصورت بنے ھوئے تھے' کمرے جس میں چاء کافی ملتی تھی بعض جگہہ زیادہ و بعض جگہہ کم مرتب تھے — کچھہ تصویریں لگی تھیں' کہیں آئینوںمیں تیتریاں خوش رنگ تھیں کہیں اور جانور شیشونمیں تھے' ایک اسٹیشن پر ھم اُترے وہ بہت ھی آراستہ تھا اور آراستگی کی چیزیں رکھی ھوئی تھیں دیواروں میں لگی ھوئی تھیں' وھاں دو ڈھولکیاں بھی دیوار میں کھونٹیوں پر لٹکی ھوئی تھیں — اپنے ملک میں ھم ڈھولک کو نہایت ھی نالایق چیز جانا کرتے تھے وھاں دیکھہ کر ھمکو قدر ھوئی اور ھم نےجانا کہ یہہ بھی ایسی عمدہ چیز ھی جو مکان کی آرایش و زینت کے لیئے مصر میں رکھی جاتی ھی' یہہ دونوں ڈھولکیاں چھوٹی چھوٹی تھیں جیسے ھماری دلی میں گلے میں ڈالکر بجاتے پھرا کرتے ھیں — قریب دس گیارہ بجے کے وہ ریل کا سفر تمام ھوگیا' ریل پر سے ھم سب اُترے' یہاں ھمارا دوسرا جہاز جسکا نام پیرا تھا کھڑا ھوا تھا' ریل کے فرودگاہ سے اُس جگہہ تک جہاں پیرا جہاز سمندر میں تھا کچھہ فاصلہ تھا' بیچ کے فاصلہ کو ھم سب نے ایک چھوٹی دخانی کشتی پر طی کیا *

جہاز کی روانگی میں توقف تھا لہذا میں و حمیداللہ و راس صاحب الکزنڈریہ کی سیر کو گئے — ھم ایک فٹن پر سوار ھوئے اور ایک مصری آدمی ھمارے ساتھہ ھوا — شہر میں ھوتے ھوئے اُس مشہور مینار کو دیکھنے گئے جو الکزنڈریہ میں کھڑا ھوا ھی اور جس کے قیام کو الکزنڈریہ میں قریب دو ھزار برس کے ھوئے — ٹھیک زمانہ اس مینار کی ابتدائی تعمیر کا تو معلوم نہیں ھوا ھی مگر جو تصویریں جانوروں کی و علامات اُس پر کندہ ھیں یہی اُس وقت کی ایک تحریر واقعات کی تھی' اُن کے پڑھنے والوں کی یہہ راے ھی کہ حضرت عیسی کے زمانہ سے پندرہ سو برس سے زیادہ کا بنا ھوا ضرور ھی — جہاں وہ مینار † اب کھڑا ھی وہ ایک ویرانہ ھی — زمین بھی وھاں کی ھموار نہیں ھی اکثر جگہہ وھاں نجاست پڑی تھی — قریب اُس کے ایک قبرستان ھی — مجھے بڑا افسوس آیا کہ ایسی عمدہ چیز تاریخی جس کے دیکھنے کو دور دور سے لوگ آتے ھیں کیسی بری حالت سے ھی کہ اُس جگہہ کھڑے ھونے سے بھی نفرت آتی ھی' ایسی جگہہ ضرور مصفا

---

† اسی کے ساتھہ کے دو مینار ھیں ایک پیرس میں دوسرا لندن میں نہایت عمدہ جگہوں میں نصب ھیں اور خوب صورت طور سے رکھے گئے ھیں —

و مسطح هوني چاهیئے تهي، کوئي چمن یہاں هونا چاهیئے تها - مینار کے دیکھنے کے بعد هم نے ایک باغ دیکھا مگر وہ همکو کنچهه پسند نه آیا ' کوئي بهي بات اُس میں خوبي کي همکو معلوم نهیں هوئي - وهاں سے همنے چاها که محمد علي شاہ کے محلوں کو دیکھیں - اُن کا دیکھنا بغیر اجازت کے نهیں هوسکتا تها ' لهذا اول هم ایک انگریزي افسر کے پاس گئے جو الکزنڈریه میں رهتے هیں - راس صاحب نے اُن سے جاکر باتیں کیں اور ایک سارٹیفکٹ حاصل کیا ' اُسي جگهه کے قریب تار گهر تها هم وهاں گئے اور هم نے هندوستان کو اپنے الکزنڈریه پہونچنے کا تار دیا ' اور پهر اُس سارٹیفکٹ کو لیکر ایک مصري افسر کے پاس گئے' اُس نے اُسي سارٹیفکٹ پر اجازت تحریر کردي اُس کو لیکر هم گئے اور محلوں کي خوب سیر کي — اس عمارت کو اور اُس کے موقع اور آرایش کو هم سب دیکھه کر نہایت هي مسرور هوئے' اب دریا وہ محل هی' کمرے انگریزي قطع کے هیں مگر نہایت وسیع اور خوش قطع' تمام طلائي کام جابجا اُس میں هو رها هی' هر کمرہ عمدہ شیشه آلات و میزوں و کرسیوں و پلنگوں سے مرتب هی' هر ایک کمرہ میں جدا جدا رنگ کا سامان هی اور نہایت هي بیش قیمت *

شهر بهي نہایت آباد و پر رونق هی تمام بازار گو بہت وسیع نهیں هیں مگر تنگ بهي نهیں هیں' تنجارت کو یہاں بہت ترقي معلوم هوتي هی' کثرت سے لباس لوگوں کا انگریزي هی ٹوپیاں البته ترکي لال تهیں — رنگترے همنے وهاں خریدے نہایت هي شیریں تهے' ایسے شیریں همارے ملک میں نهیں هوتے' هم تهوڑي دیر بازار میں فٹن سے اُتر کر بعض بعض سوداگروں کي دوکانوں میں بهي گئے وہ انگریزي بولتے تهے' هم سے کئي آدمي وهاں کے ملے کنچهه عربي بولتے تهے مگر اچهي نهیں' اور هم جو بولتے تهے تو کهتے تهے که یهه نحوي هیں — هم اَور بهي چیزیں وهاں دیکھتے لیکن جهاز کے کپتان نے جس وقت همکو واپس آنے کو کہا تها وہ وقت قریب آگیا ' لهذا هم سب اپنے جهاز کو چلے آئے — یهه پیرا جهاز همارے پہلے جهاز سورت سے چهوٹا تها اور اس وجهه سے اُس میں جنبش بهي تهي' لیکن کسي کو کنچهه تکلیف اُس سے نهیں هوئي' کهانا کها پي جس وقت هم بیٹھتے تهے تو جنبش سے جهاز کي میز و کرسیاں سب جنبش کرتي تهیں — برنڈزي جب همارا جهاز پہونچا تو کنچهه دن باقي تها ' پہلے تو هم اُس بستي میں ٹهیرے ڈاک میں خط روانه کیئے' پهر میئے اور راس صاحب نے جو وهاں ایک بڑا پرانا سنگ مرمر کا مینار هی اُس کو جاکر دیکھا - یهه مینار سنگ مرمر کا بہت بڑا نهیں هی' شاید اُسي فٹ سے زیادہ نہوگا ' اس مینار کا وجود حضرت عیسی سے ایک هزار برس پہلے سے تو معلوم هوا هی معلوم نهیں که حقیقت میں کب کا هی' یهه کسي ٹیمپل کا مینار هی' یہاں اَور کوئي چیز لایق دیکھنے کے نهیں تهي — یہاں اٹلي کي عملداري هی سب سے زیادہ دقت

و مشکل یہاں زبان کے سمجھنے سمجھانے میں تھی' نہ عربی جانتے تھے نہ فارسی نہ انگریزي نہ فرنیچ — جس وقت ھم ڈاک میں خط ڈالنے گئے تو وھاں بڑا ھي تماشہ تھا ' خطوں پر ٹکٹ خرید کر لگانا چاھتے تھے سب سے اول تو حمید اللہ گئے انگریزي بولے کچھہ کام نہ چلا ' راستہ میں اُنھوں نے ایک کتاب خرید لي تھي جس میں معمولي بات چیت کے جملے معہ اُس کے ترجمہ انگریزي کے تھے' اُنھوں نے وہ لال کتاب نکالي کچھہ کام نہ چلا پھر راس صاحب گئے اُنھوں نے بھي کچھہ اٹالین بولي کچھہ کام نہ چلا ' پھر ھوپ † صاحب آئے وہ بہ نسبت اَوروں کے اٹلي زبان زیادہ بولتے تھے' غرض کہ بہزار دقت ٹکٹ خریدے اور لگائے و خط ڈالے — یہاں سے وہ مسافر جو برنڈزي سے جانے والے تھے وہ ریل پر سوار ھوئے' جہاز چھوڑ دیا گاڑیاں ریل کي نہایت عمدہ تھیں — ھمارا جہاز وینس کو چلا *

میںنے ایک شخص مسلمان کو جہاز پر دیکھا کہ ٹوپي تو وہ سرخ پہنے ھی اور کپڑے عربي مصري وضع کے پہنے ھوئے جہاز کي ایک سمت کو وہ کھڑا ھی — میں اُس کے پاس گیا اور عربي میں اُس سے باتیں کیں' معلوم ھوا کہ یہہ شخص دریا کے حال سے واقف ھی اور وہ بتاتا ھی کہ فلاں سمت سے چلنا چاھیئے اور اُس کو چند پونڈ اُس کي بابت ملتے ھیں' ھمکو بھي اُس سے ایک فائدہ یہہ ھوا کہ ھم اُسي سے سمت قبلہ پوچھتے تھے — جب وینس قریب رھا تو ھمارے جہاز پر چند آدمي اجنبي ایک کشتي سے چلے آئے' وہ اٹلي کے تھے' میںنے پوچھا کہ یہہ کون ھیں اور کیوں آئے ھیں' اور اُس وقت یہہ بھي ھمنے دیکھا کہ جہاز کے کپتان ایسي طرح سے الگ ھو بیٹھے کہ جیسے اُن کو کچھہ تعلق جہاز سے نہیں ھی — معلوم ھوا کہ یہاں پاني کم ھی اور یہہ اُس سے واقف ھیں' اور یہاں سے تا وینس ایک نہر بنادي گئي ھی اُس میں سے یہہ جہاز کو لیجاوینگے ' اور ذمہ داري ھر قسم کي جہاز کي اب اُن سے متعلق ھی کپتان اب کسي قسم کا ذمہ دار نہیں ھی *

ھمنے دیکھا کہ وہ برابر پاني میں ایک رسي ڈالتے تھے جس میں درجے لگے ھوئے تھے — یہہ رسي اس لیئے تھي کہ پاني کي مقدار معلوم ھو اس لیئے کہ تیس فٹ پاني سے کم میں جہاز نہیں چل سکتا ھی — وہ نہر ھمیشہ صاف ھوتي رھتي ھی' اُسي وقت ھمنے اُس دخاني کشتي کو بھي دیکھا جو نہر کي کیچڑ و مٹي کو صاف کرتي ھی' اگر ھمیشہ صفائي نہو تو وہ نہر اٹ جاوے — جب ھمارے جہاز نے لنگر کیا تو ایک افسر اٹلي کا آیا تاکہ محصولي اسباب کي تلاشي کرے' سب لوگوں نے اسباب کے بکس اپنے ڈیک پر رکھوادیئے تھے اور کنجیاں لیئے ھوئے تیار کھڑے تھے' ھم بھي اُن میں تھے' وہ آیا اور دیکھنا شروع کیا ' جب ھمارے اسباب کي نوبت آئي تو میںنے ایک بکس کھولا ' اُس نے ھماري لال ٹوپي شاید

---

† یہہ وہ ھوپ صاحب ھیں جو کرنسل انڈیا کے ممبر ھیں یہہ بھي ھمارے جہاز میں تھے —

دیکھہ کر یا صورت دیکھکر ہمسے کچھہ نہ پوچھا نہ اور بکس ہمارے دیکھے اور نشان بکسوں پر کرکے آگے چلا گیا — ایک میم صاحب ہمارے جہاز پر تھیں اُن کے بکس کو خوب اولٹ پلٹ کیا ●

جہاز ہي کے اوپر ہوٹلوں کے نوکر کشتي پر بیٹھ کر آگئے تھے ہمنے پہلے سے ایک ہوٹل کے منیجر کو کمروں کے واسطے تار پر خبر دیدي تھي اُس کا آدمي بھي موجود تھا کشتي بھي اُسکي موجود تھي ہم چاروں کا اور راس صاحب و مسسں راس صاحب کا اسباب اُس نے کشتي پر رکھوا دیا اور ہمکو سوار کروا کے ہوٹل میں لیگیا وینس میں بہت ہوٹل ہیں بعض ایسے ہیں کہ لب نہر ایسي طرح سے واقع ہوئے ہیں کہ اُن کے سامنے کوئي سڑک یا راستہ نہیں ہی کشتي میں بیٹھو تو نہر میں ہوکر اُن میں جاؤ ہمارا ہوٹل نہایت عمدہ تھا اُس کے سامنے بڑي چوڑي سڑک بطور شارع عام تھي اور اُس سڑک کے بعد نہر تھي — ہمارا دل چاھتا ہم سڑک سڑک سیر کو شہر میں پھرتے دل چاھتا کشتي میں بیٹھ کر — سوائے کشتي کي سواري کے یا پیدل چلنے کے یہاں اَوْر سواري پر ہمنے کسي کو پھرتے نہیں دیکھا ●

جب ہم وینس پہونچے اور وینس کو ہمنے دیکھا تو ہمنے یہہ سمجھا کہ اس سے بہتر اور جگہہ نہو گي — اول ہي روز شب کو ہم باہر نکلے دو جس پیلس کے سامنے پہونچے دیکھا کہ نہایت وسیع بازار ہی تمام دوکانیں کھلي ہوئي ہیں گیاس کي روشني ہی تمام دوکانیں کے دروازے شیشے کے ہیں ہزار ہا روپیہ کا جواہر رکھا ہی ہر قسم کے زیور مرصع و سونے و چاندي کے اُن شیشوں کے دروازہ کے اندر رکھے ہیں ہر شخص دوکان کے باہر سے اُن سب چیزوں کو دیکھہ سکتا ہی — بڑے بڑے عمدہ و مرتب کافي ہوس کھلے ہوئے ہیں اندر سنگ مرمر و سنگ ابري کي میزیں کثرت سے رکھي ہیں کرسیاں و کوچیں مخمل سے منڈھي ہوئي بچھي ہیں وہاں جاؤ بیٹھو چاھو برف کھاؤ چاھو چاہ پیو چاھو کسي قسم کا گوشت کھاؤ ہر چیز موجود ہی چاہ و برف تو ہر وقت تیار رہتي ہی اگر کھانے کو حکم دیا جاوے تو دس منٹ بعد تیار ہی — اٹلي میں یہہ رسم ہی کہ رات کو تمام لوگ باہر پھرتے ہیں کافي ہوسوں میں کھاتے ہیں بازار کي سیر کرتے ہیں صدھا کرسیاں کافي ہوسوں کے برآمدوں میں اور اُن کے سامنے بازار کے صحن میں بچھي ہوئي ہیں اُسپر سب بیٹھتے ہیں دس گیارہ بجے تک تمام بازار کھلے رہتے ہیں عورت و مرد اعلی و ادنی سب سیر کرتے رہتے ہیں گیاس کي روشني اسقدر ہوجاتي ہی کہ رات بمنزلہ دن کے ہوجاتي ہی وینس کا شہر بتمامہ پاني میں بنایا گیا ہی سب طرف پھرو دیکھو تمام شہر پاني میں بسا ہوا ہی — دو محلوں کے بیچ میں نہر ہی دل چاھے نہر ہي نہر تمام شہر کے محلوں کي سیر کرآؤ — صدہا کشتیاں کھڑي ہیں اور ہر جگہہ پھرتي ہیں جسقدر دور چاھو پیدل جاو جہاں سے دل

چاھے کشتي میں سوار ھولو جہاں چاھو چلے جاؤ — سمندر ھي میں یہہ نہر ھی اور اسي نہر میں ھوکر جہاز بھي آتا ھی گہراؤ اُس کا کہیں کم کہیں زیادہ ھی مکانات بڑے بڑے رفیع‌الشان برابر نہر کے کنارے کنارے بنے ھوئے ھیں کیسے خوشنما کہ بیان نہیں ھوسکتا دوجس † پیلس ‡ ایک نہایت عظیم‌الشان مکان ھی اس میں بڑے بڑے کمرے ھیں اور عجیب و غریب تصاویر اُس میں لگي ھوئي ھیں اس کے علاوہ ایک بہت بڑي گیلري اور ھی وھاں کچھہ فیس بھي داخلہ کي لي جاتي ھی وھاں کي تصاویر اور بھي زیادہ تر عجیب و غریب ھیں دن بھر دیکھا کرو خاتمہ نہیں ھوتا ھم نے بھي دو مرتبہ جاکر اُس کو دیکھا یہاں ایک قدیم چیزوں کا میوزیم بھي ھی وھاں عجیب عجیب چیزیں پراني اور بڑي بڑي بیش قیمت ھیں اُن سے قدیم زمانہ کي صناعي معلوم ھوتي ھی زیور و نگینے بہت ھي پرانے پرانے زمانہ کے ھیں جس سے صدھا برس کے واقعات آنکھوں کے سامنے آجاتے ھیں اور یہہ ثابت ھوتا ھی کہ قدیم زمانہ محض وحشي زمانہ نہیں تھا — کچھہ ابھي زمانہ میں شایستگي پیدا نہیں ھوئي — پہلے بھي بہت کچھہ تھا ●

یہاں دو بڑے مشہور گرجا ھیں ایک کا نام فراري ھی دوسرے کا نام سینٹ پارک — سینٹ پارک کي تعمیر عمارت کي بڑي تعریف ھی مگر مجھکو فراري زیادہ عمدہ معلوم ھوا یہہ فراري بہت بڑا گرجا ھی نہایت عمدہ پتھر کي تصویریں اُس میں ھیں سنگ‌مرمر کي اور نہایت عظیم‌الشان عمارت ھی — یہہ دونوں گرجا رومن کیتھلک کے ھیں بیسیوں جگہہ حضرت عیسی کي تصاویر ھیں سلیب کي حالت کي کیلوں کي علامات کي اُنکے بچپن کے اور مختلف حالات کي — اسي طرح سے حضرت مریم کي مختلف اوقات کي تصویریں ھیں تمام مکان میں پھرو تو بتخدانہ معلوم ھوتا ھی تمام دن پادري صاحب لباس خاص عبادت کا پہنے ھوئے خود بھي عبادت کرتے ھیں اور لوگوں کو بھي عبادت کرواتے ھیں ●

باري باري سے پادري صاحب کي تبدیلي ھوتي رھتي ھی — پادري صاحب ایک مقام خاص میں ایک محراب کے سامنے لوگوں کي طرف سے پشت کیئے ھوئے کھڑے رھتے ھیں اُن کے پڑھنے کي کچھہ آواز نہیں آتي تھوڑي دیر بعد وہ ایک گھنٹي بجاتے ھیں لوگ جو اپني اپني بینچوں پر بیٹھے ھوتے ھیں کوئي اُن میں سے کچھہ سرکو جنبش دیتا ھی اور کوئي بدستور بیٹھا رھتا ھی ھم مختلف اوقات میں وھاں گرجاؤں میں گئے ھمنے یہہ دیکھا کہ ایک بڑا مشہور و خوبصورت مکان وھاں ھی اور اُس پر ایک گھنٹہ لگا ھوا ھی کلاک ٹاور اُس کا نام ھی اس گھنٹہ کے اوپر دو لوھے کي تصویریں دو طرف ھیں اپني اپني

---

† وینس میں جو صوبہ دار رھتا تھا اُس کو دوج کہتے تھے ایک کے بعد دوسرا جو کوئي ھوا اُس کا یہي لقب تھا —

‡ پیلس محل کو کہتے ھیں — (س) انگریزي قاعدہ سے الگا ھی جس کے معني (کا) کے ھیں —

طرف سے وہ گھنٹہ بجاتي هيں پہلے ايک پھر دوسري اور هر روز ايک خاص وقت پر اُس ميں خوب تماشہ هوتا هی - وهاں حضرت مريم کي تصوير هی گھنٹہ کے پاس اور سامنے ايک مختصر سا برانڈہ کے طور سے هی دونوں طرف دو کھڑکياں هيں جس وقت وہ گھنٹہ بجتا هی تو ايک طرف کي کھڑکي کھل جاتي هی اور اُس ميں سے چار بادشاہ نکلتے هيں تين بادشاہ يورپ کے اور چوتھا ايک حبشي بادشاہ ايک کے بعد دوسرا پھر تيسرا پھر چوتھا سب سے اخير حبشي بادشاہ آتا هی اور هر ايک جب حضرت مريم کي تصوير کے سامنے آتا هی تو سلام کرتا هی اور دوسري طرف کي کھڑکي ميں گھس جاتا هی يہاں ايک مشہور ارسنل † هی اُس کو همنے ديکھا اُس ميں جہازوں کي بہت سي حالتيں ديکھيں چھوٹے چھوٹے کاٹ کے جہاز بنا کر وهاں رکھے هيں اور اُن سے معلوم هوتا هی کہ پہلے صورت جہاز کي کيا تھی اور پھر کيا کيا تبديلي هوتي گئي اور اب کيا هی — وهاں صدها قسم کے هتيار تھے جو پرانے زمانہ ميں استعمال هوتے تھے — عجيب عجيب صورت کے هتيار تھے جو همنے کبھي کسي کتاب ميں نہيں پڑھے *

مسلمانوں سے اور وينس والوں سے لڑائي هوئي تھي اُس ميں کچھہ هتيار اور ايک نشان وينس کي فوج کے هاتھہ آيا تھا وہ بھي همنے ديکھا نشان پر آيت انا فتحنا نہايت خوش خط لکھي هوئي هی ليکن وہ آيت نا تمام هی مجھکو اُس کا کچھہ سبب معلوم نہيں هوا يہہ نہيں هی کہ نشان کے کپڑے کا جسپر وہ آيت لکھي هی کوئي حصہ تلف هوگيا هو جس پر بقيہ آيت هو في الاصل ابتداءً هي وہ پوري تحرير نہيں هوئي - افسوس هی کہ اس وقت مجھکو يہہ ياد نہيں هی کہ کس لفظ تک وہ آيت اُس نشان پر تحرير تھي نہيں تو بتمامہ ميں اُس کو لکھتا *

مسلمانوں کے هتيار جو ميئے وهاں ديکھے وہ بڑے مہيب تھے اور اکثر اُن ميں کے ايسے لمبے لمبے بانسوں ميں تھے جيسے نيزہ کا بر چھي کا بانس هوتا هی زيادہ تر برچھي نما تھے مگر اُن ميں صرف برچھي کا سا پھل هي نہيں تھا اور بهي پھل متعدد تھے بہت سي قسم کے زرہ و بکتر و چار آئينہ اور لوهے کي تمام چيزيں جو قديم زمانہ ميں سر سے پانوں تک پہن کر لڑا کرتے تھے سب وهاں تھيں حيرت هوتي تھي کہ اسقدر وزن کا لوها پہنکر کيونکر وہ لوگ لڑتے تھے *

يہہ خيال نہ کرنا چاهيئے کہ آدمي اُس وقت کے نو نو گز کے قد کے لمبے اور ديو کے ديو هوتے تھے — وہ همارے هي قد و قامت و جسم و صورت کے آدمي تھے اُن کے زرہ بکتر چار آئينے وغيرہ سب موجود هيں اور پھر اس قدر لوها پہنتے تھے اور لڑتے تھے *

وهاں ايک لڑکے کا اسي قسم کا تمام لوهے کا سامان پوشش هی اُس لڑکے کي عمر تخميناً

---

† ارسنل جہاں هتيار اور هتياروں کي قسم کي اور چيزيں هوں *

بارہ سال کی تھی یہہ زیادہ تعجب انگیز تھا اس ارسنل کے باہر کے دروازہ پر پتھر کا ایک بہت بڑا شیر ہی جسکی نسبت یہہ کہا جاتا ہی کہ اتنا بڑا شیر کہیں دنیا میں نہیں ہی یہہ شیر ایک واقعہ تاریخی ہی اس کے ابتدائی وجود کا کہ وہ کب بنا تھا ٹھیک زمانہ معلوم نہیں ہی لیکن اُسی پر جو علامات و نشانات ہیں اُن سے یہہ معلوم ہوتا ہی کہ چوتھی پانچویں صدی عیسوی میں جب ورنگی قوم نے استنبول پر قبضہ پایا تھا اُس وقت یہہ شیر بنا ہوا موجود تھا اس مقام پر اٹلی میں یہہ شیر استنبول سے قریب گیارھویں صدی عیسوی کے آیا ہی اکثر جگہہ وینس میں ہم راس صاحب اور مسس راس ساتھہ سیر کرتے تھے راس صاحب کی وجہہ سے سیر میں بڑی مدد ملتی تھی گو مجھکو فراری کا گرجا زیادہ خوبصورت معلوم ہوا لیکن سینٹ پارک کی خاص باتیں زیادہ تر قدر کے لایق ہیں اور اُس کے بعض حالات بیان کرنے ضرور ہیں *

اس گرجا میں چار گھوڑے لوہے کے ہیں شاہ نیرو کے وقت کے — اُس میں پانسو ستون ہیں سنگ مرمر کے اُنمیں پچی کاری کا کام بھی ہی اور یہہ کام پچی کاری کا گیارھویں صدی عیسوی کا ہی — محرابیں اُس کی مشرقی عمارت کی طرز کی ہیں گول نہیں ہیں وہ مواقع جہاں پادری بطور امام کے کھڑا ہوتا ہی اُس گرجا میں کئی ہیں ایک اُن میں سے ایسا ہی جس کی نسبت لوگوں کا یہہ خیال ہی کہ وہ سلیمان کے وقت کا ہی *

یہہ وینس ونیشیا کا دارالسلطنت تھا تین بڑے اور ۱۱۴ چھوٹے جزیروں کو ملاکر وینس بنا ہی نہروں کی تعداد ۱۵۰ ہی پل اُس میں ۳۸۰ چھوٹے ہیں برج آف سائز ایک مشہور پل یہاں کا ہی بڑی نہر جو بیچ میں سے وینس کے گذری ہی وہ ایسی طرح سے گذری ہی کہ ایک طرف بڑا حصہ دوسری طرف چھوٹا حصہ وینس کا ہی انگریزی میں جس طرح ایس (S) ہوتا ہی وہ شکل نہر کی ہی کشتیوں کی تعداد ۴۰۰۰ ہی گھوڑے پر یہاں کوئی نہیں چڑھتا ہی نہ یہاں ہمنے گھوڑا دیکھا ایک باغ یہاں ہی اُس کے سپرنٹنڈنٹ کے پاس ایک گھوڑا ہی اُس کو لوگ بطور تماشہ کے خیال کرکے دیکھتے ہیں *

مونگا یہاں بہت کثرت سے دیکھا اور پتھر ہر قسم کا اور پتھر کی چیزیں بہت بکتی ہیں تصویریں نہایت عمدہ اور سستی ہوتی ہیں مصور یہاں کے مشہور ہیں *

جب ہم پکچر گیلریوں میں گئے تو وہاں ہمنے بہت مصوروں کو دیکھا کہ وہ قدیم تصاویر سے نقل اُتار رہے ہیں کچھہ مرد ہی مصور نہیں عورتیں بھی تصویر کھینچتی ہیں انگریزی سکہ یا فرنچ کا یہاں نہیں چلتا ہی یہاں ایک سکہ ہی فرنک کاغذ کا وہ مستعمل ہی — ایک پونڈ † کے ۲۷ فرنک آتے ہیں اور ہر ایک فرنک کے سو سانتیم ہوتے ہیں

† جس کو ہندوستان میں آٹھہ ماشی یا گنّی کہتے ہیں —

یہہ سانتیم تانبہ کا سکہ هی — لیکن پانچ پانچ سانتیم کا بهي سکہ هوتا هی زیادہ تو اُسیکا برتاؤ هی *

اسي وینس میں بیرن † کا بهي پیاس هی *

شیشے کے کارخانے یہاں متعدد هیں هم جب اُن کے دیکهنے کو گئے تو همارے سامنے بهی اُنہوں نے چیزیں بنائیں ایک گولي حمیدالله کو بنا کر دي *

پبلک گارڈن بهي یہاں هی لیکن کچهہ عمدہ نہیں هی — وینس میں ایک بہت بڑا شفاخانہ هی مگر مذهبي شدت یہہ هی کہ اُس میں بهي دو جگہہ گرجا هی هم ۱۱ مئي سنہ ۱۸۸۰ ع کو وینس پہونچے تهے اور ۱۵ مئي کو وهاں سے چلکر میلان کو آئے *

میلان

میلان نہایت قدیم و مشہور و عمدہ شہروں میں اٹلي کے هی وینس سے ۱۷۲ میل اور ٹورن سے ۹۳ میل هی *

سنہ ۴۵۲ ع میں اسکوایٹلا نے اس پر یورش کي اور خوب لوٹا تها پهر سنہ ۱۱۶۲ ع میں فریڈرک اول نے اُس کو نصف برباد کیا تها *

سنہ ۱۱۶۷ ع میں افواج متفقہ برگامو – کریمونا – بریسیا – منٹوا – ویرونا نے اُس کو نکالا اور شہر کو آباد کیا *

سنہ ۱۵۳۵ ع میں چارلس پنجم کے قبضہ میں آیا اور اُس نے اپنے بهتیجے کو وهاں کا ڈیوک و حاکم بنایا *

سنہ ۱۷۱۳ ع میں جو معاهدہ هوا تها اُس کے موافق یہہ شہر آسٹریا کے قبضہ میں گیا تها — سنہ ۱۸۵۹ ع میں اُس کو فرانس نے آسٹریا سے لڑکر آزاد کرایا اور جب سے وہ شامل اٹلي کے هی *

یہہ شہر سات میل کے گرد میں هی تیرہ اُس کے دروازے هیں یہہ دروازے نہایت مستحکم و سنگین هیں *

یہاں ایک بہت بڑا گرجا هی سینٹ پیٹر روم کے گرجا کے بعد دوسرا درجہ اس کا هی دنیا کي مشہور عمارتوں میں سے هی اُس کا نام ڈوامو هی طول میں ۵۰۰ فٹ اور عرض میں ۱۸۶ فٹ هی ۵۲ ستون هیں اُس کا مینار ۳۰۰ فٹ بلند هی پتهر کي مورتیں گرجا کے اندر ۹۷۹ هیں اور باهر ۱۹۲۳ هیں – اُسکي مینار کي سیڑهیاں ۴۹۰ هیں اسکي تعمیر کا آغاز سنہ ۱۳۰۰ ع میں هوا تها یہاں ایک لائبریري هی (کتب خانہ) اُس میں ایک لاکهہ چالیس هزار کتابیں موجود هیں بہت سي ایسي پراني مشہور هیں کہ اور کہیں نہیں ملتي هیں *

---

† بیرن انگلستان کا مشہور شاعر هی —

اکیڈیمي میں ایک دوسرا کتب خانہ هی جس میں دو لاکھہ کتابیں هیں اور بہت سے سکے و دیگر اشیا *

شہر نہایت آباد و پر رونق و پر فضا هی — بڑے بڑے کافي هوس اُس میں هیں اور صدها آدمي اُن میں جاتے هیں و کہاتے هیں سب سے عمدہ کافي هوس بفي کافي هوس هی — هم نے اور همارے دوست راس صاحب نے بهي وهاں کہانا کہایا و برف کہائي یہاں کا تصویر خانہ بهي نہایت هي عمدہ هی بڑے بڑے مشہور مصوروں کے هاتھہ کي جو موجد کہلاتے تھے تصویریں وهاں هیں *

اِس شہر میں ایک بازار هی وہ اس قدر عمدہ هی کہ اُسکي تعمیر کي اور خوبصورتي کي جس قدر تعریف کي جاوے بجا هی یہہ بازار اُوپر سے پٹا هوا هی اکثر شیشہ کي چھت هی اور اِس قدر اونچي چھت پٹي هی کہ میلان والوں کو اُس پر یہہ فخر هی کہ دنیا میں اس قدر مرتفع بازار نہیں هی دنیا میں تو هم نہیں پهرے هیں مگر جہاں جہاں هم پهرے هیں هم نے بهي ایسا عمدہ بازار نہیں دیکھا هی اُسي بازار کي ایک سمت پر بفي کافي هوس هی اور دوسرے سرے پر ایک بہت بڑا اور کافي هوس هی اسي بازار سے آگے بڑھو تو وہ بڑا گرجا آتا هی جسکا همنے ذکر کیا هی یہہ بازار قدیم نہیں هی آزادي کے بعد بہت تھوڑے روز هوئے کہ سنہ ۱۸۶۴ ع میں تیار هوا هی — قوم میں اس قدر جوش هی کہ جو تعمیرات کہ آزادي کے زمانہ سے پہلے کي هیں اُنکو وہ بالکل نیست و نابود کردینا چاهتي هیں چنانچہ برابر ایساهي کر رهي هیں هم نے وہ حصے عمارت کے دیکھے جو قوم نے جدید تعمیر کیئے هیں قدیم کو ڈهاکر اور اُن کو بهي دیکھا جن کے انہدام پر وہ آمادہ هیں وہ غلامي کے زمانہ کي کسي علامت کو بهي اپني آنکھوں سے نہیں دیکھہ سکتے وهي وینس کا طریقہ یہاں بهي هی کہ تمام شرفا شب کو پهرتے هیں هم میلان میں میلان هوتل میں ٹهرے تھے اُس کے سامنے پبلک گارڈن بهي تها یہہ باغ نہایت هي عمدہ و پرفضا تها اور بہت بڑا باغ تها اُس کے اندر ایک میوزیم بهي تها هم چار دن وهاں رهے تھے انہیں چار دنوں میں ایک روز اتوار کا بهي تها هم نے یہہ بات وهاں دیکھي کہ تمام لوگ اُس پبلک گارڈن میں تفریح کو پهرتے تھے اور باغ میں اُس روز معمولي ایام سے زیادہ آرایش کي گئي تهي باغ میں صدها کرسیاں بچھي هوئي تهیں آرام و آسایش کے لیئے - اکثر قسم کے جانور بهي یہاں تھے — همارے ملک کے بهي جانور وهاں تھے مور بهي هم نے وهاں دیکھا تها اور بهي پرند جانور تھے *

همکو وهاں معلوم هوا کہ هزاروں روپیہ اُن کي قیمت کي بابت دیا جاتا هی اور کوئي کمپني بهي هی جو ان ملکوں میں یہہ جانور بهیجتي هی هم کو اپنے ملک پر افسوس آتا هی کہ کاش همارے ملک کے آدمي ایسي کمپني قایم کرتے تو کس قدر اُن کو فائدہ هوتا

سوام

جس کا ترجمہ ہمارے ملک میں راج ھنس کیا کرتے ھیں سیاہ رنگ کے ۔ ھم نے اوس اسی باغ کے اندر پانی میں تیرتے دیکھے یہہ جانور اکثر جگہہ سفید ہوتا ھی سیاہ کمیاب ھی کچھہ بہت خوبصورت جانور نہیں ھی مگر کمیاب ہونے کی وجہہ سے قدر کے لایق ھی *

مختلف مقامات پر اس باغ میں پانی جاری تہا ھر جگہہ ایسی صورت بنائی گئی تھی جو نیچرل حالت دکھاتا تہا کہیں معلوم ہوتا تہا کہ پانی پتھر میں سے نکلتا ھی کہیں پہاڑ کے سے پتھروں میں پانی جاری تہا حوض و باولی نہیں بنائی تھی ایک طرف ایک بہت بڑا فوارہ چل رھا تہا جو نہایت ھی خوبصورت طور سے اچھوٹتا تہا تھیٹر یہاں بہت بڑے بڑے ھیں منجملہ اُن کے ایک تھیٹر ھی جس کا نام لاسکیلا ھی یہہ اسقدر بڑا ھی کہ اُس میں چار ھزار آدمی بیٹھہ سکتے ھیں اول درجہ کی اول قطار میں درجہ اول کے ایک بکس کے ایک سیزن † کے واسطے ایک ھزار فرنک دینے ہوتے ھیں علم موسیقی اٹلی کا مستند ھی اس علم کا مخزن و منبع اٹلی ھی شمار کیا جاتا ھی ۔ گھوڑے یہاں نہایت ھی خوبصورت ھم نے دیکھے اور خوب تیار — یہاں فرنک کا نرخ بنکوں میں مختلف تہا کوئی تو ایک گنی کے ستائیس فرنک دیتا تہا کوئی ستائیس فرنک اور تیس سانتیم اور کوئی پچاس سانتیم اس اختلاف کی ھمکو کچھہ وجہہ نہیں معلوم ہوئی اور یہہ بات پسندیدہ بھی نہیں تھی بالخصوص بنکوں میں — ھمارا ارادہ تہا کہ سترہ تاریخ کو ھم یہاں سے پیرس کو روانہ ہونگے لیکن ۱۷ کو ھمارے ایک ساتھی محمد رفیق کو بخار آ گیا لہذا راس صاحب اور مسس راس تو چلے گئے اور ھم چاروں رہ گئے ۱۸ کو ھم میلان سے روانہ ہوئے *

تھورن ایک جگہہ ھی جہاں اٹلی کی ریل ختم ہوجاتی ھی اور فرانس کی ریل شروع ہوتی ھی وھاں ریل تبدیل ہوجاتی ھی اور گاڑیاں بدلی جاتی ھیں مسافروں کو وھاں اُترنا پڑتا ھی اور تمام اسباب اُتارنا پڑتا ھی اور ایک استیشن سے دوسرے استیشن پرجانا پڑتا ھی وھاں ھم ۱۸ تاریخ کی شام کو پہونچے تھے ھمنے اپنے ساتھہ بہت ھی کم اسباب رکھا تہا صرف اسقدر تہا کہ ھر آدمی ھاتھہ میں اُٹھالے — ریل بیگ جسکو میں اپنے گلے میں ھمیشہ رکھتا تہا وہ تھورن سے دو تین استیشن پہلے تک میرے گلے میں تہا اور اُس میں دو سو پونڈ تھے اُسکو مینے اپنے گلے سے اُتار کر جس طرف میں بیٹھا تہا اُس طرف نشست کے اُوپر جو بطور الگنی کے بنی ہوتی ھی اُسپر رکھدیا جب تھورن کا استیشن آیا اور سب اُترے تو اول میں اُترا کہ دیکھوں کس جانب جانا ہوگا اور کسقدر توقف ھی اور اپنے تینوں ھمراھیوں سے کہا کہ اسباب کو احتیاط سے اُتارو *

---

† سیزن کہتے ھیں موسم کو جیسا کہ فصل ہوتی ھی —

میني هینڈبیگ تو لیلیا جس میں هنڈوي اور نوٹ وغیره تهے لیکن وه بیگ جس میں
دو سو پونڈ خرچ راه کے تهے الگني سے نه اوتارا میرے همراهیوں نے بهي اُسکو ندیکها اوراسباب
اُتار لیا جب هم سب دوسرے اسٹیشن پر پهونچ گئے اور گاڑي میں بهي بیٹهه گئے تو اُسوقت
سب چیزوں کو میني دیکها اور میني پوچها که وه تهیلا کہاں هی معلوم هوا که وه نهیں اُتارا
گیا — فوراً میں اور حمیدالله گاڑي سے اُترے اور اُس اسٹیشن پر پهونچے که جهاں اُترے
تهے اور جهاں هماري ٹرین آکر کهڑي هوئي تهي ایک طرف حمیدالله گئے دوسري طرف
میں گیا اتني دیر میں گاڑیاں سب کٹ کٹا کے منتشر هوگئیں تهیں کچهه پته نه لگا —
پوچهیں تو کیونکر پوچهیں وه سب اٹیلین بولتے تهے وه هماري عربي فارسي یا حمیدالله کي
انگریزي کیا سمجهتے تهے هم کچهه کهتے تهے وه کچهه کهتے تهے — هم اپني کهتے تهے وه اپني
هانکتے تهے اسي تردد میں پهرتے تهے که پہلا گهنٹه روانگي کا هوگیا — اب یهه تردد تها که اگر
هم دونوں تلاش و تحقیقات کے لیئے یہاں ٹههر جاویں اور حامد علیخاں و محمد رفیق کو
پیرس جانے دیں اور فرض کرو که تهیلا نملا تو اسقدر روپیه بهي نهیں هی پاکٹ میں که
پیرس پهونچ جاویں اور اگر چلے جاتے هیں تو اسوقت تو شاید ممکن هی که تهیلا مل جاوے
جب زمانه گذر جاویگا اور مال کسي کے هاتهه آجاویگا تو پهر کون دیتا هی یهه بهي خیال
تها که اگر رهے تو هماري زبان تو کوئي سمجهتا هي نهیں هم کرینگے کیا بالاخر یهه راے قرار
پائي که چلنا چاهیئے تار کے ذریعه سے باتیں کرینگے اور یهه خیال تها که تار تو انگریزي هي
لیا جاویگا اُس وقت حمیدالله آنکهه سے کهیں اوجهل هوگئے اور بهي سخت پریشاني هوئي
که یهه رهگئے تو کیا هوگا غرض که وه بهي سامنے سے دکهائي دیئے میں نے اُن سے کہا که
کچهه پرواه نکرو چلو کهیں گاڑي نه چهوٹ جاوے بهزار دقت دوڑ کر اپني گاڑي پر آئے سوار
هونے که گاڑي روانه هوگئي اگر ایک منٹ توقف هوتا تو رهے هي تهے جب آگے بڑهے
اور ایک اسٹیشن آیا تو وهاں یهه کیفیت تهي که وهاں فرنیچ زبان شروع هوگئي
انگریزي کوئي نهیں سنتا پهر کئي اسٹیشنوں کے بعد ایک اسٹیشن آیا که وهاں
کچهه ریل ٹههري کچهه لوگ وهاں اُترے هم بهي اُترے ایک گاڑي میں ایک نوجوان
جنٹلمین سے بات هوئي اُنهوں نے کہا که انگریزي یہاں معدوم هی وه نوجوان جنٹلمین فرنیچ
بهي جانتے تهے اور انگریزي بهي غرضکه یهه صلاح ٹههري که جهاں ٹرین تبدیل هوگي اُس
اسٹیشن سے تار دیا جاوے نصف شب کے قریب اُس اسٹیشن پر پهونچے میں نے تو اسباب
اُتروایا اور حمید الله تار دینے کو گئے اُنهیں جنٹلمین کے همراه — ٹرین یہاں تبدیل هوئي
تهي حامد علي خاں و محمد رفیق کو تو میني سوار کرادیا تها اور اسباب بهي رکهه دیا
مگر حمیدالله نهیں آئے تهے اور ریل کي روانگي کا وقت آگیا تها میں اُن کو ڈهونڈهنے گیا وه
اُدهر سے مجهکو تلاش کرتے آتے تهے بیچ میں مل گئے اور گاڑي میں چلتے هوئے چڑهے تارمیں

میں نے یہہ لکھوایا تھا کہ ھمکو جواب پیرس کے گرینڈ ہوٹل میں ملے — اس لیئے کہ یہہ قرار پاگیا تھا کہ ہم و راس صاحب گرینڈ ہوٹل میں رھینگے یہی ھوٹل سب سے بڑا و عمدہ پیرس میں ھی ۱۹ مئی کو مابین العصر والمغرب ھم پیرس میں پہونچے ھمارے دوست راس صاحب اور مسس راس ھمارے لیئے کو اسٹیشن پر معہ گاری کے موجود تھے ھم اُترے محمد رفیق و حامد علی خاں کو راس صاحب پاس چھوڑا اور کنجیاں بکسوں کی راس صاحب کو دیں کہ اسباب کو دکھا دیں میں اور حمید اللہ تار گھر میں جو اسٹیشن پر تھا گئے یہاں حمیداللہ انگریزی بولے وھاں کون سمجھے — پھر لال کتاب میں سے فقرات فرنچ کے چھانت کر بولے کچھہ اُس نے جواب دیا مطلب کچھہ معلوم نہوا اپناسا منھہ لیکر چلے آئے اسٹیشن پر آکر اسباب گاری میں رکھوا کر راس صاحب کے ھمراہ گرینڈ ہوٹل میں پہونچے — اسباب اُتارا کمروں کا بندوبست راس صاحب نے پہلے ھی کر رکھا تھا اپنے کمرہ میں جاکر وضو کیا نماز پڑھی پھر سب کھانا کھانے چلے گئے — پھر سیر کو گئے پھرتے رھے — جب واپس آئے سونے کے کمرہ میں گئے تو تار ملا — معلوم ھوا کہ تھیلا محفوظ ھی تعداد اشرفیوں کی اور جو کچھہ اور اُس میں تھا دریافت کی تھی اور پوچھا تھا کہ کہاں بھیجدیں — میں نے دوسرا تار دیا راس صاحب نے وہ تار لکھا تھا ھر امر مفصل لکھدیا وہ تھیلا معہ اشرفیوں کے آگیا ڈاکخانہ سے میں جاکر لے آیا — رسیدہ بود بلائے ولی بخیر گذشت — اُس کے مل جانے کی وجوہ میں اختلاف واقع ھوا ھی — میں تو یہہ کہتا ھوں کہ مال مزکی تھا اس لیئے محفوظ رھا اور ایک صاحب الرائے فرماتے ھیں کہ یورپ کی نیک نیتی اُس کی وجہہ تھی — ھم پیرس میں ۲۴ مئی تک رھے راس صاحب کے ساتھہ جہاں تک ممکن تھا ھمنے پیرس کو دیکھا — ورسیل جو مشہور مقام ھی وھاں بھی ھم گئے اُس کو بھی دیکھا مگر ھم اقرار کرتے ھیں کہ پیرس ایسی جگہہ نہ تھی جس کو ھم پانچ روز میں دیکھہ سکتے پیرس لندن سے ۲۷۰ میل اور بیلجیم کی دارالسلطنت برسل سے ۲۱۳ میل اور کلون سے جو مشہور شہر اٹلی کا سمندر کے کنارہ پر ھی ۳۱۴ میل ھی پاپولیشن اُسکا ۲۲ لاکھہ ھی پندرہ میل کے دائرہ میں اُس کی آبادی ھی — ۱۳۵۰ سڑکیں ھیں ۲۰۴ سڑکیں ایسی ھیں کہ اُن پر دونوں طرف درخت لگے ھوئے ھیں — جہازوں و کشتیوں کے قیام گاہ ۳۸ ھیں ایسے مواقع جو بطور میوزیم وغیرہ ھیں اور جن میں عموماً لوگ جاسکتے ھیں اور اُن کو پبلک بلڈنگ کہتے ھیں ۹۹ ھیں جس دریا کے متصل پیرس آباد ھی اُس کا نام سین ھی — اس دریا میں بارہ جزیرے ھیں گرد شہر کے بطور فصیل کے دیوار سی بھی ھی — جس وقت شہر میں داخل ھو تو اسباب دیکھتے ھیں محصول کی نظر سے ریل کے مسافروں کا اسباب اسٹیشن پر دیکھہ لیتے

ھیں — ریل سے ھوتل تک پورٹر † اسباب لیجاوے تو ایک فرنک مقرر ھی (یہہ ایسی اچھی بات ھی کہ جھگڑا نہیں ھوتا ھی) اسی طرح گاڑی کا کرایہ بھی معین ھی دو فرنک فی گھنٹہ لیتے ھیں اور کبھی بحساب فاصلہ کے بھی لیتے ھیں دو آدمی گاڑی کرایہ پر لیں اور تیسرا آدمی بیٹھہ جاوے تو وہ فری ھوتا ھی اگر گاڑی پر پورٹ منٹو ‡ بھی رکھا ھو تو اُس کے ۱۵ سانتیم لیتے ھیں جو ایک فرنک کے سو ھوتے ھیں تین پورٹ منٹو تک یہی حساب ۱۵ سانتیم کا رھتا ھی تین سے اگر زیادہ ھوں وہ فری ھوتے ھیں تاربرقی کا محصول یہاں نہایت سستا ھی فرانس کے ملک میں جہاں جہاں چاھو تار بھیجو ۲۰ لفظ کا تار ھو تو صرف پانچ سانتیم دیھو — اگر فرانس سے باھر لندن بھیجنا منظور ھو تو ۲۰ لفظ کے ۵ فرنک § دینے ھوتے ھیں — تھیٹروں کی واپرا وغیرہ تماشہ گاھوں کی یہاں بڑی کثرت ھی — گرجا بھی بہت ھیں — ایک گرجا میں ھم گئے نوترڈیمڈی لورنت اُس کا نام ھی وھاں ھمنے یہہ ایک نئی بات دیکھی کہ ھر عبادت کرنے والے کے پاس ایک ایک تسبیح ھی اور اُس کو وہ پڑہ رھا ھی — معلوم نہیں کہ یہہ طریقہ تسبیح پڑھنے کا فرنچ نے مسلمانوں سے سیکھا ھی یا مسلمانوں نے اُن سے اخذ کیا ھی *

میوزیم یہاں متعدد ھیں کسی میں فرنچ تصاویر پتھر کی ھیں — کسی میں اٹالین گریک — مصری وغیرہ اور نقشجات و جہازوں کے نمونے اور جس جس قدر جس زمانہ میں تبدیلی جہازوں میں ھوئی ھی وہ سب موجود ھیں — ایک میوزیم میں جدید تصاویر ارتست کی ھیں — اُن پتھروں کی تصاویر کے میوزیم میں ایک بڑی مشہور تصویر ھی عورت کی وینس آف میلو — یہہ عشق کی دیبی مشہور ھی یہہ تصویر نہایت ھی عمدہ ھی میلوتا یوسی سنہ ۱۷۸۰ ع میں نکلی ھی حضرت عیسی سے کئی سو برس پہلے کی یہہ تصویر ھی ایک ھاتھہ اس تصویر کا جو اُٹھا ھوا تھا ٹوٹ گیا ھی اس کی عمدگی کی تاریخ لوگوں نے بہت لکھی ھی ھمنے بھی اُس کو دیکھا اور غور سے دیکھا تو بلاشبہہ نہایت ھی صنعت کی ھی منجملہ اُن کے ایک یہہ ھی کہ ھاتھہ کے اُونچا کرنے سے جس طرح ایک عورت کے بدن میں نشیب و فراز وغیرہ ھوسکتا ھی وہ اُس میں صاف نمایاں ھی یہہ ایک بات تمثیلاً ھی بہت سی صنعت اُس کے غور کرنے سے معلوم ھوتی ھی *

---

† پورٹر بمعنی قلی —

‡ پورٹ منٹو بکس کو سمجھنا چاھیئے —

§ پیرس میں ایک سکہ ھی طلائی نیپولین اُس کو کہتے ھیں اُس کے بیس فرنک آتے ھیں اور فی کے ۲۵ فرنک آتے ھیں اور ایک فرنک کے سو سانتیم آتے ھیں —

یہاں متعدد لائبریریاں ہیں منجملہ اُن کے نیشنل لائبریری میں آٹھ لاکھ کتابیں ہیں بہتر ہزار اُس میں قلمی ہیں پانچ ہزار نقشجات کی قسم کی و سکہ وغیرہ *

لائبریری آف دی ارسنل میں ایک لاکھ ستر ہزار کتابیں ہیں اُن میں چھہ ہزار قلمی ہیں لائبریری سینٹ جوی میں ایک لاکھ دس ہزار کتابیں ہیں دو سو اُن میں قلمی ہیں اور چھوٹی چھوٹی لائبریریاں ہیں جیسا بمبئی میں ہمنے ٹریم وے کو چلتے دیکھا تھا اور میلان میں یہاں بھی ٹریم وے چلتی ہی یہہ وہی گاڑی ہی جو لوھے کی سڑک پر چلتی ہی اُس کے علاوہ جیسے میلان میں اومنی بس † چلتی ہی ویسی ہی یہاں بھی چلتی ہی اور گھوڑے نہایت عمدہ اُس میں جوتے جاتے ہیں — جب ہم فرانس کی حد میں گذرے اور دن ہوا تو ہمنے پہاڑی ملک دیکھا لیکن پہاڑ مسطح تھا اور اُسی پر زراعت تھی *

فرانس کے بازاروں کی وسعت اور اُن کی صفائی اور لطافت و رونق تحریر میں نہیں آسکتی ہی — ایک دوکان میں اس قدر جواہر و زیور ہوگا کہ ہمارے شہر کے تمام جوہری بازار کے جوہریوں کے جواہر بھی آکر اکھٹے ہوں تو بھی برابر نہو — جب ہم اُن بازاروں میں پھرتے تھے تو اپنی دلی کے چاندنی چوک و جوہری بازار اور اُن کی دکانین کا خیال دل میں لاکر بہت ہی شرمندہ ہوتے تھے — مگر یہہ ضرور ہم کہینگے کہ جیسا ہمارا چاندنی چوک ہی کہ دو طرف سڑکیں اور بیچ میں نہر بہتی ہی ایسا کوئی بازار فرانس میں نہیں تھا *

تھیٹر واپرا اور دیگر تماشہ گاھوں کی بڑی کثرت اور بیسیوں جگہہ ہوتے تھے سواریوں کی یہہ کثرت تھی کہ چوڑے سے چوڑے بازاروں میں ایک سمت سے دوسری سمت جانا مشکل ہوتا تھا — بہت تیز بھاگ کر ادھر سے اودھر آدمی جاسکتے تھے بہت سی قسم کی وہاں گاڑیاں چلتی ہیں اور ہرایک قسم کے نمبر جداگانہ ہیں مینے ایک خاص قسم کی گاڑی پر نمبر دیکھا تھا تو سولہہ ہزار تھا — میلان و وینس کی رونق ہماری آنکھوں و دل سے پیرس کے دیکھنے کے بعد سب ہیچ تھی ہوٹل اس شہر میں کثرت سے ہیں ایک گرانڈ ہوٹل تھا جس میں ہم ٹھیرے تھے [اُس میں آٹھہ سو کمرے تھے — ڈاکخانہ اُس میں تار گھر اُس میں ہوٹل کیا تھا ایک قصبہ تھا — تمام اخبارات ایک ریڈنگ روم میں موجود اُسمیں جاؤ اخبار پڑھو خطوط و چٹھیات لکھو کاغذ قلم داوات سب تیار کئی منزل کا یہہ ہوٹل تھا

---

† اومنی بس ایک گاڑی ہی جس میں دو طرف نشست بنی ہوئی ہی ہر طرف پانچ پانچ چھہ چھہ آدمی اُس میں بیٹھتے ہیں گدی اُس کی عمدہ مخمل سے منڈھی ہوئی ہیں یہہ گاڑی معمولی سڑک پر چلتی ہی اور ہر جگہہ سے لوگ اُس میں چڑھتے اُترتے ہیں اور بمقدار معین مسافت کرایہ دیتے ہیں —

سیڑھیوں پر چڑھکر آمد و رفت ہو تو دو چار دفعہ چڑھنے اُترنے میں آدمی کا خدا حافظ ہوجاوے لیکن جانے آنے کے واسطے ایک لفت † تھا اُس میں اکثر جاتے آتے تھے بازارونکی صفائی کا بڑا اہتمام — ہر ہر تھوڑے فاصلہ پر صفائی والے آدمی متعین کیچھ میلا ہوا اور اُنہوں نے صاف کیا — جسطرح صفائی کے واسطے ہمارے ملک میں تنکوں کی جھاڑو ہوتی ہی وہاں برش ہوتا ہی ایک لمبے بانس میں وہ برش لگا ہوتا ہی — جب سڑک پر زیادہ کیچڑ ہوجاوے تو جیسا کہ ہمارے ملک میں سڑک پر بڑا پتھر بطور بیلن کے لڑھکاتے ہیں اُسی طرح کی وہ بیلن ہی مگر برش کے سے بالوں سے وہ منڈھا ہوا ہوتا ہی وہ پھیرا و کیچڑ صاف ہونی *

کافی ہوس کہیں دس پانیچ ہونگے یہاں سیکڑوں موجود ہیں — جس قسم کا کافی ہوس پسند ہو بڑھیا کھانا اُس میں جاؤ و کھاؤ بعضوں میں وقت معین کے کھانے کی قیمت معین ہی اور کھانے بھی معین ہیں بعض میں یہہ دستور ہی کہ جس چیز کو حکم دو وہ ملیگی اور قیمت جو اُس چیز کی مقرر ہی وہ لیجاویگی *

جس بازار میں نکل جاؤ وہی حال ہی — کرشمہ دامن دل میکشد کہ جا اینجا است — پوشاک عورتوں کی جیسی وہاں دیکھی اب تک کہیں نہیں دیکھی عورتوں کی پوشاک کی بابت فرانس موجد تسلیم کیا جاتا ہی *

مینار

جیسا کہ الزنڈریہ میں مینار ہی ویسا ہی پیرس میں بھی ہی یہہ مینار لکس آرہ سے یہاں آیا ہی لکس آرہ مصر کا ایک پرانا شہر تھا دو ہزار برس کے قریب ہوئے جب سے وہ شہر ویران ہی محمد علی پاشا نے یہہ مینار دیا ہی سنہ ۱۸۳۰ ع میں وہ پیرس میں آیا ہی *

یہہ محمد علی پاشا وہ تھے جنہوں نے سلطان سے مخالفت کی تھی فرانس نے چونکہ اُن کی اعانت کی تھی لہذا یہہ مینار دیا گیا تھا — یہہ مینار نہایت ہی عمدہ و پر فضا مقام میں پیرس کے قایم ہی جہاں جانے سے تفریح ہوتی ہی اسی مقام پر سہ پہر کے وقت تمام امرا اُس کی سیر کو و تفریح کو اپنی اپنی سواریوں میں گذرتے ہیں — ببیں تفاوت رہ از کجاست تا بکجا — اس شہر میں علاوہ گیاس کی روشنی کے بجلی کی روشنی بھی چند جگہہ ہوتی ہی — یہہ روشنی نہایت ہی نفیس ہی اُس میں دن کی سی

---

† لفت ایک چھوٹا کمرہ ہوتا ہی اُس میں نشست کی کرسیاں مخمل کی منڈھی ہوئی ہوتی ہیں اُن پر جاکر بیٹھو جاؤ آدمی جو اُس پر معین ہی وہ کل کو حرکت دیگا وہ کمرہ اونچا ہوتا ہر درجہ سے گذریگا اُس میں سے اپنے اپنے درجہ میں لوگ اُترتے جاتے تھے اسی طرح اوپر سے اُترتے تھے —

روشني هوتي هى — پيرس ميں يهه بات همنے ديكهي كه بعض عورتوں كے بهي ڈاهي هوتي هى — همنے بڑي بڑي شاهي عمارات يهاں كي ديكهيں — بعض عمارات ميں اُن تمام نامور اشخاص كي تصويريں هيں جو بڑے عالم يا بڑے رفارمر پيرس كے هوئے هيں اُن كے ديكهنے سے اُن كي ياد هوتي هى يهه تصويريں پتهر كي هيں *

ورسيل (متعلق فرانس)

يهه ايك مشهور و نامي مقام هى شهر سے پيرس كے ۱۱ ميل درياے سين پر واقع هى آبادي اُسكي ٥٠ هزار آتهه سو پچاس هى لوئي چهار دهم شهنشاه پيرس نے اُسكو بنايا هى ٥٠ كروڑ روپيه اُس ميں صرف هوا تها اس ميں بهت كمرے هيں — دروازے اُس ميں ۳۷۵ هيں اس ميں بادشاهان فرانس رها كرتے تهے لوئي سولهواں معه اپني بيگمات كے بهي اس ميں رهتا تها جسكو لوگوں نے بلوه كركے سنه ۱۷۹۳ ع ميں معه اُسكي بيگمات و اكثر اهل خاندان كے مارڈالا اور اُسكے بعد ري پبليكن هوگئي تهي *

يهه هي وه جگهه هى كه جب پروشيا و فرانس ميں سنه ۱۸۷۱ ع ميں لڑائي هوئي اور فرانس كو شكست هوئي تو شهنشاه پروشيا اُس ميں رهے تهے اور ٥ فروري سنه ۱۸۷۱ ع كو شهنشاهي كا خطاب اسي محل ميں ليا تها — يهاں اب بڑي عمده گيلري هى اُس ميں نهايت هي عمده عمده تصويريں پينٹنگ كي هيں جسقدر لڑائياں هوئي هيں اُن كي وه تصاوير هيں تمام افسران نامور كي تصاوير وهاں هيں هارس و رنت پال ڈاروخي چيوالت وغيره جو بڑے مشهور مصور گذرے هيں اُن كے هاتهه كي اكثر تصاوير اُن ميں هيں اُن كمروں ميں ميوزيم بهي هى هر ملك كي عمده عمده چيزيں اُس ميں هيں — ملكه انگلستان و قيصر هند اور شهنشاه روس وغيره كے تحايف بهيجے هوئے بهي وهاں ركهے هيں اور نهايت هي عمده و عجيب هيں يهاں ايك بڑا پارك هى كهتے هيں كه بيس ميل كے اندر وه هى يهاں ريل پر ٹريم وے پر گاڑيوں پر هر طرح لوگ جاتے هيں — ۱۱ بجے سے چار بجے تك سواے يكشنبه و دو شنبه كے هر شخص وهاں كے مكانات كو ديكهه سكتا هى *

هوٹل بهي وهاں متعدد هيں آبادي مختصر هى مگر خوبصورت *

طريقه ميوزيم و گيلري وغيره دكهانيكا يهه هى كه جب تهوڑے آدمي جمع هوجاتے هيں تو ايك گائڈ اُن كے همراه هوتا هى اور هر كمره ميں سب كو ليجاتا هى اور هر چيز كو دكهاتا و بتاتا هى *

بهت سي عمده عمده سوارياں بادشاهوں و خاندان شاهي كي يهاں ايك مكان ميں ركهي هيں اُن كي بهي نمايش هوتي هى انهيں ميں وه گاڑي بهي هى جو شهنشاه نپولين اول كے واسطے اُسوقت تيار هوئي تهي جب وه تمام فتح كركے پيرس ميں آئے تهے اور اُسميں اُنكو سوار كيا تها يهه گاڑي پالكي گاڑي كي طرح كي هى سونے كا كام اُس پر كثرت سے هى *

۲۴ مئي تک هم سب پيرس ميں رهے ۲۵ کي صبح کو سات بجے کے بعد پيرس سے روانہ هوئے چند گھنٹے ريل ميں سفر کيا اور چند گھنٹے ايک چھوٹے اسٹيمر ميں دريا ميں چلے پھر چند گھنٹے ريل ميں — اس چند گھنٹے کے دريائي سفر ميں مجھکو و حميد الله و راس صاحب و مسس راس کو کچھہ تکليف نہيں هوئي محمد رفيق کو کچھہ دوران هوا تھا مگر وہ سو رهے لهذا زيادہ نہيں معلوم هوا حامد علي خاں کو دوران هوا اور ايک مرتبہ کچھہ قي هوئي خفيف سي مابين‌العصر والمغرب هم سب لندن کے اسٹيشن چيرنگ کراس پر پهونچ گئے — همنے بذريعہ تار کے اپنے ايجنٹ هنوي اسکنگ اينڈکو کو اپنے پهونچنے کي خبر ديدي تھي اُنهوں نے اپنا ايک ايجنٹ بھيجديا تھا وہ همسے ملا تمام بکس وغيرہ اُس نے اپنے اهتمام ميں لیئے کپتان راس صاحب کے والد جو همارے ممالک مغربي و شمالي ميں جسٹس تھے وہ اور اُن کي ميم صاحب اپنے بيٹے کو لينے آئے تھے وهاں اُن سے ملاقات هوئي تھوڑي دير باتيں هوتي رهيں اُس کے بعد کپتان راس معہ مسس راس اپنے والدين کے همراہ گئے اور همکو همارے ايجنٹ چيرنگ کراس هوٹل ميں ليگئے — يہہ هوٹل بالکل اسٹيشن پر واقع هی هوٹل ميں بيڈروم همارے جدا جدا تھے اور سٹنگ روم ايک بڑا کمرہ اپنے بيٹھنے کو همنے ليا تھا ۲۷ شلنگ في يوم کرايہ تھا *

لندن

سب سے پہلے لندن ميں همسے مسٹر سڈنس پرنسپل محمدن کالج سے ملاقات هوئي جس وقت هم اپنے هوٹل ميں پهونچے اور منهہ هاتهہ دهو چکے تو ڈنر کا گھنٹہ هوا هم سب ميز پر گئے ابھي ڈنر ختم نهوا تھا کہ ويٹر نے مسٹر سڈنس کا کارڈ مجھکو ديا حميدالله ميرے پاس بيٹھے تھے اُنهوں نے ديکھا اور اپنے پرنسپل سے ملنے کے شوق ميں ايسے آئے کہ کھانا چھوڑ ديا قاعدہ کے موافق اپنے قريب و اپنے مقابل کے کھانے والوں سے معافي مانگ کر ميز پر سے اُٹھہ کر اپنے پرنسپل صاحب سے ملنے کو چلے گئے — تھوڑي دير کے بعد ڈنر ختم هوا هم سب بھي گئے سٹنگ روم ميں مسٹر سڈنس و حميدالله بيٹھے تھے وهاں ملاقات هوئي معلوم هوا کہ مسٹر سڈنس همارے لينے کو اسٹيشن پر گئے تھے ليکن اُن کے پهونچنے ميں کچھہ توقف هوگيا تھا لهذا وہ هوٹل ميں ملنے کو آئے دير تک باتيں هوتي رهيں پھر وہ رخصت هوئے *

دوسرے روز هم اول مرزا پير بخش صاحب † سے ملنے کو گئے اور اُن سے پتے پوچھکر اُن هندوستاني اهل اسلام سے جاکر ملے جو لندن ميں تعليم کي غرض سے آئے هوئے تھے بعض سے ملاقات هوئي اور بعض گھر پر نہ تھے هم کارڈ چھوڑ آئے *

---

† يہہ صاحب تيس برس سے زيادہ سے لندن ميں رهتے هيں اور نہايت هي عمدہ آدمي هيں —

لندن ایک عظیم‌الشان شہر تیس میل کے اندر ھی آبادي اُس کي تخمیناً چالیس لاکھہ آدمیوں کي ھی پیرس سے اُس کي آبادي دو چند خیال کرني چاھیئے تجارت یہاں پیرس سے بہت زیادہ ھی — یہہ ایک عجیب دولتمند شہر ھی کہ اُس کے دیکھنے سے یہہ معلوم ہوتا ھی کہ یا تو یہاں دولت زمین میں سے اُبلتي ھی یا آسمان سے برستي ھی *

میلان — وینس — الکزنڈریہ — بمبئي — کلکتہ سب یہاں ھیچ ھیں بلکہ اُن کا ذکر کرتے ھوئے بھي لندن کے مقابلہ میں شرم آتي ھی دوکانیں اسباب سے اسقدر پر ھیں کہ ہر معمولي دوکان فیکٹري معلوم ھوتي ھی اور خاص دوکانیں تو ایسي ھیں کہ فیکٹري سے بھي اُن کي حالت بڑہ گئي ھی یہاں ایک دوکان ھی ولیم ویٹلي کي نام کو تو وہ ایک دوکان ھی لیکن اُس کے اندر سیکڑوں دوکانیں ھیں ہر قسم کي چیز وھاں موجود ھی ہر چیز کي ایک دوکان اُس بڑي دوکان میں جداگانہ ھی *

جب اُس دوکان کے دروازہ کے اندر جاؤ تو ایک شخص تمسے پوچھیگا آپ کیا خریدنا چاھتے ھیں تمنے کہا کہ گھڑي وہ کہدیگا فلاں نمبر کي دوکان میں جائیئے اور اگر وہ قریب ہوگي تو خود ھمراہ جاویگا ہر دوکان میں اسي طرح آدمي پھرتا ھی جو آدمي تمکو ملیگا وہ تمسے یہي پوچھیگا اور کہدیگا کہ فلاں نمبر کي دوکان میں جائیئے جب تم وھاں پہونچو گے تو جو شخص اُس دوکان میں ٹہلتا ھی وہ پھر تمسے پوچھیگا اور تمہارے ساتھہ جاکر تمہیں اُس شخص کو بتا دیگا جس کے اہتمام میں گھڑیاں ھیں وہ تمکو کہیگا کہ آپ کرسي پر بیٹھیئے میں دکھاتا ھوں — صدھا آدمي مرد و عورت دوکان میں نوکر ھیں جو اسباب بیچتے ھیں سڑک پر باہر دوکان کے اُس کے ملازم گرد دوکان کے بطور نگہبان ٹہلتے ھیں ہر قسم کا اسباب اُس دوکان سے لیلو ہر قسم کي چیز خرید لو بھوک ھو تو ڈنر کھاؤ لنچ کھاؤ — تفنن منظور ھو برف کھاؤ مٹھائي کھاؤ یہہ بھي تیار ھی اس کي بھي دوکان اُسي کے اندر ھی کوئي چیز تم تلاش کرني چاھو ولیم ویٹلي کي دوکان میں چلے جاؤ آساني سے تمکو مل جاویگي قیمت مقرر ھی بیچنے والا قیمت کہہ دیگا قیمت دیدو وہ قیمت لیگا اور بل اُس کا تمکو دیدیگا یہہ پوچھیگا کہ آپ خود لیجاوینگے یا آپ کے مکان پر بھیجدي جاوے اگر یہہ منظور ھو کہ تمہارے گھر بھیجدے تو تمسے وہ نمبر مکان و پتہ محلہ کا پوچھہ کر لکھہ لیگا شام کو چیز آپ کے گھر پہونچ جاویگي گاڑیاں مقرر ھیں اُن پر چیزیں رکھہ کر اُس کے آدمي شہر میں لے جاتے ھیں اور دیکو چلے آتے ھیں — یہہ طریقہ اسباب کے گھر پہونچانے کا کچھہ ولیم ویٹلي کے ساتھہ مخصوص نہیں ھی ہر ادنی سے ادنی دوکاندار بھي تمہاري چیز پہونچا دیگا اور کچھہ یہہ ھي ضرور نہیں ھی کہ بڑي قیمت کي ھي چیز ھو بلکہ کچھہ ھي ھو سب یکساں ھی اگر میوہ فروش کے ھاں سے تم چار شلنگ کے انگور ایک

† یہہ صاحب تیس برس سے زیادہ سے لندن میں رھتے ھیں اور نہایت ھي عمدہ آدمي ھیں —

پونڈ خریدو تو وہ بھی تمھارے گھر پہونچا دیگا یہہ ایک ایسی عمدہ بات ھی کہ اُس سے نہایت ھی آرام ملتا ھی — سوڈا واٹر لیمنیڈ کی بوتلیں اگر تم خریدو تو دو شلنگ فی درجن ملتی ھیں مگر بوتلوں کی قیمت دوکاندار اُسی وقت تم سے لیگا اُس کا آدمی تمھارے گھر بوتلیں پہونچا آویگا جب وہ خالی ھوجاویں تو پھر اُس کا آدمی جاویگا اور بوتلیں لے آویگا قیمت جو بوتلوں کی پیشگی لی تھی وہ تمکو واپس کر آویگا *

لیکن اگر تم لندن میں لاجنگ میں رھتے ھو تو تمکو اپنی لینڈ لیڈی سے بہت ھوشیار رھنا چاھیئے وہ اس قیمت کو کبھی کبھی ھضم کرجاتی ھیں اس لیئے کہ قیمت لینڈ لیڈی کے ھاتھہ میں آتی ھی بوتل والا جس سے بوتل لیتا ھی اُسی کو قیمت دیتا ھی ھماری ایک لینڈ لیڈی ھمارے کئی شلنگ ایک مرتبہ ھضم کرگئی اور نو تیرہ بائیس بنا دیئے *

جو مسافرانہ طور سے یہاں آتے ھیں وہ یہاں دو طریقہ پر اکثر رھتے ھیں ایک لاجنگ میں دوسرے فیملی میں — لاجنگ کا یہہ مطلب ھی کہ کمرہ کرایہ لیتے ھیں اور کھانا جو دل چاھتا ھی پکواتے ھیں قیمت اُس کی مالک خانہ کو جو کھانا پکاکر دیتی ھی دیدیتے ھیں یہہ قیمت و کرایہ ھفتہ وار دینا پڑتا ھی موافق اُس بل کے جو لینڈ لیڈی دیوے لینڈ لیڈیاں اکثر قیمت بہت لگاتی ھیں جو منتظم ھیں وہ اس آفت سے لینڈ لیڈی کے بچنے کو یہہ طریقہ اختیار کرتے ھیں کہ کوئی تو باھر کافیوں میں کھانا کھاتے ھیں اور بعض لوگ کلب میں داخل ھو جاتے ھیں مگر جو دونوں کام نہیں کرتے جیسے کہ ھم اُن کی خرابی ھی وہ خوب لٹتے ھیں اگر ایک کمرہ عمدہ سٹنگ روم اور ایک بیڈ روم کرایہ لیا جاوے تو دو گنی سے تین گنی تک فی ھفتہ اچھا مل سکتا ھی دوسرا طریقہ فیملی کا ھی وہ یہہ ھی کہ کسی کنبہ میں مسافر رھے ایک کمرہ خاص اُس کے سونے کو ملتا ھی اور کھانا پینا سب کنبہ کے ساتھہ ھوتا ھی سٹنگ روم مشترک ھوتا ھی — اسکی شرح بلحاظ حالت فیملی کے مقرر ھوتی ھی زیادہ تر تیس شلنگ † فی ھفتہ کا رواج ھی مگر خاص حالات میں تین گنی ‡ فی ھفتہ ھوتا ھی *

طالب علم کے واسطے فیملی میں رھنا زیادہ مناسب ھی *

فیملی کا عمدہ ملنا لندن میں نہایت ھی مشکل بات ھی اور یہی ایک بات ھی جس کا طالب علم کے حالات پر بڑا اثر ھوسکتا ھی جس طرح بعض امراض کسی آدمی کو ھوتے ھیں کہ اُن کا صورت پر کوئی اثر نہیں معلوم ھوتا اور وہ شخص اُن میں فی الحقیقت مبتلا ھوتا ھی وھی حالت لندن کی ھی — صورتیں سب کی پاک و صاف

---

† شلنگ ایک پونڈ کے ۲۰ ھوتے ھیں پونڈ ھندوستان کے آٹھہ مرادی ھی —

‡ گنی کوئی سکہ مروج نہیں ھی ایک پونڈ اور ایک شلنگ کو گنی کہتے ھیں —

مزاج کے سب خلیق پوشاک و لباس جنتلمینی مگر بقول شخصے — پنہاں درون پنبه بہیں پنبه دانه را — اندرونی حالات اکثر ابتر هیں بہت سے لوگ ایسے هیں جنہوں نے اپنے پیشه کے طور سے فیملی مقرر کیا هی اور اُس کے واسطے اشتہارات دیتے هیں وہ زیادہ اچھے نہیں هیں هاں ایسے خاندان بھی هیں جو شریف تھے اور هیں اور کسی صدمه کے سبب سے اُن کی حالت تمول کی باقی نہیں رهی هی اور اس وجهه سے وہ اپنے گھر میں طالب علموں کو رکھتے هیں یهه اکثر اچھے هوتے هیں — بعض تعلیم یافته اشخاص بی اے ایم اے رینگلر هیں جن کی حالت تمول کی نہیں هی وہ پڑھاتے بھی هیں اور اپنے گھرمیں بھی رکھتے هیں یهه میری راے میں زیادہ اچھے هوتے هیں ایسے خاندان میں رهنے سے طالب علم کو فائدہ بہت هوتا هی ملک کی دولتمندی کی حالت دیکھه کر بے اختیار یهه سوال هوتا هی که ایسی دولتمندی کیونکر هوئی اُس کا جواب بجز اس کے اَور کچھه نہیں هی که لیاقت سے اور جب یهه پوچھا جاوے که لیاقت کیونکر آئی تو یهه جواب هوگا که تعلیم و تربیت سے همارے ملک میں اگر اتفاق سے کوئی ولایت کا بی اے چلا گیا تو کچھه نه پوچھو که کیا کیا اُس کی نسبت کہا جاتا هی یہاں کوئی محله ایسا نهوگا جہاں بیسیوں بی اے ایم اے رینگلر نه رهتے هوں — جس محله میں میں رهتا هوں اُس میں اور اُس کے قریب شاید سو دو سو بی اے ایم اے رینگلر رهتے هونگے جس کو سنو ڈگری یافته هی اور یهه ایک معمولی بات شمار هوتی هی همارے ملک میں جو کوئی پایونیر اخبار پڑہ لیتا هی اُس کی قابلیت کی تعریف هوتی هی اور جس نے لندن ٹائمز پڑہ لیا وہ تو مسلم الثبوت لایق هو جاتا هی یہاں یهه کیفیت هی که هر کیب میں اور آمنی بس کے کاڈ کے هاتھه میں ٹائمز و ٹیلیگراف موجود هی جہاں گاری کے چلانے سے اُس کو فرصت هوئی اور اُس نے اُس کو پڑھا *

جس وقت برک فاسٹ کھاکر گھر سے باهر جاؤ هر عام آدمی سے سن لو که کابل میں کل کیا هوا ترکی میں کیا هوا هوس آف کامنز میں کیا کیا مباحثه هوا هوس آف لارڈز میں کونسا قانون منظور هوا هر شخص اپنے حقوق قانونی سے واقف هی اور اُس کے لینے و حاصل کرنے پر مستعد — قومی همدردی ملکی محبت هر متنفس کے دل میں هی آزادی کے خیالات شایستگی کے ساتھه هر ایک ادنی و اعلی کے دماغ میں بھرے هوئے هیں *

لبرل و کنسرویٹو کے باهمی اختلافات و حالات کو سنو و دیکھو تو تعجب هوگا لیکن اپنے ملک و قوم کے نفع و نقصان و ترقی و تنزل میں پوری صاف دلی سے کوشش کرنے والے هیں ایک ادنی سے خرچ کو جس کو وہ بیجا جانتے هیں اپنے ملک پر عاید نہیں هونے دیتے اور اُسمیں بڑے سے بڑے وزیر کی راے سے اختلاف کرنے کو موجود مجارتی کا پورا ادب کرتے هیں *

انگلستان میں اگرچہ مذہبي خیالات کي پابندي اور اُن کا اثر هی لیکن مناسبہ مواقع پر زیادہ تر تعصب کو جائز نہیں جانتے هیں ابھي چند روز هوئے کہ مسٹر بریڈلا کا مقدمہ پارلیمنٹ میں هوا جو دنیا میں مشہور هی *

کیمبرج میں جاؤ تو وہ تمام شہر علماء و فضلا سے بھرا هوا هی اٹھارہ کالج وهاں موجود هیں ایک قصبہ میں جس میں تین هزار طالب علم پڑھتے هیں پھر فیلوشپ والے اور پروفیسر و ٹیچر اُس کے علاوہ پھر اکسفورڈ بھي ویسا هي هی — اسکاٹلینڈ ایک چھوٹا ملک هی (یعني هندوستان سے چھوٹا هی) اُس میں ایڈنبرا - گلاس گو - ایبر ڈین - سینٹ اینڈروز - چار تو یونیورسٹیاں هیں - پھر ایرلینڈ کي یونیورسٹي هی یہہ نو یونیورسٹیاں هیں جن میں هزاروں کامل الاستعداد والے پڑھتے هیں بڑے اسکول هیرو ایٹن وغیرہ کو جاؤ دیکھو جو کالجوں سے تعداد طلباء میں بہت زیادہ هیں پھر چھوٹے اسکولوں کو حساب کرو جو شمار میں بھي نہیں آسکتے پھر اُس کے بعد پرائیوٹ تعلیم گاهوں کو غور کرو اگر خیال کروگے تو قریب قریب یہہ نتیجہ نکلے گا کہ تمام ملک تعلیم و تعلم میں مصروف هی اور پھر ابھي بس نہیں هی هل من مزید کا کلمہ برابر جاري هی هزاروں آدمي هیں جو تعلیم کي ترقي کے واسطے اپنا روپیہ وقف کرتے هیں اور یہہ فیضان و عطا برابر جاري هی پھر یہہ ملک دولت مند و شایستہ نہو تو کون هو *

ایک مدارس هي پر منحصر نہیں هی بہت سے شفاخانے و هاسپٹل هیں جو لوگوں نے اپنے خاص روپیہ سے بنوائے هیں صرف تعمیر هي نہیں کي بلکہ اُن کے تمام مصارف و اخراجات کا مستحکم بندوبست کردیا هی جس سے وہ همیشہ قایم رهینگے — یہہ خیرات حسنہ شایستگي و تعلیم کا نتیجہ هیں او خدا او خدا تو هماري قوم همارے ملک میں بھي یہہ برکت عطا فرما — آمین *

میں کیمبرج گیا اور وهاں کے کالجوں کو دیکھا سب سے بڑا کالج کیمبرج میں ترنٹي هی اس میں تخمیناً چھہ سو طالب علم هیں یہہ بہت بڑا کالج هی بورڈنگ بھي اسمیں هی کئي سو طالبعلم اُسمیں رهتے هیں اکثر امرا کے لڑکے اُسمیں پڑھتے هیں اور اسوجہہ سے جو طالبعلم اُسمیں پڑھتے هیں اُنکو خرچ زیادہ کرنا هوتا هی - کچھہ تعلیم و مدرسہ کے متعلق اخراجات زیادہ نہیں هیں وہ تو کالجوں میں مساوي هیں لیکن چونکہ طالب علم زیادہ هیں اور امرا کي اولاد هیں آپس میں ایک دوسرے کي دعوت کرتے هیں اپنے رهنے کے کمروں میں اسباب آرایش زیادہ رکھتے هیں سوائے ڈنر کے جو کھانا اپنے حکم سے پکواتے هیں اُس میں زیادہ صرف کرتے هیں اس لیئے خرچ زیادہ هوتا هی — بلڈنگ اس کالج کي نہایت خوبصورت هی باهر کا صدر دروازہ ایک هی اور اندر چوک هی چوک کے گرد بورڈنگ بنے هوئے هیں پھر ایک چوک هی اور گرد بورڈنگ اور تعلیم کے کمرے هیں پھر ایک وسیع باغ هی جس میں

نہایت سبز گھاس جس کا وجود ھندوستان میں نہیں ھی لگی ھی اُس کے بعد بلحاظ تعداد طلباء کے سینٹ جان کالج ھی اُس میں قریب پانسو کے طالب علم ھیں طریقہ عمارت کا اور باغ کا وھي ھی — کنگس کالج کي عمارت بھي نہایت خوبصورت و وسیع ھی ھر کالج کے اندر باغ ھی وہ باغ نہیں جھاڑ جھنکاڑ وھي سبز و نرم گھاس جس کے سامنے مخمل بھي شرما جاوے اور کہیں کہیں اُس میں کوئي درخت یا کسي مقام پر کوئي پھول — ترنٹي ھال چھوٹا کالج ھی عزت میں چھوٹا نہیں ھی بلکہ قانون کي تعلیم کے واسطے عمدہ مشہور ھی مگر بلحاظ تعمیر عمارت و باغ و تعداد طلباء کے چھوٹا ھی کریسٹ کالج یہہ کالج بھي مشہور کالج ھی اسي میں ملٹن نے جو ایک مشہور آدمي انگلستان میں گذرا ھی تعلیم پائي تھي اُس کے ھاتھہ کا لگایا ھوا بہیدانہ کا ایک درخت ھنوز اُس میں ھی اُس درخت میں سے ایک پھل جھڑا ھوا تھا محافظ کي اجازت سے میں نے اُس کو بطور یادگار و نشان عظمت کے لیا تھا میں روزہ سے تھا اُس کو اُس وقت کھا نہ سکا ارادہ تہا کہ بعد افطار کھاؤنگا لیکن میں بھول گیا اور وہ ایک اور دوست کے نصیب ھوگیا *

ایک اور کالج یہاں ھی اس کالج میں تعصب زیادہ معلوم ھوتا ھی جو میري راے میں کالج میں نہونا چاھیئے اور وہ یہہ ھی کہ اُس میں سواے عیسائي مذھب کے اور کسیکو تعلیم پانیکي اجازت نہیں ھی *

اور بھي کالج ھیں لیکن عمدہ و بڑے کالج یہہ ھي ھیں جنکا حال میںنے لکھا ھی ایک جدید کالج یہاں ھوا ھی جسکا نام کونڈش کالج ھی یہہ کالج ابھي پورا بنا نہیں ھی مکان اصلي توبن گیا ھی مگر اور بھي تعمیرباقي ھی اس کالج کے مصارف تمام کالجوں سے کم ھیں چند پونڈ میں ضروري اخراجات کا انتظام کالج سے ھوتا ھی اور تعلیم بخوبي ھی کامل طور سے کمرے جو طالب علموں کے رھنے کے ھیں وہ بہت چھوٹے ھیں اور صرف ایک کمرہ دو سال تک طالب علم کو ملتا ھی تیسرے سال دوسرا کمرہ استڈي کو ملتا ھی برخلاف اور کالجوں کے کہ اُن میں طالب علم پاس ایک کمرہ بیڈ روم دوسرا استڈي روم اور ایک مختصر سي کوٹھري اسباب کے لیئے ھوتي ھی لیکن بلحاظ مصارف کے یہہ کالج نہایت عمدہ ھی ایک بات اس کالج میں زیادہ ھی کہ غسل کے واسطے بھي کمرہ ھی اور اُس میں نہانیکا حوض جہاز کي طرح کا بنا ھوا ھی کہ اُس میں بیٹھہ کر لیٹ کر نہاسکتے ھو اس کالج میں زیادہ تر سولہہ سترہ برسکے لڑکے کو لیتے ھیں اور کالجوں میں اُس سے کم عمر کے لڑکے نہیں ھیں *

دو کالج یہاں لڑکیوں کے ھیں جن میں لڑکیاں تعلیم پاتي ھیں ان دونوں کو بھي میںنے بالتفصیل دیکہا ھی — ایک کا نام گرٹن کالج ھی *

یہہ کالج ۱۶ اکتوبر سنہ ۱۸۶۹ ع میں کھولا گیا ھی کالج کا مکان نہایت خوبصورت ھی لڑکیوں کے سونے و پڑھنے کا کمرہ جدا جدا ھی — لکچروں کے کمرے جدا ھیں — جس صفائی سے اُنکی سکونت ھی وہ دیکھنے کے لایق ھی سب کمرے ایک لین میں ھیں اور اکثر ایک صورت کے ھیں کھیلنے کے اور ورزش جسمانی کے لیئے مکان جدا ھیں ممبر و چندہ دینے والے اس مدرسہ کے اکثر عورات ھی ھیں منتظم عورات ھیں — عورتوں نے بہت سا روپیہ اسکالر شپوں میں دیا ھی بعض نے اپنے متوفی خاوندوں کے نام سے اسکالرشپ جاری کرنے کو روپیہ دیا ھی مقدار زر عطیہ کے دیکھنے سے ظاھر ھوگا کہ ان فیاض تعلیم دوست عورتوں نے کیسی فیاضی سے روپیہ دیا ھی جس کو ھندوستان کے امیر مرد پڑھکر شاید تعجب کرینگے *

اس کالج کی سکرٹری مسس کروم رابرٹسن اور ٹریزرر یعنی خزانچی مس ڈیوس ھیں اور نیچرل سائینس اور علم ریاضی کی معلمہ مس سی ھرشل اور قدیمی زبانوں کی معلمہ مس ویلش ھیں لڑکیوں کو مدرسہ میں رھنا ھوتا ھی اور اُن کی نگرانی اور تعلیم و تربیت کا نہایت معقول انتظام ھی — اس مدرسہ میں علوم مندرجہ ذیل کی تعلیم دی جاتی ھی *

علم الالہیات — زبان لاطینی — زبان یونانی — علم ریاضی — نیچرل فلاسفی — لاجک — پولیٹکل انکونمی — مارل و پولٹیکل فلاسفی — کمسٹری — فزیا لوجی — تواریخ — زبانہاے قدیم نیچرل سائینس *

کالج کے جاری ھونے کے بعد ۸۶ لڑکیاں داخل ھوئی ھیں اُن میں سے اُنیس نے یونیورسٹی کیمبرج کی خواندگی کے بموجب آنر کا درجہ حاصل کیا ھی یعنی چھہ نے علوم قدیمہ میں پانچ نے ریاضی میں چار نے نیچرل سائینس میں تین نے مارل سائینس میں اور ایک نے تواریخ میں — اور گیارہ نے وہ امتحانات پاس کیئے ھیں جن سے معمولی درجہ بی اے کی قابلیت حاصل ھوتی ھی جس قدر چندہ کالج کے واسطے دیا گیا ھی اُس کا ایک بڑا حصہ عورتوں کا دیا ھوا ھی چنانچہ مسس رسل گرنی نے نہایت فیاضی سے ایک ھزار پونڈ یعنی دس ھزار روپیہ انٹرنس اسکالر شپ کے قایم کرنے کے واسطے دیا ھی جو اُن کے خاوند ریٹ آنریبل رسل گرنی کی یادگار میں " رسل گرنی اسکالر شپ " کے نام سے موسوم ھی ایک دوسری لیڈی نے اس سے بھی بڑھکر فیاضی ظاھر کی ھی یعنی لوزا لیڈی گولڈ اسمتھ نے بارہ سو پونڈ یعنی بارہ ھزار روپیہ ایک اسکالر شپ کے قایم کرنے کے لیئے دیئے ھیں جو اُن کے خاوند سر فرینسس گولڈ اسمتھ کے نام سے موسوم ھی *

دوسرا کالج لڑکیوں کا نیوں ھام ھال کالج ھی یہہ کالج گرٹن کالج سے ابھی چھوٹا ھی مگر عمارت جدید تعمیر ھو رھی ھی اور یہہ کالج بہت ھی تھوڑے زمانہ سے قایم ھوا ھی

اس میں چونتیس لڑکیاں پڑھتي ھیں اور گرٹن کالج میں اس سے زیادہ ھیں اس میں رھنے کے اور لکچروں کے کمرے چھوٹے چھوٹے ھیں *

یہہ کالج سنہ ۱۸۷۰ ع میں جاري ھوا تھا مس اے جي کلف اُس کي پرنسپال اور مس ایم جي کنیڈي سکرٹري اور آنریري ٹریزرر یعني خزانچي مس اے بانھم کارٹر اور مسس ایچ سجوک ھیں کونسل کے بارہ ممبر معہ چیرمین کے ھیں جن میں سے چھہ عورتیں ھیں کوئي طالبعلم جس کي عمر سترہ برس سے کم ھو داخل نہیں کیا جاتا بورڈ اور لاجنگ کي فیس في ٹرم بیس گني ھی اور درس کا سال یونیورسٹي کیمبرج کے ٹرم کے بموجب تین ٹرم میں منقسم ھوتا ھی کوئي طالبعلم بغیر اجازت پرنسپل کے باھر نہیں جاسکتا ھی نیون ھام ھال کے اختیار میں دو اسکالر شپ ھیں جو اُن طالب علموں کو دي جاتي ھیں جو کالج کے اندر رھتي ھیں ان میں سے ایک اسکالر شپ پچاس پونڈ یعني پانسو روپیہ سالانہ کي ھی اور دو برس کے واسطے دي جاتي ھی اور وہ اُن طالبعلموں کو ملتي ھی جو کیمبرج کے اعلی درجہ کے لوکل امتحانات میں کامیاب ھوں چنانچہ سنہ ۱۸۷۹ ع میں مس ھار گریو نے اس اسکالرشپ کو حاصل کیا دوسري اسکالرشپ جو برمنگہم اسکالرشپ کے نام سے موسوم ھی بیس پونڈ یعني دو سو روپیہ کي ھی اور اُس کا قایم کرنے والا اپنا نام ظاھر کرنا نہیں چاھتا ھی سنہ ۱۸۷۸ ع میں یہہ وظیفہ مس فانسلي کو دیا گیا علاوہ ان اسکالرشپوں کے اُس ایسوسي ایشن کي کمیٹي جو کیمبرج میں عورتوں کے اعلی درجہ کي تعلیم کو ترقي دینے کے واسطے قایم ھی چند وظیفے طالب علموں کو بعض شرایط پر دیتي ھی *

اکتوبر سنہ ۱۸۷۱ ع سے جون سنہ ۱۸۷۹ ع تک ایکسو اُنتالیس طالب علموں کے نام مسس اے جي کلف پرنسپل نیون ھام ھال کے رجسٹر میں داخل ھوئے — اس کالج کے پہلے طالب علموں میں سے مس روکافر ھیڈ مسٹرس کلیپ ھم ھائي اسکول نے سنہ ۱۸۷۸ ع میں یونیورسٹي سینٹ اینڈرروز میں تمام مضامین میں ایل اے کا درجہ معہ آنر کے اور مس کریک ھیڈ مسٹرس بریٹن ھائي اسکول نے یورنیورسٹي لندن کے درجہ بي اے کے پہلے امتحان میں پہلا درجہ اور زبان لاطیني اور انگریزي میں اول درجہ کي آنر حاصل کي ھی *

علاوہ کالجوں کے ایک کلب یہاں نہایت عمدہ ھی اُس میں اخبارات کے پڑھنے اور لکچروں کے دینے کے کمرے بنے ھوئے ھیں اور ایک مکان ھی جس میں متعدد کمرے ھیں اور اُس میں پروفیسر کالجوں کے لکچرز دیتے ھیں یونیورسٹي ھال جس میں ڈگري دیجاتي ھی وہ جدا ھی وہ بھي بڑا ھال ھی جس روز میں کیمبرج میں تھا اُس روز بھي ایک جلسہ اُس ھال میں تھا بڑا ھجوم تھا اور بڑا غل ھوتا تھا طالبعلم خوب غل کرتے

تھے جسقدر کالج کیمبرج میں میں نے دیکھے اُن کی زمین کی وسعت بلحاظ مکانات و باغ کے محمدن کالج علیگڈہ کے قطعہ اراضی سے زیادہ نہیں تھی ترنتی جو سب سے بڑا کالج ہی میری راے میں اُسکا بھی باغ و مکانات تمام ملکر اُس قطعہ سے زیادہ نہیں تھا جسقدر کہ محمدن کالج کا ہی مگر کمی جسقدر ہی وہ یہہ ہی کہ ہمارے ملک میں علم کی قدر نہیں ہی خیالات عمدہ نہیں شایستگی و لیاقت کا نشان نہیں اور اس ملک میں اُسکی انتہا نہیں — مگر اُمید ہی کہ جب ہمارے ملک کے لوگ دوسرے ملکوں کے حالات و اسباب ترقی سے واقف ہونگے تو ضرور اُنکو بھی جوش آویگا اور پھر ہم دکھادینگے کہ محمدن کالج بھی کیسا کالج ہی *

طرز عمارت و طریقہ ملاقات

عمارات سکونتی کا طریقہ یہاں یہہ ہی کہ بیچمیں سڑک ہی اور دونوں طرف اُسکے اکثر چومنزلہ پنچمنزلہ مکانات بنے ہوئے ہیں تمام مکانات اکثر محلوں کے ایک سیدھی لین میں واقع ہیں کوئی ذرا بھی آگے پیچھے نہیں ہی اور جو وضع و روکار اُس محلہ کے ایک مکان کی ہی وہی تمام مکانات دو رویہ کی ہی *

کسی جگہہ اس قدر وسعت ہی کہ سڑک بھی مکانات کے سامنے ہی اور بعد سڑک کے ایک باغچہ کے طور سے بنا ہوا ہی اُس میں محلہ کے لوگ تفریحاً شام کو صبح کو یا جس وقت دل چاہے پھرتے ہیں لان ٹینس کھیلتے ہیں کرسیاں بچھاکر بیٹھتے ہیں گویا ہر محلہ میں بڑا وسیع چمن لگا ہوا ہی ہر سڑک کے سرے پر اُس سڑک کا نام ہی اور شماری نمبر ہر مکان میں لگے ہیں نمبر ہر محلہ کا ایک سے شروع ہوتا ہی *

تمام مکانات کے دروازے اندر سے بند رہتے ہیں اندر ایک کھٹکہ ہوتا ہی جب دروازہ کو بند کرو وہ خود بخود لگ جاتا ہی دو طرف قفل دروازہ میں ہوتا ہی اندر بھی باہر بھی چاہو اندر سے کھولو چاہو باہر سے آؤ تو کھولو — ہر دروازہ کی کنجی و قفل ایسے بنائے گئے ہیں کہ ایک کی کنجی دوسرے کے دروازہ کے قفل کو نہیں لگتی ہی — دروازہ کے باہر کے رخ پر کھٹ کھٹانے کو ایک خوبصورت کڑا پڑا ہوا ہی اور دروازہ کے دونوں بازوں کی طرف دو گھنٹیاں ہوتی ہیں اور اُن میں ایک رسی خواہ تار لگا ہوتا ہی اور وہ رسی یا تار ڈیوڑھی کے اندر دو گھنٹیوں میں لگا ہوتا ہی اُن دو گھنٹیوں میں سے ایک پر لکھا ہوتا ہی وزیٹر (ملاقاتی) دوسرے پر لکھا ہوتا ہی سرونٹ (نوکر) جب کوئی نوکر باہر سے گھر میں آوے تو وہ سرونٹ والی گھنٹی کو کھینچتا ہی اور اُس کڑہ سے دروازہ کو کھٹ کھٹاتا ہی دروازہ کی آواز اور اندر کی گھنٹی کی آواز سے اندر کی نوکر جاکر دروازہ کھولتی ہی (مونث کا صیغہ میں نے اس لیئے بولا ہی کہ اکثر نوکریں عورت ہوا

کرتي هيں اس ليئے که وہ پانچ شلنگ في هفته و کهانے پر ملجاتي هيں مردوں كي تنخواہ زيادہ هوتي هى) اگر ملاقاتي هى تو وہ وزيٹر والي گهنٹي کو بجاتا هى اور کرہ سے دروازہ کهٹکهٹا ديتا هى نوکر آتي هى دروازہ کهولتي هى ملاقاتي اُس نوکر سے پوچهتا هى که فلں صاحب گهر ميں هيں اگر صاحب خانه گهر ميں نهوئے تو چيمبر مهڈ (يهه لقب عورت ملازم کا هى) نهايت ادب سے بخنده پيشاني کهتي هى که گهر ميں نهيں هيں ملاقاتي اپنا کارد اُس کو ديکر چلا آتا هى که يهه صاحب کو ديدينا چيمبر مهڈ اُس کارد کو لاکر اُس ميز پر رکهديتي هى جس پر رکهنے کا دستور هى تاکه آتے هي صاحب خانه ديکهه ليں اور اگر کوئي ايسي جگهه معين نهيں هى تو اپنے پاس رکهتي هى اور بمجرد آنے کے ديديتي هى *

اگر صاحب خانه موجود هيں تو وہ کهتي هى که هاں موجود هيں اور ملاقاتي کو اپنے همراہ ليجاکر سٹنگ روم ميں (بيٹهنے کا کمرہ) بٹها ديتي هى اور کارد ليکر صاحب خانه کو ليجا کر ديتي هى وہ فوراً ملنے کو چلے آتے هيں هندوستان كي طرح احاطه کے باهر يا اندر خواہ برانڈہ ميں ٹهلنا يا بيٹهنا نهيں پڑتا هى اور انتظار كي تکليف نهيں هوتي هى *

جب ميئے انگلستان ميں يهه طريقه پسنديدہ ديکها تو مجهکو يهه تعجب هوا که هندوستان کے انگريزوں نے هندوستان ميں يهه طريقه کهاں سے سيکها وہ بهي تو يورپ هي کے رهنے والے هيں اور يورپ هي ميں پيدا هوئے هيں اور يورپ هي ميں تعليم و تربيت پائي هى چهوٹي عمر سے اسي طريقه کے عادي هوئے پهر هندوستان ميں ايسے کيوں هو جاتے هيں اگر خاص آدميوں سے کسي خاص حالات كي وجهه سے کوئي ناپسنديدہ طريقه برتا جاوے تو شايد برا نهو ليکن اکثريه طور سے بلکه عموماً اس قسم کا برتاؤ قابل اعتراض کے هى *

هندوستان کے انگريز اپنے برتاؤ سے کچهه اپنے هي تئيں قابل اعتراض کے نهيں کرتے هيں بلکه وہ اپني عمدہ و شايسته قوم پر اعتراضات کے باني هوتے هيں — جو شخص انگلستان نه آوے اور يهاں کے امرا اور جنٹلميئوں كي ملاقات نکرے وہ هندوستان کے انگريزوں کے برتاؤ کو ديکهه کر بلا شبهه يهي جانيگا که انگريزوں كي قوم کے هي اخلاق برے هيں حالانکه يهه محض غلط هى اُن كي قوم کے هرگز اخلاق خراب نهيں هيں ميل جول اُن کا لائق تعريف هى زمانه بالکل بدلتا جاتا هى همارے افسران هندوستاني کو بهي اپنے ميل جول کے طريقوں ميں اصلاح و تبديلي ضرور هى *

يهاں اکثر پارٹياں رات کو هوتي هيں اور اُن سے بالخصوص اتحاد و اخلاص و محبت کا ترقي دينا مقصود هى يهه جلسے نهايت هي عمدہ و پر رونق هوتے هيں — ميں يهاں

متعدد پارٹیوں میں گیا سب سے معزز پارٹی لندن میں ڈیوک آف ڈیون شائر کی ہی اُس کی شرکت کی مجھکو بھی عزت حاصل ہوئی ہی اس پارٹی میں خود ڈیوک ہر شخص کے استقبال کو موجود تھے اور نہایت اخلاق سے پیش آتے تھے تمام ڈیوک و مارکوئیس و لارڈ و لیڈیاں اُس میں موجود تھیں اور بے تکلفانہ طریقہ سے آپس میں سب ملتے اور باتیں کرتے تھے بارہ بجے تک رات کے یہہ عمدہ جلسہ رہا تھا ہر شخص کے واسطے میز تیار تھی تنقل کے طور سے جس کا دل چاهتا تھا وہ کچھہ کھاتا یا پیتا تھا جس حسن و خوبی کا امرا کا یہہ میل جول کا جلسہ تھا ایسا کہیں دیکھنے میں نہیں آیا *

سڑکیں یہاں پتھر کی ہیں اور گاڑیوں کی یہاں اسقدر کثرت ہی کہ بازار میں اگر جاؤ تو گاڑیوں کی گڑگڑاهت کی آواز کے سبب سے کان میں آهستہ بات کی آواز نہیں آتی ایک شور ہوتا ہی مکانات اکثر لب سڑک ہیں اگر کوئی شخص بیمار ہوتا ہی اور آواز سے اُسکو تکلیف ہوتی ہی تو یہاں یہہ طریقہ ہی کہ اُس محلہ کی سڑک پر گھاس کے پولے بچھا دیتے ہیں تاکہ اُسپر سے گاڑیاں جو جاویں تو آواز و گڑگڑاهت نہو جس سے مریض کو تکلیف پہونچے یہہ نہایت اچھا طریقہ ہی *

یکشنبہ کا دن انگلستان میں عجیب دن ہی لندن سے شہر میں جہاں چالیس لاکھہ آدمی بستے ہیں یہہ کیفیت ہوجاتی ہی کہ گویا تمام شہر خالی ہوگیا ہی تمام دوکانیں بند ہو جاتیں ہیں راستہ میں بجز ایکا دوکا آدمی کے کوئی بازار میں چلتا پھرتا نظر نہیں آتا – البتہ خاص سڑکوں پر گرجاؤں کے اور وہ بھی اوقات معینہ نماز پرهر مرد و عورت امیر و غریب جوان و بوڑھے بچے نیک چلن بد چلن کو دیکھوگے کہ ہاتھہ میں بیبل ہی اور قدم بڑھائے جلدی جلدی گرجا چلا جاتا ہی تمام دن عجیب سناٹے کا عالم رهتا ہی شراب خانے تو نماز کے بعد ایک بجے کھل جاتے ہیں اور چُرٹ کی دوکانیں – وهاں تو جو چاهے جاوے و خوب پیئے و کھاوے اور کوئی چیز کھانے پینے کی نہیں ملتی ہی — جس کسی کو اتوار کے واسطے کھانے پکانے کی چیز خریدنی ہوتی ہی وہ رات کو دس بجے تک هفتہ کو خرید لاتا ہی کھانے کے اوقات سب بدل جاتے ہیں ڈنر کا وقت جو چھہ یا سات بجے کا ہی وہ دو پہر پر دو بجے ہوجاتا ہی اسلیئے کہ پکانے کھلانے والے ملازم بھی چل دیتے ہیں الا ماشا اللہ اور تو اور ریل کا چلنا بند ہوجاتا ہی — کنٹری میں اسکاٹلینڈ میں تو بالکل اُس دن ریل بند ہو جاتی ہی مسافر جہاں ہی وهیں رهتا ہی لندن میں انڈر گرونڈ ریلوے گیارہ بجے سے ایک بجے تک بند ہوجاتی ہی *

میں اسکاٹلینڈ میں جب سفر کرتا تھا تو ایک مقام ہی اُوبن وهاں میں شنبہ کو پہنچا — وہ جگہہ بلحاظ آب و هوا کے بہت اچھی ہی پہاڑ ہی پہاڑ کے نیچے بستی ہی بلکہ گویا پہاڑ میں وہ بستی ہی اور چھوٹی بستی ہی دریا نیچے بہتا ہی مگر کچھہ بہت

بڑي بستي نہيں هی نہ وهاں کوئي عمدہ چيز ايسي هی جس کے ديکهنے کو وهاں زيادہ قيام هو ميں نے چاها کہ دوسرے روز اتوار کو وهاں سے چلوں ليکن ريل بند تهي اور کشتي کا بهي چلنا موقوف تها مجبور مجهکو وهاں رهنا پڑا اور دوشنبہ کو وهاں سے چلنا هوا — اسکاٹلينڈ ميں بهي وهي حال ديکها جو لندن ميں ديکها کہ کوئي نہ دوکان کهلي تهي نہ راستہ چلتا تها گرجا کے جانے والے تو اوقات معينہ پر دکهائي ديتے تهے اور کوئي نہيں — ميں خيال کرتا هوں کہ يہہ بات لازمي طور سے شايد قرار پاگئي هی کہ يا تو کوئي اُس روز اپنے گهر سے باهر نہ نکلے اندر هي بيٹها رهے اور اگر باهر نکلے تو گرجا هي کو جاوے يہہ بات کہ لوگ عموماً گرجا ميں جاتے هيں ميري راے ميں کچهہ قابل اعتراض کے نہيں هی جو شخص جس مذهب کو اختيار کرے اُس کو فرايض مذهبي کي پابندي بهي ضرور هی — مگر بعض معتبر اشخاص بيان کرتے هيں کہ لوگ گرجا ميں صرف عبادت هي کے مقصد سے نہيں جاتے بهر حال کچهہ هي هو عبادت گاہ ميں تو جاتے هيں اور کہتے تو يہہ هي هيں کہ هم گرجا ميں عبادت کو جاتے هيں بيبل هر آدمي کے هاتهہ ميں بطور شهادت کے هوتي هی مجلس عبادت ميں شريک هوتے هيں *

هاں ميں بهول گيا جو ميں نے کہا کہ گرجاؤں کي سڑکوں هي پر لوگ اوقات معينہ پر نظر آتے هيں نہيں نہيں ايک اَوْر جگہہ بهي هی جهاں بہت لوگ پهرا کرتے هيں وہ بازاروں و محلوں کے شراب خانے هيں جسطرح همارے ملک ميں گوشت کے اوپر چيليں منڈلايا کرتي هيں اور جس وقت گوشت پهينکو سب اُس پر گرتي هيں اُسيطرح لوگوں کا حال اتوار کو هوتا هی کہ جب تک شراب خانہ بند هوتا هی يہہ لوگ باهر اُس کے مشتاق ادهر اودهر کهڑے هوتے هيں اور کبهي دوکان کے اندر جاتے هيں اور کبهي باهر آتے هيں جس وقت نماز کے اختتام کا وقت هوگيا شراب کي بکري شروع هوئي اور يہہ سب بيقرار هوکر شراب خانہ ميں گهسے *

يہہ لوگ صرف مرد هي نہيں هوتے هيں بلکہ عورتيں بهي بہت پيتي هيں بعض شراب پي پي کر بالکل بد مست هوجاتي هيں *

مجهکو لندن ميں سب سے زيادہ يہہ بات ناپسند هی کہ شراب خانوں کي بڑي کثرت هی اور شراب نوشي بے محابا بر سر بازار کثرت سے هی سڑکوں پر . عورتيں و مرد شراب کے نشہ ميں پهرتے هيں — کچهہ جوان هي عورتيں شراب نہيں پيتي هيں بلکہ عمر رسيدہ عورات بهي اُس ميں مبتلا هيں — ايسے شايستہ ملک ميں يہہ حالت ميري راے ميں نہايت هي لايق اعتراض کے هی اور مجهکو نہايت تعجب هوتا هی کہ کيوں اُس پر لحاظ نہيں هوتا هی کنسرويٹو اور لبرل دونوں گورنمنٹيں اُس کو کچهہ نہيں ديکهتي هيں اور اگر ديکهتي هيں تو زيادہ تعجب هی کہ اُس پر کچهہ لحاظ نہيں کرتيں *

نہایت قابل تعریف کے اس معاملہ میں اٹلی اور فرانس کا ملک ہی جہاں کہیں ایک شراب خانہ بھی تم ایسا نہ پاوگے* جیسیکہ انگلستان میں صدہا پاؤگے بلکہ شاید ہزارہا ہیں اسباب میں فرانس و اٹلی کی بڑی تعریف کرتا ہوں پیرس میں میں رہا وینس میں رہا میلان میں رہا مینے نہ کہیں ایک شراب خانہ دیکھا نہ کسی آدمی کو بدمست بازار میں پھرتا دیکھا *

اتوار کو اٹلی کے کسی پبلک گارڈن میں جاؤ تو سب کو سیر کرتے ہوئے دیکھوگے اور سب صاف ہونگے لندن میں بعض بعض گارڈنوں میں جاؤ تو دیکھوگے کہ کسقدر میلے لوگ وخراب اکھٹے ہیں اور وہی شراب نوشی جاری ہی *

ان شراب خانوں کی کثرت کی وجہہ سے اور شراب خواری بے باکانہ سے لندن بلکہ انگلستان کی شایستگی پر بہت بڑا اعتراض ہوتا ہی اور مینے اکثر یوروپین جنٹلمینوں کو بھی اسباب میں اپنی راے سے متفق پایا ہی — اس نا مناسب و نا پسندیدہ طریقہ کی تائید میں بھی اگرچہ کچھہ کہا جا سکتا ہی لیکن وہ ویسا ہی ہی جیسے ہر ناپسندیدہ کام کے واسطے کوئی وجہہ پیدا ہوسکتی ہی اور ہر عاقل اُس کا فیصلہ مناسب طور سے کرسکتا ہی *

اتوار کا روز عبادت کا ہی اور جو مذہبی اسرار اُس روز ظاہر ہوتا ہی اُسی کے مقابلہ میں جب یہہ دیکھا جاوے کہ تمام کارخانے تو بند ہیں مگر شراب خانے کھلے ہیں تو زیادہ تر حیرت ہوتی ہی *

کبھی کبھی لوگ یہہ تاویل کرتے ہیں کہ مزدوروں کو ایک روز آرام و آسایش کا موقع ہونا چاہیئے — میں اس بات کا مخالف نہیں ہوں کہ آرام کا موقع ندینا چاہیئے لیکن آرام کا موقع شرابخانہ نہیں ہی نہ اتوار کو اُن کا کھلنا اسوجہہ سے ہی اس لیئے کہ ہر شام کے بعد مزدوروں کو یہہ موقع ملتا ہی کچھہ اتوار کی خصوصیت نہیں ہی ہاں اگر اُن کی میخواری کا ایک ہی روز معین ہوتا تو شاید تاویل صحیح ہوتی اٹلی و فرانس و لندن میں جو اس معاملہ میں فرق ہی وہ ایسا ہی جو شایستہ و ناشایستہ حالت میں ہوسکتا ہی اور اگر میری راے اس معاملہ میں صحیح ہی تو میں سمجھتا ہوں کہ حال کی گورنمنٹ بہت جلد اُس کی نسبت کچھہ لحاظ کریگی یا اُس کو کرنا چاہیئے *

مکانات

یہاں بہت بڑے بڑے و عظیم‌الشان مکانات بھی ہیں اور کثرت سے ہیں اور اُن کی کتابیں چھپی ہوئی ہیں مشہور مکانات میں سے یہاں کے جنکو مینے دیکھا ہی اورجو لایق ذکر ہیں چنانچہ اُن مکانات کا میں ذکر کرتا ہوں — ہوس آف کامنز — ہوس آف

لارڈس - یهه دونوں مکان ایک صورت کے هیں یهه عمارت ایسي خوبصورت هی که اسوقت تک کوئي نهیں دیکهي باهر سے دیکهو ایک بڑي خوشنما عظیم‌الشان عمارت هی ایک طرف هوس آف کامنز هی دوسري طرف؟ هوس آف لارڈس — بهت بڑے بڑے دو کمرے هیں چهت نهایت اونچي هی دروازے آئینوں کے هیں اور آئینے رنگین مختلف رنگوں کے ایسے بنائے گئے هیں جن سے روشني زیاده آتي هی تمام کمره میں بینچ بچهي هوئي هیں جس پر ممبران پارلیمنٹ بیٹهتے هیں یهه بینچ دائیں بائیں بچهي هوئي هیں بیچ میں راسته هوتا هی ایک قطار کے بعد دوسري قطار هوتي هی مگر پهلي قطار سے تهوڑي اونچي اسیطرح اُس کے مابعد کي قطاریں تهوڑي تهوڑي اونچي هوتي جاتي هیں یهه سب ممبروں کي جگهه هی اُسکے اوپر چند درجے هیں اُن کو گیلري کهتے هیں انکي صورت ایسي خیال کرني چاهیئے جیسے همارے ملک میں دوهاشمه مکان هوتا هی اُس میں بهي بینچ بچهي هوئي هوتي هیں بطور کرسي کے اس کو اسپیکر گیلري کهتے هیں اُس میں خاص اجازت سے خاص آدمي جاسکتے هیں مجهکو کئي مرتبه وهاں جانیکي عزت حاصل هوئي هی اُس گیلري کي اجازت ملي تهي جو ممبروں کي نشست کے ایک یا دو گیلري اوپر تهي جهاں سے گفتگو بخوبي و بلا تکلف سننے میں آتي تهي - هوس آف لارڈس کا کمره مستطیل هی - صدر میں اُس کے ایک مقام بنا هوا هی جو ملکه معظمه قیصر هند کے تشریف رکهنے کي جگهه هی اُس کے آگے لارڈ چینسلر کے لیئے ایک جگهه بني هوئي هی جهاں وه بیٹهتے هیں یا کهڑے هوکر گفتگو کرتے هیں اُسکے آگے میز پڑي هوئي هی اُس پر کتابیں وغیره رکهي هوتي هیں اور لکهنے والے اور عهده دار جلسه بیٹهتے هیں پشت اُنکي لارڈ چینسلر کي طرف هوتي هی دائیں بائیں میز کے ممبروں کي نشست هوتي هی جن گیلریوں کا همنے ذکر کیا اُن پر جنٹلمین بیٹهتے هیں لیکن سب گیلریوں کے اوپر ایک درجه هی اور اُسمیں جالیاں لگي هوئي هیں اُسکے اندر لیڈیاں جو دیکهنے کو آتي هیں وه هوتي هیں لارڈ چینسلر ممبروں کے نام لیتے جاتے هیں اور وه ممبر کهڑا هوکر جو کچهه کهنا چاهتا هی کهتا هی اگر وه بات ایسي هوتي هی جس کا جواب وزراؤں میں سے کسیکو دینا هی تو وه کهڑا هوکر اُس کا جواب دیتا هی *

اگر کوئي خاص نزاع یا تکرار یا خاص صورت پیش آتي هی اُس کو لارڈ چینسلر فیصله کردیتے هیں — اجلاس کے شروع کا وقت معین هوتا هی اُس سے قبل جو لوگ آتے هیں وه ایک بڑے هال میں جو هوس آف کامنز و هوس آف لارڈ کے بیچ میں هی تهیرتے هیں جب هوس کا وقت آتا هی تو اندر جاتے هیں — جو ممبر وغیره هوس کے هیں اُن کو مینے دیکها که وه عموماً ٹوپي نهیں اُتار تے هیں کوئي پهنے رهتا هی کوئي اُتار لیتا هی اور جو اُتار لیتا هی وه جب چاهتا هی پهن لیتا هی — یهه هي تصویر ؛ حال هوس آف لارڈ کا

هی اجلاس دونوں هوس کا اکثر بڑي دیر تک رهتا هی اُس عرصہ میں جب کوئي وقت کہانے کا آجاتا هی تو تہوڑي دیر کے واسطے سب کہانے کو چلے جاتے هیں هوس هي کے متعلقہ کمروں میں کہانا هوتا هی – هر شخص کو اختیار هوتا هی کہ جسقدر دیر تک وہ چاهے بیٹھے خواہ مخواہ یہہ ضرور نہیں هی کہ اول سے آخر تک رهے — مجھکو اسبات کے کہنے سے خوشي و فخر هی کہ یہاں میںنے اُن دانشمندوں کو دیکھا اور اُنکي تقریر کو سنا هی جن کے هر لفظ پر دنیا کے کان لگے هوئے هیں اسي هوس کے قریب ایک مشہور و نامور مقام هی ویسٹ منسٹر اے بي یہہ چرچ هی اور اسي جگہہ تمام مشہور و نامور اس ملک کے دفن هیں یہہ هي وہ مقام هی جہاں صرف دفن هوجانا اُس کے اعلی درجہ کي لیاقت و عزت و ناموري کا ثبوت هی — پرنس نپولین فرانس کے آخري بادشاہ کا بیٹا جس نے زولو کي لڑائي میں اپني جان دي اور انگریزي فوج کے همراہ وہ لڑنے کو گیا تہا اُس کي نسبت اسي جگہہ کي عزت پانے کے لیئے هوس آف کامنز میں تحریک هوئي تہي جو مجارٹي † کي وجہہ سے نامنظور هوئي اور وہ نوجوان اس جگہہ کي عزت حاصل کرنے سے محروم رها *

اُسي کے قریب ایک نامي مکان رایل ایکوریم هی – اس میں مچھلیاں بہت هیں اور اُن کي وہ حالت وهاں معلوم هوتي هی جو دریا میں رهنے کي سي هی — مچھلي کو لوگ جانتے هیں کہ وہ همیشہ پاني میں تیرا کرتي هی زمین پر نہیں چلتي هی لیکن دیکھنے سے معلوم هوتا هی کہ وہ اُسي طرح زمین پر چلتي هی جیسے اور جانور سمندر کي سطح ارضي پر — مچھلیاں زمین پر لیٹ جاتي هیں اور سوتي هیں اور زمین پر پھرتي هیں بڑي مچھلیاں پتھر پر ایسي دوڑتي هیں جیسے اور چوپائے — بلحاظ مچھلیوں کي نمایش کے لندن کے رایل ایکوریم سے برائیٹن ‡ کي ایکوریم بہت عمدہ هی برائیٹن میں ایک مچھلي بڑي همنے دیکھي تھي جس کا نام لاین آف سي هی یعني سمندر کا شیر اُسکي صورت کسیقدر خوفناک هی آواز بھي اُسکي بڑي هی اُسکے دهاڑنیکي آواز دور تک جاتي هی صورت اُسکي مچھلي کي سي نہیں هی سر بہت بڑا هی قد میں تو شیر صحرائي سے چھوٹا هی مگر مٹاپے میں زیادہ هی رنگت سیاہ هی جہاں پاني میں وہ تہا وہ جگہہ ایسي طرح بنائي گئي تھي کہ گرد پہاڑ ي صورت تھي سب پتھر تھے اور بیچ میں پہاڑ کے گویا پاني تھا پاني سے باهر نکل کر وہ پہاڑ کے پتھروں پر اچھي طرح سے دوڑتا تہا ایک آدمي اُسکو مچھلیاں کھلانے کو آیا اُسکے ساتھہ ساتھہ پاني کے باهر وہ پھرتا

---

† مجارٹي غلبہ راے یا کثرت راے —

‡ برائیٹن ایک جدید آباد شهر هی جو سو برس سے بهي کم سے آباد هوا هی سمندر کے کنارہ پر لندن کے باهر جسقدر شهر هیں اُن میں یہہ نہایت عمدہ هی —

تھا کبھي کسي پتھر پر چڑھ جاتا تھا کبھي صاف پتھر پر دوڑتا تھا — ایک بڑي مچھلي بھي اور اُس پاني میں تھي وہ بھي اسیطرح سے دوڑي دوڑي پھرتي تھي — چھوٹي چھوٹي مچھلیوں کو دیکھا کہ وہ کنکروں پر پھرتي تھیں بھرنھیج ایکوریم کے لحاظ سے تو برائیٹن کی ایکوریم لندن کي ایکوریم سے مجھے اچھي معلوم ہوئي لیکن لندن کے رایل ایکوریم میں اور بھي تماشے بہت ہوتے ھیں ھر قسم کے — چند زولو اپني حالت اصلي پر وھاں ھیں عجیب و غریب طور سے کود تے ھیں اور آوازیں نکالتے ھیں اُن کے قد لنبے نہیں ھیں مگر بدن بہت چست ھی عورتوں کے بدن بھي مثل مردوں کے کھچے ہوئے اور خوب چست ھیں ایک عورت جو سو گھنٹے پاني میں تیرتي ھی اسي ایکوریم میں ھی اسي کے قریب انڈیا آفس ھی یہہ بھي بہت بڑي عمارت ھی انڈیا آفس کے نہایت قریب ایک وہ کھڑکي ھی جو بڑے تاریخي واقعہ کو یاددلاتي ھی وہ یہہ جگہہ ھی جہاں چالس اول بادشاہ انگلستان کو کرامول نے قتل کیا تھا *

ٹاور آف لندن یہہ وہ مکان ھی جہاں ایک بڑا سلح خانہ ھی لاکھوں آدمي اگر دفعتاً کسي لڑائي پر بھیجنے ھوں تو فوراً اُنکو ھتیار مل سکتے ھیں اس میں ملکہ معظمہ قیصر ھند کے زیورات و تاج رکھے ھیں کوہنور لاھور جو مشہور ھیرا ھی اُس کي صورت و مقدار یہاں دیکھہ سکتے ھیں بادشاھونکي تصویریں و پرانے ھتیار وغیرہ یہاں رکھے ھیں — یہہ ھي ٹاور کسي زمانہ میں جیلخانہ بھي تھاسر والٹر ریلي جو ایک مشہور لایق شخص گذرا ھی وہ اسي جگہہ بارہ برس قید رھا تھا اسي ٹاور میں اُسي قید کے زمانہ میں بغیر مدد کسي کتاب کے اُسنے عالم کي تاریخ لکھي تھي ابتدا سے کچھہ پہلے زمانہ حضرت عیسی تک — اکثر لوگ جو قید ہوئے تھے اُنہوں نے دیواروں پر کچھہ کچھہ لکھا ھی وہ اجتک وھاں لکھا ھوا ھی *

وہ کوٹھریاں جن میں لوگ قید کیئے جاتے تھے تنگ ھیں اور روشني و ھوا کا موقع اُنمیں اچھا نہیں ھی — ھتیار یہاں کثرت سے ھیں مگر ایسے خوش‌نما طریقہ پر لگائے گئے ھیں کہ دل چاھتا ھی کہ اُنھیں دیکھا کیجیئے ایک چمن کہیئے یا باغ کہیئے یا ایک نہایت آراستہ نگار خانہ کہیئے سب کچھہ سزا ھی *

تمام در و دیوار و چھت و محراب ھتیار ھي ھتیار ھیں تمام نقش و نگار دیواروں و چھتوں پر ھتیاروں سے بنائے گئے ھیں *

سینٹ جمس پیلس

یہہ بھي ایک عمدہ مکان ھی لیوي کا جلسہ پرنس آف ویلز نے اسي مکان میں کیا تھا اس کے کمرے بڑے بڑے ھیں لیوي کے دن اس میں نہایت ھي عمدہ جلسہ تھا ایک کمرہ میں سب لوگ حسب معمول جمع ہوئے سامنے سے سواري پرنس آف ویلز کي آئي طلائي

کام کی ایک گاڑی میں پرنس سوار تھے دو اور گاڑیوں میں ڈیوک آف کنات و ڈیوک آف ایڈنبرا تھے لوبی کے کمرہ میں پرنس آف ویلز آکر کھڑے ہوئے اور اُنکے قریب دونوں ڈیوک تھے ہر شخص جاتا تھا اور جیسا کہ قاعدہ ہی سلام کرتا تھا پرنس مصافحہ کرتے تھے وہ آگے بڑھکر دوسرے کمرہ میں چلا جاتا تھا ہر شخص اپنا تعظیمی لباس پہنے تھا میں اور حمیداللہ ترکش کوٹ اور لال ٹوپی پہنے ہوئے تھے ایک هندوستانی رئیس اور تھے نواب عنایت علی خاں رئیس مالیر کوٹلہ کے بھائی چونکہ اُن کا تعظیمی لباس پنجابی تھا اسلیئے وہ اپنے پنجابی لباس میں تھے ایرانی عہدہ دار ایک خاص قسم کی ایرانی ٹوپی پہنے ہوئے تھے۔ ترکی افسروں کے سر پر سرخ ٹوپی ترکی تھی جیسی ہم دونوں کی تھی — اس سینٹ جمس پیلس میں پرنس آف ویلز رهتے نہیں هیں رهنے کا محل بکنگھم پیلس هی وہ بھی کہتے هیں کہ نہایت عمدہ هی لیکن میئے اُس کو نہیں دیکھا هی پارک بھی یہاں متعدد هیں هائیڈ پارک اور کنزنگٹن پارک یہاں مشہور پارک هیں لیکن جوان طالبعلم کو اس هائیڈ میں شام سے دس بجے شب تک جانا نچاهیئے اس پارک میں اور اُس کے قریب اور بالخصوص ریجنٹ اسٹریٹ میں کوئی نوجوان جنٹلمین جانا پسند نہیں کریگا — نئے نوجوان چنٹلمین کا لفظ غلطی سے کہا بلکہ میرا تو خیال یہہ هی کہ کوئی جنٹلمین شاید جانا پسند نکریگا - یہہ مواقع زیادہ تر گذر گاہ و ممبر آزاد و بے شرم عورات کے هیں بلکہ مبالغہ کے طور سے یہہ کہنا کنچھہ بیجا نہوگا کہ اشراف آدمی کا وہ گذر گاہ خاص اوقات پر نہیں هی اور میرا تو خیال یہہ هی کہ بجز خاص خصلت کے لوگونکے وهاں اور لوگ جانا و گذرنا بھی پسند نہیں کرتے هیں — اگرچہ لندن میں آزاد و بے باک عورتوں کا هر کوچہ و بازار میں دورہ هی مگر جن مواقع کا میئے نام لیا هی یہہ لندن کے ایسے مجمع کے لیئے مشہور هیں اگرچہ چیرنگ کراس کے اطراف اور رایل ایکوریم بھی کنچھہ کم نہیں هیں لندن میں کثرت سے بے شرم و بے باک عورتوں کا عموماً بازاروں میں پھرنا لندن جیسے شایستہ و تعلیم یافتہ شہر کے لیئے ایک بڑا و بد نما داغ هی اور نوجوانوں کی بڑی ابتری کا باعث هی ٭

میں لندن کی دو باتوں کو نہایت ناپسند کرتا هوں -

اول شراب خانے کثرت سے هیں شاید کوئی محلہ یا بازار ایسا هوگا جہاں سر بازار متعدد شراب خانے نہونگے اور میخواروں کا وهاں هر وقت مجمع یا گذر نہوگا ٭

دوم بے شرم ناپاک خصلت عورتوں کی کثرت هی اور وہ نہایت بے باکی و بے حیائی سے هر بازار و کوچہ و سڑک پر دورے کرتی پھرتی هیں اور کنچھہ شبہہ نہیں هی کہ اُن کی وجہہ سے لندن کی بڑی بدنامی هی — کنچھہ لندن هی پر منحصر نہیں هی اور مقامات لندن اور دیگر انگلینڈ کے شہروں میں اور اسکاٹلینڈ میں بھی یہہ هی بیماری هی ٭

لاحول ولا قوت میں کہاں سے کہاں پہونچ گیا یہہ دونوں پارک وسیع ہیں انمیں دور دور تک سبز گھاس ہی متعدد پانی کے تالاب ہیں ہائیڈ پارک میں چار بجے تخمیناً بڑا لطف ہوتا ہی وہاں چند سڑکیں ہیں ایک سڑک پر رؤساے لندن کی صرف گاڑیاں چلتی ہیں اور دوسری پر صرف گھوڑے *

تمام ڈیوک و لارڈ اور اُن کی لیڈیاں گاڑیوں پر سوار ہوتی ہیں اور وہاں سیر کو آتی ہیں و ہوا کھاتی ہیں- اسقدر کثرت سواریوں کی ہوتی ہی کہ کبھی دیکھنے میں نہیں آئی پیدل آدمی کو اُس سڑک پر چلنے کی اجازت نہیں ہی یہہ ہی حال گھوڑوں کی سڑک کا ہی لیکن چونکہ یہہ دونوں سڑکیں نہایت بڑی ہیں اور پارک میں جو آدمی پھرتے ہیں وہ ایک طرف سے دوسری طرف سڑک کے جاتے ہیں اس لیئے یہہ طریقہ مقرر ہی کہ تھوڑی دیر کے بعد کانسٹبل گاڑیوں کی سڑک کے بیچ میں کھڑا ہو جاتا ہی اُس وقت گاڑیاں اُسی جگہہ تھہر جاتی ہیں اور راستہ صاف ہوجاتا ہی پیدل لوگ ایک طرف سے دوسری طرف چلے جاتے ہیں پھر وہ ھٹ جاتا ہی گاڑیاں چلنے لگتی ہیں اُس وقت کانسٹبل کے اختیار کو دیکھنا چاھیئے کہ ڈیوک ہو یا مارکوئیس یا لارڈ فوراً اُن کی گاڑی وھیں کی وھیں تھہر جاتی ہی ایک قدم آگے نہیں بڑھتی ہی اسی طرح گھوڑے کی سڑک پر مختلف مقامات پر کرسیاں لوھے کی رکھی ھیں تاکہ آدمی جب چاھے بیٹھہ جاوے تمام لوگوں کو اجازت ہی وہاں جاویں اور پھریں — جب سے میں یہاں آیا ہوں ملکہ معظمہ قیصر ھند لندن میں تشریف نہیں لائیں مگر ایک روز پرنس آف ویلز کے محل بکنگہم پیلس میں لیوی تھی اُس روز ملکہ معظمہ پرنس سے ملنے کو تشریف لائی تھیں واپسی کا وقت سات بجے شام کا تھا ہائیڈ پارک کے سامنے سے سواری نکلی جلوس کے ساتھہ سواری نہیں تھی محض سادہ طور سے ایک فٹن پر سوار تھیں میں اور حمید اللہ بھی اُس جلسہ میں ایک ایک کرسی پر وہاں بیٹھے تھے ہزارہا آدمی اُس روز جمال جہاں آراے اپنے شہنشاہ کا دیکھنے کو ہائیڈ پارک کے اندر و باہر جمع تھے — کثرت سے کرسیاں تھیں خاص آدمی کچھہ فیس کے طور پر دیکر وہاں بیٹھتے تھے جس وقت سواری نکلی بڑی گرمجوشی سے سب نے تعظیمی سلام کیا *

زولاجیکل گارڈن (جانوروں کا باغ)

یہہ وہ جگہہ ہی جہاں زندہ جانور چرند و پرند جمع ہیں — جیسے خوبصورت جانور ہمنے یہاں دیکھے اور جس جس قسم کے ہمنے دیکھے تو کیا کبھی سنے بھی نہیں تھے — بہت سے تو جانور وہ تھے کہ جنکی قسم کے ہمنے پہلے دیکھے تھے گو ویسے نہیں دیکھے تھے مثلاً طوطے صدھا قسم کے تھے گو ھمنے ایسے خوبصورت طوطے ندیکھے ہوں لیکن طوطونکی نوع سے ہم واقف تھے چھوٹی چھوٹی چڑیاں ہر رنگ کی وہاں تھیں اور کیا کہوں کہ کیسی کیسی

خوبصورت و خوش رنگ و مختلف رنگوں کي تهیں لیکن هم کهه سکتے هیں که همنے پہلے بهي چڑیاں دیکهي تهیں ۞

کیا خاک همنے پہلے دیکها تها ایسا هي دیکها تها جیسا که هم ایک عمدہ روشني کے لمپ کو دیکھیں اور پهر اپني قدرت کو خیال کرکے کہیں که همنے بهي ایک روشني کا آله پہلے سے دیکها هی گو قسم جدا هو مگر نوع تو وہ هي هی ایسي هي اُن طوطوں و چڑیوں کي مشابهت هی اور اور چیزونکی جنکو همنے اس ملک میں دیکها عقاب وهاں عجیب عجیب صورت کے دیکھے مگر نام تو اسکا بهي همنے اپنے ملک میں سنا تها صورت بهي دیکهي تهي لیکن ایک جانور همنے یہاں دیکها اُس کا نام کنگرو هی اس جانور کے پچهلے پانوں تو بہت بڑے هیں اور اگلے بہت هي چهوٹے هیں یهه پچهلے پانوں سے عجب طرح سے پهدک پهدک کے چلتا هی — پیٹهمیں اُس کے سوراخ هی اور تهیلي کي طرح سے اُس کے پیٹهمیں بنا هوا هی اپنے بچے کو چلنے اور پهدکنے کے وقت اُس سوراخ کے اندر تهیلي میں بیٹها لیتا هی ٭

ایک دوسرا جانور چوپایه صحرائي هی اُس کا پچهلا دهڑ بہت بهاري هی بدن پر بال بڑے بڑے هیں لیکن سر نہایت چهوٹا هی اور منهه ایسي قطع کا هی که اُس کو چهوٹی سونڈ سے تشبیه دو یا بڑي چونچ سے کچهه عجیب طرح سے سر کے پاس سے گول و لمبا هوتے هوتے تهوتهني تک آیا هی ٭

تیسرا ایک پاني کا جانور تها وہ اسقدر بڑا اور موٹا تها جیسا که کوئي بہت بڑا بهینسا یا بڑا گینڈا هو لیکن هندوستان میں تو ایسا موٹا و بڑا بهینسا همنے دیکها نهیں حصار کي بڑي سے بڑي بهینس سے بهي اُسکو کچهه بڑا سمجهنا چاهیئے اور موٹا — برائیٹن میں جو همنے لاین آف سي دیکها تها کالاني و مٹاپے میں اُس کي کچهه بهي حقیقت نهیں — یهه جانور پاني سے باهر نکل کر اُسي طرح سے پهرتا تها جسطرح کوئي بہت بڑا بهینسا زمین پر پهرتا هی ٭

شیر بهي یہاں مختلف ملکوں کے تهے اور ملکوں کے شیر تو قوي نهیں تهے لیکن افریقه کا شیر البته بڑا تها اور وہ قد و قامت میں همارے ملک کے شیر سے بڑا معلوم هوتا تها لیکن جب خوب غور کرو تو جو شجاعت و تیزي همارے ملک کے شیر میں معلوم هوتي تهي وہ اُسمیں بهي نهیں تهي وہ سست و کاهل معلوم هوتا تها ٭

برٹش میوزیم و لایبریري

یهه مکان نہایت هي عظیم الشان هی اسکے کمرے نہایت هي وسیع هیں اسي ایک مکان میں میوزیم بهي هی اور لایبریري بهي هی — لاکهوں کتابیں وهاں هیں ریڈنگ روم جدا هی جسکا دل چاهے اجازت لیکر وهاں جاوے جس کتاب کو چاهے نکلوائے اور جبتک چاهے وهاں پڑهے هزاروں قسم کے سکے هزاروں قسم کي چیزیں جو هسٹري سے متعلق هیں

اور جو کتابوں میں ڈھونڈھتے ڈھونڈھتے تھک جاؤ تو شاید ملیں وهاں سب آنکھوں کے سامنے رکھی پاؤ گے *

میں جتنی دیر اور جبتک وهاں رها مجھکو اپنے دوست منشی محمد ذکاءاللہ صاحب پروفیسر میور کالج یاد آئے اسلیئے که اُنکو تاریخ سے اور اس قسم کی تحقیقات سے بڑا شوق هی اگر وہ هوتے تو دن بهر لایبریری میں رهتے میوزیم میں جاؤ هزارها تصویریں پتهر کی هیں تمام چیزوں کے خدا وهاں دیکهوگے کهیں راگ گانے کا خدا رکها هی کهیں عشق کا خدا کهڑا هی ایک دو خدا هوں تو آدمی لکهے بهی صدها خدا وهاں موجود هیں اکثر بادشاهوں کی تصاویر هیں *

بهت سی ممیاں † وهاں رکهی هیں مینے یورپ میں جہاں اور چیزوں پر التفات کیا ممیوں پر زیادہ غور کیا اور اُس سے میری بهت سی اغراض تهیں — یهه لاشیں هزاروں برس کی هیں اور آج تک مردہ کا جسم اُن میں باقی هی صورت صاف معلوم هوتی هی هاتهه پانوں قد و قامت کچهه بگڑا نهیں هی — برٹش میوزیم کے دیکهنے کے بعد میں یهه کهه سکتا هوں که مینے ممی کو جهاں تک ممکن هی خوب دیکها هی اور اس سے زیادہ کهیں اور جگهه نهیں هی *

مجهکو یهه تلاش تهی که کهیں نو گز کے قد کی ممی میں دیکهوں اسلیئے که سنتے تهے که پهلے زمانه میں نو گزے آدمی هوتے تهے لیکن مجهکو کهیں نشان بهی نملا کوئی نوگزا تو کیا تین گزا بهی نملا *

پسلیاں هڈیاں سبکی بجنسه باقی هیں کهیں ضغطه کے مشهور آثار نمایاں نهیں پائے گئے *

جب اسقدر بڑے بڑے اجسام باقی هیں اور توقع نهیں هی که آیندہ بهی کوئی صورت اُن کے زوال و انعدام کی هی تو اجزاے لایتجزے کی بحث و مناظرہ قابل تامل کے هی *

جانور مردہ هزاروں قسم کے وهاں هیں تمام ملکوں کے عجیب و غریب هم اپنے ملک میں پدہ کو سب سے چهوٹا جانور جانتے هیں اور همارا خیال اِتها که شاید اُس سے چهوٹا کوئی جانور نهوتا هوگا یهاں همنے اُسکے قد و قامت سے بهی نصف جانور دیکهے اور کیسے خوش رنگ اور عجیب که کیا کهوں تصویر اُسکی لکهنی مشکل هی *

---

† ممی — مصر کے ملک میں یهه دستور تها که جب کوئی نامور آدمی مرتا تها تو اُسکو ایک قسم کا مصالح لگاتے تهے اور نهایت چست کفن میں اُس کو لپیٹتے تهے پانوں میں اُس کے بطور موزہ یا بوٹ پاموزے کے پهناتے تهے اور اُسکے قد کی برابر بطور قبر کے پتهر کو تراش کر مردے کو اُسمیں رکهتے تهے اور دهرےوا پتهر اُس کے اوپر ڈهانک دیتے تهے —

بعض ایسے محقق پیدا ہوئے ہیں جو یہہ کہتے ہیں کہ انسان ابتداءً بندر کی قسم تہا اسپر لوگ ہنسی سے کہا کرتے تہے کہ اگر بندر تہا تو صورت تو بہلا بدلتے بدلتے بدلگئی لیکن دم کیا ہوگئی جب میں میوزیم میں بندروں کے مقام پر پہونچا تو مجھکو بن دم کے بندر کی تلاش ہوئی — جویندہ یا بندہ دیکہتا ہوں کہ ایک بڑے شیشہ میں ایک بڑا جگادری بندر بن دم کا کہڑا ہی یہہ بندر ایک چہوٹے قد کے آدمی کی برابر ہی — میری یہہ راے نہیں ہی کہ انسان بندر کی نسل ہی لیکن وہ محقق کہہ سکتا ہی کہ اسی بن دم کے بندر کی نسل سے آدمی ہوگیا ہی رفتہ رفتہ — وہ صرف تنہا ہی نہیں تہا اسی نسل سے اور اسی قوم کے اور بہی کئی بندر وہاں تہے مگر اس سے بہت چہوٹے تہے *

ٹائمز جو مشہور اخبار لندن کا ہی اس کے کارخانے کے دیکہنے کا مجھکو شوق تہا کہ کیونکر لاکہوں اخبار اس پر چہپ جاتے ہیں مجھکو یہہ تامل تہا کہ وہ ٹیپ ایسا مضبوط کونسا ہی جسپر لاکہوں داب پڑتی ہیں اور وہ نہیں خراب ہوتا چنانچہ میں گیا اور دیکہا تو معلوم ہوا کہ وہاں تو اور ہی طریقہ ہی *

اول کمپوز کرتے ہیں جب کمپوز ہو جاتا ہی تو اس کو ایک کاغذ پر جو خاص طور سے تیار کیا گیا ہی اور وہ ذرا موٹا کاغذ ہی جیسا چہاپہ خانوں میں استر کا کاغذ ہوتا ہی چہاپتے ہیں ان حرفوں کا نشان اس کاغذ پر آجاتا ہی پہر ایک کل ہی اس میں شیشہ پگلا کر ڈالتے ہیں وہ کل مقعر ہی اور اس کاغذ کو بہی اسمیں رکہدیتے ہیں اور پیچ میں دیتے ہیں وہ شیشہ جو پانی کی طرح پگلا کے ڈالا تہا وہ ایک چادر موٹی سی بن جاتا ہی اور اس کاغذ کے تمام حروف و نقوش اس پر آجاتے ہیں اس کو لیجا کر ایک کل پر جو بیلن کی صورت ہی چڑہا دیتے ہیں گویا وہ کابی ہوئی وہ بیلن کل کے ذریعہ سے جس کو انجن حرکت دیتا ہی چکر کہاتی ہی ایک دوسری بہت بڑی بیلن ہی ایسی صورت کی جیسا ہمارے ملک میں وہ پتہر ہوتا ہی جو سڑکوں پر پہرایا جاتا ہی اس پر کاغذ لپٹاہوا ہوتا ہی وہ کاغذ ٹائمز کا اس قدر اس پر لپٹا تہا کہ اگر کہولا جاوے تو چند میل کا طول ہو وہ بیلن حرکت کرتی ہی اور کاغذ اس پر سے کہل کہل کر اس دوسری بیلن کے نیچے گذرتا ہی جس پر وہ ٹیپ کی چادر چڑہی ہوئی ہی اور چادر اس کاغذ کو دابتی ہی کاغذ چہپتا چلا جاتا ہی اس بیلن پر ایک کل سے ہر مرتبہ سیاہی لگتی رہتی ہی اس بیلن کے نیچے سے ہوکر آگے بڑہ کر اسی کل میں وہ چہپا ہوا کاغذ مڑتا ہی اور کٹتا ہی اور چوتہہ ہوکر ایک خانہ میں آپڑتا ہی — ایک لڑکا تیرہ چودہ برس کا کہڑا ہی وہ ان کو اٹہاتا رہتا ہی ہزاروں پرچے دم بہر میں چہپ کر و مڑ کر و کٹ کرتیار ہو جاتے ہیں مجھکو یہہ کل نہایت ہی عجیب و غریب معلوم ہوئی اس لیئے کہ اس سے پہلے میں نے کبہی کلوں کو اس قسم کے ندیکہا تہا *

لیکن جب میں نے ولیچ کو جاکر دیکھا جہاں توپ و بندوق وغیرہ کا کارخانہ هی اور پورٹ موتھہ میں گیا جہاں جہازوں کا کارخانہ هی اور وهاں کي کلیں دیکھیں تو اُس کی پھر کچھہ بھي حقیقت نہیں معلوم هوتي تھي بلکہ وہ ایک کھیل کی کل معلوم هوتي تھي همارے سامنے ایک توپ پر لوها چڑهایا گیا بہت سے مختلف کام همارے سامنے هوئے اور همکو دکھائے گئے پس عقل حیران تھي — جو کام اُن کلوں کے ذریعہ سے معدودے چند اشخاص لیتے هیں اور کرتے هیں وہ سیکڑوں بلکہ شاید هزاروں سے بھي نہیں هوسکتے — ممکن نہیں هی کہ جو کچھہ میں نے وهاں دیکھا میں اُس کو بیان کرسکوں هاں اگر هر کل کي تصویر لکھوں اور تمام اُس کي کیفیات و حرکات بیان کروں تو شاید کچھہ سمجھہ میں آوے لیکن شاید هر کل پر ایک رسالہ هونا چاهیئے اور وہ بھي اُس کے ماہر کا — جس توپ پر میرے سامنے لوها چڑهایا گیا تھا وہ بہت هي بڑي توپ تھي (اُس وقت تو میں نے اُس کا وزن بھي معلوم کیا تھا مگر اب یاد نہیں رها) اور اُس کام کو پانچ چار آدمي کر رهے تھے اُس توپ کو اگر پچاس بیل لگیں تو اُسطرح سے حرکت ندے سکیں جس طرح وہ چند آدمي کر رهے تھے ایک بہت موتي چادر تھي وہ ادنی حرکت سے کل کے اُس توپ پر چڑھتي چلي جاتي تھي — جب چادر چڑہ چکي تو ایک دوسري کل نے اُس کو اُتھا لیا اور ایک دور فاصلہ پر لیگئي جہاں ایک گھن تھا معلوم نہیں کہ وہ گھن کئي سو یا کئي هزار من کا تھا توپ اُس کے نیچے رکھدي گئي اور گھن اُس پر پڑنا شروع هوا اس قدر عظیم الشان گھن ایک ادنی حرکت سے چلتا تھا اس ولیچ اور پورٹ موتھہ کے کارخانہ کے دیکھنے کے بعد معلوم هوسکتا هی کہ گورنمنٹ انگلستان کیا چیز هی اور وہ کیسي زبردست هی اور اُن کارخانوں کے ذریعہ سے اُس کي بري و بحري شان و شوکت کیا هی یہہ ولیچ کا کارخانہ وہ هی کہ جس قدر آلات حرب و سامان چاهو اُس میں تھوڑے دنوں میں تیار هوسکتا هی جو عہدہ دار کہ پورٹ موتھہ میں مجھکو جہازوں کو اور کارخانہ کو جہاز کے بننے کے دکھاتا تھا اُس نے مجھہ سے کہا کہ اگر آج حکم هو تو میں ایک هفتہ میں بارہ جہاز مرتب کرکے روانہ کرسکتا هوں یہہ اُسوقت اُس نے کہا تھا جب مینے اُس سے بعض جہازوں کي نسبت جو نامرتب تھے پوچھا تھا — پھر یہہ ایک هي تو کارخانہ نہیں هی متعدد کارخانے جہازوں کے اور بھي هیں اور یہہ تو سرکاري کارخانے هیں جو کمپنیاں اپنے کارخانے جدا کرتي هیں وہ بہت هیں — جب میں گلاسگو میں گیا جو ایک مشہور شہر اسکاتلینڈ کا هی وهاں میں نے ایک کمپني کا کارخانہ لوهے کا دیکھا اور تعجب کیا — اسي کمپني نے شہنشاہ روس کي فرمایش کا وہ جہاز سیر دریا کا بنایا هی جو مشہور هی اور اخباروں میں مشتہر هوچکا هی — یہہ جہاز اس قدر بڑا اور خوبصورت هی کہ ایسا جہاز ابتک نہیں بنا یہہ جہاز ابھي پورا تیار نہیں هوا هی مینے اُس کو دیکھا تمام کمروں میں اور چھت پر اُس کي پھرا

کچھہ شبہہ نہیں ہی کہ بے نظیر جہاز ہی ایسی ایسی کمپنیاں متعدد ہیں اور گورنمنٹ خود اُن سے کام لیتی ہی — پورٹ موتھہ میں وہ جہاز نلسن کا ہی جس میں وہ گولی سے اُس وقت مرا تھا جب نیپولین اول شہنشاہ فرانس کو اُس نے شکست دی تھی اُس جہاز میں میں گیا — نلسن کے زخمی ہونے کی جگہہ اور گولی لگنے کی جگہہ اور تمام مقامات دیکھے — یہہ جہاز بادی ہی ع۱۰۰ توپیں اُس پر چڑھی ہیں اُس وقت تک دخانی جہاز کا ایجاد نہوا تھا *

خاص لندن کے سوا اطراف لندن میں دو مکان بڑے نامی و عالی شان ہیں ایک کرسطال پیلس دوسرا الکزنڈریہ پیلس — مکان کیا ہیں بڑے محل ہیں بلکہ اگر یہہ کہو کہ اُن کے اندر متعدد محل ہیں تو بھی بجا ہی - ان دونوں جگہوں میں ہر روز گویا کوئی نہ کوئی میلہ رہتا ہی ہمیشہ تماشے ہوتے ہیں اُن کے اندر سوداگروں کی دوکانیں ہیں بطور بازار کے - اُس کے اندر تھیٹر ہیں - آپرا ہیں - ہوٹل ہیں آتشبازی جو کرسطال پیلس میں چھوٹتی ہی مشہور ہی — ہمارے ملک میں جب لارڈ لٹن نے دربار کیا تھا سنہ ۱۸۷۷ ع میں اُس وقت آتشبازی چھوٹی تھی اُس کی بڑی تعریف تھی اور فی الحقیقت وہ تعریف کے لایق تھی ہمارے ملک میں کسینے ایسی نہیں دیکھی تھی مگر جو آتشبازی ہمنے کرسطال پیلس میں چھوٹتی دیکھی وہ ہماری اُس دلی کی آتشبازی سے بھی عمدہ تھی ہمنے الکزنڈریہ پیلس اُس دن دیکھا تھا جب اُس میں پھولوں کی ایک بڑی نمایش ہوئی تھی گلاب کے پھول اس قدر بڑے اور خوش رنگ کبھی نہ دیکھے نہ شاید دیکھینگے *

انگلینڈ کے شہروں میں سے مینے برائیٹن پورٹ موتھہ باتھہ ایگسٹر مینچسٹر چیسٹر آس بورن ونڈسر کو دیکھا - مجھکو سب سے زیادہ برائیٹن پسند آیا یہہ شہر جدید آباد ہی ابھی اُسکی آبادی کو سو برس نہیں ہوئے ہیں ایک لاکھہ آدمی کی آبادی ہی سمندر کے کنارہ پر بستا ہی آبادی نہایت خوشنما آب و ہوا بہت اچھی بیمار و ضعیف اکثر تندرستی و قوت کے واسطے وہاں جاتے ہیں و رہتے ہیں صبح کو لوگ سمندر میں خوب نہاتے ہیں خاص آدمی مشین (کل) میں بیٹھہ کر نہانے جاتے ہیں اور عام لوگ یونہیں نہاتے ہیں یہہ مشین ایک مسقف گاڑی ہی اُس کے اندر جاؤ کپڑا اُتارو جانگیا پہنو نہاؤ — لب دریا ڈھلواں سطح ہی جہاں وہ گاڑی نہانے کی کھڑی ہوتی ہی اور گاڑی کے پیچھے ایک رسی باندھی ہوتی ہی اور وہ رسی ایک چرخی میں لپٹی ہوئی ہی جب اُس مشین میں آدمی بیٹھا تو کل والے نے گاڑی کی رسی ڈھیلی کی گاڑی لڑک کر دریا میں گئی آدمی نہانے والا اُس میں سے نکلا اور پانی میں نہایا جب نہا چکا تو پھر گاڑی میں آگیا کل والے نے گاڑی کو پھر کھینچ لیا چھہ پنس اُس گاڑی کا کرایہ دینا ہوتا ہی — مسٹر منی نے جو هندوستانی

میں کلکٹر و کمشنر رھے ھیں موری و حمیداللہ کی دعوت کی تھی لنچ کھانے کے بعد ھمکو وہ اکوریم کی سیر دکھانے لیگئے وھیں ھمنے لائن آف سی دیکھا اور خوب سیر کی مختلف تماشے دیکھے دو روز ھم وھاں رھے —— یہاں لب دریا ایک پیر † نہایت ھی خوب صورت بنا ھوا ھی اور اُس پر چند دوکانیں سوداگروں کی ھیں صبح شام تفریح کو اکثر لوگ وھاں جاتے ھیں یہہ پیر لوھے کا بنا ھی —— صبح کو کچھہ دن چڑھے وھاں چھوٹا آگ بوٹ آتا ھی جس کا دل چاھے اُس میں بیٹھے ایک گھنٹہ تک دریا میں سیر کراتا ھی — ھم اور مفی صاحب اور اي راس صاحب جو ھائي کورٹ الہ آباد کے حاکم اول تھے اور اُن کی مس صاحب سب اُس پر سوار ھوکر خوب دریا میں پھرے *

اُس بورن چھوٹا قصبہ ھی اتھارہ ھزار آدمی کی بستی ھی سمندر کے کنارے پر ھی اور صاف ھی یہاں بھی پیر بنا ھوا ھی مگر برائیٹن کا سا خوبصورت نہیں ھی یہاں مسٹر جارج لارنس رھتے ھیں جو علیگدہ میں کلکٹر اور جج رھے تھے اب تک جارج لارنس کرایہ کے مکان میں رھتے تھے مگر وہ اپنا خاص گھر بناتے ھیں اُنھوں نے اپنا گھر جو بناوینگے جاکر مجھکو دکھایا —— ایکسٹر پہاڑ کے اوپر بستا ھی آبادی اُس کی چالیس ھزار آدمیوں کی ھی ھمارے بڑے دوست جان بیلت بٹن یہاں رھتے ھیں جو ھائی کورٹ کے جج اور کمشنر و جج و کلکٹر ممالک مغربی و شمالی میں رھے اُن کے ھاں میں و حمیداللہ مہمان رھے اسقدر محبت سے ملے کہ اُن کا اور اُن کی میم صاحب کا شکریہ نہیں ھوسکتا وہ اُس محبت سے ھم سے ملے جس طرح کوئی عزیز سے عزیز تر ملتا ھی —— یہاں ایک کیتھڈرل نہایت عمدہ ھی ایک حصہ اُس کا نارمن کے زمانہ کا بنا ھوا ھی ھال اُسکا چار سو فیت کا ھی کلب کا مکان بھی نہایت ایک اچھا ھی لائبریری بھی اُس میں ھی *

باتھہ

یہہ قدیم شہر ھی آبادی اُسکی قریب قریب ایکسٹر کے ھی یہہ شہر بھی پہاڑ پر واقع ھی ریل کے اسٹیشن کے قریب ھی مکانات پختہ ھیں لوگوں کی وضع کے دیکھنے سے معلوم ھوتا تھا کہ یہاں لندن کی فیشن کی ھوا نہیں پہنچی ھی پرانی وضع و لباس کے آدمی اکثر وھاں دکھائی دیئے *

چیپسٹو

یہہ ایک چھوٹا قصبہ ھی ایک مشہور گھوڑدوڑ یہاں ھوتی ھی اُس کے دیکھنے کو ھم گئے تھے جیسا کہ ڈربی ریس میں ایک پونڈ کا ٹکٹ تھا اُس میں بھی ایک پونڈ کا تھا

---

† پیر —— جہاز دریا کے کنارہ پر پانی کی کمی کی وجہہ سے نہیں آسکتا ھی لہذا دریا کے اندر مناسب فاصلہ تک ایک پل کے طور پر اور کہیں چبوترہ کے طور پر بنا دیتے ھیں اُس کو پیر کہتے ھیں ——

حمیداللہ بھی میرے ہمراہ تھے — پرنس آف ویلز اُسکے صدر نشین تھے رایل فیملی کے لوگ بھی وہاں موجود تھے جسقدر لباس خوشنما لیڈیوں کے یہاں تھے ایسے بھیئت مجموعی کبھی دیکھنے میں نہیں آئے یہہ ریس بالخصوص پوشاک کے باب میں مشہور ہی بڑا لطف یہہ تھا کہ معزز اشخاص اپنی لنچ کا سامان سب وہاں لے جاتے ہیں وہ رکھا ہوا ہر جگہہ ایسا عمدہ معلوم ہوتا ہی کہ اُس کا لطف بیان نہیں ہوسکتا یہہ ایک نہایت پر تکلف میلہ تھا *

پورتھہ موتھہ

یہہ نہایت خوبصورت مگر چھوتا شہر ہی لب دریا واقع ہی مختصر پھر بھی یہاں ہی شام سے دس بجے تک یہاں اُس شہر کے ہر قسم کے لوگوں کا جلسہ رہتا ہی — ایک میل کے فاصلہ پر یہاں جہازوں کا کارخانہ ہی یہاں باجازت امیرالبحرلارڈ نارتھہ بروک کے ہم نے کارخانہ جہازوں کی سیر کی جہازونکو تعمیر ہوتے دیکھا موجودہ جہازونکو جو وہاں کھڑے تھے اُنکو دیکھا لڑائی کے جہاز بھی دیکھے — نلسن کا وہ مشہور جہاز بادبی جسمیں نلسن سوار تھا اور نپولین فرسٹ کو اُسنے شکست دی اور بالاخر اُسکے گولالگا جسکے سبب سے وہ مرگیا ہمنے دیکھا اس جہاز میں ۳۲ توپیں چڑھی ہوئی تھیں - یہہ جہاز پرانے طریقہ کے موافق اور لکڑی کا بنا ہوا ہی - ایک جنگی جہاز پر بہت بڑی توپ تھی اور ادنی حرکت سے کل کے اُسکو حرکت ہوتی تھی مینے اپنے ہاتھہ سے اُس توپ کو اُس کل کے ذریعہ سے ہلایا تھا اور بڑا تعجب ہوتا تھا *

والیج اور پورتیہ موتھہ کے کارخانوں کے دیکھنے کے بعد آدمی انگریزی قوت بری و بحری کا اندازہ کرسکتا ہی اور یہہ سمجھہ سکتا ہی کہ کیا قوت انگلش گورنمنٹ کی ہوسکتی ہی *

مینچسٹر

یہہ بہت بڑا و پر رونق شہر ہی جسقدر کارخانے اس شہر میں اور اُسکے قرب و جوار میں ہیں اسقدر اور کسی شہر میں انگلینڈ کے نہیں ہیں مینے یہاں متعدد کارخانوں کی سیر کی مینچسٹر انگلینڈ میں و گلاس گو اسکات لینڈ میں ایک قسم کے شہر ہیں *

ونڈ سر — یا ونڈزر

یہہ مختصر شہر ہی ملکہ معظمہ قیصر ہند کا محل اخاص اور پارک و باغ اسی شہر میں ہی اس خاص محل کا نام کاسل ہی — جن ایام میں ملکہ معظمہ قیصر ہند وہاں تشریف نہیں رکھتی ہیں اور اسکاٹ لینڈ وغیرہ میں رونق افزا ہوتی ہیں تو ہر شخص

کاسل کو گیارہ بجے کے بعد جاکر بغیر کسي خاص حکم کے دیکھہ سکتا ھی ریلوے اسٹیشن و کاسل کے بیچمیں ایک مکان ھی سیر کرنے والے کو اُس میں جانا چاھیئے اور اپنے نام کا کارد دینا چاھیئے کارد کو لیکر وہ شخص جو وھاں ٹکٹ تقسیم کرتا ھی ایک ٹکٹ دیگا اُسکو لیکر کاسل کے اندر جانا چاھیئے داخلہ کے دروازہ پر دربان اُس ٹکٹ کو لیلیتا ھی اور سیر کرنے والے کے سامنے ایک کتاب پیش کرتا ھی سیر کرنے والیکو اُس میں اپنا پورا نام اور پتہ کہ کہاں سے وہ آیا ھی اور کیا عہدہ ھی لکھنا ھوتا ھی اُسکے بعد وہ اندر جاتا ھی اور ایک کمرہ میں جہاں بینچ بچھي ھوئي ھیں تھرتا ھی – ھر پندرہ منٹ کے بعد گائڈ آتا ھی اور جسقدر لوگ اُس کمرہ میں جمع ھوجاتے ھیں اُنکو اپنے ھمراہ ھر ھر کمرہ میں لیجاتا ھی اور سیر کراتا ھی اور جو جو تصاویر وغیرہ اُن کمروں میں لگي ھوئي ھیں یا خاص اسباب رکھا ھوا ھی اُن کے متعلق حالات بیان کرتا ھی اور ھرھر کمرہ کي نسبت کہتا ھی کہ یہہ ڈائیننگ روم ھی یہہ خاص نشست کا کمرہ ھی وغیرہ وغیرہ *

یہہ کمرے وسیع ھیں اور بڑي بڑي بیش قیمت پینٹنگ کي تصریریں اُس میں لگي ھوئي ھیں ڈائیننگ روم اسقدر وسیع ھی کہ کئي سو آدمي اُس میں کھاسکتے ھیں یہہ کاسل گو بطور قلعہ کے ھی لیکن کیچھہ لڑائي کاسا قلعہ نہیں ھی نہ اس قسم کا خوبصورت قلعہ ھی جیسا کہ ھماري دھلي کا نہ اُسکي ایسي خوبصورت چار دیواري ھی جیسي دھلي یا آگرہ کے قلعہ کي – پتھر کي چنائي ھی — البتہ سامنے صحن میں ایک چمن پھولوں کا نہایت خوشنما ھی اور اُسمیں فوارہ چھوٹتا ھی — صدھا برس سے بادشاھان انگلستان اس میں رھتے چلے آتے ھیں پارک نہایت وسیع ھی اسي پارک میں وہ مکان ھی جسمیں ملکہ معظمہ قیصر ھند کے واسطے مکھن کھانے کا بنتا ھی — اس میں خاص پرند جانور ھیں اس میں خاص کتے ھیں – اس میں خاص مویشي خانہ ھی جیسي بڑي و خوبصورت گائیں وبیل ھمنے اس مویشي خانہ میں دیکھے ایسے پہلے کبھي نہیں دیکھے تھے – مویشي خانہ کے قریب ھم ایک سمت کو گئے وھاں ھمکو نہایت ھي متعفن بو آئي ھم جلدي جلدي آگے بڑھے تاکہ اُس بدبو سے نجات پاویں چند قدم چلے تھے کہ ھمنے دیکھا کہ وھاں چند سور ھیں وہ سوئروں کے رھنے کا و پرورش پانے کا موقع تھا – یہہ سور معمولي صورت کے تھے مگر خوب موتے لیکن نہایت بدبو کي حالت میں — اُس وقت معلوم ھوا کہ وہ بدبو انھیں کي تھي ھم فوراً وھاں سے واپس آئے *

ان مکانات کے اور اُن جانوروں کے دیکھنے و سیر کے واسطے ایک معزز افسر کے خاص حکم کي ضرورت ھوتي ھی اور وہ حکم اُن مکانات کے مہتمم کو دیا جاتا ھی جسکي اجازت سے اُن تمام مکانوں کو و چیزونکو دیکھہ سکتے ھیں *

اسي پارک کے متصل ایک نہایت وسیع و لاجواب باغ ھی جسمیں سواے انبہ کے تمام قسم کے میوے موجود ھیں ھر قسم کے پھول عجیب عجیب رنگ کے —

خوش رنگ پتوں کے درخت مختلف اقسام کے - پہلوں کے درخت نہایت هي خوشنما - میوے مختلف گرم ملک کے میوے مہتمم سے پوچھے اور اُنہوں نے مجھکو وہ دکھائے سرخ مرچ جسقدر موٹي اور بڑي اُس باغ میں تھي ایسي همارے ملک میں بہت هي کم هوتي هی *

ایک قسم کے اور رنگ کے پھول سے مختلف اقسام کے و رنگ کے پھول بنے ہوئے ایک خوشرنگ پتے کے درخت سے مختلف قسم کے خوشرنگ پتوں کے درخت بنے ہوئے همنے وهاں دیکھے — اکثر میوہ دار اور پھولوں اور پتوں کے درخت شیشہ کے مکان میں تھے — جس ملک کا درخت تھا اُسي ملک کي آب و هوا اُس مکان میں معلوم هوتي تھي — نل اور بھاپ کے ذریعہ سے گرمي و سردي کي کیفیت کي تبدیلي کي گئي تھي *

بہت سے میوے وهاں لگے هوئے تھے اور صورت سے نہایت هي پختہ اور لذیذ معلوم هوتے تھے — لیکن افسوس کہ هم اُنکے کھانیکے مجاز نہ تھے کاسل سے تخمیناً آدہ میل کے فاصلہ پر وہ مدرسہ هی جسکا نام آیٹن هی ایک یہہ ایٹن اور دوسرا هیرو یہہ دو مدرسے بطور هائي اسکولوں کے هیں اکثر اُمرا اور روساء و معزز اشخاص کے لڑکے انہیں مدرسوں میں پڑھتے هیں ویندسر کے تلے بھي دریا بہتا هی - بلحاظ همارے ملک کے یہہ بات تعجب کي هی کہ شہر ویندسر صدها سال سے تو مسکن بادشاهان انگلستان کا هی لیکن وہ نہایت هي کم رونق هی چاهیئے تھا کہ جب بادشاہ یہاں رهتے تھے تو اور ڈیوک ولارڈ و روساء بھي وهاں آباد هوتے اور اسطرح سے وہ ایک عظیم‌الشان شہر هوجاتا و پر رونق لیکن یہہ کچھہ بھي نہیں هی *

ملکہ معظمہ انگلستان و قیصر هند جسکي عظمت و شوکت و قوت آج دنیا میں تسلیم هی اور جسکي عملداري میں کسي وقت آفتاب غروب نہیں هوتا هی جب اُنکي اُس ذاتي مختصر مویشي خانہ اور دیگر کارخانوں کو دیکھا جاوے تو وہ ایک هندوستان کے راجہ کے کارخانہ سے بھي کم معلوم هوتا هی اور شاید یہہ امر ایشیائي خیالات کے موافق برے دل سے دیکھا جاوے لیکن جب غور کیا جاوے تو یہہ دانشمندانہ طریقہ و طرز تمدن و معاشرت شاهان یورپ بے انتہا قدر و تعریف کے لایق هی اور اُسکي عمدگي و نتائج پر شاید ایک بڑي کتاب تحریر هوسکتي هی — صرف بادشاہ کا هي یہہ خیال نہیں هی وزیر اعظم انگلستان (جسکے لبونکي جنبش کي طرف دنیا کي نظر هی جسکے هر لفظ پر تمام سلطنتیں کان لگائے هوئے هیں) کا گھر انڈیا آفس کے قریب جاکر دیکھو نہ وهاں نقیب هی نہ چوبدار هی نہ هاتي کھڑے هیں نہ سوار هیں نہ اور کسي قسم کي کر و فر هی مکان تو بلاشبہہ سرکاري هی لیکن اُسمیں بھي کوئي خاص شان وشوکت نہیں هی بظاهر کوئي بڑي عظیم‌الشان عمارت بطور پیلس کے بھي نہیں هی ایک معمولي وضع کا مکان هی — ز لطنت انگلشیہ میں جہاں تک دیکھے نمایش ظاهري اور سامان تعیش

بہت کم نظر آوینگے اندرونی استحکام اور بزنس (کاروبار و تجارت) هر حالت میں و هر جگهه دیکهو گے لندن میں کسی وقت کسی آدمی کو ندیکهو گے (بجز هائیڈ پارک و ریجنٹ اسٹریت کے مگر وہ بهی خاص اوقات میں) که آهسته چلتا هوگا اسلیئے که جہاں وہ جاتا هی اور جس کام کو وہ جاتا هی اُسکا وقت معین هی اور ٹهیک اُسی وقت پر اُسکو پہونچنا چاهیئے اور جہاں سے وہ چلا هی وقت کا اندازہ رفتار کے ساتهه کرکے چلا هی اگر وہ معمولی تیز رفتار سے ذرا بهی آهسته چلے تو هرگز ٹهیک نہیں پہونچ سکتا وقت لندن میں بیش بہا چیز هی — کاروبار کی کثرت سے تمام شہر میں ایک طرف سے دوسری طرف بلکه هر طرف آدمیوں کی آمد رفت اسقدر هی که اُسکا اندازہ نہیں هوسکتا هزارها گاڑیاں کیب ڑهینسم و فٹن وغیرہ هیں صدها اومنی بس چلتی هیں تین تین منٹ پانچ پانچ منٹ بعد اندر گرونڈ ریلوے کے گاڑی چهوٹتی هی اور پهر هزارها آدمی پیدل چلتا هی تمام بازاروں و سڑکوں پر هر وقت میله معلوم هوتا هی *

اندر گرونڈ ریلوے ایک ایسی ریل هی جو سوائے لندن کے کہیں نہیں چلتی هی کرایه بهی اُسکا کم هی اگر اندر گرونڈ ریلوے اور اومنی بس لندن میں نہوں تو لوگوں کو بڑی تکلیف هو اور مصارف روز مرہ بہت بڑہ جاویں اور دوکانداروں و تجارت پیشه اور بہت لوگوں کوتکلیف هو لندن میں ایک شخص رهتا تو ایک جگهه هی اور دوکان اُس کی دوسری جگهه آٹهه دس میل کے فاصله پر هی یا کسی کو کوئی چیز خریدنی هی ایسی دوکان سے جو بارہ میل کے فاصله پر هی تو اگر اندر گرونڈ ریلوے یا اومنی بس نهو تو آدمی لٹ جاوے یهه روزانه کی آمد رفت کا خرچ سواری هی اُسکا دواله نکالدے اندر گرونڈ ریلوے ایک ایسی ریل هی جو زمین کے تلے چلتی هی اُسیطرح سے جسطرح اپر گرونڈ ریلوے چلتی هی — تمام لندن میں نیچے نیچے وہ ریل پهرتی هی اُس کے اسٹیشن بہت قریب قریب هیں اُس میں فرسٹ کلاس سکنڈ کلاس تهرڈ کلاس کی گاڑیاں هوتی هیں محصول هر درجه کا جدا هی هر هر اسٹیشن پر ٹهرتی هی مسافروں کواُتارتی چڑهاتی چلتی هی لیکن زمانه قیام کا اکثر بہت کم هوتا هی فوراً مسافر کو اُترنا چاهیئے اور اسی طرح چڑهنا چاهیئے ذرا سی سستی و توقف میں رهجاتا هی *

ریٹرن ٹکٹ ایک روز کے واسطے اگر لو تو محصول میں تخفیف هوتی هی لیکن ریٹرن ٹکٹ هو تو ضرور هی که سیدهے اُس مقام پر جاؤ جہاں کا ٹکٹ هی اور اسیطرح آؤ اگر بیچ میں کسی اسٹیشن پر اُتر جاؤ تو وہ ٹکٹ ردی هوجاویگا — دهوئیں کی وجهه سے گاڑیوں کے چمڑے کے گدوں پر تک سیاهی کا اثر هوجاتا هی سفید کپڑے کی خرابی هی اور وہ تو سفید کپڑا وهاں پہنتے نہیں لیکن قمیص وکالر لگاتے هیں هاتهوں میں سیاہ یا بهورے داستانے ضرور پہنے جاتے هیں نہیں تو تمام هاتهه کالے هو جاتے هیں اندر گرونڈ ریلوے کے سواری

تندرستي کے لیئے مضر هی سانس کے ساتهہ دهواں پیٹ میں جاتا هی اور پهیپڑے کو بہت نقصان هوتا هی — ریل والوں نے انتظام هرجگهہ ایسا کیا هی کہ دهواں نکل جاتا هی جس جگهہ اندر گروند ریلوے بند جگهہ پر جاتي هی یا جہاں استیشن هیں وهاں بڑے بڑے تابدان بنائے هیں لیکن پهر بهي دهوئیں کا اثر کہاں جاتا هی اسلیئے طالب علموں کو بجاے اندر گروند ریلوے کے اومني بس میں پهرنا زیادہ مناسب هی *

لندن میں ایک محلہ هی جرمن استریت اُس میں ایک حمام نہایت بڑا وعمدہ هی اُس کو ترکش باتهہ کہتے هیں چار شلنگ في آدمي دینا هوتا هی اور اگر ایک مرتبہ بارہ مرتبہ کے لیئے تکت لیا جاوے تو بجاے ۴۸ شلنگ کے ۴۰ شلنگ دینے هوتے هیں دو تکت کے محصول کي تخفیف هوجاتي هی *

اول جاکر منیجر سے تکت لو اُسکو چار شلنگ دو تمہاري گهڑي یا جو کچهہ تمہاري بابت میں هو وہ تم اُس کو دو وہ اُسکو بحفاظت رکهیگا پهر اندر جاؤ وهاں جاکر جوتہ اُتار ڈالو جوتہ رکهنے والا تمہارا جوتہ ایک الماري میں جس کے خانوں پر نمبر لکهے هیں رکهدیگا اور تمکو ایک تکت اُسي نمبر کا دیدیگا اُس کو اپنے پاس رکهو پهر آگے جامہ خانہ هی وهاں جاؤ کپڑے اُتار کر کهونتي پر لتکا دو حمام کا آدمي دو لنگیاں تمکو دیگا ایک تو باندهو دوسري کو کندهے پر ڈال لو *

یہہ لنگیاں بہت چهوتي هوتي هیں اچهي طرح سے بندہ نہیں سکتي هیں انگریزي طریقہ کے موافق تو نہ کشف عورت کي پرواہ هوتي هی نہ ستر عورت کي † مگر همکو دقت تهي اس لیئے میںنے اُن دونوں کو باندها تها — لنگي باندہ کر اندر حمام کے جاؤ وہ ایک بہت بڑا هال هی بیچمیں سنگ مر مر کا چبوترہ هی اور ایک نہر هی جسمیں سرد پاني هی یہہ نہر اُس هال میں سے شروع هوئي هی اور جامہ خانہ کے صحن میں وہ ختم هوئي هی گرد هال کے متعدد کمرے هیں مگر سب کے دروازے اُسي هال میں هیں اس هال کے بعض حصوں میں زیادہ گرمي اور بعض میں کم هی کرسیاں کپڑے سے منڈهي هوئي متعدد وهاں دهري هیں اور بعض جگهہ پر کپڑا بچها هی چاهو کرسیوں پر بیتهو چاهو اُن کپڑوں پر لیتو اول هي جب جاؤ تو بڑي گرمي معلوم هوتي هی کرسي کا کپڑا ایسا گرم هوتا هی کہ دفعتاً آدمي بیتهہ نہیں سکتا مگر رفتہ رفتہ متحمل هو جاتا هی یہاں نہانے والا تهوڑي دیر بیتها رهتا هی تاکہ بدن میں خوب گرمي آوے اور پسینہ آنے لگے تهوڑي دیر جب هوجاتي هی تو حمامي تهندا پاني لاتا هی کہ پیاس هو تو پیو اس پاني کے پینے سے اور بهي زیادہ پسینہ آتا هی

† عورت جس کو ستر حرام کہتے هیں یعني وہ محل جس کا ڈهانکنا ضروري خیال کیا جاتا هی اور دوسرے لفظوں میں شرمگاہ کہنا چاهیئے —

یہہ کمرہ بہت گرم نہیں ھی — اُس سے بھي زیادہ گرمي میں بیٹھنا منظور ھو تو بڑے هال کے اندر ایک اور کمرہ ھی اُسمیں بینچ بچھي ھیں اور اُسپر گدے ھیں اگو اُس سے بھي زیادہ خواهش ھو تو اندر کے کمرہ کے اندر جاؤ گویا کمرہ در کمرہ در کمرہ ھی وہ تو نہایت ھي گرم ھی ایسا گرم ھی کہ میرا تو وھاں جاتے ھي دم گھٹنے لگا اور میں وھاں سے فوراً بھاگا لیکن مینے دیکھا کہ ھر کمرہ میں لوگ بیٹھے لیٹے تھے مجھے تعجب تھا کہ کیونکر وہ وھاں بیٹھے لیٹے تھے حمیداللہ نے چاھا کہ وھاں بیٹھیں لیکن میں اُنکو بھي لے آیا کہ کہیں غش نہ آجاوے ھر درجہ میں آلہ لگا ھوا تھا جس سے گرمي کا اندازہ ھوتا تھا ایک عرصہ کے بعد حمامي پوچھتا ھی کہ آپ تیار ھوگئے جب غسل کرنے والا کہتا ھی کہ تیار ھوں تو حمامي اُس سنگ مرمر کے چبوترہ پر اُسکو لیجاتا ھی اور لٹاتا ھی اور بدنکو ملتا ھی— کنچھہ میل بدن پر سے مل کے اور پھر کنچھہ کیسے سے اوتار تا ھی (اُن لوگوں کو وہ مشت مال کرني نہیں آتي ھی جو ھماري دلي کے حمامي کرتے ھیں نہ وھاں کے نہانے میں وہ آرام بدن کو آتا ھی جو دلي کے حمامیوں سے آتا ھی) اُس کے بعد وہ ایک کمرہ میں لیجاتا ھی اور وھاں بالوں کو و بدن کو صابن ملتا ھی اور کنچھہ چیز ایسي ھوتي ھی جھاگ دار جیسے ھمارے ملک میں ریٹھے وہ بدن کو ملتا ھی اور نہانے والا پاني سے نہاتا ھی جہاں گرم و سرد پاني ملتا ھی اُس کو سمولو و خوب نہاؤ تمام غسل کے بعد حمامي کہتا ھی کہ آپ فوارہ کے سامنے چلینگے اگر منظور ھوا تو نہانے والا وھاں جاتا ھی چنانچہ ایک مرتبہ میں بھي مشتاق اُس فوارہ کا ھوا اور مینے کہا کہ اچھا میں چلونگا وہ مجھکو ایک کمرہ میں لیگیا وھاں کنچھہ اندھیرا سا تھا حمامي نے جاکر مجھکو ایک جگہہ کھڑا کردیا اور فوارہ کي کل هلادي وہ فوارہ بطور هزارہ کے تھا ایسا هزارہ نہیں جیسا ھمارے شہر میں لڑکے چھوڑتے ھیں یا جس سے مالي پھولوں کو پاني دیتے ھیں وہ شاید ایک بڑي ڈھال سے بھي زیادہ معلوم ھوتا تھا اُسمیں سے دفعتاً اس زور سے سرد پاني کي دھاریں میرے بدن کو لگیں کہ مینے یہہ جانا کہ میرے بدن میں گھس گئیں میں فوراً وھاں سے هٹا اور حمامي سے کہا کہ بھائي مجھکو معاف کرو لیکن یوروپین جنٹلمین اُسکي دھاریں خوب لیتے ھیں— میں وھاں سے نکلا حمامي نے مجھکو رومال دیا مینے بدن کو پونچھا اور اوڑھنے کو ایک کپڑا دیا جسکو اوڑھکر میں جامہ خانہ میں آیا — یوروپین جنٹلمین بعد حمام کے گرم پانیکے نہانے کے بالکل ننگے اندر حمام کے اُس نہر میں کود پڑتے ھیں اور تیرتے ھوئے جامہ خانہ کے صحن میں نکل آتے ھیں اس حمام میں جسوقت ھم سب نہاتے تھے تو میں اور حمیداللہ تو لنگیاں باندھے نہاتے تھے اور یورپین جنٹلمین سب کھلے و بے تکلف تھے وہ جو مثل ھی کہ ایک حمام میں سب ننگے اُسي حمام میں ٹھیک ٹھیک صادق تھي نہانے کے بعد جامہ خانہ میں آکر کپڑے پہنو اور دل چاھے تو چاء پیو آدمي موجود ھی

حکم دو کہ چار لاؤ وہ چار لاویگا — سکس پینس دیدو اگر یہہ ضرورت ہو کہ بال کترواؤ تو حجام موجود ہی اُسکي دوکان میں جاؤ مکان نہایت صاف ہی کرسیاں بچھي ہیں آئینے لگے ہیں سنگ مرمر کي میزیں لگي ہیں وہاں بیٹھو حجام تمہارے بال کتریگا اور پھر ایک کل کے ذریعہ سے جسقدر بال کترے ہوئے چھوٹے موٹے سر میں رہگئے ہیں اُنکو صاف کریگا اور اگر کہوگے تو تیل بھي نہایت خوشبودار ڈالدیگا ایک شلنگ اس تمام کام کا معاوضہ تمکو دینا ہوگا پھر کپڑے پہنکر اُس جگہہ آؤ جہاں جوتا اوتارا تھا ٹکٹ دو وہ تمہارا جوتا تمکو دیگا جوتہ پہنکر باہر آؤ اپني امانت منیجر سے لو اور گھر چلے آؤ *

لندن کي مشہور عمارات میں سے سینٹ پال (یہہ ایک بڑا گرجا ہی) بھي ہی مگر وہ بات اسمیں نہیں ہی جو میلان کے گرجا وونیس کے گرجا کي ہی لیکن بجاے خود نہایت عمدہ و عظیم‌الشان ہی *

لندن برج (پل) بھي لایق دیکھنے کے ہی یہہ پل نہایت مستحکم و خوش نما ہی *

میڈم تیوسات

لندن میں بیکر اسٹریت میں ایک مکان ہی اور اُسمیں موم کي پورے قد کي مورتیں دنیا کے اکثر مشہور و نامور لوگوں کي ہیں داخلہ کے لیئے ایک شلنگ کا ٹکٹ ہی یہہ تصویریں ایسي عمدہ ہیں کہ نہایت مشکل سے آدمي یہہ خیال کرسکتا ہی کہ یہہ موم کے پتلے کپڑے ہیں وہ پتلے صاف ایسے معلوم ہوتے ہیں جیسے اصلي آدمي تم خوب دل میں یقین کرکے باہر سے اندر جاؤ کہ ہم موم کي مورتیں دیکھنے جاتے ہیں اور ہرگز ہم دھوکہ نکھاوینگے لیکن جس وقت تم اندر گھسوگے اور تمہاري آنکھہ مورتوں پر پڑیگي تم جانو گے کہ یہہ تو اصلي آدمي ہی دفعتاً تو یہہ ہي حال ہوگا دیکھنے سے معلوم ہوتا ہی کہ کیا صنعت کي ہی ہر تصویر مناسب و مکلف لباس پہنے ہوئے ہی *

اسکاتلینڈ

اسکاتلینڈ پہاڑي ملک ہی مگر پہاڑ اُسکے خوشنما و مسطح بطور سلامي کے ہیں بلند زیادہ نہیں ہیں اسکاتلینڈ میں سب سے عمدہ شہر ایڈمبرا ہی یہہ شہر نہایت ہي خوبصورت و صاف اور خوش فزا ہی آب و ہوا نہایت اچھي ہی عمارات کا طرز خوب ہی بازار و سڑکیں وسیع ہیں — چند مقامات وہاں مشہور و لایق دیکھنے کے ہیں نلسن یادگار مینار خوبصورت عمارت ہی یہہ مینار کچھہ بہت بلند نہیں ہی ایکسو ساٹھہ تخمیناً اُس کي سیڑھیاں ہیں اُسي سے بلندي کا اندازہ ہوسکتا ہی لیکن ایڈمبرا میں جو جاتا ہی وہ اُسکو دیکھتا ہی وہ ایک مرتفع موقع پر بنایا گیا ہی جب اُسکے اوپر چڑھو تو تمام شہر خوب دکھائي دیتا ہی — کوئین میري کا محل بھي وہاں ہی وہ پانچ کمرے ہیں سب چھوٹے ہیں ملاقات کا کمرہ اور سونے کا کمرہ اُنمیں کچھہ بڑے ہیں

کوئي شان و شوکت و تکلف اُن کمروں میں پایا نہیں جاتا هی - سونے کے کمرہ میں کوئن میري کے سونے کا پلنگ اور بچھونا اور اوڑھنا بدستور رکھا هی بچھونا اوڑھنا اور تمام سامان پلنگ کا اب بہت پرانا هوگیا هی ایک کمرہ میں آتش دان کے اندر ایک لوهے کي بہت بھدي بني هوئي انگیٹھی لگي هوئي هی کہتے هیں کہ یہہ اول هي انگیٹھي هی جو یورپ میں یا شاید اسکاٹلینڈ میں بني تھي — منجملہ ان کمروں کے ایک وہ کمرہ بھي هی جس میں جیمس اول جو مشہور بادشاہ هوا هی پیدا هوا تھا اس کمرہ کو میںنے پیمایش کیا تھا نو یا دس فیت طول میں اور اسیقدر عرض میں تھا کوئن میري کے رفیق کا اُس کے سامنے جہاں خون گرایا گیا تھا اُس موقع کو بھي همنے دیکھا وہ کمرہ بھی اُنہیں پانچ کمروں میں سے هی - میوزیم جو یہاں هیں اُن میں کوئي خاص بات لایق تذکرہ کے نہیں هی ایک بہت پرانا کتھیڈرل (بڑا گرجا) یہاں هی لیکن کوئي خاص عمدگي اُسکي عمارت میں نہیں هی هاسپٹل یہاں متعدد هیں اُن میں سے جارج هیریت کا هاسپٹل لایق ذکر کے هی جارج هیریت ایک جوهري تھا اُس کے خاص روپیہ سے اُس کي تعمیر کی گئي هی یہہ مکان بڑا اور مستحکم و خوشنما هی اُس میں ایک طرف گرجا بھي بنا هوا هی رهنے کے مکانات نہایت مضبوط هیں صرف مکان هي تعمیر نہیں هوا هی بلکہ اُس کے مصارف کے واسطے جائداد بھي اُس نے دي هی جس کي آمدني سے آجتک اُسکے تمام مصارف هوتے هیں یہہ مکان اُس کا یادگار هی ایک سمت میں دیوار پر ایک گھنٹہ بھي اُس کي یادگار کي علامت لگا هوا هی جب میں اُسکو دیکھہ رها تھا تو میرے سامنے مدرسۃالعلوم کا نقشہ تھا اور میں یہہ کہتا تھا کہ اے خدا همارے ملک میں همارے مدرسۃالعلوم کے واسطے بھي جارج هیریت کی همت کے سے لوگ فیاض پیدا کردے — یونیورسٹي کا مکان ایڈمبرا کا بہت خوب هی دوهزار آٹھہسو طالبعلم تخمیناً اُس میں تعلیم پاتے هیں لایبریري بھي بڑي عمدہ هی ایڈمبرا کے باشندے متین معلوم هوتے تھے بظاهر وهاں کے لوگ زیادہ دولت مند نہیں هیں یا کفایت شعار هیں بہت هي کم اُس لباس میں یا ایسي سواریوں پر دیکھے گئے جن میں لندن کے اشرافوں کو دیکھا — گوچہ ایڈمبرا هي پر نہیں تمام اسکاتلینڈ کے اُن شہروں میں جنمیں میں پھرا سجھکو دولتمندي کے وہ آثار نہیں دکھائي دیئے جو انگلستان میں هیں — ننگے پاؤں عورتوں و بچوں کو پھرتے همنے وهاں دیکھا چھپر کے خراب مکان همنے اُس ملک میں دیکھے بعض شہروں کے بعض محلوں میں جو همارا گذر هوا تو همکو اپني دلي کی سبزي منڈي کے ٹوٹے کھنڈروں کا اور نصف منہدم مکانات کا لطف آگیا چماروں کي بستي یاد آگئي *

ڈنڈي و گلاس گو

ڈنڈي وگلاس گو اسکاتلینڈ کے مشہور شہر هیں تجارت اُن میں بہت هی دونوں لب دریا واقع هیں جہازوں کي آمد و رفت هی اگرچہ دونوں شہر بڑے هیں مگر گلاس گو ڈنڈي

سے زیادہ بڑا اور بہت آباد ہی کلوں کے کارخانے ان دونوں شہروں میں ہیں لیکن گلاس گو میں کثرت ہی گلاس گو تجارت و کارخانوں و کلوں کے باب میں اسکاٹلینڈ میں اور مینچسٹر انگلینڈ میں ایک ہی حالت پر ہیں *

ڈنڈی کے کارخانہ والوں نے اپنے ہاں یہہ نہایت ہی خراب طریقہ اختیار کیا ہی کہ کسی شخص کو اپنے کارخانوں میں جانے کی اور دیکھنے کی اجازت نہیں دیتے ہیں ــ مینچسٹر و گلاس گو میں ہم کارخانوں میں گئے اور تفصیل سے ہمنے اُن کو دیکھا لیکن ڈنڈی میں ہمکو یہہ موقع کسی طرح حاصل نہوا ڈنڈی میں ایک بڑا پل ہی استدر بڑا پل ہمنے کہیں نہیں دیکھا لیکن اس میں تعمیر کے وقت کوئی نقص ایسا ہوگیا کہ اُسکے چند در منہدم ہوگئے اور اب وہ اُسی منہدمہ حالت پر کھڑا ہوا ہی *

گلاس گو میلا شہر ہی دھواں کلوں کی وجہہ سے اُس میں بہت ہی آب و ہوا بھی اچھی نہیں معلوم ہوتی ـ اسی گلاس گو میں جہاں ہمنے چینی کے ظروف بننے کا اور شیشہ کا اور اور کارخانے دیکھے اُنہیں میں ایک وہ کارخانہ بھی ہماری نظر سے گذرا جہاں کھانڈ بنائی جاتی تھی ـ گلاس گو میں ایک دوکان میں بسکٹ و مٹھائی بنانے والے کے ہم گئے اُس نے ہمکو تمام اپنے کارخانہ کی سیر کروائی جو مٹھائی و بسکٹ وغیرہ اُس وقت اُس دوکان میں تیار تھے اُن کو میں نے پوچھا کہ یہہ کس قدر قیمت کا مال تیار ہی اُسنے کہا کہ مال روانہ ہوچکا ہی یہہ باقی رہ گیا ہی یہہ بقیہ کوئی ساڑھے تین لاکھہ روپیہ کا ہوگا اسی گلاس گو میں ہمنے وہ عظیم الشان دخانی جہاز دیکھا جو شہنشاہ روس کی فرمایش سے وہاں تیار ہوا تھا جسوقت وہ جہاز دریا میں ڈالا گیا تھا تو بڑی خوشی ہوئی تھی جسکا اشتہار اخباروں میں سب نے پڑھا ہوگا یہہ جہاز ہوا کھانے کا ہی اور استقدر بڑا ہی کہ ابتک اتنا بڑا جہاز کوئی نہیں بنا ہی یہہ ایسی حکمت سے بنایا گیا ہی کہ اُس میں حرکت نہایت ہی کم ہوگی سی سکنس سے اُس میں بالکل محفوظی ہوگی ـ میں تمام اُس کے کمروں وبرانڈوں میں پھرا میںنے ایسا خوبصورت و وسیع جہاز کوئی نہیں دیکھا میں کیا جو تجربہ کار ہیں اُن کا قول بھی یہہ ہی کہ ایسا عمدہ و خوبصورت سیر کا دخانی جہاز اب تک نہیں بنا جس کارخانہ میں وہ جہاز گلاسگو میں بنتا تھا وہ ایک کمپنی کا عظیم الشان کارخانہ تھا ــ ایک لوہے کا کارخانہ ہم نے وہاں دیکھا اُس میں کلوں کا استعمال دیکھکر عقل حیران ہوتی تھی۔ عجیب و غریب قسم کی کلیں تھیں اور جو جو کام اُن سے ہوتے تھے اگر میں اُن کو لکھوں تو ایک مختصر کتاب ہوجاوے *

انورنس

انورنس بھی اسکاٹلینڈ کا ایک مشہور شہر ہی لیکن یہہ کچھہ بہت بڑا شہر نہیں ہی نہ اور کوئی خاص چیز وہاں عمدہ و لایق دیکھنے کے ہی *

کریف

یہہ بھي اسکاٹلینڈ کا قصبہ ھی مشہور ھی کہ یہاں کي آب و ھوا عمدہ ھی یہاں ایک مکان خوبصورت البتہ ھی جس میں دو سو مسافر مقیم ھوسکتے ھیں کہانا اُن کو ملتا ھی و رھنے کو کمرہ تین پونڈ ھو ھفتہ کھانے و رھنے کي بابت ھر شخص سے لیا جاتا ھی لان ٹینس کھیلنے کا میدان اچھا ھی ھمارے دوست کپتان راس صاحب اور اُن کي میم صاحب اور بہن وھاں عرصہ تک رھے تھے ھم اُنھیں سے ملنے سو وھاں گئے تھے *

پرتھہ

یہہ بھي ایک قصبہ کے طور سے ھی مختصر آبادي ھی ھوٹل اُس کے سب خراب ھیں اس لایق نہیں ھی کہ وھاں کوئي تفریحاً جاوے یا رھے الا بضرورت کوئي چیز وھاں عمدہ لایق دیکھنے کے نہیں ھی ھم ایک شب وھاں رھے تھے مگر آخر کو پچتائے کہ ناحق رھے *

ابرڈین

یہہ بھي مشہور شہر ھی اسکاٹلینڈ کا — آبادي اُسکي اچھي ھی لب دریا واقع ھی یہاں بھي ایک یونیورسٹي ھی قدیم اور اُسکے متعلق لایبریري ھی لایبریري کا کمرہ بڑا ھی مگر یہہ پہلے نہیں تھا سنہ ۱۸۶۴ع میں یہہ کمرہ تیار ھوا ھی یہاں دو کالج ھیں — ایک کا نام مارسل کالج ھی دوسرے کا نام کیکشن کالج ھی — ایک بہت پرانا کتھیڈرل بھي یہاں ھی جسکا بڑا حصہ کرام ول نے برباد کردیا تھا — ٹون ھال بھي ایک خوبصورت مکان وھاں ھی یہاں ایک مختصر سا کارخانہ اندھوں کا ھی اُس میں سب اندھے کام کرتے ھیں رسیاں بنتے ھیں ٹوکریاں بکس اور چھوٹے چھوٹے خوبصورت بید کي و تنکوں کي چیزیں بناتے ھیں — اپنے کارخانہ میں ایسے بلا تکلف پھرتے ھیں جیسے آنکھوں والے ابرڈین میں بھي دریا ھی اور اُس کا پل وھاں مشہور ھی لیکن مجھکو تو نہ اُس دریا کي کچھہ وقعت معلوم ھوئي نہ پل کي — وہ دریا ھمارے ملک کي چھوٹي ندي کي برابر شاید ھوگا اور پل بھي کچھہ ایسا ھي سا تھا — اگر ابرڈین والے ھندوستان میں آویں اور گنگا جمنا کو دیکھیں گنگا جمنا کو جانے دو رام گنگا ھي کو دیکھیں پھر شاید اُس دریا کي اور اُس پل کي بہت وقعت نہ کریں *

اُوبن

یہہ بھي مختصر آبادي ھی پہاڑ کے نیچے پہاڑ یہاں کا بہت اُونچا نہیں ھی اور مسطح ھی بڑا خوبصورت بلحاظ آب و ھوا کے یہہ مقام نہایت پسندیدہ شمار ھوتا ھی آبادي لب نہر واقع ھی آبادي کو یہاںکي روز بروز ترقي ھی جدید آبادي کے آثار نمایاں ھیں الکزنڈرا ھوٹل یہاں نہایت عمدہ ھی اور بھي ھوٹل ھیں مگر ویسے نہیں ھیں سب سے ناقص ھوٹل

سے زیادہ بڑا اور بہت آباد ہی کلوں کے کارخانے ان دونوں شہروں میں ہیں لیکن گلاس گو میں کثرت ہی گلاس گو تجارت و کارخانوں و کلوں کے باب میں اسکاٹلینڈ میں اور مینچسٹر انگلینڈ میں ایک ہی حالت پر ہیں *

ڈنڈي کے کارخانہ والوں نے اپنے ہاں یہہ نہایت ہي خراب طریقہ اختیار کیا ہی کہ کسي شخص کو اپنے کارخانوں میں جانے کي اور دیکھنے کي اجازت نہیں دیتے ہیں — مینچسٹر و گلاس گو میں ہم کارخانوں میں گئے اور تفصیل سے ہمنے اُن کو دیکھا لیکن ڈنڈي میں ہمکو یہہ موقع کسی طرح حاصل نہوا ڈنڈي میں ایک بڑا پل ہی اسقدر بڑا پل ہمنے کہیں نہیں دیکھا لیکن اس میں تعمیر کے وقت کوئي نقص ایسا ہوگیا تہ اُسکے چند در منہدم ہوگئے اور اب وہ اُسي منہدمہ حالت پر کھڑا ہوا ہی *

گلاس گو میلا شہر ہی دھواں کلوں کي وجہہ سے اُس میں بہت ہی آب و ہوا بھي اچھي نہیں معلوم ہوتي – اسي گلاس گو میں جہاں ہمنے چیني کے ظروف بننے کا اور شیشہ کا اور اور کارخانے دیکھے اُنہیں میں ایک وہ کارخانہ بھي ہماري نظر سے گذرا جہاں کھاند بنائي جاتي تھي – گلاس گو میں ایک دوکان میں بسکٹ و مٹھائي بنانے والے کے ہم گئے اُس نے ہمکو تمام اپنے کارخانہ کي سیر کروائي جو مٹھائي و بسکٹ وغیرہ اُس وقت اُس دوکان میں تیار تھے اُن کو میں نے پوچھا کہ یہہ کس قدر قیمت کا مال تیار ہی اُسنے کہا کہ مال روانہ ہوچکا ہی یہہ باقي رہ گیا ہی یہہ بقیہ کوئي ساڑھے تین لاکھہ روپیہ کا ہوگا اسي گلاس گو میں ہمنے وہ عظیم الشان دخاني جہاز دیکھا جو شہنشاہ روس کي فرمایش سے وہاں تیار ہوا تھا جسوقت وہ جہاز دریا میں ڈالا گیا تھا تو بڑي خوشي ہوئي تھي جسکا اشتہار اخباروں میں سب نے پڑھا ہوگا یہہ جہاز ہوا کھانے کا ہی اور اسقدر بڑا ہی کہ ابتک اتنا بڑا جہاز کوئي نہیں بنا ہی یہہ ایسي حکمت سے بنایا گیا ہی کہ اُس میں حرکت نہایت ہي کم ہوگي سي سکنس سے اُس میں بالکل محفوظي ہوگي – میں تمام اُس کے کمروں وبرانڈوں میں پھرا میںنے ایسا خوبصورت و وسیع جہاز کوئي نہیں دیکھا میں کیا جو تجربہ کار ہیں اُن کا قول بھي یہہ ہی کہ ایسا عمدہ و خوبصورت سیر کا دخاني جہاز اب تک نہیں بنا جس کارخانہ میں وہ جہاز گلاسگو میں بنتا تھا وہ ایک کمپني کا عظیم الشان کارخانہ تھا — ایک لوہے کا کارخانہ ہم نے وہاں دیکھا اُس میں کلوں کا استعمال دیکھکر عقل حیران ہوتي تھي۔ عجیب و غریب قسم کي کلیں تھیں اور جو جو کام اُن سے ہوتے تھے اگر میں اُن کو لکھوں تو ایک مختصر کتاب ہوجاوے *

انورنس

انورنس بھي اسکاٹلینڈ کا ایک مشہور شہر ہی لیکن یہہ کچھہ بہت بڑا شہر نہیں ہی نہ اور کوئي خاص چیز وہاں عمدہ و لایق دیکھنے کے ہی *

کریف

یهه بهي اسکاٹلینڈ کا قصبه هی مشهور هی که یهاں کي آب و هوا عمده هی یهاں ایک مکان خوبصورت البته هی جس میں دو سو مسافر مقیم هوسکتے هیں کهانا اُن کو ملتا هی و رهنے کو کمره تین پونڈ هر هفته کهانے و رهنے کي بابت هر شخص سے لیا جاتا هی لان ٹینس کهیلنے کا میدان اچها هی همارے دوست کپتان راس صاحب اور اُن کي میم صاحب اور بهن وهاں عرصه تک رهے تهے هم اُنهیں سے ملنے کو وهاں گئے تهے *

پرتهه

یهه بهي ایک قصبه کے طور سے هی مختصر آبادي هی هوٹل اُس کے سب خراب هیں اس لایق نهیں هی که وهاں کوئي تفریحاً جاوے یا رهے الا بضرورت کوئي چیز وهاں عمده لایق دیکهنے کے نهیں هی هم ایک شب وهاں رهے تهے مگر آخر کو پچتائے که ناحق رهے *

ابرڈین

یهه بهي مشهور شهر هی اسکاٹلینڈ کا — آبادي اُسکي اچهي هی لب دریا واقع هی یهاں بهي ایک یونیورسٹي هی قدیم اور اُسکے متعلق لایبریري هی لایبریري کا کمره بڑا هی مگر یهه پهلے نهیں تها سنه ۱۸۶۴ع میں یهه کمره تیار هوا هی یهاں دو کالج هیں — ایک کا نام مارسل کالج هی دوسرے کا نام کیکشن کالج هی — ایک بهت پرانا کتهیڈرل بهي یهاں هی جسکا بڑا حصه کرام ول نے برباد کردیا تها — ٹون هال بهي ایک خوبصورت مکان وهاں هی یهاں ایک مختصر سا کارخانه اندهوں کا هی اُس میں سب اندهے کام کرتے هیں رسیاں بٹتے هیں ٹوکریاں بکس اور چهوٹے چهوٹے خوبصورت بید کي و تنکوں کي چیزیں بناتے هیں — اپنے کارخانه میں ایسے بلا تکلف پهرتے هیں جیسے آنکهوں والے ابرڈین میں بهي دریا هی اور اُس کا پل وهاں مشهور هی لیکن مجهکو تو نه اُس دریا کي کچهه وقعت معلوم هوئي نه پل کي — وه دریا همارے ملک کي چهوٹي ندي کي برابر شاید هوگا اور پل بهي کچهه ایسا هي سا تها — اگر ابرڈین والے هندوستان میں آویں اور گنگا جمنا کو دیکهیں گنگا جمنا کو جانے دو رام گنگا هي کو دیکهیں پهر شاید اُس دریا کي اور اُس پل کي بهت وقعت نه کریں *

اُوبن

یهه بهي مختصر آبادي هی پهاڑ کے نیچے پهاڑ یهاں کا بهت اُونچا نهیں هی اور مسطح هی بڑا خوبصورت بلحاظ آب و هوا کے یهه مقام نهایت پسندیده شمار هوتا هی آبادي لب نهر واقع هی آبادي کو یهاںکي روز بروز ترقي هی جدید آبادي کے آثار نمایاں هیں الکزنڈرا هوٹل یهاں نهایت عمده هی اور بهي هوٹل هیں مگر ویسے نهیں هیں سب سے ناقص هوٹل

میرے نزدیک اوبن ہوٹل ہی خدا اُس میں کسی بھلے مانس کو نلیجاوے میں الکذنڈرا ہوٹل میں ٹھہرا تھا لیکن شامت اعمال سے ایک وقت تجربہ کے طور سے اوبن ہوٹل میں کچھہ بطور تنقل کے جاکر کھایا تھا *

انورنس سے ہم اُوبن گئے تھے کالاڈونین کینل میں ایک دخانی بوٹ میں سوار تھے یہہ کینل (نہر) دو پہاڑوں کے بیچ میں ہی دونوں طرف پہاڑ مسطح سبز نہایت ہی لطف دکھاتے تھے اسکاٹلینڈ کی سبزی دنیا میں مشہور ہی فی‌الحقیقت ایسی خوشنما سبزی مسطح پہاڑوں پر کہیں دیکھنے میں نہیں آئی ہی دور سے لوگ خاص اُسی کے دیکھنے کو آتے ہیں اس کینل میں ہم نے صبح سے شام تک سفر کیا تھا بیچ میں ایک مقام تھا جہاں پانی ایک سوراخ سے گرتا تھا وہاں بوٹ ٹھہر گیا سب سیر کرنے والے اُسکو دیکھنے گئے ہم بھی گئے یوروپین جنٹلمین اُس کو ایک عجیب چیز خیال کرتے تھے لیکن جو ہندوستان میں نینی تال کے پہاڑ پر گیا ہوگا اُس نے متعدد جگہہ اُس قسم کا پانی گرتے دیکھا ہوگا اسلیئے مجھکو وہ کچھہ بہت پسند نہ تھا نینی تال کے وہ مواقع جہاں پانی گرتا ہی یا جھرتا ہی اُس موقع سے زیادہ خوشنما ہیں *

اسکاٹلینڈ میں سب سے زیادہ عمدہ چیز جو دیکھنے و سیر کے لایق ہی وہ لیکس (جھیلیں) ہیں متعدد جھیلیں ہیں لیکن لاخ لومنڈ و لاخ کیٹرن بہت بڑی و خوبصورت جھیلیں ہیں ہر ایک جھیل کئی کئی میل میں ہی اور دونوں طرف جھیلوں کے وہی مسطح سبز پہاڑ واقع ہیں جو لطف اُس پانی کا اور اُن پہاڑوں کا ہی وہ وہی شخص جان سکتا ہی جو اُن جھیلوں میں پھرا ہو — ان دونوں جھیلوں میں بوٹ میں بیٹھہ کر ایک طرف سے دوسری طرف جاتے ہیں بوٹ تمام جھیل میں ہر طرف پھرتا ہی اور سیر کرنے والوں کو سیر کرواتا ہی *

اپر گرونڈ ریلوے لندن میں بہت ہیں رفتار بھی بہت تیز ہی فلائنگ ٹرین ایکسپرس ٹرین نہایت تیز جاتی ہی ایک گھنٹہ میں پچاس میل پچپن میل تک رفتار ہی یہہ تیز رفتار ٹرین ہر ہر اسٹیشن پر نہیں ٹھہرتی ہی اکثر اسٹیشنوں کو چھوڑتی چلی جاتی ہی خاص خاص اور معینہ اسٹیشنوں پر قیام ہوتا ہی، اسٹیشنوں پر کھانے کو کچھہ مٹھائی اور شراب اور پانی ملتا ہی بڑے بڑے اسٹیشنوں پر ہوٹل کے طور سے کھانے کے واسطے کمرہ بھی ہی — گاڑیاں سواری کی ایسی آسایش کی نہیں ہیں جیسی ہمارے ہندوستان میں ہیں نشست گاڑیوں میں دو سمت ہوتی ہی اور ہر سمت میں چار چار سیٹ ہوتی ہیں مسافر ہرگز آرام سے لیٹ یا سو نہیں سکتا غسلخانہ نہیں خانہ پا نہیں — جسطرح ہمارے ملک میں فرسٹ کلس میں عمدہ غسلخانہ و خانہ‌پا ہوتا ہی تمام‌بینچ ایک آدمی کو رات کے سونے کو ملجاتا ہی یہہ لندن میں نہیں ہی *

یہہ کچھہ انگلینڈ و اسکاٹلینڈ هي کي ریل میں خصوصیت نہیں هی فرانس واٹلي و مصر کي گاڑیاں بھي اُسي قسم کي هیں بڑے سفروں میں کبھي کبھي بعض گاڑیاں ایسي هوتي هیں که اُن میں سونے کے لیئے سیٹ ملتي هی کرایہ کچھہ زیادہ دینا هوتا هی لیکن وہ نشست ایسي خراب هوتي هی که آرام سے نیند نہیں آسکتي — بعض بعض اسٹیشنونپر انگلستان کے پیشاب کي جگہہ اور پاخانہ کي جگہہ بني هوئي هیں مگر وہ نہایت میلي کہیں کہیں اچھي بھي هی — اس باب میں فرانس کي حالت قابل تعریف کے هی فرانس میں اسٹیشنوں پر تم ایک کمرہ دیکھو گے که اُس میں سنگ مرمر کي منہہ دھونے کي سلفچیاں دیوار میں هیں کل میں سے اُنمیں پاني آتا هی تولیي وهاں رکھي هیں آئینہ لگا هی برش و صابن موجود هی اُسیکے قریب کمرہ میں پیشاب کي جگہہ نہایت نفیس هی اور پاخانہ بھي صاف هی جہاں سنگ مرمر کا فرش هی پاخانہ جاؤ خواہ پیشاب کرو وهاں سے نکلکر هاتھہ دھؤ منہہ دھو تولیي سے پونچھو برش کرو بالوں میں اور کپڑونپر اور تازہ دم هوکر اگر کچھہ کھانا هو کھاؤ نہیں ریل میں سوار هوجاؤ — اٹلي میں بھي اس قسم کا انتظام متعدد بڑے بڑے اسٹیشنوں پر میںنے دیکھا — اٹلي کي ریل پر جو مڈان سے برنڈزي کو آتي تھي میںنے دوباتیں دیکھیں - مڈان سے جب میں چلا تو میںنے اُس گاڑي میں ایک سیٹ لي جو سونے کي گاڑي کے نام سے مشہور هی وهي سیٹ مجھکو ملي جس کا حال میںنے لکھا که آدمي اُسپر لیٹ تو جاسکتا هی مگر آرام سے سو نہیں سکتا اُس سیٹ کو قریب قریب اُس صورت کے سمجھنا چاهیئے جیسے آرام چوکي هوتي هی میں یہہ سمجھا تھا که گو روپیہ زیادہ دینا پڑیگا مگر آرام سے راتکو نیند تو آویگي لیکن یہہ مطلب خوب طرح سے حاصل نہوا صرف یہہ توبات تھي که تمام گاڑیمیں اکیلا میں تھا یہہ بھي میرا خیال تھا که اُس میں پاخانہ ضرور هوگا لیکن جب میںنے دریافت کیاتو معلوم هوا که پاخانہ اُسمیں نہیں هی لیکن چونکہ میںنے گاڈ سے پاخانہ پوچھا تھا اُسنے کہا که اس نشست کي گاڑیمیں تو پاخانہ نہیں هی مگر اس ٹرین میں ایک خاص گاڑي هی جسکا ایک درجہ پاخانہ هی جب تمکو ضرورت هو تو تم اپني گاڑي سے اُترکر اُسمیں چلے جانا - اُس درجہ کو گاڑي کے جس میں پاخانہ تھا میںنے جاکر دیکھا وہ درجہ دو حصوں پر منقسم تھا اول حصہ میں بطور کرسي کے نشست تھي گدا اُسپر تھا اور کھونٹھي لگي هوئي تھي که اطمینان سے وهاں کپڑا آدمي اوتارے اور لٹکا دے — دوسرے حصہ میں کموڈ تھا اور پانیکا نل اُس کے قریب لگا هوا تھا — ایک دوسري ٹرین میں اٹلي کے میںنے ایک عجیب بات دیکھي — اُس ٹرین میں اُس قسم کي گاڑي خاص پاخانہ کي نہیں تھي لیکن گاڈ نے مجھہ سے کہا تھا که اس میں ایک گاڑي هی اور اُس میں مسافر هیں نشست کے نیچے اُس میں پاخانہ پھرنے کي جگہہ بني هوئي هی جس کسي کو ضرورت هو وہ گاڈ سے اسٹیشن پر کہے گاڈ اُس کو

اُس گاڑي کے اندر لیجاتا هی اور جو مسافر اُسمیں بیٹھے هوتے هیں اُن سے کہتا هی کہ آپ اس گاڑي سے دوسري جگہہ چلے جاویں اُن صاحب کو ضرورت هی وہ مسافر بلا حجت اُس میں سے اوتر کر دوسري گاڑیوں میں چلے جاتے هیں پھر جب دوسرا اسٹیشن آتا هی تو هر ایک بدستور اپني اپني گاڑي میں آکر بیٹھہ جاتا هی - یہہ دونوں حالتیں اٹلي کي ٹرین میں میںنے دیکھیں اور کہیں نہیں - اٹلي کي عملداري میں جو ریل مدان سے برنڈزي کو آتي هی اُس میں دو باتیں بڑي عجیب و غریب هیں اول پہاڑ میں سوراخ کیا گیا هی اور اُسمیں سے ریل گاڑي جاتي هی پہاڑ میں سوراخ کا هونا کچھہ عجیب بات نہیں هی ایسا تو بہت جگہہ هی لیکن وہ خاص موقع تعجب انگیز وعجیب اسلیئے هی کہ وہ سوراخ اس قدر طویل هی کہ قریب بیس منٹ کے اُس میں ٹرین چلتي هی — دوم پہاڑ پر اس قدر اونچا ریل کو لیگئے هیں جو تخمیناً دو تین هزار فیت سے کم نہوگا بلکہ کچھہ زیادہ هوگا - اور یہہ اندازہ میںنے اس طرح کیا هی کہ وهاں برف کا بھي پہاڑ هی یعني ایک پہاڑ هی جس پر برف دکھائي دیتي تھي اور یہہ برف بارہ مہینہ اُس مقام پر رهتي هی یہہ قاعدہ هی کہ برف همیشہ اُس جگہہ رہ سکتي هی جو آٹھہ هزار فوت زمین سے بلند هو - پس جس جگہہ هماري ریل چلتي تھي اُس جگہہ سے وہ برف کا پہاڑ تخمیناً چار پانچ هزار فیت اونچا معلوم هوتا تھا — واپسي کے وقت میںنے بلونیا کو بھي دیکھا یہہ بھي اٹلي کا مشہور شہر هی مدان اور برنڈزي کے بیچ میں هی شہر پر تمول کي حالت نہیں هی اٹلي بمقابلہ انگلستان و فرانس کے مفلس ملک هی آدمي یہاں قد اور کم دیکھنے میں آئے رنگت میں لوگوں کي ایسي سفیدي نہیں هی جیسي لندن و فرانس کے لوگوں میں — لباس انگریزي طور کا سب پہنتے هیں مگر عورتوں کے سر پر اکثر ریشمي رومال هوتا هی عورتوں کي رنگت میں و صورت میں ملاحت هی آنکھیں و بال بھي اکثر سیاہ هوتے هیں لوگوں کا انھیں وجوہ سے یہہ قول هی کہ اٹلي میں حسن و خوبصورتي زیادہ هی ملک میں سردي بھي بہت نہیں هوتي هی آب و هوا ملک کي نہایت عمدہ هی تفریح و تندرستي کے لیئے اور ملکوں سے یورپ کے لوگ وهاں آتے هیں و رهتے هیں — پتھر کا کام جیسا اس ملک میں عمدہ هوتا هی ایسا کسي ملک میں نہیں هوتا هر چیز پتھر کي اس ملک میں دوسرے ملکوں سے سستي هی — مونگا جسقدر کثرت سے اٹلي کے ملکوں میں دیکھا اسقدر لندن اور پیرس میں نہیں دیکھا — تصویر کا فن بھي یہاں کا مشہور هی اور جیسي سستي تصویریں یہاں بنتي اور بکتي هیں اور کسي جگہہ لندن یا فرانس میں نہیں هیں — گو علم موسیقي آج کل جرمن میں زیادہ هو گیا هی مگر اٹلي هي اُسکا معدن تصور کیا جاتا هی مگر چونکہ ملک میں دولت کے وسیلے شاید کم هیں اسلیئے لوگوں میں تمول کي حالت نہیں معلوم هوتي اور اسیوجہہ سے اٹلین ملازم جس کم تنخواہ پر مل

سکتا هی انگریز کبهي نهیں مل سکتا ــــ اٹلي میں کاشتکاري بذریعه بیلوں کے هوتي هی انگلینڈ میں اور اسکاٹلینڈ میں گهوڑوں سے ـــ انگلستان میں هر قسم کي بار کشي گهوڑوں سے کرتے هیں مگر جو گهوڑے که بیلوں کي جگهه بار کشي کرتے هیں وہ هزاروں روپیه کي قیمت کے هوتے هیں میں واپسي کے وقت لندن سے ۲۳ ستمبر سنه ۱۸۸۰ ع کو گیارہ بجے روانه هوا تها غروب آفتاب کے بعد پیرس پهونچا شبکو گرینڈ هوٹل میں قیام کیا ۲۴ کو قریب دو پهر کے پیرس سے روانه هوا ۲۵ کو پانچ بجے کے قریب بلونها پهونچے شب کو هوٹل میں قیام کیا ۲۶ کو دوپهر کے قریب وهاں سے چلے ۲۷ کي شبکو پانچ بجے برنڈزي پهونچا ـــ ۲۸ کو قریب آٹهه بجے کے همارا جهاز وهاں سے روانه هوا یهه وهي سورت جهاز تها جس میں جاتے وقت بمبئي سے میں گیا تها سوئیز سے همارا جهاز تبدیل هوگیا دوسرا جهاز جس میں وهاں سے هم سوار هوئے ایک پرانا جهاز تها اور چهوٹا سماٹرا اُسکا نام تها ـــ ۱۲ اکتوبر کو قریب چار بجے کے بمبئي کے بندر کے قریب همارے جهاز نے لنگر کیا ●

جب میں لندن سے روانه هونیکو تها تو مجهکو یهه خبر ملي تهي که میرے قدیم دوست مولوي سید مهدي علي صاحب سکرٹري مالگذاري مدارالمهام سرکار عالی نظام حیدرآباد بهت بیمار اور نهایت ضعیف هوگئے هیں اسلیئے مینے مصمم ارادہ کرلیا تها که بمبئي پهونچتے هي میں اُنکو تار دونگا اور اگر وہ حیدرآباد یا اُسکے قرب و جوار میں هونگے تو اُنسے جاکر ملونگا اور اُنکو دیکهونگا اور اسي خیال میں اُسوقت بهي تها جسوقت جهاز نے لنگر کیا تها جهاز کي ڈیک پر کهڑا تها اور بوٹ کا منتظر تها که کب آوے اور همکو بندر پر پهونچادے که سامنے سے ایک کشتي آتي دکهائي دي اور ایک آدمي نے دور سے مجهکو ایک کاغذ دکهایا تهوڑي دیر میں وہ کشتي جهاز کے قریب آگئي وہ شخص اُترا اور میرے پاس آیا مجهکو ایک کارڈ دیا جسپر مولوي سید مهدي علي صاحب کا نام لکها تها اور اُسي پر آنریبل سید احمد خاں صاحب بهادر سي ایس آئي اور خواجه محمد یوسف صاحب کا نام تها مولوي مهدي علي صاحب کي تندرستي کے دریافت هونے سے اور اُنکے بمبئي میں موجود هونے سے اُسوقت مجهکو بڑي خوشي تهي ـــ تهوڑي دیر کے بعد دخاني بوٹ آیا اور میں معه اپنے ضروري اسباب همراهي کے اُسپر سوار هوا جسوقت بندر پر پهونچا تو مینے دیکها که جناب مولوي سید احمد خاں صاحب و خواجه محمد یوسف صاحب میرے لینے کو کهڑے هیں میں اُترا اور اُنسے ملا مولوي مهدي علي صاحب کے نهونیکا سبب پوچها معلوم هوا که مرض تو زایل هوگیا هی مگر قوت اسقدر نهیں هی که وہ آتے وهاں سے هم سب سوار هوکر مولوي مهدي علي صاحب کي کوٹهي پر پهونچے اُسي شبکو ناخدا محمدعلي روگي صاحب کے هاں دعوت تهي مینے وضو کیا نماز پڑهي اور کهانا کهانیکو میں اور مولوي سید مهدي علي صاحب اور جناب مولوي سید احمد خاں صاحب بهادر ناخدا صاحب کے دولت خانه پر گئے اور کهانا کهایا ●

دعوت انگریزی طریقہ پر تھی کرسیوں پر نشست تھی اور میز پر کھانا تھا کھانے میں پارسی اور انگریز اور مسلمان اور ہندو سب شریک تھے ہندوستان میں ایسی حیثیت مجموعی کا ذکر بہت ہی کم ہوتا تھا سب لوگ نہایت خوش تھے کھانے کے بعد چاہ پیتے رہے باتیں کرتے رہے مولوی مہدی علی صاحب اپنے ضعف کی وجہہ سے تھوڑی دیر کے بعد اپنی کوٹھی پر چلے گئے تھے مگر اور سب لوگ دس گیارہ بجے تک بیٹھے و باتیں کرتے رہے گیارہ بجے کے قریب یہہ جلسہ نہایت مسرت سے برخاست ہوا ۱۴ اکتوبر کو نماز عصر کے وقت میں اور جناب سید احمد خاں صاحب اور خواجہ محمد یوسف صاحب بمبئی سے روانہ ہوئے ۱۶ کی صبح کو سب الہ آباد پہونچے منشی محمد ذکاءالله صاحب استیشن پر ہمارے منتظر کھڑے تھے ہم سب اُنکے دولت خانہ پر گئے اور تمام دن الہ آباد میں رہے شبکو الہ آباد سے روانہ ہوئے جس وقت ہم تونڈلے پہونچے تو ہمارے چند دوست اور طالب علم مدرسۃالعلوم جو علیگڈہ سے ہمارے استقبال کو گئے تھے ہم سے ملے جب ہم ہاتھرس پہونچے تو دوسرا گروہ ہمارے دوستوں اور طالب علمان مدرسۃالعلوم کا ہم سے ملا قریب گیارہ بجے کے جس وقت ہماری ٹرین علیگڈہ کے استیشن پر پہونچی تو بڑا مجمع ہمارے ملنے کو جمع تھا ہم اُترے اور سب سے نہایت خوشی سے ملے — جناب راجہ سید باقر علی خاں صاحب رئیس پنڈراول نے ہماری اور ہمارے ساتھہ بہت سے دوستوں کی نہایت پر تکلف دعوت کی یہہ جلسہ دعوت کا جناب مولوی سید احمد خاں صاحب بہادر کی کوٹھی پر تھا سب نے میز و کرسی پر کھانا کھایا اور راجہ صاحب کی محبت و عنایت کا شکریہ ادا کیا سب ہمارے دوست ہم سے اور ہم سب سے ملے اسطرح سفر کا اختتام ہوگیا علیگڈہ ہی سے سفر کا آغاز ہوا تھا اور وہیں انجام ہوا ●

نیچر

یعنی فطرت میں کوئی امر اتفاق سے نہیں واقع ہوتا اور نہ کوئی ایسی چیز ہی جسکو اتفاق یا ناگہانی کہہ سکیں

جب سے انسان نے نیچر (فطرت) کو مطالعہ کرنا شروع کیا ہی تو سب سے اول سبق اُس نے یہہ پڑھا ہی کہ بعض واقعات باقاعدہ واقع ہوتے ہیں اور بعض اسباب ایک ہی اپنا اثر دکھاتے ہیں آفتاب ہمیشہ آسمان کی ایک طرف سے طلوع ہوتا ہی دوسری طرف غروب ہوتا ہی چاند جس طرح سے اور جس عرصہ میں ہلال سے بدر ہوتا ہی اور اور اُسکی صورتوں جو تغیر و تبدل ہوتی ہیں وہ ہمیشہ باقاعدہ اور ایک ہی ترتیب سے ہوتی ہیں

بعض ستارے ہمارے اُفق کے نیچے کبھی نہیں جاتے — موسموں کے تبدل ہمیشہ باقاعدہ ہوتے ہیں گرمی کے بعد برسات اور برسات کے بعد جاڑا آتا ہی — پانی پہاڑوں پر سے ہمیشہ بہتا ہی آگ ہمیشہ جلاتی ہی — درخت بیجوں سے پیدا ہوتے ہیں اور اُن سے پھر بیج نکلتے ہیں اور پھر اُن سے وہی درخت پیدا ہوتے ہیں ہر زمانہ میں ایک ہی طرح سے حیوانات پیدا ہوتے جاتے ہیں وہ بڑھتے ہیں بڑے ہوتے ہیں پھر مرتے چلے جاتے ہیں — غرض اسباب اور مسبب میں یا سبب اور اثر میں ایک ربط اور تعلق ایسا مستقل ہی کہ اُس کے سبب سے انسان کے دل میں نیچر کی ترتیب و نظم کا خیال پیدا ہوا — اور اسی نظم کے لحاظ سے اشیاء کا حال اُس نے بیان کیا پس جن چیزوں کا سبب ہم نہیں بیان کرسکتے تھے اُن کو ہم کہا کرتے تھے کہ وہ اتفاقی اور ناگہانی واقع ہوئے ہیں ٭

مگر جب انسان نے نیچر کی کتاب کو زیادہ غور اور خوض سے مطالعہ کیا تو اُسپر یہہ بات کہل گئی کہ فطرت میں ہمیشہ ایک ہی سلسلہ ترتیب کا رہتا ہی اور کوئی چیز جو ہمکو بے ترتیب اور بے قاعدہ واقع ہوتی ہوئی معلوم ہوتی ہی تو اُسکا سبب یہہ ہی کہ اُس کے اندر کوئی پیچیدگی ہوتی ہی — مگر اب کوئی آدمی بڑا ہی بیوقوف ہو کہ اُس کو یہہ یقین ہو کہ کوئی چیز اتفاق سے واقع ہوتی ہی یعنی کونسے اصلی حادثات ایسے واقع ہوتے ہیں کہ اُن کے اسباب معین اور مقرر نہیں — پس جب ہم اپنے محاورہ کے موافق یہہ کہتے ہیں کہ کوئی امر اتفاقی واقع ہوا تو اُس کا مطلب یہہ ہوتا ہی کہ ہم اُس کا سبب نہیں جانتے ہیں ہم اس کی دلیل نہیں جانتے کہ وہ خاص واقعہ کیوں واقع ہوا پس اتفاق یا ناگہانی دوسرا نام جہالت کا ہی ٭

مثلاً کچھہ ہوا چل رہی ہو اور کچھہ بوندیاں پڑ رہی ہوں ایک شخص اپنے گھر سے کسی سودا خریدنے کو بازار میں گیا ہو — وہ بوندیوں سے بچنے کے لیئے کسی درخت کے نیچے جا کھڑا ہو — اب ہوا زیادہ زور سے چلے اور اُسی درخت کا ایک ٹہنا ٹوٹ جاے اور وہ اُس آدمی کے کندھے پر گرے اور اُسے توڑدے تو اُس کو ایک واقعہ اتفاقی ہم اپنے محاورہ کے موافق کہینگے یعنی یہہ ایک اتفاق ہی کہ وہ شخص بارش اور ہوا میں گھر سے باہر نکلا اور پھر اُس درخت کے نیچے اور اُس کے اُس ٹہنے کے نیچے کھڑا ہوا جو اُس پر ٹوٹ کر گرا اور اُس کے شانہ کو توڑا — مگر اس واقعہ میں کوئی امر اتفاقی نہیں — ہوا کا زور سے چلنے کا سبب وہ طوفان ہی جو کرہ ہوا میں کئی سو میل پر اُٹھا ہوگا اور اُسنے کرہ ہوائی پر اپنا اثر کیا ہوگا — پھر ہر ٹہنی کا ہلنا اُس ہوا کے قواء میکینکسیہ کے موافق ہی جو وہ اُس سطح پر کرتا ہی جو اُس کے محاذی آئے اور پھر ٹہنے کا ٹوٹنا قوت ہوا اور ٹہنے کی قوت کی نسبت کے سبب سے ہی اور پھر اُس کا آدمی کے شانہ پر گرنا اور اُس کا توڑنا اور

اسباب طبعي پر موقوف هی اور پهر آدمي کا اُس مقام پر کهڑا هونا جهاں تهتا ٹوٹ کر گرا آخر سبب هی اُس سلسله اسباب کا جو بهترتیب نیچر واقع هوے اور اُس مقام پر کهڑا هونا هي اُس کے شانه کے ٹوٹنے کا سبب تها — غرض ساري باتیں اسباب مقررہ کے موافق جو اُسکے گهر سے باهر نکلنے سے اُس کے شانه کے ٹوٹنے تک واقع هوئیں ایک ترتیب اور فطرت کے موافق واقع هوئیں — مگر جو شخص ایسے دانا اور عالم نهیں هیں که وہ اس واقعات کے هر مرحله کي علول اور سبب کو سمجهه سکیں وہ اپني نادانی اور لاعلمي سے کهه دینگے که یهه ایک واقعه اتفاقي اور ناگهاني هی *

آجکل نهیني تال کے حادثه کو جو لوگ علم نیچر سے نا آشنا هیں ایک اتفاقي حادثه سمجهتے هیں لیکن جو علم سے واقف هیں وہ اُس کو بالکل نیچر کے نظم اور ترتیب کے موافق سمجهتے هیں اور بیان کرتے هیں *

راقـــــــم
محمد ذکاءالله
پروفیسر میور کالج الهآباد

قوانین تهذیب

تهذیب کے قوانین کي ضرورت — عادات طریقه — خصائل

سچي اور اصل تهذیب دل سے تعلق هی — اگر دل اچها هی تو خواہ مخواہ اُسکے باطني افعال ضرور اچهے هونگے — لیکن جیسا که لارڈ چسٹر فیلڈ نے لکها هی که اچهے خیال اور اچهي خلقت صرف ایک طور کي تهذیب هوتي هی لیکن عمدہ تربیت میں اور بهت سے نکتے هیں جو صرف عمدہ صحبت هي سے حاصل هوتے هیں *

جو چیز که شایستگي کے بالکل برخلاف هی وہ یهه هی که دوسرے کي قلبي کیفیت کي طرف که اُس کے دلپر کیا گذري هی بیتوجهي کرنا اور اُسکے معني سخت دل و خراب دل هونا هی ایک چور اور ڈاکه زن بهي همارا مال اگر شایستگي سے چرائے تو اُسکے دل کي نسبت کها جاسکتا هی که کسقدر اچهے دل کا تها کیونکه کچهه نه کچهه ضرور اُسکو همارے دل کي کیفیت سے آگاهي تهي وہ همسے کهیگا که هم مجبور هیں اس فعل کے کرنے پر اور همکو ضرورت هی لهذا یهه روپیه دیدو یا همسے لڑو اور اسطرح سے همکو موقع ملیگا سوچنے کا که هم اپنے تئیں وہ روپیه دیکر حفاظت میں رکهیں یا لڑیں — اور اسطرح سے هم اُسکو برے دل کا نه کهینگے گو چور کهینگے کیونکه کم سے کم اُس نے صرف یهه مهرباني کي که همکو اُس نے ایک خوف ناک لڑائي سے بچنے کا موقع دیا *

پس اس میں کچھہ شک نہیں ہی کہ اگر ایک شخص اچھا دل رکھتا ہی اور اُسکا خیال ہمیشہ دوسرونکی آرام رسانی کی طرف متوجہہ رہتا ہی اور اُسکی تمام کوشش اس طرف مبذول رہتی ہی تو اُسکو کچھہ زیادہ تربیت و تعلیم کی ضرورت نہیں ہی بلکہ صرف تجربہ کافی ہی — وہ بہت جلد اس امر کو دریافت کرلیگا کہ اُس کے فعل سے دوسرے کے دلپر تکلیف کا اثر ہوگا یا مسرت کا - اور جب کسی فعل میں وہ غلطی پائیگا وہ اُسکو کبھی نہ کریگا — وہ جب دیکھیگا کہ دانت کرید نے میں کچھہ ہرج نہیں ہی تو وہ کسی عام کھانے پر ایسا کریگا مگر وہ جب مقابل چہرونکو دیکھیگا کہ وہ کسیقدر متنفر ہوتے ہیں تو وہ فوراً اُس سے محترز ہوجاویگا - ایسے آدمی کو گو وہ بالکل نا تربیت یافتہ ہو اگر وقت اور موقع دیا جاوے تو وہ ایک جنٹلمین بن سکتا ہی لیکن مشکل یہہ ہی کہ ایسا دل کہاں ہی اور اگر کہیں ہی بھی تو تجربہ کہاں ہی اور اگر تجربہ کا انتظار کیا جاوے تو ایک عمر اسی میں گذر جائیگی اسوجہہ سے سوسئیٹی اور بھی خراب ہوگی پس ضرور ہوا کہ قوانین تہذیب بنائے جائیں جنسے ہمکو وہ حالات معلوم ہوں جو دلوں کے کوائف سے متعلق ہیں *

اب قوانین تہذیب کے بنانے میں ہم قوانین تمدن کے بنانے والوں کی نقل کرینگے — یعنی مثلاً جو شخص کہ دل سے ایماندار نہیں ہی وہ درحقیقت ایماندار نہیں ہوسکتا ہی بہت سے معزز آدمی بے ایمان ہوسکتے ہیں اگر اُن کو موقع ملے اور قانون کا ڈر نہو تاہم قانون آدمیوں کو کم سے کم ظاہر ہی میں ایماندار بنا سکتا ہی کیونکہ اس امر کا انتظار بیکار ہی کہ آدمی دل سے ایماندار بنیں اور اس اُمید پر قانون نہ بنایا جاوے *

پس اسیطرح سے تہذیب کی نسبت ایسے قواعد بنائے گئے ہیں جنسے انسان کے اخلاق و عادات عمدہ ہو جائیں -- کم سے کم یہہ ہی کہ ظاہر ہی میں اچھے ہوں کیونکہ اس کا انتظار تو بالکل بیکار ہی کہ سب دل اچھے ہوجائیں — پس جیسا کہ قوانین تہذیب تمکو ایسے طور سے بتا دیتے ہیں کہ جس سے ظاہر ہو کہ تم اچھا دل رکھتے ہو ویسا ہی قوانین تمدن تمکو بتاتے ہیں کہ اسطرح تم اپنے تئیں دیانت دار ظاہر کرسکتے ہو اب یہاں پر شاید کہا جاوے کہ اگر یہی تہذیب ہی تو یہہ ہمکو دورنگی و مکر سکھاتی ہی — مگر ایسا نہیں ہی تہذیب ایسے قواعد بتاتی ہی جو سوسئیٹی اور جماعت کی بہتری کے لیئے مفید ہوں کیونکہ اگر ہر شخص صرف اپنے دلکی خواہش کے موافق کام کرے تو دنیا کا انتظام درہم برہم ہو جاوے *

پس اب میں نہایت مضبوطی سے کہتا ہوں کہ اچھا چال چلن بیشک ایک نعمت غیر مترقبہ ہی آدمی کو چاہیئے کہ اولاً اپنی طبیعت میں ضبط پیدا کرے لیکن اگر وہ ایسا نہیں کرسکتا یا اُسنے ایسا نہیں کیا تو اُسکو ہرگز استحقاق حاصل نہیں ہی کہ وہ ایسی

صحبت میں آئے جس میں سلیم‌الطبع لوگ هیں کیونکه وه اپنے اوپر تکلیف سلامت روي کي نهین اوتها سکتا ●

اب کہا جا سکتا هی که چال چلن ایک عبا هی خصائل کي — اگر خصائل خراب هیں تو بہتر هی که عبا اوڑه لے به نسبت اس کے که برهنه پهرے اور جب تک که هم بالکل کامل هو جائیں اور جبکه وه وقت آئے که هم سب نیک هوجائیں اُسوقت تک بیشک ایک عبا یا قبا چال چلن کي عیب پوشي کے لیئے ضروري هوگي ●

عمده روش میں دو اُمور هیں — اپني عزت خود کرنا — اور دوسروں کا اعزاز کرنا — یهه امر نهایت مشکل هی که ان دونوں اُمور کي کوئي حد مقرر کیجاے — اور بتایا جاے که کہاں پر کون امر کسقدر کرنا چاهیئے لیکن قدرت کے موافق یهه هی که جو شخص اپني عزت خود کرتا هی دوسرے بهي اُس کي عزت کرتے هیں اور حقیقت میں یهه امر بلا سبب نهیں هی کیونکه وه جوهر پاک جو هم میں هی اور جسکي معرفت خدا کي معرفت کا ذریعه هی بلا اُس کے پهچانے کیونکر کوئي شخص حقیقتاً اچها هوسکتا هی — پهر اب اسلامي مسئله که اپنے همسایه کو اوتنا هي عزیز رکهو جیساکه اپنے تئیں یهه همکو بتاتا هی که ذاتي عزت کي انتها کہاں تک هی جہاں کہیں اپنے اعزاز نفسي اپنے تعصب اپني راے سے کسي دوسرے کو تکلیف یا اُس کے خیالات کو رنج پهونچنے لگے فوراً اُسکو دفع کردینا چاهیئے — هم کسقدر کثرت سے سنتے هیں که فلاں شخص بڑا لایق آدمي هی — مگر اُس کے چال چلن نا پسندیده هیں اسکے معني یهي هیں که وه شخص ذاتي عمده هی مگر اُسکو دوسرونکے دل کا خیال نهیں رهتا که وه اپنے کو قابو میں رکهے — وه اپني هي گرم جوشي میں بسبب نه هاتهه میں لینے دوسروں کے دلکے اپنے اُن عمده نتیجوں کو خراب کرتا هی جو وه حاصل کرسکتا تها ●

غیوري یعني آپ اپني عزت کرنا — بغیر اس صفت کے انسان علاوه اس کے که خراب اور ضعیف هی نا قابل شرکت صحبت هی — اور عدم غیوري سے دو خراب صفات انسان میں پیدا هوتي هیں خوشامد — و بز دلي — غیوري کبهي کبهي ایک نئي صورت پیدا کرتي هی که وه غرور هو جاتا هی جو عیب هی غیوري و غرور میں صرف ایک مرتبه کا فرق هی — غیوري وه هی که انسان اپني انسانیت سمجهتا هی اور اپنے اُس پاک جوهر کي قدر کرتا هی که جو خدا نے اُسکو صرف اشرف المخلوقات هونے کے لیئے عطا کیا هی اور جسکي حفاظت اُسکے سپرد هوئي هی اور وه طریقه اختیار کرتا هی جو خدا نے اُسکے اپنے معاشرت کے واسطے مقرر کیا هی — اور غرور وه هی جب ان اُمور میں سب سے زیاده سبقت لیجانیکا تهتن خیال میں پیدا هو جاے اور انسان اپنے کو دوسرے سے اعلی سمجهنے لگے جوانوں میں یهه عادت تکبر کي صورت میں هوتي هی — بڈهوں میں تدبر و وقار کي شکل میں هوتي

هی مگر کسیقدر افراط کے ساتھه - عورتوں میں خود بهنی اور مفاخرت کي شکل میں هوتي هی اکثر متوسط عمر کے لوگوں میں یهه عیب معاف کردیا جاتا هی مگر تاهم اُنکا بهي تکلیف ده وقار اور دل کو رنج پهونچانے والا تدبر صحبت کا خراب کرنیوالا هی — زیادہ غیر مضر لیکن نهایت حقارت انگیز عیب - جو اکثر شباب یا کسي اَوْر ابتدائي حالت میں هوتا هی وہ نخرہ هی اسکا سبب اکثر وهي خود نمائي هی — مردوں میں تو نهایت بڑا عیب هی کیونکه اس میں ایک زنانه پن پایا جاتا هی اکثر جوان لوگ جو عمداً توتلے بنتےهیں یا اپنے الفاظ کو چبا چبا کر نکالتے هیں یا وہ مقدس زاهد مولوي جو خواہ مخواہ اپني آواز کو باریک اور خفیف بنادیتے هیں — اور نیز وہ ظاهري مقدس لوگ جنکي نظر سے یهه امر معلوم هوتا هی که وہ سب کے گناهوں هي کو دیکھتے رهتے هیں اسیطرح سے اور هزارها قسم کے لوگ هیں یهه هرگز بهت دنوں تک دانشمندوں کي نگاہ میں معزز نهیں رہ سکتي *

یهه ظاهر هی که نیچر یا طبیعت میں بهي بهت خرابیاں هوتي هیں جنکو درست کرنا چاهیئے مگر جهاں کوئي خرابي نهووهاں نیچر هي کے مطابق کام کرنا چاهیئے - لیکن یهه میں ضرور کهونگا که کوئي عورت ایسي نهیں هی جو مردوں سے مخاطب هونے کے وقت کسي نه کسي قدر کچهه نزاکت آمیز ادائیں نه ظاهر کرے — مگر میں سمجهتا هوں که یهه امر عورات کے لیئے مطابق نیچر کے هی که مردوں سے مخاطب هونے کے وقت کچهه نه کچهه اداؤں میں فرق آجاے *

اب میں آپ کو چند مثالوں اُن خصائل کي دیتا هوں جن سے محفوظ رهنا چاهیئے — مثلاً ایک شخص هی صورت و قیافه سب اچها هی اور بیشک معلوم هوتا هی که عمائد وقت سے هی مگر اُس کے دماغ میں وہ نشه حکومت بهرا هی که وہ نه کچهه لحاظ و اعزاز جوان کا کرتا هی نه بڈهے کا جب وہ چلتا هی تو چهوٹے تیز قدم اُٹهاتا هوا نگاہ سے اُس کے هر شخص کي تحقیر ظاهر هوتي هی کیسي هي عمدہ راے اُس کے سامنے ظاهر کي جاے اُسکا جواب یهي هوگا " شاید اسکا نتیجه عمدہ هو " - " معاف کیجهیئیگا " مگر ان الفاظ سے یهه معني پیدا هوتے هیں که کیا بیوقوفي کي باتیں کرتے هو وہ ظاهر میں بد تهذیب نهیں هی مگر اُس کے هر لفظ سے یهه ظاهر هوتا هی که وہ بجز اپنے اور کسیکو نهیں سمجهتا اگر سعدي و فردوسي کا بهي کوئي کلام اُس کے سامنے پڑهے تو وہ اُسکي نسبت کلمه تحقیر هي کهیگا دوسرے صاحب هیں اُن کي کیفیت یهه هی که اُن کے مذاق کي کیسي هي بات کي جاے وہ بجز هاں یا نهیں کے اور کچهه جواب هي نه دینگے - جب وہ خود باتیں کرینگے تو گو الفاظ اُن کے کیسے هي شفقت آمیز هوں مگر معلوم هوگا که لڑ رهے هیں — بعض اشخاص ایسے هوتے هیں که جو بظاهر مجسم تهذیب هیں مگر اُن کي کیفیت یهه هی که کبهي کسي کے چهرہ کي طرف اچهي

طرح نہ دیکھینگے نگاہ شرمگیں ہمیشہ نیچی رہیگی الفاظ اسطرح سے آھستہ اور دبے ہوئے نکلینگے کہ جنسے شرم وحیا ٹپک رہی ہو - بعض ہیں کہ اُن کی رفتار و منش ایسی ہی جس سے یہہ پایا جاتا ہی کہ وہ تمام دنیا کو اپنے سامنے حقیر اور بیوقوف سمجھتے ہیں - بعض ہیں کہ ظاہر میں نہایت مہذب اور شایستہ اور نہایت متانت سے آپ کے پاس بیٹھینگے کہ آپ کے دلکو ایک مسرت ہو — مگر ایک دو منٹ کے بعد پھر دیکھیئے کیسے آزاد خیالات ظاہر کرتے ہیں اور کیسی بے پروائی سے وہ ہر ایک بات پر نکتہ چینی کرتے ہیں بلا اس ارادہ کے کہ کسی کے دلکو تکلیف پہونچے — اور ایسا خلاملا ظاہر کرینگے گویا برسوں کی ملاقات ہی اُن کی گفتگو فوراً یہہ ہوگی " فرمائیئے کل آپ فلاں جلسہ میں تھے کیا نازنین رقاصہ تھی جو لکھنؤ سے آئی تھی " — بعض اشخاص ایسے ہیں کہ اُن کی کیفیت یہہ ہی کہ اسقدر بلند آواز سے باتیں کرینگے کہ زمین کو اپنے شور و غوغا میں تہ و بالا کردیں اور اگر دس آدمی صحبت میں ہوں ایک دفعہ سب سے مخاطب ہونگے ایک بات ایک سے کہکے اور بلا انتظار جواب دوسری بات دوسرے سے کہینگے اور اسیطرح دومنٹ میں تمام صحبت کا دماغ پریشان کردینگے اور ایک بات کہینگے اور ایک قہقہہ لگائینگے اُن کے علاوہ اور بعض لوگ ہیں جنمیں اور خصایل برے پڑ جاتے ہیں مثلاً لوگ ہمیشہ مخاطب کے کوٹ کے بوتام پکڑلینگے اُن کی گھڑی کی چین دیکھنے لگینگے — بعض جب باتیں کرینگے مخاطب کے کسی حصہ جسم کو ضرور ہاتھہ لگائینگے — بعض باتیں مخاطب سے کرینگے نظر چھت پر رہیگی یا فرش پر یا کسی اَور چیز پر — بعض اپنی صورت ایسی بنائینگے جس سے معلوم ہو کہ یہہ شخص تکلیف کی حالت میں بیٹھا ہی — بعض باتیں کرنے میں ہلینگے یہہ سب امور بہت برے عیوب میں داخل ہیں خلاصہ یہہ ہی کہ طریقہ جو رکھا جاوے وہ ایسا ہو جس سے سہولیت ظاہر ہو نہ مصنوعیت اور سختی ٭

انسان کو ایک خاص وقار اپنے میں رکھنا چاھیئے مگر تاہم سادگی سے انسان کو صاف اور آزاد رہنا چاھیئے گفتگو سچی اور صفائی سے کرنا چاھیئے مگر نہ وہ جو دوسروں کو تکلیف دے باتیں اطمینان سے کرنا چاھیئے مگر آھستگی اور ملایمت سے انکسار و سہولیت سے - مگر استقلال سے خلاصہ یہہ ہی کہ انسان کا فعل مصنوعی نہونا چاھیئے اُس کے طریقہ خلقی ہوں جیسا تنہائی میں ہی ویساھی مجمع میں ہونا چاھیئے اِلا اگر کسی انسان کے خلقی طریقے خراب ہوں تو بیشک اُن کو اچھی حالت پر لانا چاھیئے لیکن طریقے مختلف حالات میں مختلف ہوتے ہیں - اپنے سے بزرگ اور اعلی درجہ کے لوگوں کے سامنے ہمکو ایک انکسار ظاہر کرنا چاھیئے مگر نہ بالکل غلاموں کی سی خاکساری عورتوں کے سامنے انسانیت اور نہایت شایستگی ظاہر کرنا ضرور ہی اپنے ماتحتوں کے سامنے مہربانی اور اخلاق ظاہر کرنا چاھیئے اپنے سے بالکل ادنی درجہ والوں سے ایک وقار ظاہر

کرنا چاهیئے مگر نه تکبّر بهر کیف هرایک امر کے واسطے موقع خود تجویز کرلینا چاهیئے مثلاً کیسا هي انسان عادتاً خوش طبع هو مگر کسي ماتم‌پرسه یا غمي کے جلسه میں هرگز کوئي کلمه خوش طبعي کا نه کهنا چاهیئے یا کیسے هي غم میں هو اور عزیز قریب هي کیوں نه مرگیا هو مگر جب کسي جلسه مسرت میں جاوے تو کهیں اپنے چهره کو غمگین نه بنانا چاهیئے *

وقار انسان میں ایک بهت ضروري چیز هی مگر جوان میں افراط سے نه چاهیئے اور نه وه وقار چاهیئے جو همارے بعض مولویوں میں هوتا هی یعني اُنکو کوئي هنستے نهیں دیکهتا یهه بهي غلط هی که قد و قامت و کشیدگي وقار کے لیئے ضرور هی چسٹر فیلڈ جو اپنے زمانه کا اعلی درجه کا شایسته اور مهذب شخص ولایت میں تها صرف پانچ فٹ کا قد رکهتا تها — مگر هاں جسم کا ایک سوڈول حیثیت سے رکهنا جو کم سني میں ورزش کي عادت ڈالنے سے حاصل هوتا هی ایک ضروري چیز هی — جسم کے سو ڈول رکهنے سے یهه مراد نهیں هی که استقدر تنے که پشت خالي هوجاوے — سر کو شانوں کے بیچ میں سیدها رکهنا چاهیئے که کسي خاص طرف جهکا نرهے کهڑے هونے میں ٹانگیں سیدهي رکهنا چاهیئے یا ایک میں کسیقدر خم هو مگر ٹانگیں پهیلا کر کهڑا هونا بهت معیوب هی چلنے میں بهت قدم آهستگي اور مضبوطي سے پڑنا چاهیئے تاکه اوپر کا جسم تهڑا نهونے پاوے اور هاتهونکو هلانا معیوب هی اور اپني پاکٹ میں هاتهونکو ڈالکر بهي چلنا معیوب هی اور هاتهونکو لوهیکي سلنے کي طرح سیدها رکهکر چلنا بهي داخل عیب هی اور قدم بهت پهیلاکر رکهنا پسندیده نهیں هی *

خلاصه یهه هی که همیشه چلنے اور بیٹهنے میں انسانکو اپني طبعي حالت پر رهنا چاهیئے کسي قسم کي مصنوعي کیفیت پیدا کرنا عیب هی — ایک نهایت ضروري او عمده خصلت باتیں کرنے میں ایک خفیف تبسم هی جس سے آنکهوں اور چهره سے محبت او اخلاق مخاطب پر ظاهر هوتا هی عام اس سے که مخاطب برابر درجه کا هو یا کم اُسے ک درجه والوں کے ساتهه تبسم کرنا اور بهي ضروري هی مگر یهه تبسم ایسا هونا چاهیئے جو خلاف موقع یا مخل گفتگو نهو — عورتوں کے ساتهه باتیں کرنے میں یهه تبسم اور بهي صاف هونا چاهیئے — دوسرے کي بات کے سننے کے وقت ایک خاص توجهه ضروري هی جس سے ظاهر هو که قایل کے کلام سے سامع کو ایک خاص لطف حاصل هورها هی گو وه کلام کیسا هي واهیات اور بے موقع کیوں نهو مگر سامع کو کم توجهي ظاهر کرنا نه چاهیئے گفتگو کر میں همیشه ایک کو دوسرے کي طرف دیکهنا چاهیئے ایسي طرح سے نشست بهي نهایت معیوب هی جس سے دیکهنے والے کو معلوم هو که یهه شخص تکلیف میں بیٹها هی جیسا ک کرسي کے کناره پر بیٹهنا — اور اس قسم کي نشست بهي بري هی جس سے که نهایت خلا و م

ظاہر ہو مثلاً کرسیؔ پر تکیہ لگا کر لیٹ جانا ٹانگیں آگے کو پھیلا دینا داخل عیب ہی جبتک
کہ بے تکلفی نہوجاوے اور بالکل پھر سمیٹ کر اور زانو کو پکڑ کر بیٹھنا بھی خلاف تہذیب ہی
کرسی کو ہلانا اور چر چرانا مجردؔ آدمیونکے کمرہ میں لایق معافی ہو مگر عورتوں کی
ملاقات کے کمرہ میں معیوب ہی — اگر کوئی چھڑی وغیرہ ہاتھہ میں ہو اُسکو راہ میں
ہلانا یا بغل میں دبا لینا معیوب ہی — گفتگو کرنے میں ہاتھہ یا شانونکو ہلانا انگریزوں
میں نہایت ہی عیب ہی اور اسی طرح ہاتھہ کو ہاتھہ پر یا میز خواہ کسی چیز پر مارنا
یا اُنگلیاں چٹکانا یا گفتگو میں مخاطب کے جسم پر کسی شی کا نشان بتانا عیب ہی
اور گفتگو میں کیسی ہی بحث طوالت کرجاوے مگر آواز میں درشتی یا سختی
نہ آنا چاہیئے *

اب میں اُن خصائل کا ذکر کرتا ہوں جو صحبت میں دوسروں کو تکلیف پہونچاتی
ہیں مثلاً جلسہ میں ناک یا کان کریدنا نہایت معیوب ہی — ہر ایک حصہ جسم کا
غسل خانہ میں صاف کرلینا چاہیئے اسی طرح دانت کریدنا گو کسی زمانہ میں انگریزوں
میں بہت عمدہ سمجھا جاتا تھا مگر اس زمانہ میں عیب سمجھا جاتا ہی علاوہ اس کے
سر یا جسم کا کوئی حصہ کھجلانا صحبت میں نہ چاہیئے یہاں تک کہ جسم کو اگر
کوئی کیڑا وغیرہ کاٹتا ہو تاہم اُس کو ضبط کرے اور اُس وقت صحبت میں نہ کھجلاوے
اور ناخونوں کو دانتوں سے کاٹنا صرف ایک نحس ہی فعل نہیں ہی بلکہ انگلیوں کو
بد شکل بنا دینا ہی اسی طرح ناک صاف کرنے میں ہمیشہ خیال رکھنا چاہیئے کہ آواز
نہ نکلنے پائے اور رومال سے صاف کرنا چاہیئے نہ یہہ کہ آستین یا دامن سے رومال کا کام
لیا جاوے اور جب چھینک آوے تو رومال کو منہہ پر رکھنا چاہیئے — اٹلی اور جرمن
میں اور فرقہ زارغان انگلستان میں اب تک بعد چھینک کے مبارکباد دینے کی رسم ہی *

چھینک کے ذکر پر اب مجھے ناس لینے کا ذکر یاد آیا یہہ رسم ولایت میں بہت
قدیم ہی اور اب تک بعض بڈھوں میں مروج ہی مگر اس کے خراب ہونے میں کوئی
شک نہیں اس وجہہ سے جوان آدمیوں کو اس کا اختیار کرنا نہ چاہیئے *

اب میں اُس خوشبودار نباتاتی شی کا ذکر کرتا ہوں جس کا عمدہ سے عمدہ پائپ
میں پیا جانا مسٹر ریلی نے ایجاد کیا ہی جس سے عورتیں نفرت کرتی ہیں جس کی
بو سے جوان عورتوں کو دشمنی ہی — جس کے عام رواج کی اب انتہا نہیں رہی لیکن
جو تھکے ہوئے آدمی کا مفرح ہی قلب کی حرارت کا تسکین دینے والا ہی سستی کے لیئے
ایک عمدہ حیلہ ہی — حکماء کا ساتھی ہی میں اس کی نسبت صرف اس قدر کہتا
ہوں کہ حالت اعتدال میں یہہ غیر مضر ہی لیکن حالت اعتدال کیا ہی ہر شخص
اُس کو بطور خود سمجھہ سکتا ہی سوشیل خیالات کی رو سے میں یقین کرتا ہوں کہ

حالت اعتدال میں طبیعت اور غصہ کا مسکن ہی مگر اس میں شک نہیں ہی کہ
اس سے زیادہ عورتوں کا اور کوئی رقیب نہیں اور اس وجہہ سے عورتوں کے کمرہ میں پینا
نہایت ناجایز ہی گو امریکہ میں لوگ ایسا کرتے ہیں مگر انگلستان میں جس صحبت
میں کہ عورتیں ہوں وہاں کبھی چرٹ نہ پیا جاویگا - چونکہ اس قدر احتیاط ہی لہذا
اُس کے واسطے قواعد مقرر کیئے گئے ہیں یعنی جہاں عورتیں جمع ہونگی کوئی شخص نہ
چرٹ پھونکیگا نہ کسی دوسروں سے صلاح کریگا - اگر اُن عورتوں کو معلوم ہوگا کہ تھوڑی دیر
میں تمکو چرٹ کی ضرورت ہوا چاہتی ہی مثلاً باغ وغیرہ میں وہ ایسا کرینگی کہ تمکو
باہر آکر چرٹ پینے کا موقع ملے - اور دن کو سڑک پر بھی چرٹ پینا معیوب ہی اور
ایسے کمرہ میں بھی نہ پینا چاہیئے جس میں عورت رہتی ہو اور اسی وجہہ سے ایک
اچھا مہذب آدمی جس کے ساتھہ عورتیں ہونگی وہ اپنے کھانے کے کمرہ میں چرٹ
نہ پھونکیگا اور کسی عام مقام پر جہاں عورتوں کی گذرگاہ ہو مثلاً پھولوں کی نمایش گاہ وغیرہ
میں بھی چرٹ پینا معیوب ہی — ہر شخص ریل گاڑی میں باوجود ممانعت کے بھی
چرٹ پی سکتا ہی اگر اُس میں کوئی عورت نہو اور جو مرد ہوں اُن کی اجازت حاصل
کی گئی ہو اور عورت اجازت بھی دے تب بھی چرٹ پینا نہ چاہیئے - بند گاڑی میں ہرگز
چرٹ پینا جائز نہیں اور کھلی گاڑی میں کسی جلسہ پکنک کے وقت معاودت میں باجازت
دوسروں کے پی سکتا ہی اور تھیٹر اور چرچ یا گھوڑ دوڑ کے مکان میں چرٹ پینا بالکل
ممنوع ہی اور ایسی جگہہ بھی چرٹ پینا نہ چاہیئے جہاں کہ معلوم ہو کہ دوسروں
کو ناگوار ہوگا کسی ہوٹل کے کافی روم میں بھی پائپ پینا ممنوع ہی اور کسی پادری
کے سامنے بغیر اُس کی اجازت کے پینا نہ چاہیئے — اور کسی پادری سے چرٹ پینے کی
صلاح کرنا بالکل نا جایز ہی لیکن اگر تم چرٹ پیؤ یا چرٹ پینے والوں کی صحبت میں
ہو اور تم کو وہی کپڑا پھر عورتوں کے سامنے پہننا ہو تو تمکو چاہیئے کہ اُن کو چرٹ پینے
کے وقت بدل ڈالو — میزبان جو تم سے چرٹ پینے کی صلاح کریگا وہ تم کو ایک پورانا
کوٹ بھی اسی مطلب کے لیئے دیگا - جب چرٹ پی چکو تو کلی کرو اور اگر ممکن ہو تو
دانتوں کو بھی صاف کرو اور کسی غیر کے مکان میں بغیر اُس کی اجازت کے کبھی چرٹ
نہ پیؤ اور اُن سے اجازت نہ طلب کرو اگر اُس گھر میں کوئی عورت ہی اور جب چرٹ
پیؤ تو جو شخص پاس موجود ہی اُسکی بھی صلاح کرلو اگر وہ کوئی پادری نہو - جب تمکو
کوئی چرٹ دے خواہ اچھا ہو یا برا بغیر کچھہ کہے ہوئے اُس کو پیؤ *

تھوکنا نہایت معیوب ہی اس کی نسبت زیادہ لکھنے کی کوئی ضرورت نہیں - اس کے
علاوہ اور بھی چھوٹی چھوٹی باتیں صحبت میں معیوب ہوتی ہیں مثلاً بہت زور زور سے دم
کھینچنا یعنی سانس لینا یا میز کو ٹانگ سے ہلانا یا انگلی چٹخانا یا صحبت میں سیٹی بجانا *

اب میں چند اُصول عامہ بیان کرتا ہوں جن کا خیال ہمیشہ رکھنا چاہیئے ایک تو افراط و تفریط عادت کی بری ہی خواہ وہ عادت اچھی ہو یا بری معافی چاہنا ایک تہذیب کی بات ہی مگر اس میں یہہ افراط کردینا کہ ہر بات میں یہہ لفظ شامل ہی معاف کیجیئے — ہر امر پر کہا جاتا ہی کہ معاف کیجیئیگا — یہہ کانوں کو برا معلوم ہوتا ہی اگر کوئی امر خلاف ہم سے ہوگیا تو ایک دفعہ کسی ایک شخص سے جس سے اُس بات کو تعلق ہو کہدینا کہ معاف کیجیئیگا کافی ہی نہ یہہ کہ اُس معافی کو ہزار بار چاہنا — اخلاق بہت عمدہ بات ہی اور دوستی بھی بہت ضروری چیز ہی مگر اُس کو اسقدر افراط سے ظاہر کرنا کہ جو مصنوعی معلوم ہونے لگے اگر وہ سچی بھی ہی تب بھی اُسکا اسقدر اظہار عیب ہی *

دوسرا اصول یہہ ہی کہ جس زبان میں ہم گفتگو کرتے ہیں اُس زبان کے علم ادب کو اچھی طرح جاننا یہہ بھی ایک بہت ضروری چیز ہی اگر ہم انگریزی صحبت کے شایق ہیں تو ہمکو لازم ہی کہ انگریزی زبان کے علم ادب کو اعلی درجہ پر حاصل کریں — انسان اُن لوگوں کی نگاہ میں کامل عزت نہیں حاصل کرسکتا جنسے کہ وہ ہم کلام ہی اگر اُس زبان میں وہ کامل نہیں ہی جس میں وہ گفتگو کررہا ہی *

اور ہمیشہ آواز اور ہنسی اور گفتگو میں ایسی نرمی اور خلق اور خوش طبعی ہونی ہونا چاہیئے جو لوگوں کے کانوں آنکھوں دلوں کو اچھی معلوم ہو — اب میں کچھہ مختصر ذکر سوسئیٹی یعنی صحبت یارانہ کا کرتا ہوں اور ذکر ہوچکا کہ صحبت صرف اچھے اخلاق اور اچھے مرتبہ اور اچھی عادت کے لوگوں سے ہوسکتی ہی اور یونہیں ہونا چاہیئے — عالم و جاہل مہذب و ناشایستہ خلیق و مغرور افسر و چپراسی کی صحبت کبھی چل نہیں سکتی نہ اُسمیں کوئی حظ فریقین کو ہوسکتا ہی — اگر ہو بھی تو صرف ظاہری ہوگی اور کسی نہ کسی فریق کو نقصان پہونچائیگی — ہماری قوم میں جو عیب جوئی اور بدباطنی اور مختلف مزاجی کا معدن ہی اسکی یہی وجہہ ہی کہ ہماری صحبت اور دوستی عام ہی اور جلد ہوجاتی ہی — اگر ہمیشہ ہم مزاج اور ہم مذاق اور ہم خیال اور ہم درجہ لوگوں کی صحبت اور باہمی دوستی ہوا کرے تو کوئی ضرورت ہی؟ اِن عیوب کی نہ رہے — زید اور عمر اگر ہم مزاج اور ہم درجہ لوگ ہیں اور باہم دوست ہیں تو کبھی ایک دوسرے سے ملول نہ ہوگا کہ عیب جوئی کی ضرورت پڑے — بہر کیف سوسئیٹی صرف دوستونکی ہونا چاہیئے *

اب سوسئیٹی کے اداب یہہ ہیں جب کسی مجلس میں جاؤ تو ضرور ہی کہ اپنے پیشہ و مرتبہ کے خیالات کو چھوڑ دو کیونکہ مجلس میں یعنی سوسئیٹی میں برابری درکار ہی خواہ اصلی ہو یا ظاہری اور اپنے پیشہ یا عہدہ کی خصوصیت ظاہر کرنا اس

برابری کو بگاڑ دیتی ہی اسی طرح سے اپنے رتبہ و حسب نسب و مرتبہ و لیاقت وغیرہ کا بھی کچھہ خیال نہ کرو سوسئیٹی میں ایسے داخل ہو جیسے پلٹن میں سپاہی نہ بطور ایک افسر کے اگر لوگ تم سے خوش ہونگے تو تم کچھہ دنوں میں افسر ہو جاؤگے ان باتوں کا خیال رکھہ کر سوسئیٹی کے ڈرائنگ روم میں داخل ہو اور حتی‌المقدور سب کو خوش کرنے کی کوشش کرو عام مہربانی اور نفس کشی سے سب سے پیش آؤ اور اُنھیں لوگوں سے باتوں میں مشغول نہو جاؤ جن کو تم پسند کرتے ہو بلکہ اُن کو بھی باتوں میں لگا لو جو الگ بیٹھے ہوں یا رنج میں ہوں یا جن سے اور لوگ باتیں نہ کرتے ہوں لوگوں کے خاص تعصب کا بھی بہت خیال رہے ! یکایک ایسے مضمون نہ چھیڑ دو جس سے اَوروں کو رنج ہو مثلاً اگر کسی جوان عورت سے بات کرنے لگو تو ہائی چرچ یا لوچرچ کو برا نہ کہو عمر رسیدہ شریف سے وگ یا ٹوری کو برا کہنے کی گفتگو نہ شروع کرو اگر کسی بیاہی عورت سے باتیں کرو تو بچوں کی شکایت نہ کرو اسی طرح سے اَوروں کی خواہشوں و ضرورتوں کے علم کو بہم پہونچانے کی کوشش کرو *

اول مرتبہ جو کسی سے ملاقات ہو نہایت خلق سے پیش آؤ مگر کسی مذاق پر ایک دم سے نہ ہنس پڑو نہ گنواروں کی طرح قہقہہ مارو بلکہ نرم و آہستہ آواز سے بولو عورتوں میں خوش آوازی خوبصورتی سے بڑھکر ہی — جیسا موقع دیکھو ویسی ہی گفتگو اختیار کرو — جب میز پر کھانا کھانے بیٹھو تو دانشمندانہ اور سنجیدہ باتیں کرو جب کہیں پکنک میں ہو تو خوشی اور دل لگی کی باتیں کرو — دوسرے یہہ کہ سوسئیٹی میں ایک ہی قسم کے لوگوں کی طرف مخاطب نہو جاؤ چاہے تمہیں اُن کی مجلس پسند ہو یا نہو مگر تم بڈھے اور جوان منصب دار و غیر منصب دار ضعیف و جوان عورت سے سب سے یکساں پیش آؤ اس سے تمہاری خوش خلقی پائی جائیگی اور اکثر لوگونکے دل بہلینگے بعض موقع پر جب کسی مجلس میں گفتگو بند ہوگئی ہو تو کوئی ایسا عام مضمون چھیڑ دو جس سے کہ سب لوگ عام فایدہ اوٹھائیں اگر کوئی چھوٹی مجلس یعنی پارٹی ہو تو اُس میں ضرور ہی کہ جو بات ہو عام ہو ایسے موقع پر کسی ایک شخص کی طرف مخاطب نہو نہ ایسے لوگوں و مقامات و چیزوں کا ذکر کرو جس سے کہ وہاں کم لوگ واقف ہوں مثلاً اگر کسی کے یہاں جاؤ اور وہاں دو ایک اچھے لوگ بھی موجود ہوں تو فلاں شیخ صاحب یا فلاں میر صاحب کا ذکر نہ چھیڑو بلکہ اخباروں کا ذکر کرو جسکو ہرشخص نے پڑھا ہی یا عام معاملات کا ذکر کرو جس میں کہ ہر شخص کم و بیش واقفیت رکھتا ہو *

صرف باتوں سے بد خلقی نہیں پائی جاتی ہی بلکہ اپنی عادت و طریقہ و نظر کو بھی درست کرلینا چاہیئے لیکن اگر بد قسمتی سے ایسے لوگوں میں جاپڑو جو کہ خوش

طریقه نہیں ہیں تو وہاں کسي خاص عادت پر زور دینا برا ہی مثلاً اگر تم کہیں دعوت میں بلائے گئے ہو اور تمہارے میزبان اور باقي مہمان کہانے میں کسي خاص چیز کا استعمال نہیں کرتے تو تم وہاں ویسے ہي کرو یا مثلاً جرمني [میں قاعدہ ہی که نمکدان سے نمک چمچوں سے نہیں نکالتے ہیں تو تم بھي اپني چھري یا کانٹے سے نمک نه نکالو - یہه مثل وہ ہی جیسا دیس ویسا بھیس — لیکن ایسي کوئي بري بد تہذیبي نه کرنا چاہیئے جو اُس ملک والے کرتے ہوں مثلاً امریکه میں دستور ہی که کمروں میں تہوکا کرتے ہیں تمکو ہرگز ایسا نه کرنا چاہیئے ●

آگے تمکو ظاہر ہوگا که کیا باتیں کرنا چاہیئیں اور کس سے پرہیز کرنا چاہیئے اگر تم خوش خلق ہونا چاہتے ہو تو تمہیں سیکھنا چاہیئے اور اُنپر عمل کرنا چاہیئے تاکه سب لوگ تم سے محبت کرنے لگیں جن لوگوں سے تم سوسئیٹي میں مخاطب ہوئے ہو تمہاري تعریف کرینگے اور پھر پارٹي میں تم بلائے جاؤگے اور چاہے تمہارا حسب و نسب و مرتبه کچھه ہي ہو لوگ تمہاري نسبت یہي کہینگے که فلاں شخص نہایت خلیق ہی اور تمہیں اعلی سوسئیٹي میں لے جاوینگے علاوہ اسکے تمہارے جي کو خود خوشي ہوگي که کتنوں کے رنج و فکر و مصیبت کو تمنے دور کیا ہوگا ●

راقـــــــم

مہدي حسن منصف

رائے بریلي اودھ

اصول تمدن

یوٹلٹي یعني رفاہ عام کے اصول

مقنن کا مقصد دلي یہه ہونا چاہیئے که فائدہ عام ہو اور عام یوٹلٹي اُس کے دلایل کا مبني ہونا چاہیئے — خلق الله کا اصل فائدہ دریافت کرنا یہي اصل تمدن ہی — علم تمدن صرف یہي ہی که بہتري اور فوائد کے حاصل کرنیکے وسائل دریافت کیئے جائیں — اصول یوٹلٹي بالمعني الاعم کي بہت کم مخالفت کي جاتي ہی بلکه یہه ایک شی مشترک درمیان علم اخلاق اور علم تمدن کے سمجھي جاتي ہی لیکن یہه امر که تقریباً تمام لوگ اس اصول کو تسلیم کرتے ہیں صرف ظاہر ہي ہی ایک ہي طرح کے خیالات اس اصول کي نسبت نہیں ہیں اور نه ایک ہي طرح کي قدر و منزلت اس اصول کي ہی — اور نه ایک ہي قسم کا اور منطقي طریقه دلایل کا اس اصول سے پیدا ہوتا ہی — اسکو وہ قوت دینا جو اس کے لیئے ہونا چاہیئے یعني اُسکو تمام طریقه مباحث کي بنا گرداني کے

لیئے تین شرایط ضرور هیں (۱) لفظ یوتلٹي کے لیئے ایک صاف و معین معني مقرر کیئے جائیں اور تمام وہ لوگ جو اس لفظ کو استعمال کریں اس کے ایک هي معني لیں — (۲) نہایت سختي سے هرایک دیگر اصول کو بالکل خارج کردینا چاهیئے تاکہ اس اصول کي یکتائي و افضلیت قایم هو — عام طور سے اس اصول کي تصدیق کرنا کوئي چیز نہیں هی بلکہ اس اصول کو بلا کسي استثنا کے تسلیم کرنا چاهیئے — (۳) ایک اخلاقي حساب کا طریقہ دریافت کرنا چاهیئے جس سے ایک هي طرحکا نتیجہ نکلے — اس اصول یوتلٹي سے بعض لوگ جو مخالفت کرتے هیں اُسکي وجہہ یہہ هی کہ دو اور غلط اصول بھي مروج هیں جو کبھي ظاهراً اور کبھي باطناً طبایع کو اپني طرف کھینچ لیجاتے هیں اور انسان کي راے اُن کي وجہہ سے غلطي میں پڑجاتي هی — اگر یہہ دونوں اصول بتلا دیئے جائیں اور خارج کردیئے جائیں تو پھر اصول یوتلٹي روشن اور صاف رہ جاے اور مضبوط هوجاے — یہہ تین اصول یعني ایک اصول یوتلٹي اور دو وہ غلط اصول مثل تین سڑکوں کے هیں جو اکثر مقام میں هرایک دوسرے پر سے هوکر گذرے هوں مگر مقام مقصود تک اُن میں سے صرف ایک هي سڑک پہونچا سکتي هو اور مسافر اکثر ایک سڑک پر سے دوسري سڑک پر هو رهتا هو اور اس گھوم گھام میں اپني نصف طاقت اور نصف وقت کھوتا هو لیکن اصلي راہ جو هی وہ بہت آسان هو اُسپر میل کے نشان مستقل طور سے بنے هوں جن پر زبان معروف میں پتہ لکھا هوا هو جسکو سب سمجھہ سکیں اور جو مٹ نہ سکے اور جو دو غلط سڑکیں هوں اُنپر مشتبہ حروف میں خلاف پتہ تحریر هو — خیر یہہ تو استعارات تھے اب میں اُس اصول اور اُسکے دونوں مخالفین کا مفصل ذکر کرتا هوں — فطرت نے انسان کو مسرت و رنج کي حکومت و ماتحتي میں کیا هی انہیں پر تمام همارے خیالات اور هماري رائیں اور همارے سلسلہ زندگي کا تعین منحصر هی — اور جو شخص یہہ ظاهر کرتا هی کہ وہ مسرت و رنج کي حکومت میں نہیں رهنا چاهتا وہ شخص خود نہیں سمجھتا کہ وہ کیا کہہ رها هی — عین اُسوقت جس وقت کہ وہ کسي بڑي مسرت سے پرهیز کرتا یا کسي سخت مصیبت کو عمداً اپنے اوپر لیتا هی درحقیقت اُسوقت بھي وہ مسرت کي تلاش کررها هی اور رنج سے اپنے تئیں بچاتا هی مثلاً جوگي یا وہ لوگ جو دنیا اور حظوظ نفساني کو ترک کردیتے هیں گو بظاهر وہ مصیبت کو اوٹھاتے هیں اور مسرت سے پرهیز کرتے هیں مگر اعتقاد دلي اور خواهش قلبي اُن کي یہہ هوتي هی کہ اُس کے عوض میں وہ آخرت میں راحت و مسرت پائینگے — اور عذاب آخروي سے اُنکو نجات ملیگي — پس یہہ بھي ایک تلاش مسرت اور حفظ از رنج هی پس علم اخلاق کے جاننے والے اور علم سیاست مدن کے ماهرین کو لازم هی کہ ان دایمي اور غیر ممکن الاحتراز کیفیات کي تفتیش کریں — اصول یوتلٹي هرایک چیز

کو انہیں دونوں کیفیات قلبي کے ماتحت کرتا هی - یوتلٹي یعني رفاہ عام ایک ملهم اور غور مشرح اصطلاح هی رفاہ کا لفظ حاصل بالمصدر هی اس سے ایک شی کي خاصیت اور اُسکا میلان بحفظ از شر واستفادہ خیر مستنبط هوتا هی - ضرر کیا هی ایک رنج هی یا سبب رنج هی اور فائدہ ایک مسرت هی - یا سبب مسرت هی - جو چیز که کسي شخص کي غرض اور اُسکے فائدہ کے موافق هی وہ اُس شخص کے مجموعہ مسرات کو بهي بڑهاتي هی اسیطرحپر جو چیز که کسي جماعت کي غرض اور اُسکے فوائد کے مناسب هی وہ اُن لوگوں کے مجموعہ مسرات کو ترقي دیتي هی جو اُس جماعت میں داخل هیں — (اصل) وہ ابتدائي خیال هی جو ابتدا اور مدار کسي قسم کي تقاریر کا هو محسوسات میں سے اسکي تمثیل اُس نقطه معینه کي هوسکتي هی جہاں زنجیر مساحت کي پہلي کڑي اٹکائي جاے ایسي اصل کو بدیهي هونا چاهیئے تاکه اُس کي تشریح و تبئین اُسکو مقبول انام ومسلم علی الخواص والعوام کرے — یہي حال علم ریاضي کے اصول متعارفه کا هی اُنکو براہ راست ثابت کرنے کي ضرورت نہیں هوتي بلکه اسي قدر دکها دینا کافي هی که اُن سے بلا اسکے که انسان غلطي میں پڑے انکار نہیں کیا جاسکتا - یوتلٹي کے منطق اس امر پر محول هی که کل تطبیقات قضایا صرف مسرت و رنج کے حساب اور تقابل پر مبني هوں اور کسي دوسرے خیال کو اس میں دخل نہو — میں اصول یوتلٹي کا ایک طرفدار هوں کیونکه میں گورنمنٹ اور شخصي فعل کے پسند اور ناپسند یعني اُس کے اچھے یا برے هونے کا موازنه صرف فعل مذکور کي اُس قابلیت سے کرتا هوں جس سے که وہ مسرت یا رنج کو پیدا کرسکتا هی یعني اگر اُس میں به نسبت رنج کے مسرت پیدا کرنے کي طرف زیادہ میلان هو تو وہ فعل اچها هی اور اگر اُس کے خلاف میلان هی تو وہ فعل برا هی — جب میں الفاظ انصاف و غیر انصاف اخلاق و خلاف اخلاق و خیر و شر کا استعمال کرتا هوں تو یہه استعمال ان الفاظ کا بالمعني الاعم هی یہه جامع هی اُس خیال رنج و مسرت خاص کو جو کسي فعل سے پیدا هوں جب میں کہوں که یہه فعل انصافانه هی اس کے معني یہه هیں که اُس فعل سے زیادہ مسرت پیدا هوتي هی — اور یہه بهي معلوم رهے که میں همیشه ان الفاظ مسرت و رنج کو اُن کے ظاهري اور معمولي معنوں میں استعمال کرتا هوں میں کبهي اُن کے معنوں میں اپني راے کے بموجب تاویل نہیں کرتا که میں کسي خاص مسرت کو خارج کردوں یا کسي خاص رنج کے وجود سے انکار کروں - اس بابت نه همیں کسي اصلاح کي ضرورت هی نه کسي استعارہ و تشبیہات کي نه اس میں افلاطون کي کتب کا دیکهنا ضروري هی نه ارسطاطالیس کي — مسرت وہ چیز هی جس کو هر شخص مسرت سمجهے — رنج وہ چیز هی که جس کو هر شخص رنج سمجهے کاشتکار هو یا بادشاہ جاهل هو یا حکیم — جو شخص که اصول یوتلٹي کا پیرو هی

وہ اتقا کو صرف اس وجهہ سے اچها سمجهتا هی کہ اس سے مسرت منتج هوتي هی اور غیر اتقا کو صرف اس وجهہ سے برا سمجهتا هی کہ رنج اُس سے منتج هوتا هی ●

اخلاقي اچهائي ایک اچهائي هی صرف اس وجهہ سے کہ اُس میں طبعي بهلائي پیدا کرنے کي قابلیت هی اخلاقي برائي ایک برائي هی صرف اس وجهہ سے کہ اُس میں طبعي برائي پیدا کرنے کا مادہ هی - لفظ طبعي سے میري مراد مسرت و رنج روح و مسرت و رنج حواس هی — میں آدمي کو اُس کي اُس معمولي خلقت و حیثیت میں لیتا هوں جو وہ درحقیقت هی — اصول یوٹلٹي کا طرفدار اگر کسي ایسے فعل کو جس سے رنج بہ نسبت مسرت کے زیادہ پیدا هوا فعل حسنہ کي فہرست میں داخل پاوے تو وہ بلا تامل اس فعل کو جو صرف بظاهر افعال حسنہ کي فہرست میں لکها هی اُتهاکر افعال قبیحہ میں داخل کردیگا اور وہ کبهي اپنے تئیں اس عام غلطي میں نہ پڑنے دیگا اور ایسي تدبیر کو کبهي پسند نہیں کریگا جس سے جهوٹے افعال حسنہ کسي حقیقي فعل حسن کے قایم رکهنے کے لیئے کام میں لائے جاویں اگر وہ کسي فہرست جرایم میں کسي ایسے افعال کو پائیگا جو نہ اچها هی نہ برا یا کسي ایسي مسرت کو پائیگا جو کسي کو ضرر نہیں پہونچاتي هی تو وہ بلا تامل اُس فعل کو فہرست جرائم سے نکال کر افعال جائز میں رکهیگا اور وہ همیشہ اُس شخص پر رحم کریگا جو ایسے جهوٹے جرم کا مجرم قرار دیا گیا هو اور ایسا غلط مجرم جو اپنے مدعي سے نفرت رکهتا هی اس نفرت میں وہ بهي همدردي اُس مجرم بے قصور کي کریگا ●

اصول رهبانیت

یہہ اصول بالکل دشمن اور مخالف اُس اصول کا هی جس کا میں ابهي ذکر کر رها تها جو لوگ اس کے پیرو هیں وہ مسرت سے نفرت کرتے هیں اور بهاگتے هیں — اُن کي نظر میں هر ایک چیز جو حواس کو شگفتہ کرے اور اُن کي خواهشوں کو پورا کرے وہ ایک خراب چیز هی — اُن کے نزدیک اخلاق حسنہ عزلت گزیني اور ترک دنیا پر مبني هی اور اتقا اپنے تئیں خاک میں ملا دینے پر منحصر هی - خلاصہ یہہ کہ وہ پیروان اصول یوٹلٹي کے بالکل برعکس هیں وہ ان چیزوں کو پسند کرتے هیں جس میں مسرت گهٹانے کي قابلیت هو اور اُن اشیا کو ناپسند کرتے هیں جنسے مسرت بڑهتي هو — دو قسم کے لوگوں نے اس اصول کي پیروي کي هی جو حیثیات دیگر سے بالکل ایک دوسرے کے مشابہ نہیں هیں بلکہ ایک دوسرے کو حقیر سمجهتے هیں ایک حکما هیں اور دوسرے وہ عباد و زهاد جنهوں نے ترک دنیا کر دي هی حکماء راهبین نے صرف لوگوں کي تحسین و آفرین حاصل کرنے کے لیئے اپنے تئیں ظاهر کیا کہ حالت انساني سے اعلی حالت میں وہ

پہونچ گئے کیونکہ عام مسرتوں سے اُن کو نفرت ہوگی ـــ جو جو نقصانات کہ اپنے سخت اصول کے لیئے وہ لوگ بظاہر اُٹھاتے ہیں اُن کو اُمید ہی کہ بذریعہ شہرت و نام کے ان نقصانات کا معاوضہ بالا ولی ہو جاویگا ـــ زہان راہبین بالکل ہي بیوقوف ہیں کیونکہ وہ بیکار خوفوں کي تکلیف اُٹھایا کرتے ہیں ـــ انسان اُن کي نظروں میں ایک ذلیل و حقیر موجودات میں سے ہی اور اُسکو چاہیئے کہ اپنے تئیں علی‌التوالي اس جرم کي سزادہي کرے کہ وہ کیوں دنیا میں پیدا ہوا اور اپنے خیال کو کبھي اُس خلیج مصیبت دائمي کي طرف سے نہ پھیرے جو اُس کے قدموں کے نیچے اُسکے لیئے منہہ پھیلائے ہوئے ہی تاہم جو لوگ کہ اس خرافات خیالات میں گرفتار ہیں وہ بھي مانند دوسرے لوگوں کے ایک خزینہ اُمید کا اپنے لیئے رکھتے ہیں علاوہ اُس دنیوي مسرت کے جو اُنکو بہ نسبت اپنے نام و نمود و شہرت کے حاصل ہوتي ہی وہ اپنے تئیں اس خیال سے اور زیادہ خوش رکھتے ہیں کہ ہرایک لمحہ جس‌میں وہ یہاں اپنے اوپر تکلیف اوتھاتے ہیں وہ اُن کے لیئے آخرت میں ایک زمانہ مسرت‌کا حاصل کرتا ہی پس اگر غور سے دیکھو تو یہہ اصول رہبانیت بھي ایک غلط خیال یوتلتي ھي پر مبني ہی گو یہہ اپني افضلیت غلط ذرایع سے حاصل کرتا ہی مگر تاہم اصول‌رہبانیت بھي مسرت ہي کي اُمیدونپر مبني ہی ـ زہاد وعباد اس اصول رہبانیت کو بہ نسبت حکماء کے زیادہ دور تک کھینچ لے گئے ہیں ـ حکماء نے صرف مسرت کے برا کہنے پر اکتفا کي ہی لیکن‌مذہبي فرقوں نے تکلیف و رنج اوتھانیکو فرض سمجھا ہی ـــ اسٹوتک فرقہ قایل ہی کہ تکلیف بري چیز نہیں ہی اور جنسست فرقہ قایل ہی کہ تکلیف واقعي ایک اچھي چیز ہی ـــ حکماء مسرت کو عموماً برا نہیں کہتے وہ صرف اُس مسرت کو برا سمجھتے ہیں جو خراب و شہوات نفساني کے لیئے ہو بلکہ یہہ لوگ مسرت فہم و عقل کو بہت اچھا جانتے ہیں ـ پس یہہ گروہ فقط ایک قسم کے مسرات کو پسند کرتا ہی نہ کہ تمام مسرات کو ناپسندکرتا ہی باوجودیکہ مسرت اپنے اصلي نام سے ہمیشہ ذلیل اور خوار رہی تاہم وہ پیرایہ ہاے دیگر میں ممتاز و مشرف ہوئي اور اُسنے خطاب دوسرے نام سے عزت و نام و شہرت و وقار و قدر کا حاصل کیا ـ میں اب اس اصول سے بچنے کے لیئے اصول رہبانیت کي تذلیل میں مبالغہ کرنے کے الزام کا عقلي مبداء بیان کرتا ہوں جس پر کوئي عاقل معترض نہوگا ابتداء زمانہ میں یہہ خیال کیا گیا تھا کہ مسرت کي خواہش ایسا نہو کہ کسي فعل قبیح کے ارتکاب کي طرف انسان کو مایل کرے یعني اُن افعال کے ارتکاب کي طرف جس میں بہتري بہ نسبت ضرر کے کم ہی اصل میں ایسي مسرتوں کو بلحاظ اُن کے خراب نتیجوں کے منع کرنا عمدہ اخلاق اور اعلی قوانین کا خاص مقصود ہی ـــ لیکن پیروان اصول رہبانیت نے غلطي کي کیونکہ اُنھوں نے مسرت کو في نفسہ برا کہا اور اُنھوں نے عموماً مسرت کو متروک گردانا اور عموماً اُس کي ممانعت کي اور اُس کو ایک ذلیل

اور گنہگار مخلوق کي علامت گرداناً اور یہہ بھي اُنہوں نے اُس ضعف قلب کي وجہہ سے کہا جو فطرت انساني هی که بعض خاص مستثنیات کو جایز رکھتا هی ٭

اصول خودرائي یعني رغبت و نفرت

اس اصول میں تحسین و تقبیح صرف رضا و غیر رضا پر محول هوتي هی اور اس میں فیصله کے لیئے بجز خود اُس فیصله کے اَوْر کوئي دلیل نہیں هوتي اس اصل کي مثال ایک کرہ کي هی جسکا محور محبت و نفرت هی — تمام تر دلیل اُن لوگوں کي جو اس اصل کو اپني تقاریر و تجاویز کا مبني بناتے هیں یہي هوئي هی که هم اس امر کو پسند کرتے هیں اور هم اس امر سے نفرت کرتے هیں — کوئي فعل جو اچھا یا برا کہا جاتا هی وہ اس وجہہ سے اچھا یا برا نہیں کہا جاتا که وہ اشخاص متعلقه کے فواید کے موافق یا مخالف هی بلکه اُس کي اچھائي یا برائي اُس شخص کے پسند یا نا پسند هونے کي وجہہ سے هوتي هی جو اپني راے دیتا هی وہ اپني راے شاهانه طور سے ظاهر کرتا هی اور اُس کي نسبت کچھہ نہیں سنتا — وہ کچھہ ضرور نہیں سمجھتا که اپني راے کي درستي کو اس دلیل سے ثابت کرے' که اُس میں جماعت کا عام فائدہ هی یا جماعت کے فائدہ پر وہ اپني راے کے قایم کرنے کے وقت لحاظ کرے — ان رایوں اور فیصلوں میں یہہ خود مختارانه تقریر هوتي هی " همارا اندروني خیال اور همارا دل یہہ کہتا هی که خود پسندي کے لیئے کسي صلاح کي ضرورت نہیں هی جو هماري راے سے متفق نہیں هوتا اُس کي شامت هی وہ آدمي نہیں هی بلکه انساني صورت میں ایک عجیب الخلقت چیز هی مگر اب سوال یہہ هی که کیا ایسے احمق لوگ بھي هیں جو ان خاص راؤں کو مثل قانون کے جاري کریں اور اپنے تئیں سمجھیں که کبھي غلطي میں نہیں پڑتے جسکو که تم اصول رغبت و نفرت کہتے هو وہ اصل عقلي نہیں بلکه یہہ اصل في نفسه تمام اصول کے سلب یا عدم کا نام هی — اس سے ایک حقیقي بد انتظامي خیالات کي ظاهر هوتي هی کیونکه اسیطرح هر ایک شخص کو حق هی که اپني راے کو بطور قانون عام کے ظاهر کرے پس اب کوئي عام طریقه باقي نرهیگا نه کوئي آخري عدالت هی جو ایک فیصله قطعي ان اختلافات کا کردے — اس میں شک نہیں که یہہ اصل صاف صاف باطل محض هی اور اسیوجہہ سے کوئي شخص صاف صاف یہہ نہیں کہتا که میں چاهتا هوں که میں جیسا خیال کرتا هوں ویساهي تم بھي خیال کرو اور مجھکو میرے خیال کي مدلل کرنے کي تکلیف ندو هر شخص ایسي ادعاے لا یعني کو بیہودہ سمجھیگا اسلیئے مختلف قسم کے پردے اختراع کیئے گئے هیں — خود سري نے چالاکي کے پردے میں اپنے تئیں چھپایا هی — ایک بڑا حصه اقسام مختلفه فلسفه کا همارے دعوی کي شهادت دیتا هی کوئي تو یہہ کہتا هی که مجھہ میں ایک قوت هی جو اچھي اور بري میں تمیز کرتي هی اور

اس قوت کا نام کانشنس یا مارل سنس یعني قوت متخیرة رکھتا هی اور بعد ازاں کسي کام کو اچھا تجویز کرتا هی اور کسھکو برا اگر پوچھو که یهه اچھا کیوں هی اور وہ برا کھوں تو جواب دیتا هی که میري قوت متخیرہ یوں هي فتوی دیتي هی — میري قوت متخیرہ اس کام کو پسند کرتي هی اور اُس کو نا پسند — ایک دوسرے فلسفي نے الفاظ کو تغیر دیکر قوت متخیرہ کي کچھه پرواہ نهیں کي بلکه اُس کے نزدیک بجاے قوت متخیرہ کے کامن سهنس یعني فهم عام ایک چیز هی جو امر خیر کو امر شر سے تمیز دیتا هی — یهه اس امر کا قائل هی که یهه فهم عام هر شخص کو هوتا هی — مگر هر شخص عام سے وہ اُن لوگوں کو هوشیاري سے خارج سمجھتا هی جو اُس کے مخالف هیں اور اُس کے مطابق نهیں سونچتے — ایک تیسرا فلسفي کهتا هی که وہ قوت متخیرہ و فهم محض خیالاتي چیزیں هیں اور عقل اُمور حسنه کو امور سئیه سے امتیاز کرتي هی اُسکي عقل اُس سے یوں اور یوں کهتي هی — اور اُسکي دانش میں تمام عقلا اور عمدہ لوگ آپ کي سي عقل رکھتے هیں — اور جو لوگ که اُس کے مطابق نهیں خیال کرتے اُن کا مجرد تخالف اُن کے نقصان عقل و بیهودگي پر شاهد هی — ایک چوتھا فلسفي کهتا هی که همارے پاس ایک لم یزل ولا یزال قانون حق هی جو اس امر کا حکم دیتا هی اور اُس امر سے منع کرتا هی بعد ازاں وہ اپنے خیالات مختلفه کو پیش کرتا هی اور تمکو لازم هی که اُن خیالات کو افنان (یعني شاخهاے) قانون حق تصور کو — بهت سے فضلا و فقها و حکما و فلسفه قانون طبعي کو مانتے هیں اس میں شک نهیں که یهه لوگ آپس میں هرایک موقع و محل پر اپنے اپنے طریقه استدلال میں جھگڑتے هیں تاهم هر واحد ان میں کا نهایت اعتماد اور تیزي کے ساتھه اپني راے درباب ابواب قانون حق کے بیان کرتا هی — کبھي کبھي اس عبارت میں کچھه تبدل بھي هو جاتا هی اور هم لوگ بجاے " قانون حق کے " " طبعي حق " و " طبعي انصاف " و " حقوق انسان " وغیرہ بھي مستعمل پاتے هیں — بعض فلاسفه اپنے طریقه استدلال تمدن کو صدق پر مبني کرتا هی اور اُس کے نزدیک صرف کذب هي اس عالم میں ایک بلا هی — مثلاً تمنے اپنے باپ کو مارڈالا تو یهه ایک گناہ هوا اور اُس کي وجهه اس فلسفي کے نزدیک یهه هی که گویا تمنے یهه کها که وہ تمهارا باپ نه تھا — جس کسي فعل کو که یهه حکیم ناپسند کرتا هی اُسے اسي وجهه سے ناپسند کرتا هی که وہ ایک قسم کا کذب هی کیونکه اس کا خلاصه ادعاے جواز مالا یجوز هی *

ان خود سر لوگوں میں سے نهایت صاف مزاج وہ لوگ هیں جو صاف صاف کهتے هیں که میں برگزیدہ لوگوں میں سے هوں اور الله تعالی نے برگزیدہ لوگوں کو اپني طرف سے نور عطا فرمایا هی جس سے وہ نیک و بد میں تمیز کرتے هیں — وب العالمین مجھسے

الہام کرتا ہی اور میرے منہہ سے بولتا ہی جن لوگوں کو اس میں شک ہو وہ آویں اور کلام ربانی مجھہ سے سنیں — یہہ سب طرق استدلال اور علاوہ بریں بھتیرے اور بہی اصل میں قوانین خود مختاري و قوانین پسندیدگي و نا پسندیدگي ہیں جن کو درپردہ الفاظ مختلفہ سے بیان کرتے ہیں اور اس کا مقصود اصلي یہہ ہی کہ ہماري راے دوسروں کي راے پر بلا گفتگوے محض غالب آجاے - یہہ اصول خود سري قایم رکھنے کي غرض سے اختراع کیئے گئے ہیں لا اقل اس سبب سے ہی کہ یہہ اُس قسم کي خود سري طبعي ہی کہ جو اکثر بشرط حفظ از مواخذہ وقوع میں آتي ہی - اور نتیجہ اُسکا یہہ ہوتا ہی کہ باوجود خلوص نیت کے آدمي اپنے تئیں تکلیف عظیم پہونچاتا ہی اور دوسرے لوگوں کو مبتلاے مصیبت کرتا ہی — اگر وہ غمگین طبع کا ہی تو وہ ساکت و افسردہ دل ہوکر انسانکي حماقت اور نقصانِ طبع پر افسوس کیا کرتا ہی — اور اگر وہ بد مزاج ہی تو وہ اُن سب لوگوں کو جو اُسکے مطابق خیال نہیں کرتے نہایت غصہ سے سخت و درشت کہنے لگتا ہی وہ اُس قسم کے آزار دہندہ خلق اللہ سے ہوجاتا ہی جو نیکي کرنیکے جوش میں افعال قبیحہ کے مرتکب ہوتے ہیں — جو لوگ تعصب حماقتانہ کي آگ ایسے جوش و خروش سے سلگاتے ہیں جیسا کہ اپنے واجب کام کي سرگرمي؟ کرتے اور جو لوگ کہ سب ایسے لوگوں کو سخت و درشت کہتے ہیں جو اُن کي راے کے مطابق کسي چیز کو متبرک نہ سمجہیں جسکو وہ خود متبرک سمجھتے ہوں — با ایں ہمہ اس امر کو بخوبي لحاظ کرنا چاہیئے کہ قانون تودد و تخالف قانون فوائد عام سے اکثر متفق ہوکر وقوع میں آئیگا — کیونکہ طبیعت انساني تودد مفید و تخالف مضر پر محمول ہی - یہي وجہہ ہی کہ تمام عالم میں افعال مفیدہ کي قدر اور افعال مضرہ کي تذلیل ہوتي ہی — اور اسیوجہہ سے علم اخلاق اور اصول فقہ بہي بباطن بلا خیال کامل اصول فوائد عامہ پر مبني ہیں - لیکن تودد و تخالف ہادي تحقیقي و غیر قابل التبدل نہیں ہی جو کوئي شخص اپني خوشي یا اپنا رنج کسي وجہہ خیالي پر کریگا تو وہ بلا وجہہ کسي چیز کو پیار کرنے لگیگا یا اُسے نا پسند کرنے لگیگا تعصب و خیالات خود پرستي اور مذہب و فریق کي جانب داري گویا محض کوردیدہ تودد و تخالف پر مبني ہی — محض ادنی اختلافات مثلاً اختلافات لباس یا ایک ادنی اختلاف راے یا اختلاف پسند و ذایقہ ایک آدمیکو دوسرے کي نظروں میں حقیر کردینے کو کافي ہی — صفحات تواریخ محض خرافات لڑائي جھگڑے اور محض بیکار تکالیف رساني سے بہرے ہوئے ہیں — کہیں ایک شہزادہ کسي ادنی اختلاف راے کي وجہہ سے ناراض ہوکر اُسي باراین یا برلسگسٹ یا ولشنس یا موحد کے تعبیر کرتا ہی - پہانسیاں کھڑي کرتا ہی اور اس درگاہ کے خدام قاتلین کو جمع کرتے ہیں — جسدن لامذہب لوگ آگ میں جلائے جاتے ہیں وہ ایک دن نہایت خوشي کا تصور کیا جاتا

هی - روس میں ایک مرتبہ خانہ جنگی اسپر هوئی تهی که علامت صاحب کی انگلیوں سے ظاهر کرنا چاهیئے — باشندگان روم اتلی و قسطنطنیہ میں امر مابہ‌النزاع بہ حیثیت کهیلنے والوں و کو چبانوں و شمشیر بازوں کے رنگ لباس کے تها اور اپنی بات کی پیچ کی غرض سے اور بیہودہ جنگ و جدال کو ایک شی مہتم بالشان کرنے کی غرض سے ان لوگوں نے اسبات کا ادعا کیا که فتحیابی لباس سبز یا لباس نیلگوں کی کثرت غلہ یا خشک سالی فتح یا شکست گورنمنٹ کی پیش گوئی کرتی هی *

تخالف و نفرت کبهی اصول یوتلٹی پر منطبق هوجاتا هی تاهم وہ اس قابل نہیں که اُسپر کسی فعل کی بنا ڈالی جاے - مثلاً جبکہ کوئی شخص غصہ کی وجہہ سے عدالت کے سامنے رهزن پر ثبوت جرم کی کوشش کرتا هی اور اُسکو سزا دلانے کے لیئے پیروی کرتا هی — تو یہہ فعل فی نفسہ بلا شک اچها هی لیکن اُس فعل کرنیکی جو وجہہ هی اور جو اس پیروی کرنے کا سبب هی وہ خوفناک هی یعنی ذاتی غصہ — اگرچہ یہہ اصول کبهی کبهی اچهے فعل کا بهی منتج هوتا هی الا اکثر اسکا ثمر خراب و زهردار هوتا هی — جس افعال کا مبنی خیال فوائد عامہ هی وہ بالیقین مثمر نتایج حسنہ هونگے — اچهائی اکثر دیگر ارادوں سے کیجاتی هی الا اُسکا دوام بلا خیال فوائد عامہ کے نہیں هوسکتا — رغبت اور نفرت کو ضرور هی که یوتلٹی کے ماتحت هوں ورنہ کبهی نہ کبهی یہہ دونوں مضر هوجائینگی لیکن اصول یوتلٹی کسیکا ماتحت نہیں هی بلکہ اپنا انتظام خود کرتا هی کسی اَوْر کو شریک نہیں کرتا اور یہہ امر محال هی که اُس کو بہت زیادہ توسیع دیجاے - اس تمام بحث کا خلاصہ یہہ هی که اصول رهبانیت اصول یوتلٹی سے روبرو مقابلہ کرتا هی اور اصول رغبت و نفرت نہ تو اصول یوتلٹی کا مخالف هی نہ موافق اس کو فوائد عامہ سے کچهہ غرض نہیں یہہ کبهی خیر سے مثمر هوتا هی اور کبهی آشوب شر میں جا پهنستا هی مطلق‌العنان هی جدهر اتفاق سے جاپڑے — اصول رهبانیت ایسی بے عقلی کا اصول هی که اُس کے بیوقوف سے بیوقوف پیرو بهی اُس کی پوری تعمیل کی کوشش نہیں کرتے اور اصول رغبت و نفرت اپنے پیرو و طرفداروں کو اصول یوتلٹی کے ساتهہ تعلق رکهنے سے مانع نہیں یہہ اصول یعنی اصول رغبت و نفرت نہ کسی استثنا کی خواهش رکهتا هی نہ اُس میں اس کا امکان هی یہہ اصول زبان حال سے کہتا هی که جو شخص میرا ماتحت نہیں میرا مخالف هی — اصول یوتلٹی کے مطابق سیاست مدن ایک کام بڑے غور و حساب کا هی اور اصول رهبانیت کے مطابق یہہ ایک کام تعصب کا هی اور اصول رغبت و نفرت کے مطابق توافق مزاج اور خیال خام اور مذاق کا کام هی پہلا طریقہ حکما کے مناسب هی دوسرا جوگیوں اور فقیروں کے اور تیسرا ظرفا اور عام اخلاق اور دنیا اور عوام‌الناس کے موافق هی

خیالات کو بجی سے یہہ نفرت پیدا ہوتی ھی اپنے دل سے نکال ڈالیں اور اسی طرح سے نفرت کو ضعیف کرتے کرتے بالکل معدوم کردیں بڑی خیریت یہہ ھی کہ رغبت کے اسباب دائمی اور فطرتی ھیں اور نفرت کے اسباب اتفاقی اور چند روزہ ھیں ٭

علم اخلاق کے لکھنے والے دو اقسام کے ھیں - ایک تو وہ ھیں جو زھر دار درخت عداوت و نفرت کی بیخ کنی چاھتے ھیں اور دوسرے وہ ھیں جو اُس درخت کے نشو و نما کی کوشش کرتے ھیں - پہلا گروہ بدنام ہوتا ھی اور لوگ اُس کے برا کہنے پر آمادہ رہتے ھیں اور دوسرا گروہ معزز ہوتا ھی اور لوگ اُس کو پسند کرتے ھیں کیونکہ یہہ لوگ ظاہری اخلاق کی راہ میں اُن سے کینہ و حسد کا کام نکالتے ھیں وہ کتابیں جو بہت جلد مشتہر ہوجاتی ھیں وھی ھیں جو عداوتوں اور نفرتوں کی وجہہ سے تصنیف ہوئی ھیں مثلاً کسی کی توھین کسی کی ھجو یا کسی گروہ کی طرفداری وغیرہ پر جو کتب تصنیف ھوں - تیالی میکس کی کتاب کو کچھہ اُس کے اصول اخلاق یا طریق بیان کی وجہہ سے یہہ مشہور کامیابی نہیں ہوئی بلکہ اس وجہہ سے ہوئی کہ عموماً لوگ خیال کرتے ھیں کہ اُس میں ایک ھجو لوئی چہار دھم شہنشاہ فرانس اور اُس کے محل کی مندرج ھی —

ھمارے ڈاکٹر ھیوم نے اپنی تاریخ میں کوشش کی ھی کہ پارٹی اسپرٹ یعنی گروہ کی طرفداری کے جوش و خروش کو کم کرے اور غصونکو گھٹائے پس گروہ کے گروہ اُس کے پیچھے پڑگئے اور اُن لوگوں نے اس امر کے ثبوت کو نہیں پسند کیا کہ آدمی میں بہ نسبت شرارت طبعی کے جہالت زیادہ ھی — اپنے لیئے وہ لکھنے والا بڑا خوش نصیب ھی جو اپنے تئیں ان دو غلط اصول کے ہاتھہ میں ڈال دے — کیونکہ میدان فصاحت سب سے زیادہ اُسی کے ہاتھہ آتا ھی اور وھی سب سے زیادہ بلیغ تصور کیا جاتا ھی اور اُسی کے بیان میں خوب مبالغہ ہوتا ھی اور اُسی کے بیان میں تمام لغات غصے اور خشم کے بھرے ہوتے ھیں - اُسکی تمام رائیں اصول مقررہ دائمی غیر قابل التبدل سمجھی جاتی ھیں - اور مثل خدا اور فطرت کے لم یزل ولایزال خیال کیجاتی ھیں — بحیثیت مصنف ہونے کے اُسکو خود مختارانہ اختیارات حاصل ہوجاتے ھیں اور وہ ہر شخص مخالف کو ذلیل سمجھتا ھی — لیکن اصول یوتلٹی کے طرفدار لوگ ایسی حالت میں ھیں جس میں فصاحت کا بڑا کام نہیں ھی — وہ اس امر پر مجبور ھیں کہ اپنی تمام اصطلاحات کی تعریف کریں اور ھمیشہ اُس لفظ کو اُسی معنوں میں استعمال کریں — اُنکا بڑا وقت طیاری اور اپنے بیان کو مضبوط کرنے اور اپنے ارادوں کو تیار کرنے میں صرف ہوتا ھی اور اُنکو بے صبری سے جسکی وجہہ سے انسان تمہید سے گھبراتا ھی اور چاھتا ھی کہ ایک لحظہ میں بڑے بھاری مقصود تک پہونچ جاے بڑا خوف ھی — لیکن یہہ آہستہ روی ایک چیز ھی جس سے انسان اپنے مقصود تک اگرچہ بدیر مگر بالضرور پہونچ سکتا ھی کیونکہ سچائی کو عوام

میں پھیلانے کي طاقت اگر فصاحت پر مبني هی تو اُس سچائي کے دریافت کرنے کي طاقت تفتیش اور تحقیقات پر مبني هی *

راقم

مہدي حسن منصف

راے بریلي اودھ

خیر بر غیر

کیا انسان کي جبلت میں یہہ امر داخل نہیں هی که وہ غیروں کو خیر پہونچاکر اور اوروں کو خوش کرکے خود اپنا دل خوش کرے ؟ ضرور یہہ امر اُسکي فطرت میں موجود هی — اگر کوئي انسان اپني گردن جھکاکر اپنے قلب کو توجہہ سے دیکھے تو اُسکو یہہ معلوم هوگا که اُسکے دل میں بہت سي فیاض نیکیوں کے بیج موجود هیں که اگر وہ اُنکي کاشت اچھي کرے تو ایسے پھولے پھلے هوے بھرے درخت پیدا هوں که اُن سے هزاروں برومند هوں اور وہ خرمن کے خرمن خیر کے ڈھیر لگیں که جس سے اور متمتع هوں اور اُسکو آیندہ زمانه یاد کیا کرے اور دعائیں دیا کرے که اُس نیک بخت نے کیا همایوں درخت لگایا هی که آج همکو وہ نہال کر رها هی — اب کیا یہہ رونے کا مقام اور سر پیٹنے کي جگہہ نہیں هی که هم اس بیج کو اپني غفلت سے گھن لگنے دیں اور خبر نہ لینے سے نکھٹروں گیاکردیں *

اب هم هر چاروں طرف نظر دوڑاکر دیکھتے هیں که کون ایسا هی که اُسنے ان بیجوں کي آبپاري کي هو تو اس زمانه میں کوئي نظر نہیں آتا — همارے ملک میں هماري قوم میں کوئي ایسا نہیں که جو یہہ کھیتي بوتا هو اور اُسکے انتفاع اور ارتفاع سے اپني قوم کو سرسبز کرتا هو — جسوقت هم یونانیوں اور رومیوں کي تاریخوں کو مطالعه کرتے هیں تو یہہ معلوم هوتا هی که ان اعلی درجه کي قوموں کي بڑي صفت اور خوبي یہہ تھي که وہ اپني قوم کي اور ملک کي ساري بخت اور عقل و دانش کو ایسے کام میں صرف کرتے تھے که اورونکي بھلائي کا عزم جزم اُن میں کسیطرح پژمردہ نهو اور اُسي کے زندہ رهنے کو انسان کا زندہ هونا سمجھتے تھے — جسکے اندر یہہ عزم مردہ هوا اُسکو اُنھوں نے مردہ سمجھا — اب کوئي پوچھے که کیا کوئي اَوْر وہ انسان تھے هم کوئي اور انسان هیں ؟ نہیں هم میں اور اُن میں ساري انسانیت کي قابلیتیں برابر هیں وهي هم هیں وهي وہ تھے — فرق اتنا هی که هم میں قومي بھلائي اور نیکي کرنے کا عزم مردہ هوگیا هی اُن میں زندہ تھا — اگر کوئي هم میں سے اس عزم خفته کے غافلوں کو جھرجھڑاکر جگاتا هی تو کبھي کبھي وہ آنکھیں کھولتا هی اور قصد اُٹھنے کا کرتا هی مگر ضعف اُسمیں ایسا آگیا هی که اُٹھ نہیں سکتا — وہ حسرت کي آنکھوں سے اپني اس حالت زار کو دیکھتا هی اور سواے زار زار رونے کے کچھہ نہیں هوسکتا توت کہاں سے لائے که اُٹھے *

اسباب نفرت و احتراز

نفرت کا بہت قوي اثر اخلاق اور سوسائٹی مدن پر پڑتا هی اور اسي وجهه سے ضرور هی که اُن تمام اسباب کا ذکر کیا جاوے جن سے نفرت پیدا هوتي هی - پہلا سبب تنفر خواهش هی — اس سے زیادہ اَور کوئي عام بات نہیں هی که طبعي نفرت سے اخلاقي نفرت علی الخصوص اشخاص ضعیف القلب میں پیدا هو جاتي هی صدها جانور ایسے هیں جو دایمي نفرت کي ایذائیں اُٹھا رہے هیں صرف اس وجهه سے که وہ شامت اعمال سے بد قطع اور بد هیئت سمجھے جاتے هیں — اور هر ایک غیر معمولي شی میں یهه قوت حاصل هی که وہ هم میں ایک کیفیت نفرت و احتراز کي پیدا کرے — ممسوخ یا عجیب الخلقت کیا چیز هی صرف ایک مخلوق هی جو کسي قدر اپنے همجنسوں سے مختلف هی — مخنث سے جو نہ نر هی اور نہ مادہ هی لوگ صرف اسي وجهه سے نفرت کرتے هیں که وہ کم یاب هی اور نئي چیز هی — دوسرا سبب غرور و کبر کو کچهه نقصان پهونچنا — یعني جو شخص هماري راے سے متفق نہیں وہ معاً یهه کہتا هی که اُس کي نگاہ میں همارے اُس علم کي جو همکو مسئلہ متنازع فیها کي نسبت هی کچهه عزت نہیں هی - یهه اُس کا کہنا هماري خود راٸي اور خود ستائي کو تکلیف پهونچاتا هی — اور اس وجهه سے وہ شخص همکو دشمن معلوم هوتا هی — یهه شخص صرف کسي قدر هماري تحقیر هي نہیں کرتا بلکه جوں جوں اُس کي راے کو همپر فتحیابي هوتي جاتي هی اُسي قدر وہ تحقیر هماري پهیلتي جاتي هی — تیسرا سبب طاقت مغلوبہ باوجودیکه همارے غرور و خود رائي میں کچهه تخلل نہ هو تاهم اختلاف مزاج و تخالف راے و نقصان فواید ذاتي کي وجهه سے همکو یهه معلوم هوتا هی که هماري طاقت اور هماري حکومت و سلطنت جس کو هم جانتے هیں که هر جگهه پر هو هر طرف سے مسدود هی - یهه مجبورانہ خیال اپنے ضعف کا ایک درد پنہاني کي جڑ معلوم هوتا هی — چوتها سبب اعتبار اور بهروسہ کا آیندہ کے لیئے ضعیف و معدوم هو جانا — هم اس امر کا یقین کرنا پسند کرتے هیں که آدمي ایسے هیں جیسا که همارے خیال میں هماري خوشي اُن کا هونا چاهتي هی - یعني جیساکه هم خیال کرتے هیں که هماري خوشي اس امر کي مقتضي هی که آدمي اس طرح کے هوں اُن آدمیوں کا هر ایک فعل جن سے همارا وہ بهروسہ جو اُنپر هی کم هوجاوے تو بجز نفرت کے اَور کچهه همارے دل میں نہ پیدا کریگا - مثلاً اگر ایک دفعہ هم اُن سے کوئي جهوٹ سنیں تو اسي سے همکو معلوم هوگا که هم اُن کے قول و وعدہ پر همیشہ اعتبار نہیں کرسکتے - اور اُن سے ایک حماقت کا سرزد هوجانا اُن کي عقل اور اُس کي وجهه سے اُن کے چال و چلن کي نسبت همارے دل میں عام طور کا

شبہہ ڈال دیتا ہی اور اگر اُن سے ایک فعل تلون مزاجي یا سبکي کا صادر ہوتا ہی تو اُس سے ہمکو یہہ معلوم ہو جاتا ہی کہ ہم اُن کي محبت پر بھروسہ نہیں کرسکتے — پانچواں سبب خواهش اتحاد - اتحاد سے ہم خوش ہوتے ہیں — علاوہ اپنے دلایل کے اپني راے کي سچائي اور اُن افعال کي بہترائي کے لیئے جو اُس راے پر مبني ہیں صرف اتفاق آرا ہي ایک ثبوت ہی جو ہم رکھہ سکتے ہیں — علاوہ اس کے ہم اُن مطالب کا ذکر پسند کرتے ہیں جو ہمارے مذاق کے ہیں اور یہہ خیالات پسندیدہ اُمید هاے فرحت افزا کے معدن ہیں اُن لوگونکي گفتگو جنکا مذاق ہمارے مذاق سے ملتا ہی چونکہ ہماري توجہہ کو پسندیدہ مضامین کیطرف متوجہہ کرتي ہی اور اُن مضامین کو ایک دوسري صورتمیں ہمارے سامنے پیش کرتي ہی لہذا اس گفتگو سے ہمارا ذخیرہ مسرت بڑھتا ہی — چھٹا سبب حسد — یہہ معلوم ہوتا ہی کہ جو شخص بغیر کسیکو ضرر پہونچائے اپنے تئیں خوش رکھتا ہی چاہیئے کہ کوئي دشمن نرکھتا ہو تاهم یہہ کہا جاسکتا ہی کہ اُسکی مسرتیں اور عیش اُن لوگوں کے دلکو تکلیف دیتي ہیں جو اُسمیں شریک نہیں ہیں — یہہ ایک عام تجربہ ہی کہ پرانی ترقیوں کي نسبت تو نہیں مگر جدید ترقیونکي نسبت حسد بہت زور کرتا ہی — اور یہي وجہہ ہی کہ لفظ نوخیز اُس شخص کے لیئے جسنے نئي دولت اور نئي ترقي حاصل کي ہو ایک مضر معني رکھتا ہی - اس سے ایک تجدید پائي جاتي ہی اور حسد اُسمیں ایک نوع کي توہین اور تحقیر کو شامل کرتا ہی — حسد رہبانیت کو پیدا کرتا ہی — اختلاف عمر اختلاف دولت اختلافات حالات کي وجہہ سے آدمي مساوي طور سے عیش نہیں کرسکتے لیکن غریب اور محتاجي کي سختي سب کو اکھٹا کر ایک حالت پر لاسکتي ہی — حسد ہمکو اس طرف متوجہہ کرتا ہی کہ ہم اخلاق کو سختي کي نظر سے دیکھیں کیونکہ وہ وسیلہ ہی تمام مسرتوں کے گھٹانے کا — یہہ امر کہا گیا ہی اور مدلل ہي کہا گیا ہی کہ اگر کوئي ایسا شخص مخلوق ہو جس کے پاس ایک جدید آلہ مسرت و عیش کا ہو یعني جس کے ایک نیا عضو ہو جو اَوْر کسي کے نہیں ہی تو اُس کے ساتھہ ایسا سلوک کیا جائیگا جیسا کہ کسي بھوت یا اَوْر کسي عجیب الخلقت شی کے ساتھہ کیا جاتا ہی پس نفرت کي یہہ ابتدا ہی جو یہاں ہوئي اور یہہ مجموعہ اُن کیفیات کا ہی کہ جنسے نفرت پیدا ہوتي ہی - اس نفرت کے زور کو کم کرنے کے لیئے ہمکو یہہ سوچنا چاہیئے کہ اس جہان میں مطابقت کلي کہیں کسي دو شخصوں میں بھي نہیں ہوتي اور یہہ کہ اگر ہم اس مضرالمنفعت شی کو دخل دینگے تو یہہ روز بروز بڑھتي جائیگي اور ہماري نیک طبعي اور مسرت کو روز بروز گھٹاتي جائیگي اور یہہ کہ عموماً ہماري مضرتیں خود ہمارے حق میں مضر ہیں اور یہہ کہ یہہ امر ہمارے اختیار میں ہی کہ ہم اُن امور کے

کونسا ایسا شخص هی که جسکي ذات خاص کي بے آبروئي هوتي هو اور عزت میں اُس کے بٹا لگتا هو تو وہ اُسکے دفع کرنے کي تدبیر اپني عقل و فهم کے موافق نه کرتا هو ـ پس جیسا اُسکو اپني عزت اور آبرو بچانے کا خیال هی اپني قوم کي عزت اور ناموس برقرار رکھنے کا دھیان هو تو کیا اُسکے ان مردانه کاموں کے صله اور بدله میں شهرت و عزت دوام اور نیک نامي مدام نه حاصل هوگي ؟ — مگر افسوس هی که هم اپنے زمانه کا حال اسکے بالکل بر عکس دیکھتے هیں که جس شخص کو اپني قوم کي عزت پیدا کرنے کا خیال پیدا هوا تو اُس قوم کے نزدیک اُس سے بدتر کوئي جانور نهیں ٹهرتا — جو شخص غیروں کي خیر پهونچانے کے منصوبے اور عمدہ تدبیریں کرتا هی اُسکو وہ فیلسوف حیله ساز اور فطرتي مکار دغا باز جانتے هیں اور سمجھتے هیں — غرض ایک وبا ساري قوم میں ایسي پھیلي هوئي هی که غیروں کے نفع رساني کے عزم کو بالکل اُسنے هلاک کردیا هی جو کام حد سے زیادہ قابل تعریف کے هیں جب وہ کوئي کرتا هی تو تحریروں و تقریروں میں هر جگهه اُس کي خاک اُڑتي هوئي دیکھه لیجیئے — جهاں چاهیئے چلے جائیئے کچهري میں جائیئے بازار میں جائیئے گھر میں جائیئے کهیں قدم رکھیئے وهاں یهه تماشه دیکھه لیجیئے که ایک دوسرے کے دھوکه اور فریب دینے کے کام میں لگا هوا هی — بازار میں اناج کي منڈي میں جائیئے تو آٹے میں مٹي شکر میں خاک اناج میں کوڑا کرکٹ وزن بڑھانے کے لیئے مل رها هی — ترازوؤں کو دیکھیئے تو واہ واہ هی پلڑوں میں پاسنگ — بٹوں پر گو مهر شاهي لگي هی لیکن کهیں نه کهیں پهلوؤں میں سے گھس گھسا کر اُن میں کمي — پھر تولنے میں ڈنڈي مارنے کے اندر هر وزن کش صاحب کمال — عطاروں اور پنساریوں کي دوکانیں دیکھیئے تو کوئي دوا اصلي نه کوئي شربت خالص ایک هي شیشه سے کئي کئي شربت نکلتے هیں — اگر بزازے میں نکل جائیئے تو هر بزاز کي نیت میں یهه هی که گاهک کو جهاں تک بنے احمق بنائیئے اور دھوکه دیکر زیادہ دام لیجیئے اور بن سکے تو کپڑا کم ناپیئے — پڑیا کے رنگ کو پکا رنگ بتلائیئے — سوت کو اُون بناکر دکھلائیئے — پھر اور پیشه وروں کي طرف جائیئے تو هرایک اپنے کام میں چور — درزي کو انگرکھا سلوانے کو دیجیئے اُس میں سے ٹوپي کے برابر کپڑا چورانے کو وہ چوري هی نهیں جانتا بلکه اپنا هنر سمجھتا هی — مزدور کو کسي کام پر لگائیئے تو دو دن کا کام چار دن میں اور روپیه کا کام دو روپیه میں بنتا هی غرض وہ بھي ایک چور کا کام کرتا هی ـ اهل قلم اور اهل سیف کي دغا بازیوں اور عوام کي دھوکه بازیوں کي تفصیل کرتے هوئے اُنکے قلم اور تلوار سے ڈر لگتا هی ـ سب لوگ جانتے هیں که وہ کیا کررها هی ـ غرض علی العموم یهه هی که هر شخص اپنے پیشه میں کسي دوسرے آدمي کو دغا اور فریب دینے کو اور نقصان پهونچانے کو علم هنر کے برابر سمجھتا هی اور اپنا نیک کام جانتا هی — دوسرے کے نقصان میں اپنا نفع چاهتا هی اگر مهاجنو

کے بھی کھاتوں اور اُن کی دولت کے جمع ہونے کی تاریخ کو دیکھئیے تو اور ھی ایک نیا دفتر بد اخلاقی آپ کی نظر سے گذرے — غرض کہیں اُن نیک کاموں کا جو غیروں کے نفع اور فائدہ کے لیئے کیئے جاتے ہوں چراغ لیکر ڈھونڈیئے تو پتا نہیں — سارے ھندوستان میں کوئی کارخانہ تجارت اور سوداگری ایسا نہیں ھی نہ اُس میں تجارت فوائد عام کے لیئے کی جاتی ھو — گو ھماری عادت اور رسم و رواج میں یہہ سرد مہری غیروں کے ساتھہ خیر کرنے کی داخل ھوگئی ھی مگر اس کے ساتھہ یہہ اور غضب ھی کہ ھم اُن کاموں سے بھی کنارہ کشی کرتے ھیں کہ جس میں اپنی بھلائی اُوروں کی بھلائی کے ساتھہ مشترک ھو - کیا اس سے زیادہ دنیا میں کوئی برا کام اور گناہ ھوسکتا ھی کہ ھم ایک بھلے کام کو اس سبب سے نہ کریں کہ اُس میں اُوروں کا بھلا ھوتا ھی - اپنی عزت اس لیئے نہ بڑھائیں کہ قومی عزت بڑھیگی - غرض اس سے یہہ معلوم ھوتا ھی کہ اُوروں کے ساتھہ بھلائی کرنا تو درکنار رھا اُس کا پسند خاطر ھونا بھی ناگوار ھی - کیا اس سے زیادہ بیحیائی اور بے عزتی ھوگی کہ کسی قوم میں سے وہ فیاضانہ کام جن سے اُوروں کو فائدہ پہونچے بالکل معدوم ھوجائیں تم اُس کو دیکھہ کر چپکے بیٹھے رھوگے تو ذلیل اور خوار ھوگے - اگر تم اپنی قوم کا خاتمہ اسی پر ھونے دوگے کہ ایام شباب کے جوش و خروش شہوات نفسانی اور جذبات جسمانی کے اندر بسر ھوں اور جوانی کی عالی ھمتی عالی دماغی یونہیں برباد جاے — تو قوم کیا حاصل ھوگا کسی قوم کی پوری پوری کمبختی اور بد نصیبی جب تک نہیں آتی کہ وہ اپنی شامت اعمال سے اپنے دل سے بالکل خیال عام نیکی اور بھلائی کا اُڑادے - ساری قومی عزت و ناموس کا مقیاس اُس کے ھر فرد کا یہہ خیال ھی - جس قدر اُس کے افراد میں عام کے فائدہ پہونچانے کا زیادہ خیال ھوگا اُسیقدر وہ قوم زیادہ معزز سمجھی جائیگی — ایک قوم دوسری قوم کی عزت کو اسی محک پر کستی ھی اور اسی مقیاس سے ناپتی ھی — گو ھزاروں برس اُن قوموں میں گذر گئے جنہوں نے قومی عزت کا خیال کیا مگر آج تک اُن کے جوانمردوں کی قومی عزت کے کام دلوں میں اثر سحر کا سا پیدا کرتے ھیں - رگیولس ایک رومی سردار تھا وہ کارتھج والوں کے ساتھہ لڑائی میں گرفتار ھوگیا - رومیوں کے ھاتھہ بھی کارتھج کے نامور جوانمرد پڑگئے تھے - کارتھج والوں نے رگیولس کو رومیوں پاس اس غرض سے بھیجا کہ وہ جاکر اُن سے کہے کہ اگر وہ اُن کے سرداروں کو چھوڑ دیں تو وہ مجھے چھوڑ دینگے - اور اگر رومی اس شرط کو نہ مانیں تو وہ اُلٹا چلا آئے یہہ نیک مرد پیرانہ سال رومیوں کے پاس آیا اور اُس نے اپنی قوم سے کہا کہ میں بوڑھا ھوگیا ھوں اپنے مرنے کی ذرا پرواہ نہیں کرتا — دشمن خواہ مجھے کیسی ھی عقوبتوں سے مارے مجھے ذرا بھی اُس کا ڈر نہیں اگر تم میری جان بچانے کے واسطے کارتھج کے سرداروں کو جو جوان ھیں اور بڑے اولوالعزم ھیں اور جن کے چھوڑ دینے پر معلوم نہیں کہ کیا خرابیاں رومیوں کے لیئے

پیدا ہوں اس لیئے بہتر ہی کہ میں اُلٹا جاؤں - غرض رومیوں نے اَب دیدہ ہوکر اُس کو رخصت کیا اور وہ کارتھیج والوں پاس آیا - اُنہوں نے اُسکو طرح طرح کے عذاب اور تکالیف دیکر مارا مگر اس نیک خصال کو کچھہ پرواہ نہ تھی کہ کیا مجھہ پر گذر رہا ہی اور وہ اس طرح اس دنیا سے چلاگیا جیسا کہ کوئی شہر میں رہنے سے بیزار ہوکر تفریح اور تفرج طبع کے لیئے کسی گاؤں کو چلا جاتا ہی - اسے قوم کی خیر خواہی کہتے ہیں - جن قوموں کے دنیا میں نام ہوئے اُن میں ضرور ایسے عالی مقام پیدا ہوئے - خدا نے ہم میں رگیولس ایک سید کہن سال کو پیدا کردیا ہی مگر قوم کو رومی نہیں بنایا - جب تک یہہ دونوں باتیں نہ جمع ہوں کیونکر فتح و نصرت کی اُمید ہوسکتی ہی *

راقـــــــم

محمد ذکاءاللہ پروفیسر میور کالج الہ‌آباد

مدرسۃالعلوم

اور

جلسہ اتریس آنریبل سرجان اسٹریچی

جی - سی - ایس - ائی - سی - آئی - ای

گیارھویں دسمبر کو مدرسۃالعلوم میں جو جلسہ سرجان اسٹریچی کو اتریس دینے کا ہوا وہ نہ صرف مدرسۃالعلوم کی تاریخ میں یاد گاری کے قابل واقعہ ہی بلکہ جو کچھہ اتریس میں کہا گیا ہی وہ ایک ایسا بیان ہی جو ہماری قوم کی توجہہ کے لایق ہی ' سرجان نے جو اُس کا جواب دیا ہی وہ ہماری قوم کی اخلاقی تمدنی پولٹیکل حالت کی ترقی کے لیئے ایک عمدہ دستورالعمل ہی — ہماری قوم کو غور کرنا چاہیئے کہ انگلش نیک دل جنٹلمین اور ایسے اعلی درجہ کے جیسیکہ سرجان ہیں کسقدر ہماری قوم کی بہتری کی خواہش رکھتے ہیں کیسے محبانہ خیالات ہماری قوم کے اُن کے دلوں میں ہیں وہ بتاتے ہیں کہ ہماری قوم کی کیا حالت تھی اور اب کیسی ہی اور پھر کسطرح ہم برتش گورنمنت کی منصفانہ اور فیاضانہ حکومت میں اپنی گئی ہوئی عزت کو حاصل کرسکتے ہیں ہم اُمید کرتے ہیں کہ ہماری قوم سرجان کی اسپیچ کو نہایت غور سے پڑھیگی اور جان کے برابر عزیز سمجھے گی پس اُس اتریس کو اور اُس اسپیچ کو ہم اپنے تہذیب‌الاخلاق میں چھاپتے ہیں کہ ہماری دانست میں ہزار ارتیکلوں سے جو قومی بھلائی کے لیئے چھاپی جاویں بہتر ہی *

Address.

TO

THE HON'BLE SIR JOHN STRACHEY, G.C.S.I., C.I.E.

HONOURABLE SIR,

We the Members of the Muhammadan Anglo-Oriental College Fund Committee, approach you on this occasion, on behalf of our community, to give expression to feelings of sincere gratitude, which we entertain towards you, for the countenance and support with which you have honoured our endeavours.

You, Sir, are aware that of all the races inhabiting the continent of India, and doing homage to the British Throne, there is none which has remained so far behind the age as the Musalman subjects of the Empress of India. They have withstood the influences of the age with an apathy calculated to bring in its train the worst evils of social and political degradation. A complication of social causes has given birth to the danger to which we allude. But whilst fully aware of the danger before us, we are cheered with the feeling, that neither our history of the past, nor our present position under the Bri-

اڈریس

بحضور جناب آنریبل سرجان

اسٹریچي - جي - سي - ايس

ائي - سي - آئي - اي

عالي جناب ـــ

هم ممبران کميٹي خزنةالبضاعة لتاسيس مدرسةالعلوم للمسلمين اس موقع پر اپني قوم کي جانب سے اُس خالص شکر گذاري کے خيالات کا اظهار حضور کے روبرو کرنا چاهتے هيں جو اُس اعانت و امداد کے سبب جو حضور نے هماري کوششوں پر مرعي و مبذول فرمائي هي همارے دلوں ميں موج زن هيں *

حضور کو معلوم هي کہ جسقدر قوميں براعظم هندوستان ميں متوطن هيں اور سلطنت انگريزي کے سايہ عاطفت ميں رهتي هيں اُن سب ميں کوئي قوم زمانہ کي ترقي سے اسقدر پيچھے نهيں رهي هي جيسيکہ جناب ملکہ معظمہ قيصر هند کي مسلمان رعايا کا حال هي ـــ اهل اسلام نے زمانہ کے اثروں کو ايک ايسي بے پروائي اور بے حسي سے گذرنے ديا هي جو سوشل اور پولٹيکل تذليل کي بدترين خرابيوں کي باعث هوئي هي ـــ جس خطرہ کي طرف هم نے اشارہ کيا هي اُس کي بنا بے شمار سوشل اسباب ميں پائي جاتي هي اگرچہ هم اُس خطرہ سے جو همارے سامنے هي کماحقہ واقف هيں مگر همکو اس بات سے تسکين و طمانيت

tish rule, warrants the fears which we, in our solicitude, are apt to entertain about the future of our race in India.

Whilst some of our countrymen have devoted their energies to agitating political grievances, supposed or real, we, an humble body of Her Majesty's subjects, have never forgotten the truth which underlies the proverbial saying,—that to deserve is essential before desiring anything. We have been guided by a deep-seated conviction that our only chance of success under the British rule lies in education; that we can never hope to discharge our duties as citizens of a civilized State without acquiring the intellectual training necessary for a proper intelligence of the principles upon which the Government under which we live is conducted. Our principal object has been to increase amongst our co-religionists the means of acquiring the education necessary alike for being useful members of society and for being good subjects of a civilized rule. We are proud to see in

هوتي هی کہ نہ تو هماري گذشتہ تواریخ اور نہ هماري موجودہ حالت جو عهد حکومت سلطنت برطانیہ میں هی اُن اندیشوں کي تائید کرتي هی جو همکو هندوستان میں اپني قوم کي آیندہ حالت کي نسبت بالطبع لاحق هوتي هیں *

جب کہ همارے اور هم وطنوں نے اپني همتوں کو اصلي یا خیالي پولتیکل مصائب کي چارہ جوئي کي طرف مصروف کیا هی هم لوگ جو جناب ملکہ معظمہ قیصر هند کي رعایا کا ایک ادنی فرقہ هیں کبھي اس مقولہ کو نهیں بھولے هیں کہ کسي چیز کي طمع کرنے سے پہلے انسان کو لازم هی کہ اپنے آپ کو اُس کا مستحق ثابت کرے - همارے دل میں یہہ قوي یقین سمایا هوا هی کہ اگر عهد حکومت برطانیہ میں همکو کوئي محل و موقع ترقي کا هی تو وہ تعلیم هي کا ذریعہ هی اور همکو هرگز توقع نهیں کہ اپنے اُن فرایض کو جو بحیثیت ایک شایستہ سلطنت کي رعایا هونے کے هم رکھتے هیں بدون حاصل کرنے اُس قدر دماغي تربیت کے هم ادا کرسکینگے جو اُن اصولوں سے مناسب واقفیت حاصل کرنے کے لیئے جن پر هماري گورنمنت کي کارروائیاں مبني هیں ضروري هی — همارا اصل مدعا یہہ هی کہ همارے مذهبوں میں ایسي تعلیم کے حاصل کرنے کے اسباب ترقي پاویں جو تمدني لحاظ سے لوگوں کو کار آمد بنانے اور ایک شایستہ سلطنت کي نیک چلن رعایا بنانے کے واسطے یکساں ضروري هی — هم نهایت فخر کے

the objects of our endeavours the elements of loyalty towards the British rule, as much as a desire to advance our own national interests.

The establishment of the Muhammadan Anglo-Oriental College is the outcome of our humble endeavours,—the embodiment of our national aspirations in the direction to which we have alluded. The scheme which brought about the establishment of the College began in a movement which, during the last few years, has been gaining strength, and which, we are convinced, is destined to produce greater effects upon our national position than might at first be supposed. Education, in the sense in which the present age understands the term, has had limited scope in India. Everything that has hitherto been done, has been done almost entirely by the State. But the time has arrived when the people of the country must begin to feel that the State, though the natural guardian of our interests, must not be regarded as the only supporter of educational institutions. It has been our earnest endeavour to impress upon our co-religionists the great truth, that education is as much a necessity of civilized citizenship as other circumstances which contribute to advance human happi-

ساتھہ اپني کوششوں کے مقاصد میں جسقدر که اپني قومي اغراض کو ترقي دینے کي خواهش پاتے هیں اُسي قدر سلطنت انگریزي کي خیر خواهي کے عناصر کو اُن میں دیکھتے هیں *

مدرسةالعلوم کا قایم هونا هماري ناچیز کوششوں کا ثمره هی یعني یهي هماري قومي خواهشوں کا اُس سمت میں جس کا همنے اوپر ذکر کیا هی ظهور هی — جس کوشش کي وجهہ سے مدرسةالعلوم کا قایم هونا عمل میں آیا هی وه چند سال سے بهت قوت حاصل کرتي جاتي هی اور همکو یقین هی که اُس سے هماري قومي حالت پر بهت بڑے اثر پیدا هونگے به نسبت اس کے که پہلے خیال کیئے جاسکتے تھے تعلیم کا (جس معني میں که اس زمانه میں اس لفظ کا اطلاق هوتا هی) اس ملک میں ایک محدود منشاء رها هی — هر چیز جو اس وقت تک کي گئي هی قریب قریب بالکل سلطنت کي طرف سے کي گئي هی — لیکن اب وه وقت آ پهنچا هی جب که اُس ملک کے لوگوں کو یهہ خیال کرنا چاهیئے که گو گورنمنٹ هماري اغراض و مطالب کي محافظ هی تاهم هماري تعلیمي ضروریات کي وه تنها مهیا کرنے والي نهیں تصور کي جاسکتي — هماري دلي کوششیں اپنے هم‌مذهبوں کو یهہ بات ذهن نشین کرانے میں مصروف رهي هیں که شایسته اور مهذب بننے کے واسطے تعلیم کي بهي ایسي هي ضرورت هی جیسي که اور باتوں کي ضرورت

ness, and that the State can no more be expected to be the only source of supplying this necessity, than it can be expected to provide from the public revenues the subsistence of all its subjects.

Animated with these feelings, we began to give a practical effect to our views. It seems to be the inevitable lot of all movements, which have for their aim the removal of long-established evils, to meet with opposition, and our humble endeavours have not been an exception to the general rule. We had to contend with obstinate bigotry and prejudices on the one hand, and lethargic indifference and want of enthusiasm on the other. Our success, however, was greater than we expected. But at one point of our efforts we felt that all we had succeeded in achieving would be lost in one blow. We had fallen out of sympathy with the local authorities of the district, our motives were misunderstood, our efforts were derided as ephemeral, we had failed to win that which in a country like India is the greatest source of encouragement,—the good-will and sympathy of those who were the immediate representatives of Government in this district. That was a danger, the greatness of which can be understood

هی جو انسانوں کي خوشحالي کي مؤيد هیں اور محض گورنمنٹ هي سے اس ضرورت کے مهیا کرنے کے ذریعہ هونے کي توقع رکھنا گورنمنٹ سے اسبات کے متوقع هونے کي برابر هی کہ محاصل ملکي میں سے اپني تمام رعایا کي پرورش کرے *

ان خیالات کے ساتھہ همنے اپنے مقاصد کو عملي اثر بخشنا شروع کیا — یہہ بات همیشہ دیکھي گئي هی کہ جن کوششوں کا مدعا کسي ایسی خرابیوں کا استیصال هوتا هی جو جڑ پکڑ گئي هوں تو اُن کو همیشہ مخالفت پیش آتي هی — اس لیئے هماري ناچیز کوششیں بھي اس عام قاعدہ سے مستثنی نهیں! هوئیں — همکو ایک طرف تو نهایت سخت تعصب سے اور دوسري طرف سست بے پروائي و بے حسي اور عدم موجودگي گرمجوشي سے مقابلہ پیش آیا — مگر هماري کامیابي توقع سے زیادہ هوئي لیکن اپني کوششوں کے اثناء میں ایک مقام پر همکو اندیشہ هوا کہ هماري کوششوں کا ثمرہ ذرا سي دیر میں ضایع نهو جائے خلاصہ یہہ هی کہ حکام ضلع نے همارے ساتھہ همدردي دور کردي تھي هماري اغراض کي نسبت غلط فهمي هوگئي تھي هماري کوششوں کو ناپایدار سمجھکو اُن کي تضحیک کرتے تھے القصہ هم اُس چیز کے حاصل کرنے میں نا کام رهے جو هندوستان جیسے ملک میں سب سے بڑي تقویت کا ذریعہ هی یعني اُن لوگوں کي خوشنودي اور همدردي جو اس ضلع کے حاکم اور گورنمنٹ کے قایم مقام تھے — یہہ ایک

ايسا خطره تها جس كي عظمت كو صرف وهي لوگ سمجهتے هيں جو اس ملک کے لوگوں كي پوليٹكل اور تمدني حالات سے واقف هيں — اس كالج كي تواريخ ميں يهي زمانه سب سے زياده نازک تها — ليكن يهاں کے مسلمانوں كي تعليم کے حق ميں يهه بات بهتر هوئي كه هماري خوش قسمتي سے اُس زمانه ميں حضور اُن اضلاع كي لفٹننٹ گورنري پر رونق افروز تهے — اس ليئے هم اُس خطره سے جس كا هم كو انديشه تها اور جس کے ساتهه هم هرگز عهده برا نهيں هوسكتے تهے محفوظ رهے يهه هماري خوش نصيبي تهي كه حضور نے هر طرح سے همارے ساتهه همدردي ظاهر فرمائي اور هماري ناچيز كوششوں پر نظر عنايت مبذول ركهي اور حضور هي كي حمايت اور سر پرستي سے وه كوششيں كامياب هوئيں — اُن كوششوں كي كاميابي كا اندازه اس سے بخوبي هوسكتا هے كه آج هم حضور كو ايک ايسے مجمع كثير کے حلقه کے اندر رونق افروز ديكهتے هيں جو هماري قوم كي آينده نسل كا نمونه هے — اُن ميں سے اكثر ايسے خاندانوں سے علاقه ركهتے هيں جو زمانه کے انقلابوں اور جاه و حشم كي بے ثباتيوں سے موثر هوچكے هيں مگر اب بهي اُن کے پہلے عروج و اقتدار كا كسيقدر اثر قوم ميں باقي چلا آتا هے بهت زمانه نهيں گذرنے پائيگا كه وه پهر اپنے ابائي اقتدار كو حاصل كرلينگے اور اسبات ميں كه وه اقتدار كس قسم كا اثر دكهائيگا كوئي گنجايش شبهه كي نهيں هوسكتي *

only by those who are familiar with the conditions which govern the socio-political life of the natives of India. That was the most critical period in the history of the College. Happily for ourselves, and for the interest of Muhammadan education in this part of India, you, Sir, were at the head of the Government of these Provinces—and we were saved from the danger to which we have alluded, and with which we confess we had felt ourselves unable to cope. We had the good fortune to win your private and public sympathy; you condescended to take interest in our humble endeavours, and, under your countenance and patronage, they have prospered. They have prospered so that we have the good fortune to see you amongst us to-day, surrounded by a large number of those who represent the coming generation of our race. Many of them are representatives of families that have undergone the vicissitudes of time and fortune; but who still retain the remnant of former prestige and social influence in our community. Before many years pass away, they will succeed to the influence which they owe to their descent, and the direction which that influence will take cannot be doubted.

The College opened its most elementary classes about six years ago. In 1877, four of its students passed the Entrance Examination of the Calcutta University, five succeeded in 1878, and six in 1879. The College at present educates up to the standard of the First Examination in Arts of the Calcutta University, and the College Committee hopes to begin next year to educate students for the Degree of the Bachelor of Arts of the Calcutta University.

We also take a hopeful view of the pecuniary prospects of our Institution. Besides the money we have collected for the building fund, the College possesses an annual income of Rs. 21,000, out of which Rs. 6,000 is the grant-in-aid we receive from Government, and the rest is the income from private endowments. This income still falls short of the needs of the College, but the Committee still continues its exertions to increase the resources of the College, and every year sees some addition to it.

This is not an occasion on which it is for us to point out in greater detail the difficulties we have had to contend with, and the manner in which our endeavours have succeeded. We will only say that the progress which the College has made in the past justifies the feeling that our best hopes will be realized some day. We can look forward to the future with confidence;

اس کالج کي ابتدائي جماعتوں کو جاري هوئے قريب چهه برس کے عرصه هوا — سنه ۱۸۷۷ ع ميں کلکته يونيورسٹي کے امتحان انٹرنس ميں چار طالب علم پاس هوئے سنه ۱۸۷۸ ع ميں پانچ اور سنه ۱۸۷۹ع ميں چهه طالب علم کامياب هوئے — بالفعل اس کالج ميں کلکته يونيورسٹي کے ايف اے امتحان کي خواندگي تک تعليم هوتي هی اور کميٹي کو توقع هی که سال آينده ميں بي اے کلاس بهي کهل جاويگا *

اس کالج کي مالي حالت بهي قابل طمانيت هی علاوه اُس روپيه کے جو تعمير کے فنڈ کے ليئے جمع هوا هی کالج کي سالانه آمدني اکيس هزار روپيه هی جس ميں چهه هزار روپيه سالانه گورنمنٹ سے بطور امداد کے عطا هوتے هيں اور باقي اور لوگوں کے عطيات کي آمدني هی — يهه آمدني بهي هنوز کالج کي ضروريات کو مکتفي نهيں هی ليکن کميٹي کالج کي آمدني بڑهانے کے ليئے هميشه کوشش کرتي رهتي هی اور هر سال کچهه نه کچهه روپيه اضافه هوتا جاتا هی *

يهه ايسا موقع نهيں هی که هم زياده تفصيل کے ساتهه اُن مشکلات کا بيان کريں جو همکو پيش آئيں اور يهه که کسطرح هماري کوششيں کامياب هوئيں — هم صرف يهه کهنا چاهتے هيں که جو ترقي که همارے کالج نے ابتک کي هی اُس سے همکو اسبات کي طمانيت هوتي هی که هماري بڑي بڑي اُميديں کسي نه کسي روز پوري هو جاوينگي — هم آينده زمانه کو اطمينان

we can feel that as time passes on, the seeds of intellectual activity, which we are sowing, will germinate; that the Muhammadans will cease to be looked upon as the most backward, among British subjects, in the path of civilization and enlightenment. And we flatter ourselves with the hope that the time may not be far distant when the College—the product of our endeavours—may become one of the most powerful centres of education, and one of the greatest agencies for the diffusion of knowledge and civilization amongst our co-religionists.

We, Sir, are proud to feel that, with the success of our endeavours, your name will always be associated. The central hall of our College buildings, which is to receive your name, and on the basement of which we are now assembled to greet you, will become some day the scene of the intellectual contests of youthful ambition and of educational honours. The annual medal, known by your name, will be another means of keeping alive the memory of those obligations to your private good-will and public support to which our success has been mainly due. We shall remember, with sincere gratitude, the honour you have conferred upon us to-day, by consenting to visit the scene of our labours, and by

کي نظر سے دیکھہ سکتے هیں — همکو یهه اُمید هوسکتي هی که جس قدر زمانه گذرتا جائیگا دماغي مستعدي کے وہ بیج جو هم بو رهے هیں اُگتے جائینگے اور اهل اسلام پر سے یهہ داغ مٹ جائیگا که شاهراہ تهذیب و شائستگي میں جمله رعایاے برطانیه سے پیچهے هیں — اور هم اس اُمید سے اپنا دل خوش کر رهے هیں که وہ زمانه بهت دور نهوگا جبکه یهه کالج جو هماري محنتوں اور جانفشانیوں کا ثمرہ هی ایک بهت بڑا مرکز تعلیم کا هوجائیگا اور همارے هم مذهبوں میں علم اور شایستگي کے پهیلانے کا ایک بهت بڑا ذریعه هوگا *

همکو اس بات پر فخر هی که هماري کوششوں کي کامیابي کے ساتهه حضور کا نام مبارک همیشه شامل رهیگا اس کالج کے بیچ کا کمرہ جو حضور کے نام نامي کے ساتهه مشهور هوگا اور جس کے صحن کے اوپر هم لوگ اس وقت جمع هیں ایک روز نوجوان اور اولوالعزم طالب علموں کي علمي بحثوں اور تکراروں اور علمي اعزازوں کا مرکز هوگا — سالانه تمغا جو حضور کے نام سے مشهور هی وہ ایک اور ذریعه حضور کے اُن احسانات اور اعانتوں کي یادگار قایم رکهنے کا هوگا جن کي خاص وجهه سے همکو اپنے کام میں کامیابي حاصل هوئي هی — اس افتخار و اعزاز کو جو حضور نے آج اپني تشریف آوري سے اور همارے کالج کي وزیٹري منظور کرلینے سے همکو بخشا هی هم نهایت سچي اور خالص شکر گذاري کے ساتهه یاد رکهینگے

accepting the Visitorship of our College. And in time to come, when, perhaps, none of us who have received the immediate benefit of your good-will may be alive, your name will still be honoured and gratefully remembered by the future generations, for whose education the Muhammadan Anglo-Oriental College has been founded. They will remember to whose helping hand the establishment of the College has been mainly due: they will inherit from us the feelings which animate us towards you—the feelings of regarding you as our Benefactor and a Patron of the cause of Education and Enlightenment amongst the Muhammadans of India.

Signed on behalf of the Muhammadan Anglo-Oriental College Fund Committee by

KUNWAR MUHAMMAD LUTF ALI KHAN,
President.

RAJA SYYAD BAKAR ALI KHAN,
Vice-President.

SYYAD AHMAD KHAN,
Secretary.

ALIGARH:
The 11th December 1880.

اور زمانہ آیندہ میں جبکہ شاید ہم میں سے ایک بھی شخص جو حضور کی دریا دلی اور فیاضی سے سردست متمتع و مستفید ہوا ہی زندہ نہو حضور کے نام نامی کو کمال شکر گذاری کے ساتھہ آیندہ نسلیں یاد رکھینگی جنکی تعلیم کے واسطے مدرسۃالعلوم بنایا گیا ہی — وہ یاد کیا کرینگی کہ کس شخص کی اعانت اِس کالج کے قایم ہونے کی اصل باعث ہوئی ہی — جو خیالات کہ ہم حضور کی نسبت رکھتے ہیں وہ اُن تک منتقل ہوجاوینگے یعنی حضور کو اپنا بڑا محسن اور ہندوستان کے مسلمانوں میں تعلیم اور شایستگی پھیلانے کا بڑا حامی سمجھینگے •

از جانب کمیٹی خزنۃالبضاعۃ لتاسیس مدرسۃالعلوم للمسلمین ہم لوگ اس پر دستخط کرتے ہیں •

کنور محمد لطف علی خاں
پریسیڈنٹ

راجہ سید باقر علی خاں
ویس پریسیڈنٹ

سید احمد خاں
سکرتری •

علیگڈھ
۱۱ دسمبر سنہ ۱۸۸۰ ع

SPEECH OF THE HONOURABLE SIR JOHN STRACHEY G. C. S. I., C. I. E.

Mr. President of the College Fund Committee, members of the Committee, and Gentlemen :—

I thank you heartily for your most kind reception and for the address which you have presented to me. This address will always bring back to me and to my children not only the pleasant recollection of this day's proceedings, but many remembrances of that present regard, and future hope, which, through a long life in this country, I have always felt towards the Mohamdans of India; the feelings which this address and this beautiful casket which will be, I hope, preserved as heirlooms in my family, make me hope are not altogether unreciprocated.

Ever since the idea of this College was conceived by my friend Syud Ahmad Khan, I have taken a deep interest in its fortunes; I have seen its growing progress and prosperity, and it is with extreme pleasure that I now see how much has been accomplished, and witness the admirable work that is being performed. And it adds infinitely to my pleasure that

اسپیچ
آنریبل سرجان اسٹریچي جي سي ایس آئي سي آئي اي

صاحب پریسیڈنٹ کالج فنڈ کمیٹي و ممبران کمیٹي و دیگر صاحبان

میں دل سے آپ کا شکریہ آپکي مہربان مدارات اور اس اڈریس کا ادا کرتا ہوں جو کہ آپ نے مجھکو پیش کي ہی یہہ اڈریس ہمیشہ مجھکو اور میري اولاد کو نہ صرف آج کي عمدہ کارروائي کو یاد دلائیگي بلکہ میرے موجودہ دلي خیالات اور آیندہ کي اُمیدوں کو بھي یاد دلاتي رہیگي جو مجھکو اپنے عرصہ دراز کے زمانہ قیام اس ملک میں ہمیشہ ہندوستان کے مسلمانوں کے ساتھہ رہے ہیں وہ ایسے خیالات ہیں جنکي یہہ اڈریس اور یہہ خوبصورت بکس بھي شاہد ہیں (جو میرے خاندان میں بطور ارث کے محفوظ رہیگا) کہ آپکے دلمیں بھي وہ میري طرف سے کسیقدر موجود ہیں ٭

جب سے کہ اس کالج کا خیال میرے دوست سید احمد خاں کے دل میں پیدا ہوا تب ہي سے مجھکو اُس کي ترقي سے شوق رہا میں اس کي روز افزوں نشو اور ترقي کو دیکھتا رہا اور اس وقت مجھکو نہایت خوشي ہی اس بات کے دیکھنے سے کہ کسقدر اب تک کیا جاچکا ہی اور کسقدر عمدہ کام اب بھي جاري ہی میري خوشي اسبات سے اور بھي زیادہ بڑھتي ہی

که آپ کے دلمیں یہه خیال هی که جب میں اُن ممالک کا لفتننت گورنر تھا تو مجھسے آپ کو کار آمد مدد ملي اور اسبات کے دیکھنے سے بھي نہایت خوشي هوتي هی که آپ نے میري تائید کي اسطرح پر یاد گار بنائي هی که جس سے همیشه میرا نام آپ لوگوں میں یاد رهیگا *

اے صاحبو — جسوقت که تعلیم کے بارہ میں گفتگو هوتي هی تو یہه امر مشکل هی که اُن معمولي باتوں سے جو که ایسے مضمون کي نسبت کهي جاتي هیں بچا جاوے فوائد اور ضرورت تعلیم کے اسقدر عظیم اور ظاهر هیں که یہه ایک بے انتہا مضمون هی اور هر ایک کا حصه نہیں هی که اس مضمون پر کوئي ایسي نئي بات کہے جو سننے کے لایق هو لیکن میري مشکل اسباب میں اس وجهه سے کم هوگئي هی که وہ حالات جنکي وجهه سے یہه کالج قایم هوا ایسے خاص اور غیر معمولي تھے که درحقیقت معمولي باتوں کا کہنا کچھه ضرور نہیں هی یہه مدرسه صرف اُن عمدہ مقاصد کے لیئے جو که معمولي کالج اور اسکولوں کے قایم کرنے کا مدعا هوتا هی نہیں قایم کیا گیا — اُس کے باني سید احمد خاں کے اور اُن لوگوں کے دل میں جنھوں نے که اسقدر عالي همتي سے اُن کے اس کام میں مدد دي هی اعلی درجه کي آرزوئیں تھیں اور اُن کا مقصد معمولي ستایش سے بڑھا هوا تھا *

you should think that when I was Lieutenant-Governor of these Provinces I gave to you help that was of service to you, and that you should have commemorated that service in a way which will preserve permanently among you the recollection of my name.

It is difficult, Gentlemen, in speaking on matters connected with education to avoid tumbling into the pitfall of those commonplaces which it is so easy to pour fourth. The advantages and necessity of education are so great and so obvious that the subject is inexhausitible, but it is not given to every one to say something about it new and worth hearing. My own difficulties to-day in this respect ought to be lessened by the fact, that the circumstances under which this College had its origin were of so special and unusual a kind, that there is really little need for taking refuge in those commonplaces to which I have referred. This College was not founded for those excellent reasons only, of a general sort, which ordinarily lead to the establishment of colleges and schools. Its founders Syad Ahmad Khan and those who have so nobly co-operated with him in his work had high aspirations, and the object at which they aimed was of no common worthiness.

It is always, Gentlemen, a good thing for every man to have a high ideal before him, to have, as the great poet sys, a star that he can follow; and this College would never have come into existence if its founder, Syed Ahmad Khan, whom I am proud to call my friend, had not seen shining before him the star which he was always to follow, the star of the future greatness and honour of his counrymen, and of his own present duty towards them. He knew what the Mohamedans had achieved in the past; he saw, as you have said in your address, how they had fallen behind other races inhabiting this country; and he felt that this unhappy state of things was entirely due to their ignorance, and that it was only by educating them, that improvement in their moral, or social, or political condition, was possible. He happily found many enlightened men, not a few of whom I gladly see here to-day, anxious to help in this undertaking. This help has come not only from these Provinces but from distant parts of India also. Thus, Sir Salar Jung has shown a most princely and enlightened munificence towards your College. My friend His Highness the Nawab of Rampur has by his liberal and sympa-

اے صاحبو — یہہ ایک عمدہ بات هی که هر شخص کے دلمیں ایک اعلی خیال اور آرزو هو جیسا که ایک نامي شاعر کا قول هی که اُسکے سامنے ایک ایسا ستارہ هو جو اُسکے لیئے راہ کا هادي هو — اس کالج کا وجود کبھي نه هوتا اگر اُسکے باني سید احمد خاں نے جنکو میں اپنا دوست کہنا فخر سمجھتا هوں اپنے سامنے ایک ستارہ هادي راہ چمکتا هوا نه دیکھا هوتا وہ ستارہ کیا هی آیندہ کي عظمت اور عزت اپني هم قوموں کي هی اور اپنا وہ فرض خدمت هی جو اپني قوموں کي طرف اُنکے دلمیں هی — اُنکو یہہ معلوم تھا که مسلمانوں نے زمانه سلف میں کیا کیا ترقیاں حاصل کي تھیں اُنھوں نے دیکھا جیسا که آپ نے اپني اڈریس میں کہا هی که کیونکر اُنکي قوم بمقابله اور اقوام اس ملک کے پیچھے رہ گئي اُنکے دل میں یہہ خیال پیدا هوا که یہہ کم طالعي صرف بوجہہ اس قوم کي بے علمي کے تھي اور یہہ که صرف تعلیم هي سے اُنکي قوم کي اخلاقي اور تمدني اور ملکي ترقي هوسکتي هی — اپني خوش قسمتي سے اُنھوں نے بہت سے ایسے روشنضمیر آدمي پائے جو اُن کے اس عالي خیال میں مدد دینے کے واسطے مستعد هوئے اور جن میں سے چند کو یہاں میں خوشي سے اپنے پاس دیکھتا هوں * ۔

یہہ مدد صرف انھیں اضلاع سے نہیں آئي هی لیکن هندوستان کے بعید مقامات سے بھي آئي هی مثلاً سرسالار جنگ نے آپ

thetic support, not only given proof of his interest in Mohamedan education, but he has thereby added, in my opinion, fresh evidence of that loyalty to the British Government by which his family has long been distinguished; for I am convinced that the certain way to make Mohamedans loyal is to educate them as you are doing here. It is also an interesting and encouraging fact that it is not only among the leading men of your own faith that your College has found friends. Thus, for example, the late Maharaja of Patiala afforded, by the munificent assistance that he gave to this College, an example of liberality of mind which deserves always to be remembered in his honour. Many other men of influence in these Provinces have given their devoted co-operation in this good work. I cannot name them all, but I must not forget how much has been due to men like the President of your Committee Kunwer Lutf Ali Khan, Raja Baker Ali Khan, Moulvi Mehdi Ali, Moulvi Samiullah Khan, and others.

You have said, Gentlemen, that you do not concern yourselves with political grievances real, or supposed, and you quote the saying that before desiring it is necessary to deserve.

کے کالج کي نسبت ایک نہایت شاہانہ اور روشنضمیرانہ فیاضي ظاہر فرمائي هی — میرے دوست هزهائنس نواب رامپور نے اپني فیاضانہ اور همدردانہ امداد سے صرف مسلمانوں کي تعلیم کي هي جانب اپني توجهه ظاهر نهیں کي هی بلکه میري راے میں ایک تازه ثبوت گورنمنت انگریزي کي اُس خیر خواهي کا دیا هی جسکے باعث سے اُن کا خاندان مدت سے ممتاز هی کیونکه مجهکو یقین هی که مسلمانوں کو خیر خواه بنانے کا یقیني ذریعه اُن کو تعلیم دینا هی جیسا که آپ یہاں کررهے هیں یهه بات بهي نهایت دلچسپ اور همت بڑهانے والي هی که صرف آپ کي قوم کے رئیسوں میں هي آپ کے کالج کو دوست نهیں ملے هیں بلکه اور قوموں میں بهي مثلاً مهاراجه پٹیاله متوفی نے اُس فیاضانه امداد سے جو اُنهوں نے اس کالج کو دي فیاضي طبع کي ایک ایسي نظیر دي هي جو همیشه اُن کي عزت میں یاد رکهنے کي مستحق هی ان اضلاع کے اور بهت سے ذي رعب شخصوں نے بهي اس عمده کام میں سرگرمي کے ساتهه مدد دي هی میں اُن سب کا نام بیان نهیں کرسکتا لیکن مجهکو یهه بات فراموش نهیں کرني چاهیئے که اُن شخصوں کي امداد سے جیسیکه آپ کي کمیٹي کے پریزیڈنت کنور لطف علي خاں اور راجه باقر علي خاں اور مولوي مهدي علي اور مولوي سمیع الله خاں اور اور شخص هیں کسقدر نتیجه حاصل هوا هی ●

These are wise principles; political privileges will come among the other excellent results of increased knowledge, and there is no other way of obtaining them. Meanwhile political considerations of a right and reasonable kind, have not been ignored by the founders of this College.

You speak, in your address, of your national aspirations, and I must say that there is nothing connected with this college that has throughout given me greater satisfaction, and hope for the future, than the frequent expression of that strong national feeling which has animated those who have made this College what it is :— You are quite right, Gentlemen, to have your national aspirations, and not to forget the past. It is a great thing for a people to have a history of which they are proud, and although the lessons which your history, like that of other peoples, teaches, are often rather of what should be shunned, than of what should be admired, there is very much in your history the remembrance of which will do you good service. An educated Mussalman who remembers the Empire and the wisdom of Akbar, who sees the magnificent and unsurpassable monuments of taste and splendour that Delhi and Agra have to show, and calls

اے صاحبو- آپ نے یہہ کہا هی که همکو اُن اصلي یا خیالي شکایتوں سے جو ملکي مصلحتوں سے متعلق هیں کچهہ سرو کار نہیں هی اور آپ نے اُس مقوله کا حواله دیا هی که کسي شی کي خواهش سے پہلے اپنے تئیں اُس کا مستحق ثابت کرنا ضرور هی - یہہ نہایت خردمندي کے اصول هیں- ملکي حقوق منجملهٔ اُن عمده نتیجوں کے هیں جو که علم کي ترقي سے حاصل هوتے هیں اور درحقیقت کوئي آور دوسرا ذریعه اُن کے حاصل کرنے کا نہیں هی اُسکے ساتهہ هي اس مدرسه کے بانیوں نے جو خیال ملکي مصلحتوں کا رکها هی وه درست اور فهمیده هی *

آپ نے اپني اڈریس میں اپني قومي آرزوں کا ذکر کیا هی اور میں یہہ بات کہتا هوں که اس کالج سے متعلق کوئي ایسي بات نہیں هی که جس سے میرے دلمیں کوئي زیاده خوشي اور توقع به نسبت اس امر کے هوتي هو که آپ لوگوں کے دل سے قومي جوش کا اکثر اوقات ایسا زبر دست اظہار هوتا هی که جس سے یہہ کالج ایسا هوا هی جیسا که وه بالفعل هی *

اے صاحبو - آپ لوگ بالکل راستي پر هیں که اپنے دل میں اپني قومي آرزوئیں رکہتے هیں اور اپنے گذشته حالات کو نہیں بهولتے — هر قوم کے لوگوں کے لیئے یہہ ایک بڑي بات هی که اُنکي گذشته تاریخ ایسي هو جس سے اُنکو فخر هو گو که آپ کي قومي تاریخ میں مثل دیگر اقوام کي تاریخ کے

to mind the past achievements of Mohamedans, in this and in other countries, in science and in literature, may well refuse to doubt the capacity of his people in any of the qualities which make nations great. They have lamentably fallen, and their achievements are now for the most part of ancient date, but I honour the Mohamedans for their pride of race, and of religion, and I am sure that these feelings, combined with those which education and knowledge give, will make them not only more honourable and manly, but better citizens and more loyal subjects.

Closely connected, Gentlemen, with what I have now been saying there is another subject regarding which I cannot be altogether silent. It has always been one of the special characteristics of this College that it possesses a strongly religious element, and in the existing conditions of your people, and in the present state of knowledge and opinion, I think this is wise and right. I am not one of those who think that a man honours the religion in which he himself was born, by disparaging the religion of his own neighbours, and I do not like even that silent and implied disparagement of which, in my own opinion, I should

بعض ایسي باتیں هیں جن سے بچنا چاهیئے اور جو تعریف کي مستحق نہیں هیں لیکن آپ لوگوں کي تاریخ میں بہت سي ایسي باتیں هیں جنکي یاد آپ کو کار آمد هوگي — ایک تعلیم یافته مسلمان جو اکبر کي شہنشاهي اور دانائي کو یاد کرتا هی جو اُن عالیشان اور بے نظیر پر لطافت و عظمت عمارات کو دیکھتا هی جو دهلي اور آگره میں پائي جاتي هیں جو اپنے دلمیں مسلمانوں کي اُس کامیابي کا خیال کرتا هی جو که اُنہوں نے علم و فضل کے باب میں اس ملک اور دیگر ملکوں میں حاصل کي هی وه اپني قوم کي قابلیت اور اُن اوصاف میں شبهه نه لاویگا جس سے که قومیں بزرگي حاصل کرتي هیں — اب زمانه حال میں اُن کي حالت قابل افسوس تنزل میں هوگئي هی اور اکثر کامیابیاں. جو اُن کو حاصل هوئیں وه پرانے زمانه میں حاصل هوئي تهیں — لیکن میں • سلمانوں کي اس بات سے عزت کرتا هوں که اُن کے دلوں میں اپني قوم اور ملت پر فخر هی اور مجهکو یقین هی که اُن کے یهه خیالات جب که تعلیم و تربیت سے مل جاویں گے تو وه نه صرف زیاده عزت هي کے لایق هوجاویں گے اور نه اُن کا صرف حوصله هي عالي هوجاویگا بلکه اُنکي تمدني حالت بهي بہتر هوجاویگي اور اپني سرکار کے زیاده خیر خواه بن جاوینگے *

اے صاحبو — جو کچهه که میں نے اس وقت بیان کیا هی اُس سے نہایت ملا هوا ایک دوسرا مضمون هی جس کي

be guilty, if I were to profess interest in the secular side only of your College. By the system which you have laid down, you have proclaimed your belief that it is as true now as it was in the days when Mohamedans were great, in Delhi, Cordova, or Granada, that your religion, which has exercised so vast an influence on the world is still, when it is rightly interpreted, the friend of human progress and enlightenment, and that a good Mohamedan who is at the same time a highly educated man cannot fail to be a loyal subject of the British Government. If your College can prove, by the men that it sends forth, that this claim is true, it will perform an important service, not only to your countrymen but to mine also, for it will teach them a lesson of respect and charity and tolerance towards men whose religion is different from their own. This lesson, I am glad to see, is one which the founders of this College have not forgotten. It was primarily intended to educate good citizens and loyal subjects who would also be good Mohamedans, but its gates are freely opened

نسبت میں بالکل خاموش نہیں رہ سکتا هوں اس کالج کي خاص صفتوں میں همیشه سے یہه ایک بات رهي هی که اُس میں ایک زبردست مذهبي عنصر موجود هی اور آپ کي قوم کے موجوده حالات اور علم اور خیالات کي موجوده حالت کے لحاظ سے میرے نزدیک یہه بات معقول اور صحیح هی — میں اُن شخصوں میں سے نہیں هوں جو یہه خیال کرتے هیں که کوئی شخص اپنے همسایوں کے مذهب کي اهانت کرنے سے اُس مذهب کي عزت کرتا هی جس میں وه پیدا هوا هو اور میں اُس درپرده اور کنایتاً اهانت کو بهي پسند نہیں کرتا هوں جس کا میں اپنے نزدیک اُس حالت میں مرتکب هونگا که میں آپ کے کالج کے صرف دنیوي صیغه کي جانب اپني توجهه کا اقرار کروں — جو قاعده آپنے مقرر کیا هی اُس کے ذریعه سے آپنے اپنے اس اعتقاد کا اعلان کردیا هی که اب بهي یہه بات ایسي هي سچ هی جیسیکه اُس زمانه میں تهي جبکه مسلمانوں کو دهلي یا قرطبه یا غرناطه میں عروج تها که آپ کا مذهب جس نے دنیا پر ایک بڑا اثر کیا هی زمانه حال میں بهي جبکه اُس کي تعبیر صحیح صحیح طور پر کي جاتي هی انسان کي اُس ترقي اور روشنضمیري کا دوست هی اور ایک عمده مسلمان جو اُسي کے ساتهه ایک اعلی درجه کا تعلیم یافته شخص هو گورنمنٹ انگریزي کي خیر خواه رعیت هونے میں خطا نہیں کرسکتا — (چیرز) اگر آپ کا کالج اُن شخصوں کے

to those of other creeds, and its teaching cannot be charged with that intolerance which is often made a reproach to the men of your religion.

Gentlemen, I am about to leave India, probably for ever, and I am happy that almost the last words which I shall utter in public should be addressed to an Indian audience. I shall always be glad that I have spent the best part of my life in your magnificent country, among a people for which, whether Mohamedan or Hindu, I feel strong present regard and sympathy, and which I trust has reserved for it a happy future.

My friend Syad Ahmad Khan must forgive me if, in now bidding you farewell, I say in his presence that the young men of India have in him a bright example of what a Mohamedan gentleman may be. I have known him for more than twenty years, and the longer I have known him the more I have respected him. No man ever gave nobler proofs of conspicuous cou-

ذريعه سے جو اُس ميں سے تعليم پاكر نكليں اس بات كو ثابت كردے كه يهه دعوى صحيح هى تو وه ايک بڑي خدمت انجام ديگا نه صرف آپ كے هموطنوں كے واسطے بلكه ميرے هموطنوں كے واسطے بهي — كيونكه وه اُن كو اُن شخصوں كي نسبت جن كا مذهب خاص اُن كے مذهب سے مختلف هى تعظيم اور كشاده دلي اور تحمل كے ساتهه پيش آنے كا سبق سكهائيگا ميں اس بات كے ديكهنے سے خوش هوتا هوں كه يهه ايک ايسا سبق هى جسكو اس كالج كے بانيوں نے فراموش نهيں كيا هى ابتدا ميں يهه اراده كيا گيا تها كه عمده رئيسوں اور خير خواه رعايا كو جو اُسي كے ساتهه عمده مسلمان هوں اس كالج ميں تعليم دي جاوے ليكن اُس كے دروازے اور مذاهب كے لوگوں كے واسطے بهي بلا تكلف كهلے هوئے هيں اور اُس كي تعليم پر اُس بے تعصبي كا الزام نهيں لگايا جاسكتا هى جس كي طعن اكثر اوقات آپ كے هم مذهبوں پر كي جاتي هى ٭

اے صاحبو — ميں عنقريب هندوستان سے جانے والا هوں غالباً هميشه كے واسطے اور ميں اس بات سے خوش هوں كه قريباً اخير الفاظ جو ميں برسر عام كهونگا اهل هند كے ايک مجمع سے مخاطب هوكر كهے گئے ميں هميشه اس بات سے خوش هونگا كه ميري زندگي كا عمده ترين حصه آپ كے پر عظمت ملک ميں ايک ايسي قوم كے درميان بسر هوا جس كے ساتهه خواه وه مسلمان هو يا هندو ميں بالفعل بڑي الفت اور همدردي ركهتا هوں اور جس كے واسطے

میں یقین کرتا هوں که آینده ایک عمده زمانه آنے والا هی ●

میرے دوست سید احمد خاں مجھکو معاف فرماوینگے اگر میں اس وقت آپ صاحبوں سے خدا حافظ کہتے وقت اُن کی موجودگی میں یهه بات کہوں که هندوستان کے نوجوان آدمی اُنکی ذات میں ایک روشن نمونه اس بات کا رکھتے هیں که ایک مسلمان جنٹلمین کو کیسا هونا چاهیئے میں بیس برس سے زیاده عرصه سے اُن کو جانتا هوں اور جسقدر زیاده میں اُنکو جانتا گیا اُسی قدر زیاده میں نے اُنکی وقعت کی هی — کسی شخص نے مشهور و معروف دلیری اور گورنمنٹ انگریزی کی خیر خواهی کے اُس سے زیاده تر عمده ثبوت نهیں دیئے هیں جیسیکه اُنهوں نے سنه ۱۸۵۷ ع میں دیئے تھے — کوئی کلمات جنکو میں استعمال کرسکوں اُس وفاداری کے شایاں نهونگے جو اُنهوں نے ظاهر کی تهی ان اضلاع میں اُن سے زیاده کوئی روشنضمیر جج نهیں هوا هی وه ایک دانشمند اور لایق منتظم اور نهایت عمده مصنف اور سخن سنج اور ویسراے کے ایک کار آمد مشیر اور هر موقع پر اور هر پیرایه میں ترقی کے ساعی و مؤید رهے هیں — سب سے بڑا اور اخیر کام جس میں اُنهوں نے اپنی زندگی اور اپنے تمام وسایل کو صرف کیا هی یعنی اپنے هموطنوں کو تعلیم دینے اور اُن کی حالت کو ترقی دینے اور مسلمانوں اور انگریزوں کے درمیان زیاده تر اتحاد اور همدردی پیدا کرنے کا وه کام هی جسکے بعض

rage and loyalty to the British Government than were given by him in 1857; no language that I could use would be worthy of the devotion that he showed; these Provinces have had no more enlightened Judge; he has been a wise and energetic administrator, an admirable author and critic, a valued counsellor to the Viceroy, and an advocate of progress on every occasion and in every shape. The crowning work to which he devoted his life and all his means, the work of educating and improving his countrymen and of bringing Musalmans and Englishmen into closer sympathy, is that of which we are now witnessing some of the results. Those results will, I doubt not, be still more remarkable in the future, but even now I look on the progress of this College as one of the most important and interesting facts in the late history of Northern India. I shall always remember—and this too is an illustration more valu-

able than any words of the feelings which have animated the founders of this College,—that at this our last visit to Aligarh, I and my wife and my son have been the guests of Syad Ahmad Khan in his refined and hospitable home and I shall not abandon the hope that we may some day be able to endeavour to repay to him in Europe, and to his son my friend Syad Mahmood who is worthily following in the footsteps of his father, some part of the kindness and hospitality which they have given to us here.

And now, Gentlemen, I must say Farewell. I trust that the future progress of this College may fulfil the promise of the past, and, as time goes on, that the noble aspirations from which it sprung may be more and more fully accomplished. If the future prosperity of your College should accord with my hopes and with my knowledge of its deserts, then, Gentlemen, it will be prosperous indeed.

نتیجوں کو هم مشاهدہ کررهے هیں مجھکو کچھہ شبهہ نهیں هی که یهہ نتیجے زمانہ آیندہ میں اور بهي زیادہ عجیب و غریب هونگے لیکن اب بهي میں اس کالج کي ترقي کو شمالي هندوستان کي پچھلي تواریخ کے نهایت عظیم اور دلچسپ واقعات میں سے تصور کرتا هوں — میں همیشه اس بات کو یاد رکھونگا (اور یهہ بهي اُن خیالات کا جنهوں نے اس کالج کے بانیوں کو آمادہ کیا هی ایک ایسا ظهور هی جو کسي الفاظ کي به نسبت زیادہ تر قدر کے لایق هی) که اس موقع پر جو علیگدہ میں همارے آنے کا اخیر موقع هی میں اور میري لیدي صاحبه اور میرا فرزند سید احمد خاں کے نفیس و لطیف اور مهمان نواز گهر میں اُنکے مهمان رهے هیں اور میں اس اُمید سے دست بردار نهونگا که هم کسي دن یورپ میں اُنکو اور اُنکے فرزند ارجمند یعني اپنے دوست سید محمد محمود کو جو اپنے والد ماجد کي لیاقت کے ساتھہ قدم بقدم پیروي کرتے هیں اُنکي اُس مهرباني اور مهمان نوازي کا کسقیدر بدل دے سکینگے جو یهاں هماري نسبت ظاهر کي گئي هی ●

اے صاحبو — اب میں آپ سے خدا حافظ کهتا هوں — مجھکو یقین هی که اس کالج کي آیندہ ترقي سے زمانہ گذشته کي اُمید پوري هوگي اور جسقدر زمانہ گذرتا جاویگا وہ عمدہ آرزوئیں جو اس کالج کي بنا کا باعث هوئي هیں زیادہ تر پوري هوتي جاوینگي اگر آپ کے کالج کي آیندہ ترقي میري اُمیدوں اور جو واقفیت مجھکو اُس کي خوبیوں سے هی اُس کے موافق هو تو اے صاحبو وہ ضرور کامیاب هوگا ●

مسلمان اور ترقي

جو قوم ترقي کے بعد تنزل کے درجہ کو پہونچ جاتي هی وہ ایک ایسي ابتر حالت میں هوتي هی کہ اُسکے دوبارہ ترقي کرنے سے اکثر لوگ مایوس هوجاتے هیں یا یوں کہو کہ اُس کي قابلیت کا جوهر نظروں سے چھپ جاتا هی — یہانتک کہ اگر وہ ترقي کرنیکا ارادہ کرتي هی تو اُسکي سعي ایک حرکت مذبوحي سمجھي جاتي هی اور اگر وہ سنبھلنا چاهتي هی تو اُسپر سنبھالے کا گمان کیا جاتا هی — یہي حال آج کل همارے قوم کا هی — اگرچہ بعضے موهی مسلمان جو کبھي اپني نسبت برا گمان نہیں کرتے مسلمانوں کي قوم کو اب بھي اعلی درجہ کي ترقي کے قابل سمجھتے هیں — لیکن اُمید هی کہ وہ جسقدر زمانہ کے حالات سے واقف هوکر دنیا کي ترقیات کا اندازہ کرینگے اور جسقدر اپني ترقي کے موانع پر غور فرمائینگے اُسیقدر اُنکي راے کي غلطي اُن پر ظاهر هوتي جائیگي *

البتہ جو لوگ مسلمانوں کي بہبودي سے بالکل مایوس هیں اور اسبات کا یقین رکھتے هیں کہ اُن میں کسي قسم کي ترقي کا مادہ باقي نہیں رها اور اُنکي اصلاح میں کوشش کرنے والے ایک محال بات کے پیچھے پڑے هیں اُنکي راے نہایت غور اور توجہہ کے لایق هی — کیونکہ جن لوگوں کي یہہ راے هی وہ همارے قوم میں اعلی درجہ کے لایق آدمي هیں اور همارے موجودہ حالت جس سے بدتر کوئي حالت نہیں هوسکتي سراسر اُنہیں کي راے کي تائید کرتي هی یعني وہ ایک ایسا دعوی کرتے هیں جسکا ثبوت خود اُنکے دعوی هي میں موجود هی — ایک ایسے بیمار کي نسبت جسکي طاقت روز بروز زائل هوتي جاتي هی ، جسکي غذا بالکل مفقود هی ، جو علاج معالجہ سے سو سو کوس بھاگتا هی ، یہہ کہنا کہ وہ چند روز کا مہمان هی ایک ایسا دعوی هی کہ آپ هي اپني دلیل هوسکتا هی — وہ مسلمانوں کي موجودہ حالت کي شہادت کے سوا اَور بھي دلیلیں پیش کرتے هیں — وہ کہتے هیں کہ " مسلمانوں کي مذهبي تعلیم هي دنیوي ترقي کي مانع هی پس مسلمان تاوقتیکہ مذهب سے دست بردار نہوں دنیوي ترقي نہیں کرسکتے لیکن اُس صورت میں وہ مسلمانوں کي ترقي نہوگي بلکہ ایک ایسي قوم کي ترقي هوگي جو اسلام سے دست بردار هوچکي " همارے نزدیک یہہ ایک دلچسپ فقرہ هی جو مسلمانوں کي ترقي و تنزل کي بحث کے وقت همیشہ استعمال کیا جاتا هی — دنیا میں کوئي قوم شایستہ یا ناشایستہ ایسي نہیں هی جسکي مذهبي تعلیم اب یا کسي وقت دنیوي ترقیات کي مانع نہ خیال کي گئي هو اور سب قوموںکو جانے دو ، عیسائي قومیں جو اسوقت دنیوي ترقیات میں تمام دنیا سے فایق هیں اور جو علم و دولت کے ساتھہ ساتھہ اپنے مذهب کو بھي ترقي دے رهي هیں اُنکا مذهب همارے مروجہ مذهب سے بھي زیادہ دنیوي ترقي کا منافي سمجھا جاتا تھا — جسوقت یورپ میں علم و حکمت کا ستارہ چمکا اور مذهبي خیالات اُسکي روشني

میں مضمحل ہونے لگے اُسوقت مذہبي پیشواؤں اور خود گورنمنٹ کي طرف سے کونسي مزاحمت تھي جو نہیں ہوئي — جن لوگوں نے مذہب کو حشو و زوائد سے پاک کرنا چاہا اور آزادانہ تحریر و تقریر کرني شروع کي اُنکو کیسے کیسے سخت عذاب دیئے گئے — ہزاروں آدمي جلائے گئے اور ہزاروں نہایت سخت تکلیفوں اور اذیتوں سے مارے گئے — سنہ ۱۳۹۴ میں وکلف جو عیسائي مذہب کا مصلح تھا اور جسنے کتب مقدسہ کو انگلستان کي زبان مروجہ میں ترجمہ کیا تھا اُسکے معتقدوں پر سخت عذاب کیا گیا — سنہ ۱۴۱۳ میں آزادي مذہب کي بیخ کني کے واسطے قانون جاري کیئے گئے — سنہ ۱۵۳۹ میں اسکاٹلینڈ میں مصلحان مذہب پر انواع و اقسام کے ظلم کیئے گئے اور ساتھہ آدمي الزام بدعت پر جلتي آگ میں جلائے گئے — سنہ ۱۵۵۵ میں کئي رفارمر بدعتي ہونے کے الزام پر جلائے گئے اور تمام قید خانے بدعتیوں سے پھر گئے — سنہ ۱۶۴۱ میں جبکہ آئر لینڈ میں بغاوت ہوئي چالیس ہزار پرو ٹسٹنٹ قتل کیئے گئے — سترھویں صدي کے اخیر تک ارسطو کي حجتوں نے تمام یورپ کے مدارس کو ایسا جکڑ بند کر رکھا تھا کہ وہ مذہب کي رکن رکین سمجھي جاتي تھیں اور یہہ تمام بندشیں اُسوقت تک نہ ٹوٹیں جب تک کہ لارڈ بیکن نے نہایت زور اور تحریروں سے اُنکو نہ توڑا — کوپرنیکس نے جسوقت سیارات کي نسبت اپني تحقیقات ظاہر کي تمام کلیسیائے یکزباں ہوکر اُسکو مردود ٹھہرایا — گلیلیو نے سنہ ۱۶۰۹ میں دوربینیں بنائیں اور سیارات کے متعلق بہت سے حالات مشاہدہ کیئے مگر اسکا انعام یہہ ملا کہ وہ قید کیا گیا — ہر چند اُس نے بہت زبر دست اور صاف دلیلوں سے سمجھایا کہ یہہ باتیں دین سے یا کتاب مقدس سے کچھہ منافات نہیں رکھتیں مگر کسي نے التفات نہ کیا — غلامي کے موقوف کرنے میں بے شمار مزاحمتیں پیش آئیں — لوتھر کي کتاب جو پوپ لیو دہم کے برخلاف لکھي گئي تھي سنہ ۱۵۲۰ میں جلائي گئي — اسیطرح کے اور بے شمار واقعات پیش آئے جنکے بیان کرنے کا یہہ محل نہیں ہے آخر تعلیم نے تمام الف و عادت اور تعصبات کو دبا لیا اور عیسائي مذہب بقدر ضرورت وقتاً فوقتاً حشو و زوائد سے پاک ہوتا رہا — اب وہي عیسائي قومیں ہیں کہ جسطرح دنیوي ترقیات میں تمام دنیا سے سبقت لیگئي ہیں اُسیطرح اپنے مذہب کي اشاعت اور حمایت میں تمام عالم کي قوموں سے زیادہ سرگرم ہیں — پس یہہ خیال کہ مسلمان جب تک اپنے مذہب سے دست بردار نہیں دنیوي ترقي نہیں کرسکتے صحیح نہیں معلوم ہوتا ●

اصل یہہ ہی کہ ہر مذہب ایک مدت کے بعد اپني اصلیت سے متجاوز ہوتے ہوتے ایک طومار طویل الذیل ہوجاتا ہی اور جب تک کوئي سخت ضرورت داعي نہیں ہوتي وہ برابر بڑھتا چلا جاتا ہی لیکن جب زمانہ کي ضرورتیں اہل مذہب کو شکنجہ میں کھینچتي ہیں تو وہ مذہب کي اصلیت دریافت کرنے کي طرف متوجہہ ہوتي ہیں اور

بہت سے ملکي قوانين ' بہت سے قصے کہانياں ' بہت سے رسم و رواج ' بہت سے بيجا تعصبات اور بہت سے ظنون و اوہام جو امتداد ايام کے سبب مذہب کے عناصر و ارکان بنجاتے ہيں اُن سے دست بردار ہوکر اصل مذہب پر قناعت کرتے ہيں — وہ خود ايسا نہيں کرتے بلکہ زمانہ کي ضرورتيں اُنکو ايسا کرنے پر مجبور کرتي ہيں — ايک ہندوستان کا شريف مسلمان جو عورت کے گھر سے باہر نکلنے کو خلاف شرافت هي نہيں بلکہ خلاف شريعت بھي جانتا هے جب اهل و عيال کے ساتھہ سفر حج کرتا هے تو اُسکو مجبور پردہ نشوني کے وہ قاعدے توڑ نے پڑتے ہيں جنکو وطن ميں لازمہ اسلام خيال کرتا تہا — ايک شيعي مسلمان جو مشرکوں کے دودہ دھي مٹھائي وغيرہ سے پرهيز کرتا هے جب کوئي لمبا سفر کرتا هے تو اُسکو لاچار سب کچھہ گوارا کرنا پڑتا هے — اُنيسويں صدي عيسوي کے آغاز ميں جبکہ محمود ثاني سلطان روم نے فوج کو فرنگستاني قواعد سکھانے کي نہايت سخت ضرورت سمجھي اور نيک چري فرقہ کے ترکوں نے جنکي فوج شجاعت اور استقلال ميں بے مثل اور شمار ميں ايک لاکھہ سے زيادہ تھي کافروں کي قواعد سمجھکر اُسکے سيکھنے سے انکار کيا اور کسيطرح وہ اپني سرکشي سے باز نہ آئي تو آخر مجبور ہوکر اُس فرقہ کے ايک ايک متنفس کو قتل کرنا پڑا — اگرچہ اس فوج کے قتل ہونے سے سلطنت کو سخت صدمہ پہونچا ليکن زمانہ کي ضرورتوں نے سلطان کو ايسے قتل عام پر مجبور کرديا اور اُس دن سے فرنگستاني قواعد روم ميں جاري ہوگئي — بے شک نيک چري فرقہ کي يہہ بغاوت و سرکشي مذهبي خيالات کا نتيجہ تها ليکن چونکہ حقيقت ميں اُسکي بنياد محض تعصب پر تهي نہ کہ اصول مذهب پر ' اور زمانہ کي ضرورتيں مجبور کر رهي تهيں اسليئے تمام علما نے متفق اللفظ ايک لاکهہ بہادر اور کار آزمودہ فوج کے قتل کا فتوی ديديا — الغرض مذهبي توهمات جبهي تک مانع ترقي رهتے هيں جب تک زمانہ کي ضرورتيں اهل مذهب کو مجبور نہيں کرتيں — آج سے تيس برس پہلے هندوستان ميں ايک مسلمان بهي ايسا نہوگا جو انگريزي زبان سيکهنے کو معصيت نہ جانتا ہو ليکن اب برخلاف اُسکے ايک مسلمان † بهي ايسا نہيں جو انگريزي سيکهنے کو ضروري نہ سمجهتا هو - کيا وہ پہلا خيال ايک مذهبي خيال نہ تها ؟ اور کيا اُس خيال کے بدلجانے سے مسلمان اسلام سے دست بردار هوگئے ؟ حاشا ثم حاشا — پس يہہ خيال بالکل غلط هے کہ جب تک مسلمان اسلام سے دست بردار نہوں دنيوي ترقي هرگز نہيں کرسکتے — البتہ جب تک کوئي شي همکو يہہ نہ جتائے کہ کيا ضرورتيں درپيش هيں تب تک نہ مذهبي توهمات همارے دل سے دور هوسکتے هيں اور نہ ترقي کا خيال همارے دل ميں پيدا هوسکتا هے اور وہ شي بهي تعليم هے جسکے پهيلانے ميں چند باهمت لوگ کوشش کر رهے هيں — اگرچہ قوم اُنکي چيخ پکار سے بيدار نہيں هوتي ليکن افصح المؤدبين يعني زمانہ اُن کو جلد هوشيار کريگا *

† قبلہ اب بهي ڈهيروں اور غول کے غول هيں (اڈيٹر) —

دوسري دليل وہ يہہ پيش كرتے هيں كہ دنيا ميں كوئي قوم ايسي نہيں سني گئي جسنے ايكبار تنزل كے درجہ كو پہنچكر دوبارہ ترقي كي هو — ليكن هم أن سے يہہ پوچهتے هيں كہ دوبارہ ترقي كرنے سے كيا مراد هى —اگر دوبارہ سلطنت حاصل كرنا مراد هى تو هم تسليم كرتے هيں بلكہ همارے نزديك اگر دنيا واقعي عالم اسباب هى تو ممكن نہيں كہ جو قوميں زمانہ موجودہ كے فنون جهانباني و كشور كشائي ميں اپنے بني نوع سے پيچهے رہ گئي هيں أنكو كبهي سلطنت اور حكومت ميں استقلال كا درجہ حاصل هوسكے يا جو مستقل نظر آتي هيں أن كا استقلال قايم رہ سكے — زمانہ قديم اور زمانہ متوسط ميں جبكہ جنگي طاقتيں تمام قوموں كي قريباً يكسان تهيں هر قوم سلطنت اور حكومت حاصل كرنے كي قابليت ركهتي تهي اور خاص خاص اسباب سے كبهي يہہ قوم أس قوم پر اور كبهي وہ قوم اس قوم پر غالب آجاتي تهي ليكن زمانہ حال ميں قواعد جنگ وآلات حرب كے لحاظ سے دنيا كي حالت دگر گوں هوگئي هى ايك قوم آسمان پر هى تو دوسري قوم تحت الثرى ميں هى — اور جو قوميں ترقي كرچكي هيں أن كا فرض هى كہ مغلوب قوموں كو كبهي أن وسائل ميں اپنے برابر نہونے ديں جنكے سبب سے أنكو غلبہ حاصل هوا هى پس ضرور هى كہ ترقي يافتہ قوموں كا غلبہ اور رعب وداب روز بروز بڑهتا جائے اور جن قوموں نے اپني حد سے آگے قدم نہيں بڑهايا وہ نوبت بنوبت مضمحل هوتي جائيں ليكن اس سے يہہ نتيجہ نكالنا كہ مسلمانوں كا ترقي كے ليئے كوشش كرنا محض فضول هى صحيح نہيں معلوم هوتا — هر قوم بلكہ هر شخص كي ترقي ايك جداگانہ حد هى اور أس حد تك پہنچنا أس كا ضروري فرض هى - ايك شخص جسكے تمام اعضاے جسماني درست اور مضبوط هيں اور ذهن و حافظہ بهي عمدہ هى بے شك هر علم و هنر ميں ترقي كرسكتا هى وہ جسطرح ايك اعلي درجہ كا فاضل هوسكتا هى ويسا هي ايك اعلى درجہ كا سپاهي اور كرتبي بهي هوسكتا هى — ليكن ايك دوسرا شخص جسكا فهم اور ذهن و حافظہ عمدہ هى مگر ايك هاتهہ سے بالكل اپاهج هى وہ اگرچہ ايك كرتبي سپاهي نہيں بن سكتا ليكن ايك اعلى درجہ كا فاضل ضرور بن سكتا هى اور اسليئے أسكا نہايت ضروري فرض هى كہ علمي ترقيات ميں جہاں تك هوسكے كوشش كرے •

اگر دوبارہ ترقي كرنے سے يہہ مراد نہيں هى جو اوپر ذكر كي گئي تو هم تسليم نہيں كرتے كہ كسي قوم نے تنزل كے بعد ترقي نہيں كي — اور ملكوں كو جانے دو هندوستان هي ميں ايسي قوميں موجود هيں جو نہايت پست هوكر دوبارہ بلند هوئي هيں مثلاً گجرات ميں پارسي يا بنگالہ ميں هندو — ان دونوں قوموں كا حال جو دوسو برس پہلے تها أسكا اور أنكي موجودہ حالت كا مقابلہ كرنے سے معلوم هوسكتا هى كہ أنهوں نے كسقدر ترقي كي هى — اس كے سوا كوئي روشن اور صاف دليل اسبات كي نہيں هى كہ جب

گورنمنٹ کي طرف سے هماري تعليم هماري تجارت هماري صنعت و حرفت ميں کوئي صريح مزاحمت نهو تو بهي هم ان شاخوں ميں ترقي نهيں کرسکتے — يهوديوں پر جب تک يورپ ميں ظلم اور تعدي هوتا رها اور وه غلامي کي حالت ميں رهے تب تک اُنکي ترقيات جسقدر که وه رعيت هونے کي حالت ميں کرسکتے تهے روکي رهيں ليکن جب سے يورپ ميں آزادي پهيلي اور اُنکو رعيت کے پورے پورے حق ديئے گئے تب سے اُنکي حالت پهلے کي نسبت نهايت بهتر هی — بعض ملکوں ميں تو اُنهوں نے حکمراں قوموں کے برابر حقوق حاصل کيئے هيں اور عموماً هر ملک ميں بهي اُنکي حالت بهت اچهي هی — اُنکي تجارت تمام دنيا ميں پهيلي هوئي هی اور اُنکي دولت روز بروز بڑهتي جاتي هی بعضے دولت مند اُن ميں ايسے ايسے هيں که يورپ کي بڑي بڑي سلطنتيں اُن کي قرضدار هيں *

جو لوگ مسلمانوں کي ترقي سے مايوس هيں وه يهه بهي کهتے هيں " که اس کوشش کا نتيجه جو که مسلمانوں کے بعض خير خواه کر رهے هيں سوا اسکے کچهه نهيں هوسکتا که چند آدمي کسيقدر امتياز حاصل کرليں کيونکه آج تک جتنے آدميوں کو ترقي کا خيال هوا هی وه اسقدر تهوڑے هيں که اُنگليوں پر گنے جاسکتے هيں پس اگر سو دو سو برس ميں هزار دو هزار مسلمان ممتاز هوگئے تو اسکو قومي ترقي نهيں کهه سکتے " ليکن هم پوچهتے هيں که مسلمانوں کو کے دن سے ترقي کا خيال پيدا هوا هی ؟ اگر انصاف سے ديکها جاے تو اس خيال کي عمر اور پرچه تهذيب الاخلاق کي عمر برابر نکليگي — پس جو کچهه اِس قليل عرصه ميں هوا وه ترقي کي معمولي چال سے بهت زياده هی — اسکے سوا ترقي کي رفتار ابتدا ميں هميشه سست هوتي هی ليکن وه جسقدر بڑهتي جاتي هی اُسيقدر تيز هوتي جاتي هی — جو بيمار روز بروز بگڑتا جاتا هی اُسکا ادنی افاقه بهي نهايت تسلي بخش هوتا هی اور پهر اگر کوئي غلطي نهيں هوتي تو اُسکي صحت اور طاقت روز بروز ترقي کرتي هی اور يهه ترقي بهي يوماً فيوماً بڑهتي جاتي هی — جو ترقي يورپ نے اٹهارهويں صدي کے شروع سے آج تک يعني ڈيڑه سو برس ميں کي هی گذشته تين صديوں ميں اُسکا عشر عشير بهي نهيں هوا اور جو کچهه ان تين صديوں ميں هوا اُسکے مقابله ميں وه تمام ترقيات هيچ تهيں جو پندرهويں صدي سے پهلے سالها سال تک وقتاً فوقتاً هوتي رهي هيں *

بعض اوقات يهه بهي کها جاتا هی که جو قوميں پهلے سے ترقي کر رهي هيں اُنکے برابر ايک ايسي قوم هرگز نهيں هوسکتي جسکو سب سے پيچهے ترقي کا خيال پيدا هوا هی — پس اگر بالفرض مسلمانوں نے اب ترقي کرنے کا پخته اراده بهي کيا تو کچهه فائده نهيں هی " بے شک يهه بات صحيح هی ليکن هماري کوشش صرف اسبات ميں هوني

چاهيئے که هم صرف اپني هم وطني قوموں سے جنهوں نے همسے بهت پهلے قدم آگے بڑهايا هي کسي چيز ميں کم نه رهيں اور اس ميں کچهه شبهه نهيں که هم اس کوشش ميں کامياب هوسکتے هيں — محکوم قوموں کي ترقي هميشه ايک خاص حد پر جاکر منتهي هوجاتي هي جس سے آگے بڑهنے کا محل أنکے لئے باقي نهيں رهتا پس اگر أنميں سے ايک قوم آگے بڑهگئي هي اور دوسري قوم پيچهے رهگئي هي تو پس ماندہ قوم کو مايوس نهونا چاهيئے کيونکه اگر راہ ميں نهيں تو اخير منزل پر جاکر دونوں ملجائينگي — اور يهه بهي ناممکن نهيں هي که راہ هي ميں پچهلا قافله اگلے قافله سے جاملے کيونکه بعض اوقات ايسي اضطراري حالتيں پيش آتي هيں که پچهلوں کو معمولي رفتار سے کسيقدر زيادہ جلد جلد قدم أٹهانا پڑتا هي يهانتک که وہ راہ هي ميں اگلونسے جاملتے هيں ●

بهر حال يهه تمام موانع جو اوپر ذکر کيئے گئے همکو ترقي سے مايوس کرنے والے نهيں هيں البته ايک بات ايسي هي جو تمام أميدوں کو خاک ميں ملاديتي هي — جو قوم عام تعصب اور جهالت ميں مبتلا هوتي هي وہ هميشه چند ايسے روشنضمير آدميوں کي همت اور کوشش سے رو براہ هوتي هي جو تعليم کي بدولت تعصب اور جهالت کي اندهيري کوٹهڑي سے باهر نکل آئے هيں اور قوم کي ابتر حالت ديکهکر أنکے دلميں بے اختيار ايک ولوله أٹهتا هي اور وہ أسکي اصلاح اور ترقي کي طرف دل و جان سے متوجهه هوتے هيں — اسي بنا پر همکو يهه أميد تهي که جو نوجوان هماري قوم ميں اعلى درجه کي تعليم پائينگے وہ اس کام کے ذمه دار هونگے مگر برخلاف اس کے هم ديکهتے هيں که وہ جسقدر ايجوکيشن اور سويلزيشن ميں اعلى درجه حاصل کرتے هيں أسيقدر قوم کي ترقي سے زيادہ مايوس نظر آتے هيں يهاں تک که وہ جنکو قومي ترقي کے خيال ميں سرگرم پاتے هيں أن پر تعجب کرتے هيں که يهه کيوں کوشش کررهے هيں اور کيونکر کررهے هيں — هائي ايجوکيشن کي بدولت أنکي مثال أس شخص کيسي هوتي هي جو اندهيري رات ميں ايک نهايت روشن کمرہ سے باهر نکلتا هي اور باهر آکر أسکو در و ديوار کچهه نظر نهيں آتا — وہ باهر چلنے پهرنے والوں کے پانوں کي آهٹ سنکر تعجب کرتا هي که يهه کيونکر اس اندهيري ميں چل پهر رهے هيں اور آخر گهبرا کر پهر أسي روشن کمرہ ميں گهس جاتا هي — وہ اتنا توقف نهيں کرتا که روشني کي چکا چوند جسنے أسکي آنکهوں کو خيرہ کر رکها هي کم هوجاے اور تاريکي ميں أسکو بهي روشني محسوس هونے لگے اور وہ بهي اوروں کي طرح چل پهر سکے — هماري قوم کے نوجوان ايجوکيٹڈ جنهوں نے يورپ کي سويلزيشن کو اپني آنکهه سے ديکها هي يا تعليم کے ذريعه سے أسکا اندازہ کيا هي جب وہ مغربي قوموں کي حالت کو اپني قوم کي حالت سے مقابله کرتے هيں تو دونوں حالتوں ميں وہ نسبت پاتے هيں جو محض نور اور محض ظلمت ميں هي — اور بے شک بادي النظر ميں ايسي هي نسبت معلوم هوتي هي ليکن

حقیقت میں ایسا حال نہیں هی بلکه غور کرنے سے معلوم هوتا هی که اِس اندهیرے میں کچهه اُجالا بهي هی - هم دیکهتے هیں که دو چار شخصوں کي کوشش سے چند روز میں وہ نتائج پیدا هوئے هیں جنکي کسیطرح توقع نه تهي پس اگر دس بیس بالهانت آدمي توجهه اور کوشش کریں تو بہت کچهه کرسکتے هیں •

صرف دو چیزیں هیں جن پر دنیا کي کامیابي اور ناکامي کا مدار رکها گیا هی - اُمید اور نا اُمیدي — هزاروں دشوار کام جو بالیقین محال سمجهے گئے تهے اُمید کي بدولت آسان هوئے هیں — اور هزاروں آسان کام نا اُمیدي کي بدولت نا تمام رهے هیں - کولمبس نے صرف اُمید هي کے بهروسه پر ایک ایسا کام سرانجام کیا جسکو تمام عالم محال سمجهتا تها — کلائو نے صرف اُمید هي کے بهروسه پر پلا سي میں وہ فتح حاصل کي جسکے نتائج کسیکے وهم و گمان میں بهي نه تهے •

بجز اُمید که ایمان عشق کیشاں است • کسي نداد تسلي دل زلیخا را

راقم
خاکسار الطاف حسین حالي از دهلي

مشرقي علوم و فنون

همکو نہایت هوشیاري سے دیکهنا چاهیئے که جو کچهه کہا جاتا هی اور کہا جاتا هی که هماري اور همارے ملک کي بهبودي اور ترقي کے لیئے هی ایسا نهو که صرف دهوکا هو - همکو اِس وقت پچهلے زمانه کے قصے اور کہانیوں کو یاد دلانا اور کہنا که ایشیا میں ایشیائي سلطنت کے زمانه میں علوم و فنون کیا تهے اور اُن کے وقت میں اُن کو کیسي ترقي اور کیسي سرسبزي تهي محض بے فائدہ هی همکو اپنے زمانه کے حالات پر جو گورنمنٹ انگلشیه کي حکومت کا زمانه هی غور کرنا اور اُس کو هندوستان هي کي حدود میں محدود رکهنا همارے لیئے زیادہ تر مفید اور زیادہ تر بکار آمد هی •

جب سے ایک روشن ضمیر و تربیت یافته گورنمنٹ یعني گورنمنٹ انگلشیه کے هاتهه میں هماري قسمتیں سپرد هوئیں هیں اُس وقت سے هماري تعلیم نے مختلف طرح سے پلٹے کهائے هیں آنریبل ایسٹ انڈیا کمپني کي حکومت جب هندوستان میں هوئي تو ایک مدت تک اُس نے اس بات کو نہیں جانا که هندوستان کے لوگوں کي نسبت اس معامله میں اُس کا کیا فرض هی — مگر جب اُس نے اُس فرض کو جانا تو یهه مشکل پیش آئي که وہ اُن کي تعلیم کا کونسا طریقه اختیار کرے — جنوري سنه ۱۸۶۳ ع کے ایڈنبرا ریویو میں ایک نہایت لایق اور مدبر مصنف نے اپنے آرٹیکل میں اُس مشکل کو

نہایت خوبي سے بیان کیا هی که هندوستان کے لوگوں میں علمیت اور انسانیت به نسبت انگریزوں کے زیادہ تر قدیم تهي وہ ایک ایسي علمیت تهي جس کي بنیاد اُس زبان پر (یعني سنسکرت و عربي پر) تهي جو یورپ کي تمام زبانوں کا (اور میں کہتا هوں که یورپ کے بڑے بڑے علوم کا) ماخذ تهي اس لیئے یہه مشکل سوال حل طلب تها که وہ کونسي تعلیم هي جو هندوستانیوں کو دي جاوے کیا اُن کو انگریزي کي تعلیم دي جاوے جو انگریزوں کے مذهب سے مخلوط هی ؟ یا اُنهیں کي قدیم زبانوں اور قدیم فنون اور مذهبي علوم میں تعلیم دي جاوے *

اُس زمانه میں ایست انڈیا کمپني کي حکومت کچهه قوي نه تهي اُس پر به نسبت اس کے که وہ دلیري سے وهي کام کرے جو درحقیقت کرنا چاهیئے خوف زیادہ غالب تها اُس کو هندوستان کے لوگوں کے تاریک تعصبات کا ایسا خوف تها که وہ سچے کام کرنے میں بهي خوف کرتے تهے اس لیئے اُس کي یہه راے تهي که کوئي ایسي تعلیم جو هندوستانیوں کي آنکهوں یا کانوں تک بهي اُن باتوں کو پہونچاوے جو اُن کے قدیم علوم یا مذهبي روایات کے برخلاف هو اختیار کرني نه چاهیئے اس ناواجب اور نا اُستوار اور خرف زده اصول پر ایست انڈیا کمپني نے هندوستان میں مشرقي قدیم علوم اور قدیم حکمت کے تر و تازہ کرنے میں کوشش کي *

اهل هند کي بد نصیبي کا یہه دورہ سنه ۱۸۳۵ ع تک نہایت استحکام سے قایم رها آخرکار ایک نیک اور سچا مدبر یعني لارڈ مکالي هندوستان میں پیدا هوا جو اُس زمانه میں هندوستان کي تعلیم کے بورڈ کا میر مجلس تها — اُس نے اُس دهوکا دینے والے طریقه تعلیم کو علانیه ناپسند کیا اور کہا که اگر گورنمنٹ کي راے بندوبست موجودہ کے تبدیل کرنے کي نہو تو اس میر مجلسي سے میرا استعفا منظور هو کیونکه میں اُس میں کچهه کام نہیں آسکتا مجهکو اُس کام میں تقویت دیني هوتي هی جس کي نسبت مجهکو خوب یقین هی که وہ صرف دهوکا هی — مجهے کامل یقین هی که موجودہ بندوبست سچ کي ترقي کرنے کي طرف نہیں بلکه معدوم هونے والي طبعي غلطیوں کي طبعي موت کے توقف کرنے پر رجوع کرتا هی *

لوگوں کا خیال هی که لارڈ میکالي ایک مذهبي شخص تها وہ ایشیا کي تواریخ کو ایشیا کي الهیات کو ایشیا کي طبابت کو ایشیا کے مذهب کو نامعقول سمجهتا تها اور اس لیئے مذهبي خیال سے اُس قدیم طریقه تعلیم کا تبدیل هونا چاهتا تها فرض کیا جاوے که وہ ایسا هي تها مگر جو عزت که اُس کو اپني سچي راے ظاهر کرنے سے اور جس کو وہ دهوکا سمجهتا تها اُس کو دلیري سے دهوکا کہدینے سے حاصل هوئي هی وہ همیشه قایم رهیگي *

جس زمانه میں که لارڈ میکالي نے اپني یهه سچي راے ظاهر کي اُس وقت لارڈ ولیم بنٹنگ گورنر جنرل تهے لارڈ میکالي کي اس دلهرانه و فصیح و بلیغ تحریر نے کافي اثر کیا اور هندوستان کي تعلیم کے آفتاب کا جو بالکل گهن میں تها کچهه کچهه گہن چهوٹنے لگا اور گورنمنٹ نے یهه فیصله کیا که هندوستانیوں میں یورپ کے علوم اور یورپ کي حکمت کو ترقي دینا گورنمنٹ کا مقصد هونا چاهیئے — درحقیقت انگریزي عہد سلطنت میں هندوستانیوں کو خواه وه هندو هوں یا مسلمان جو کچهه درکار تها وه یهي تها که وه اُس علم و حکمت سے واقف هوں جو اُس قوي اور فتحمند قوم کي جان تهي جو اُنپر حکومت کرتي تهي اور اُس کي تمام دانائي تمام قوت تمام خوبیوں کو بتلانے والي تهي اور میں کہتا هوں که اب بهي سو برس کے قریب گورنمنٹ انگریزي کي حکومت کو گذر گئے جو کچهه هندوستانیوں کو درکار هی وه یهي هی *

انهي تحریروں اور تحریکوں کے بعد گورنمنٹ نے هندوستان میں تین یونیورسٹیوں کا مقرر کرنا اور بڑے بڑے شهروں میں انگریزي زبان کے ذریعه سے اعلی درجه کي تعلیم علوم کے کالجوں کا مقرر کرنا جن میں یورپ کے علم و حکمت و تاریخ کي تعلیم هو منظور کیا اور عام تعلیم کے لیئے دیسي زبانوں کو ذریعه ٹهرایا جس کي بنا جناب تامسن صاحب کے وقت میں پڑي اور جناب سر ولیم میور صاحب نے اُس کو همارے ملک میں اعلی درجه کي ترقي پر پهونچایا *

اس انتظام سے کچهه شبهه نهیں که هندوستانیوں نے بهت کچهه فائده اُٹهایا اُن میں جسقدر نقص رها وه یهي تها که جو کام خود اُنکو اپني قومي قوت سے اپنے لیئے اور اپني قوم کے لیئے اپني قوم کے بچوں کے لیئے کرنا تها اُسکي نسبت چاها که گورنمنٹ هي کرے جسکو فی الواقع گورنمنٹ نهیں کرسکتي تهي — همکو توقع تهي که هم روز بروز زیاده روشني میں آتے جاوینگے اور هماري تعلیم کے آفتاب کا گهن جو چهوٹتا تها وه ایک دن نصف النهار پر پهونچے گا مگر هم نهایت افسوس سے دیکهتے هیں که وه پهر گهن میں آیا هي نهیں چاهتا بلکه نصف النهار تک پهونچنے سے پہلے ڈوبنا چاهتا هی *

چند روز هوئے که همنے حضور عالي جناب لارڈ لٹن کي اسپیچوں کو جو پنجاب کے بعض مقامات پر اُنهوں نے دي تهیں اور جن میں علوم مشرقي کي ترغیب دلانے کي بو آتي تهي نهایت افسوس سے پڑها تها اور حال میں اُن ایڈریسوں کو جو پنجاب میں حضور ایکسلنسي مارکوئیس آف رپن کي حضور میں پیش کي گئي هیں اور اُن کے جوابوں سے نهایت افسوس هوا هی *

یونیورسٹي کالج لاهور کي بنیاد مرده علوم مشرقي کو پهر زنده کرنے کے مقصد سے قایم هوئي تهي جن کا زنده کرنا بقول ایک بڑے مدبر کے ماسٹروں کے پهر زنده کرنے کے قصد کي

برابر هي جو اڈریس سینٹ نے پیش کي هی اور جس کے جلو میں ایسے بڑے بڑے نامي هندوستاني سردار تہے جو شاید هي کسي اَوْر اڈریس کے ساتهہ هونگے اُس میں لکها هی کہ " ساڑھے تین لاکهہ روپیہ جو عطیہ یونیورسٹي کالج هی والیان ریاستها و دیگر رؤساء پنجاب نے در اصل زبان‌هاے دیسي کي تکمیل سے تعلیم کو رواج دینے کي غرض سے عطا کیا تها سینٹ کو اسبارہ میں کچهہ بهي شک نہیں هی کہ علم کو زبانهاے دیسي کے توسل سے ترقي دینا تعلیم کي ضروریات کو ملک کے حسب حال بنانے کا بهترین طریقہ هی اور سینٹ و گورنمنٹ هند کا بهي یهي مقصد هی *

هز اکسلنسي ویسراے نے اُس کے جواب میں فرمایا هی کہ " ترقي و اشاعت زبان‌هاے مشرقي و علوم مشرقي نہایت هي کار احسن هی میرا اس میں اُن لوگوں سے اتفاق کامل هی کہ یهہ مقصد بطور خود قابل تعریف هی اور جہاں تک میري محدود واقفیت معاملات هندوستان میں هی میں اُن خیالات سے اتفاق رکهتا هوں جو میرے یقین میں آپ لوگ رکهتے هیں کہ اس ملک میں صرف زبانهاے دیسي کے توسل سے علوم و فنون کي ترقي و اشاعت بهترین سہولیت سے هوسکتي هی " *

هم صاحبان کورٹ آف ڈریکٹرز کے اُس مشہور مراسلہ سے جو سنہ ۱۸۵۴ ع میں جاري هوا دل سے اتفاق کرتے هیں کہ عام تعلیم کي اشاعت کا ذریعہ دیسي زبان کو قرار دینا نہایت عمدہ هی مگر وہ طریقہ صرف دیہاتي مکاتب اور تحصیلي اسکولوں میں محدود رہ سکتا هی نہ اعلی تعلیم میں اور اُس تعلیم میں جو یونیورسٹي کي تعلیم کہلاوے اور ایسي تعلیم میں جو بي اے یا بالغ العلوم اور ایم اے یا مالک العلوم کا لقب حاصل کرنیکي مستحق هو اگر یونیورسٹي پنجاب کا مقصد اس پچهلے طریقہ میں مشرقي علوم کو ترقي دینا هی یا علوم مغربي کا رواج دینا هی تو هم سمجهتے هیں کہ بعوض اس کے کہ هم کچهہ روشني میں آویں تاریکي میں پڑنے والے هیں اور بعوض اس کے کہ هم کچهہ ترقي کریں ایسے پیچهے هٹنے والے هیں کہ همکو پهر ایک لارڈ مکالي کي ضرورت هوگي جو همکو اُس تاریکي سے نکالے اور آگے بڑهاوے هم صاف کہتے هیں جیسیکہ لارڈ مکالي نے کہا کہ ایسا کرنا ایک دهوکا هی *

علوم مشرقي کي ترقي کا غل پنجاب میں هر ایک کي زبان پر هی مگر هم نہیں جانتے کہ علوم مشرقي سے کون سے علوم مراد هیں — دینیات تو یقیني اُس میں شامل نہونگے کیونکہ وہ اس بحث سے خارج هیں پس اب اُن لوگوں سے جو علوم مشرقي کي ترقي علوم مشرقي کي ترقي پکارتے هیں پوچهتے هیں کہ وہ کون سے علوم هیں سنسکرت یا عربي و فارسي اگر اُن کو بلحاظ عمدہ زبان هونے کے خیال کیا جاوے تو هم تسلیم کرتے هیں مگر صرف زبان پر علم کا اطلاق نہیں هوسکتا — هاں جب اُس کو بحیثیت لٹریچر یعني

علم ادب کے دیکھا جاوے تو بلاشبهه اُس پر علم کا اطلاق هوسکتا هی •

اب هم علم ادب عربي و فارسي کي ترقي پر غور کرتے هیں اور سنسکرت کو چھوڑ دیتے هیں که اُس کو هم نهیں جانتے عربي و فارسي کي لٹریچر تمام تر یا هزلیات یا عاشقانه مضامین یا ناپاک قصص و حکایات یا سلاطین و امرا کي جھوٹي تعریف یا ایسے الفاظ اور فقرات کي قافیه بندي سے جسکے الفاظ عمده اور مطلب کچهه نهیں بهري پڑي هی وه انسان کے دلپر انسان کے اخلاق پر کوئي نیک اثر پیدا نهیں کرسکتي وه انسان کي کسي فطرتي قوت کو تحریک میں نهیں لاسکتي اُسکا پڑهنے والا شروع هي سے جانتا هی که یهه سب جھوٹ اور مبالغه شاعرانه اور منشیانه هی اور اسي لیئے اُس کے دل پر کوئي لفظ بهي اثر نهیں کرتا وه لٹریچر ایسے مبالغه آمیز جھوٹ سے مخلوط هی که پڑهنے والا یهه بهي تو نهیں جان سکتا که اصل واقعه اس میں کیا هی سیکڑوں کتابیں عربي و فارسي لٹریچر کي اس وقت موجود هیں جن میں سلاطین کا مصنفوں کا شاعروں کا حال مندرج هی اصلي اشخاص عاشق و معشوق کي حکایات مندرج هیں اُن کي حسن خوبي کي تعریفیں لکھي گئیں هیں پهر کوئي اُن کو پڑهکر یهه تو بتلادے که واقعي اُن سلاطین یا مصنفوں یا شاعروں کي کیا حالت اور کیا طبیعت تهي یا وه معشوقه درحقیقت کیسي صورت کیسي سیرت کیسا ناز اور کیسا انداز رکهتي تهي — کوئي فطرتي بات اور نیچرل خوبي اور اُن کا بیان جو انسان کے دل میں اثر کرتا هی اُن میں نه ملیگا پس ایسے لٹریچر کو ترقي دینا همارے ساتهه کچهه نیکي کرنا نهیں هی بلکه همکو اُسي اندهیرے میں لیجانا هی جس میں هم سیکڑوں برس سے پڑے هوئے تهے •

زبان صرف ذریعه هی انسان کے خیالات کے ظاهر کرنے کا اور جب انسان کے خیالات درست هوتے هیں اُس کي اندروني طبیعت تعلیم یافته هوجاتي هی اور اُس کو هر قسم کي معلومات علوم کي اور واقعات کي اور انساني طبیعت کي حاصل هوتي هی تب اُس کے خیالات علمي پیرایه حاصل کرتے هیں اور جب وه کسي زبان میں ادا کیئے جاتے هیں تو وه اُس زبان کا علم ادب کهلاتا هی اُسیکي ترقي سے انسان کي ترقي هوتي هی مگر جب مشرقي لٹریچر ان سب اُمور سے خالي هی تو اُسکي ترقي دینے کا مفهوم هماري سمجهه هي میں نهیں آسکتا بجز اس کے که هم دهوکه میں رهیں اور حقیقت تک نه پهونچیں •

اگر یوں تعبیر کیا جاوے که هندوستانیوں کے خیالات دوسري طرح پر درست و مهذب کیئے جاویں اور پهر وه اُن مهذب خیالات کو مشرقي زبانوں میں ادا کریں جس سے مشرقي لٹریچر کو ترقي هوگي تو هم پوچهتے هیں که وه کیا دوسرا طریقه هی جس سے اُنکے خیالات شایسته و مهذب کیئے جاوینگے آیا هومیا پیتهي قاعده سے یا الوپیتهي قاعده سے یعني اُسي مشرقي لٹریچر سے یا مغربي لٹریچر سے اول سے تو محال هی اور جب دوسرے سے

سے مہذب کیئے جاویں تو پھر مشرقي علوم و لٹریچر کي ترقي محض بے معني لفظ رہ جاتے هيں *

اب هم لٹریچر کا ذکر اس خوف سے چھوڑ دیتے هيں که ایسا نہو که کوئي شخص گلستان و بوستان سعدي میں سے قریب ایک نصف یا ایک تہائي کے خارج کرکے اور اُنکي کلیات میں سے تمام هزلیات کو دریا میں بہاکر چند ورق همارے سامنے پیش کردے که یہه مشرقي لٹریچر هی اور علوم مشرقي کا ذکر کرتے هيں اور کہتے هيں که مقدم مشرقي علوم فلسفه منطق علم هیئت علم کیمیا علم معدنیات علم نباتات علم حیوانات علم جرثقیل علم حساب و جبر مقابله علم تاریخ هيں اور بهي وہ علوم هيں جن سے انسان کے خیالات کو اُسکي معلومات کو اُسکي عقل کو ترقي هوتي هی — فلسفه و منطق نے یورپ میں ایسي ترقي کي هی اور ایسے پهل پهول و پتے شاخيں نکالي هيں که کیا هم صرف قدیم مشرقي فلسفه و منطق کو پڑہ کر اپنے تئیں مفید بنا سکتے هيں ؟ جو لوگ مشرقي علوم کي ترقي کو پکارتے هيں اور خود پنجاب یونیورسٹي کالج کے ممبران سنٹ جو یورپین اور عالم هيں کیا وہ یقین کرتے هيں که مشرقي علم هیئت مشرقي علم طب کے اصول صحیح هيں اگر وہ اُنکو صحیح نهيں سمجهتے اور یقیناً صحیح نهيں سمجهتے تو کیوں ایسي راہ همکو چلانا چاهتے هيں جو درحقیقت بقول لارڈ میکالي کے صرف دهوکه هی - کیا هماري ترقي کے لیئے وہ علم کیمیا جو مشرق میں تہا اور جسکو هندوستان میں رسان کہتے تهے کافي هی علم نباتات میں علم حیوانات میں هم کیا پڑهیں کیا عجائب المخلوقات پڑهني هماري ترقي کے لیئے کافي هی علوم مشرقي کي کتابوں میں علم جرثقیل میں ایک مختصر رساله اصول پنجگانه کے سوا همنے نهيں دیکها کیا همارے لیئے علم حرکت و سکون پڑهنا اور اُسکي ترقیات کو جو اس زمانه میں عجیب حد تک پهونچ گئے هيں سیکهنا محض بے فائدہ هی کیا حساب و جبر مقابله جو خلاصة الحساب میں هی وهي کافي هی اور همکو بنیئے سے اپنے کهانے کي روٹي دال کا حساب کرلینے کو پٹواري سے حساب سمجهه لینے کو بس هی اور کیا همکو کرنا هی ' همارے علوم مشرقي کي ترقي هي همکو نہایت مفید هی - علم تاریخ تو جیسا صحیح همارے هندوستان میں هی تمام دنیا اُس کي مقر هی اُسي علم تاریخ کي ترقي هماري رفاہ و فلاح کو بس هی *

هم صاف صاف کہنا چاهتے هيں که همکو علوم مشرقي کي ترقي کے پهندے میں پهسانا هندوستانیوں کے ساتهه نیکي کرنا نهيں هی بلکه دهوکه میں ڈالنا هی هم لارڈ میکالي کو دعا دیتے هيں که خدا اُس کو بهشت نصیب کرے که اُس نے اس دهوکه کي ٹٹي کو اُٹها دیا تها کیا وہ ٹٹي هماري آنکهوں کے سامنے پهر لگائي جاتي هی *

اڈریس کے ساتهه بڑے بڑے هندوستاني سرداروں کا هونا اور بهت بڑي فیاضي سے بڑے

بڑے چندوں کا دیدینا مثل ایسي هي فیاضي کے هی جو همیشه وہ اصلي مقصد سے ناواقف رہ کر دیگر اسباب سے کیا کرتے هیں اُن کي شان و شوکت ایسے امر کي جو في‌التحقیقت کچھہ وقعت نهیں رکھتا وقعت نهیں بڑھا سکتي چند ناعاقبت اندیش هندوستاني شاید ان باتوں سے خوش هوتے هونگے اور گورنمنٹ کا احسان مانتے هونگے مگر دور اندیش آدمي ان تمام باتوں سے نهایت رنجیدہ هوتے هیں اور نهایت افسوس و مایوسي سے گورنمنٹ کي اور اُن یورپین اعلی درجه کے حکام کي کارروائي کو جو اس میں شریک هیں دیکھتے هیں •

هم نهایت سچائي سے اور گورنمنٹ کي دلي خیر خواهي سے بتانا چاهتے هیں که سمجھدار اور دور اندیش هندوستاني اُن تمام کارروائیوں سے گورنمنٹ کي نسبت کیا خیال رکھتے هیں نهایت بد خیال اُنکے دل میں پیدا هوتا هی چند سال گذرے که اُن کو یقین کامل تھا که گورنمنٹ کو درحقیقت همکو واقعي تعلیم دینامنظور نهیں هی اور وہ همکو اُسیقدر تعلیم دینا چاهتي هی جسقدر کی اُس کو ضرورت هی همکو وہ ایسا مرکب بنانا چاهتي هی که اسباب لاد کر ایک جگھہ سے دوسري جگھہ پهونچا دے اُس کو انتظام ملک اور انتظام دفتر کے لیئے چند ایسي پتلیوں کي درکار هی جو انگریزي لکھہ سکتي هوں مگر سمجھہ نه سکتي هوں جیسیکه مینچسٹر میں سوت کاتنے کے لیئے پتلیوں کي ضرورت هی جو کچھہ که وہ هندوستان میں تعلیم کي نسبت کرتے تھے کوئي اُس کا شکر گذار نه تھا اس لیئے که اُسکو خود غرضي پر محمول کیا جاتا تھا نه رعایا پروري پر •

کچھہ بهت عرصه نهیں گذرا که هندوستانیوں میں سے یهه بد خیال دور هوا تھا اور هندوستاني یهه یقین کرتے تھے که گورنمنٹ نے اپني پالسي بدلدي هی اور درحقیقت گورنمنٹ کو اعلی درجه کي تعلیم دینا اور هندوستانیوں کو اُنهي کے فائدہ کے لیئے تعلیم دینا مقصود هی مگر هندوستاني خوب جانتے هیں که تھوڑے دنوں سے بعض مدبران سلطنت کي پالسي بدلي هی اور هندوستانیوں کو اعلی درجه کي حقیقي تعلیم دینا وہ مناسب نهیں سمجھتي اُنکو اب تک یقین نهیں هی که یهه پالسي درحقیقت مستحکم هوگئي هی اور اُسپر عمل کرنا في‌الواقع قرار پاچکا هی مگر ایسے واقعات جو پیش آتے جاتے هیں جیسیکه حضور عالي لارڈ لٹن کے وقت میں انڈین سول سروس کے قواعد قرار پائے اور جیسیکه جناب ممدوح نے بعض اسپیچوں میں علوم مشرقي کي ترقي کي ترغیب دي یا جیسیکه یهه حال میں واقعه پنجاب یونیورسٹي کالج کو کامل یونیورسٹي بنانے کي درخواست کے وقت پیش آیا دور اندیش هندوستانیوں کو نهایت تردد میں ڈالتا هی اور وہ خوف زدہ هو کر خیال کرتے هیں که شاید وہ پالسي مستحکم هوگئي هی اور وهي دهوکه کي ٹٹي

پھر ھماري آنکھوں کے سامنے کھڑي کي جاتي ھی جس کو مرحوم ھمارے محسن لارڈ میکالي نے اپني نہایت سچي تحریروں اور زبر دست ھاتھوں سے اُٹھایا تھا ھمنے کوئي مجلس لایق ھندوستانیوں کي ایسي نہیں پائي جو اُس میں ان خیالات کي روز بروز ترقي نہوتي ھو — ھمارا دلي مقصد ھی که ھم اصلي حال اُن ھندوستانیوں کي فیلنگ کا جن کي فیلنگ درحقیقت قدر و غور کے لایق ھی گورنمنت سے مخفي نه رکھیں اور اِس میں کوشش کریں که گورنمنت ایسي جماعت کي باتوں سے جنکے ظاھري بدن زر و جواھر سے جگمگاتے ھیں اور جن کے تمام کام درحقیقت دیگر اسباب پر مبني ھیں نه واقعي واقعات پر دھوکه میں نه آوے *

کیا ھندوستان کي ترقي علوم مشرقي کي ترقي سے ھوسکتي ھی ؟ ھرگز نہیں — کیا دور اندیش ھندوستاني علوم مشرقي کے ترقي دینے سے گورنمنت کے احسانمند ھونگے ؟ ھرگز نہیں، کیا ھندوستاني ایسے نادان و بیوقوف ھیں جو اپنے انجام کو نہیں سمجھتے ؟ ھرگز نہیں، سخت سے سخت متعصب مسلمان جو انگریزي زبان اور انگریزي علوم پڑھنے کو کفر و الحاد جانتا ھی وہ بھي یقین کرتا ھی که ھماري ترقي صرف مغربي علوم میں اعلی درجه کي تعلیم پانے میں منحصر ھی، مگر وہ یہه کہه کر اپنے دل کو تسلي دیتا ھی که ھمکو اپني ترقي سے اپنا مذھب پیارا ھی ' اس خیال سے اگر وہ اپني ترقي سے دست بردار ھو تو گورنمنت کي شکایت کا اُسکو موقع نہیں ھی '، مگر برخلاف اس کے جب که گورنمنت ایسي کارروائي کرے جو ھندوستانیوں کي اصلي ترقي کي معاون نہیں ھی تو پھر صورت معامله کي منقلب ھوجاتي ھی *

بذریعه ترجموں کے علوم مغربي کے ھندوستان میں پھیلانے کا قصد ایک ھنسي کي بات ھی، بہت مدت ھوئي که یہه پالسي ایست انڈیا کمپني کے عہد میں اختیار کي گئي تھي اور اُسي بہادر اور محسن شخص لارڈ میکالي نے اُس کو بھي ویسا ھي بے سود اور دھوکا ثابت کردیا جیسیکه اُس زمانه کي دوسري پالسي کو ثابت کیا اور بالاخر اُس دھوکه کي ٹٹي کو اُٹھا دیا گورنمنت کا فرض ھی که ھمکو صاف صاف سیدھا و سچا رسته ھمارے فایدہ کے لیئے ھمکو بتائے پھر جو کوئي اُس پر نه چلے اُس کو جہنم میں جانے دے ھم دیکھتے ھیں که یورپ میں روز بروز علم کي ترقي ھوتي جاتي ھی تمام نئي تصنیفات اور نئي تحقیقات ایک عظیم‌الشان دریا کي موج کي مانند بہتي چلي آتي ھیں کیا پنجاب یونیورسٹي (خدا نخواسته جبکه وہ یونیورسٹي انھي اصول پر ھوجاوے جن پر وہ اب یونیورسٹي کالج ھی) اُن کے ترجموں کا اور ھندوستان میں اُس کي اشاعت کا بندوبست کرسکتي ھی اور درحقیقت اُن علوم کي اشاعت کرسکتي ھی ھم اسبات کے مخالف نہیں ھیں که پنجاب میں بھي ایک یونیورسٹي قایم ھو جیسیکه کلکته مدراس بمبئي میں

قايم هى مگر جن اصول پر وه يونيورستّي قايم هونا چاهتي هى أس كے برخلاف هيں ●

جو شخص اپني قومي همدردي سے اور دور انديش عقل سے غور كريگا وه يقين جانے گا كه هندوستان كي ترقي كيا علمي اور كيا اخلاقي صرف مغربي علوم ميں اعلي درجه كي ترقي حاصل كرنے پر منحصر هى ' اگر هم اپني اصلي ترقي چاهتے هيں تو همارا فرض هى كه هم اپني مادري زبان تك كو بهول جاويں تمام مشرقي علوم كو نسيا منسيا كرديں هماري زبان يورپ كي اعلى زبانوں ميں سے انگلش يا فرنچ هو جاوے يورپ هي كے ترقي يافته علوم دن رات همارے دستمال هوں — همارے دماغ يورپين خيالات سے (بجز مذهب كے) لبريز هوں هم اپني قدر اپني عزت كي قدر خود آپ كرني سيكهيں هم گورنمنت انگريزي كے هميشه خير خواه رهيں اور أسكو اپنا محسن و مربي سمجهيں مگر غلامي و حيواني كي حالت جو همارے پر طاري هى أس سے هم نكليں ايك فياض اور نيك دل گورنمنت كا جو كسي قوم پر أسكي بهلائي كے ليئے بلكه انساني بهلائي كے ليئے حكومت كرتي هى يهي منشاء هونا چاهيئے' يهه سچ هى كه اكسفورڈ يونيورستّي زبان هاے قديم كي ترقي ميں نامور هى مگر زبان دوسري چيز هى اور علوم دوسري چيز هيں بلاشبهه هم اسبات كو كه پنجاب يونيورستّي كالج قديم مشرقي زبانوں كو ترقي دے پسند كرتے هيں كيونكه قديم لينگوج ماڈرن لينگوج كي زيور هيں مگر هم علوم مشرقي كي ترقي كے معني نهيں سمجهتے نه علوم مغربي كا ديسي زبانوں كے ذريعه سے اعلى درجه كي تعليم تك شايع هونا ممكن جانتے هيں جو اصلي مقاصد پنجاب يونيورستّي كالج كے هيں اور اس ليئے أس كو كوئي ذريعه اپني ترقي كا بجز ايك دهوكه كے قرار نهيں دے سكتے ●

كسي قوم كي ترقي خطوط متوازي كي مانند نهيں هوتي كه سب كے سب ايك مقام سے دوسرے مقام تك چلے آويں هميشه أس كي ترقي مثلث كي شكل پر هوتي هى جس كا ايك كونه آگے بڑها هوا هوتا هى اور أس كي پچهلي سطح أسي مناسبت سے آگے بڑهتي جاتي هى — تعليم كي يهه خاصيت هى كه وه انسان كو روشني ميں لاتي هى اور أس كو اپني اور غير قوم كي تمام برائياں بهلائياں سوشيل و مارل كي دكهاتي هى اور پهر وه أن كو ديكهكر بلا لحاظ اس بات كے كه وه كس قوم كي هيں كسيكے اختيار كرنے ميں اور كسيكے ترك كرنيميں مجبور هوتا هى اور ايسي قوم ميں جو سكون كي حالت ميں تهي ابتدا ميں بو قلموں فرقے پيدا كرتا هى اور مثلث كي مانند ايك كونه آگے بڑهتا هى اور أس كے بعد أس كي مناسبت سے قوم آگے بڑهتي جاتي هى — همارے ليئے يهه خيال كرنا كه هم ميں فرقه هاے بوقلموں پيدا نهوں اس خيال كے مساوي هى كه همارے دل علوم كي روشني سے منور نهوں همكو اگر هم اپني ترقي چاهتے هيں لازم هى كه هم اپني سوشيل و مارل حالت پر غور كريں أس كو اعلى درجه كي حقيقي كامليت پر پهونچاويں اور علوم كے جو نتائج

هیں اُس سے فائدہ اُٹھاویں اور بوقلموں فرقوں کے پیدا هونے کا جو ترقي کا لازمہ هی کچھہ پرواہ نہ کریں اور یقین جانیں کہ جب هم میں کامل ترقي هوگي وہ سب رفتہ رفتہ ایک لیول پر آجاوینگے گورنمنت کا هم یہہ فرض سمجھتے هیں کہ ایسي ترقي میں هماري معین و مددگار هو اور اگر یہہ منشا هو کہ هم اُسي لیول پر رهیں جسپر اب هیں اور سوشیل ومارل حالت میں کچھہ ترقي نکریں تو همکو کسي قسم کي تعلیم دینا محض بے سود هی ابھي تو هم سوشیل و مارل کي عمدہ حالت سے ناواقف هیں اور اس لیئے بہت سے هم میں ایسے موجود هیں جو اُس کے نهونے سے کچھہ رنجیدہ نهیں هیں همکو تعلیم دیکر اور اُن کي خوبیوں سے واقف کرکے اُن کے حاصل کرنے سے روکنا همکو بهت زیادہ رنج دینے والا هوگا — هم نہایت افسوس سے علانیہ کہنا چاهتے هیں کہ هندوستانیوں کا جو کونا ترقي کرنے کي خواهش سے آگے بڑھا هی اُس کو یہہ رنج لاحق هوتے هیں بہت سے تعلیم یافتہ اور دانشمند هندوستاني اس بات کا یقین کرتے هیں کہ همارے حکام همارے سوشیل و پولیٹکل و مارل حالت کي ترقي هونا پسند نهیں کرتے اور هر وسیلہ سے اُس کو دبانا اور پیچھے هٹانا چاهتے هیں یہہ خیالات اُن لوگوں کے هیں جن کے خیالات وقعت کے قابل هیں اور گورنمنت کو اُنپر غور کرنا اور اُن کو دور کرنا نہایت ضرور هی — هز اکسلنسي مارکوئیس آف رپن نے اپني اسپیچ میں اس امر کو کہ مابین ساکنان ملک یورپ اور ساکنان اس ملک کے وہ اتحاد دوستانہ نهیں هی جو پہلے تھا قابل غور کے قرار دیا هی بالشبہہ همکو اس پر شکر گذار هونا چاهیئے بیشک یہہ امر نہایت قابل غور هی مگر یہہ اُسوقت رفع هوسکتا هی کہ جو شخص هم میں سے اپني سوشیل و پولیٹکل و مارل حالت میں ترقي کرنا چاهے ساکنان ملک یورپ اُس کا هاتھہ تھام کر اُس کو اُس ترقي میں مدد دیں مگر جبکہ همارا اُسي لیول میں رکھنا مد نظر هو جس میں اب هم هیں تو اُس اتحاد دوستانہ کي توقع کرنا ایسي توقع هی کہ بغیر تخم ریزي کے هم فصل درو کرنے کي توقع رکھیں ٭

ورنیکلر یعني هماري زبان

یہہ خیال بہت پرانا هی کہ اگر هماري تعلیم هماري زبان میں هو تو همارے لیئے اور ملک کي ترقي کے لیئے زیادہ تر مفید هی لارڈ مکالي سے پہلے ایسٹ انڈیا کمپني نے اسپر بہت کچھہ عمل کیا تھا کلکتہ میں ایک سوسائیٹي کتابوں کے ترجموں کے لیئے قایم کي تھي اور بہت سي کتابیں ترجمہ بھي کي تھیں جنکا اب کوئي نشان بھي نهیں ملتا پھر دهلي کالج میں اسپر همت مصروف هوئي اور زر کثیر ترجموں پر اور اُنکے چھاپنے پر خرچ هوا اب وہ کتابیں جہاں دستیاب هوتي هیں ردي کي قیمت سے بھي کم قیمت هیں — پھر

بانیان سین ٹیفک سوسٔیٹی علیگڈہ نے اس مسئلہ کو نہایت اہم سمجھا اور وہ سوسٔیٹی اس مقصد سے قایم کی کہ علوم و فنون کی کتابیں اپنی زبان میں ترجمہ ہوکر شایع هوں مگر وہ بہی کامیاب نہوئی — پنجاب یونیورسٹی کالج کا جو منشاء ہی وہ کوئی نئی بات نہیں هی بلکہ بہت پرانی بات هی جسکو مدت هوئی کہ اختیار کیا گیا تھا اور تجربہ کے بعد بے سود سمجھہ کر چھوڑ دیا گیا تھا — اس وقت جو کتابیں ورنیکلر میں صاحبان ڈریکٹرز بنگالہ — اضلاع شمال و مغرب — پنجاب — اور یونیورسٹی کالج لاهور نے شایع کی هیں اُن کا رواج صرف گورنمنٹ اسکولوں میں محدود هی جہاں وہ حکماً پڑھائی جاتی هیں اور اس کے سوا کچھہ بہی اُن کی قدر نہیں هی هر ایک ملک کے کوریٹربک ڈپو کا دفتر اسبات کو بتا سکتا هی کہ ملک میں اُن کا رواج کسقدر هوا هی غالباً کوئی کتاب بہی اسطرح شایع نہوئی هوگی جس کی نسبت کہا جاوے کہ ملک میں اُس کا رواج هوا هی — اس کا سبب یہہ کہا جاسکتا هی کہ ملک تعلیم سے خالی هی اور جب تعلیم یافتہ اشخاص ملک میں نہیں هیں تو کتابوں کا شیوع ناممکن هی هم دل سے اسبات کو تسلیم کرتے هیں مگر اس واقعہ سے یہہ نتیجہ نکالتے هیں کہ ورنیکلر میں کتابوں کی موجودگی ملک کو تعلیم یافتہ بنانے میں کامیاب نہیں هوئی اور مزیدے برآں یہہ کہتے هیں کہ مشرقی علوم یا زبانوں کی ترقی یا اُن میں علمی کتابوں کا ترجمہ هکو تعلیم یافتہ (بشرطیکہ تعلیم سے بوزینہ کیسی تعلیم مراد نہ لی جاوے) نہیں بنا سکتا — نہایت زور آور یہہ دلیل پیش کی جاتی هی کہ تمام دنیا میں کوئی ملک ایسا نہیں هی جس نے اپنی دیسی زبانوں اور دیسی علوم میں ترقی کیئے بغیر عزت اور دولت، حشمت و حکومت حاصل کی هو — یہہ دلیل اور اس قسم کی بہت سی دلیلوں کو هم دیکھتے هیں کہ سین ٹیفک سوسٔیٹی کے اخبار اور اُس کی روئدادوں اور مباحثوں میں کی گئی هیں — دیسی علوم کے معنی تو هم نہیں جانتے مگر اِس بات کو تسلیم کرتے هیں اور بارها تسلیم کرچکے هیں کہ جن ملکوں نے اس زمانہ میں اعلیٰ درجہ کی ترقی کی هی اُس کا بڑا سبب یہی هی کہ اُنہوں نے تمام علوم و فنون کو اپنی زبان میں کرلیا هی — مگر جن ملکوں نے ایسا کیا هی اُنمیں اور هندوستان میں بہت بڑا فرق هی — اُن ملکوں میں ایک هی قوم اور ایک هی زبان حکومت کرتی هی مگر هندوستان میں نہ هندوستانی حکومت کرتے هیں نہ یہاں کی زبان حکم راں هی پهر اُن ملکوں پر هندوستان کا قیاس ایک بہت بڑی غلطی هی — دنیا میں کوئی ایک مثال بہی ایسی نہیں پائی جاتی کہ جہاں حاکم و محکوم غیر مختلف قوم مختلف زبان مختلف خیالات کے هوں اور اُنہوں نے اپنی دیسی زبان اور دیسی علوم (جو کچھہ کہ اسکے معنی هوں) اور اپنی پرانی شایستگی کو ترقی دینے سے عزت و دولت و حشمت و حکومت حاصل کی هو — انگلینڈ و اسکاٹلینڈ کی درحقیقت مختلف زبانیں هیں اور

اسکاچ زبان اب بهي اسکاتلینڈ میں بولي جاتي هی مگر همنے کبهي نهیں سنا که کسي اسکاچ میں کو یهه خیال پیدا هوا هو که وه اپني دیسي زبان اور دیسي علوم کو (جو کچهه که اُسکے معني هوں) ترقي دیکر عزت و دولت و حشمت و حکومت حاصل کریگا - ایرلینڈ کے باشندے اگر یهي خیال رکهتے تو اُن میں ایک شخص بهي ایسا لایق و نامي پیدا نهوتا جیسهکه هوئے — خود همارا هندوستان هي اسکي نظیر کے لیئے کافي هی جب غیر قوم یعني مسلمانوں نے هندوستان کو فتح کیا تو یهاں کے باشندوں میں سے وهي لوگ برسر عرصه اور حکومت میں شریک هوئے جنهوں نے اُنکے علوم اُنکي زبان اُن کے سے خیالات اُنکا سا تمدن اُنکا سا اسب و لهجه اُنکي سي روش اختیار کي هندوستان میں اس خیال کا پیدا کرنا که هم مشرقي علوم اور دیسي زبان اور دیسي علوم کو (جن کو هم نهیں جانتے) ترقي دیکر عزت و دولت و حشمت و حکومت حاصل کرینگے بعینه ایسا هي هی جیسے کوئي امریکا کے اصل باشندوں کو خیال دلائے که تم اپني دیسي زبان اور دیسي علوم میں (جو کچهه که هوں) ترقي کرکے اپني حکمراں قوم میں عزت و دولت و حشمت و حکومت حاصل کرو گے *

قومي ترقي اور حکومت دونوں ماجائي بهنیں هیں جب کسي قوم میں حکومت نرهے تو اُسکي ترقي صرف اسبات پر منحصر هی که وه اپني فتحمند قوم کي علوم و زبان حاصل کرنے سے اپنے فتحمندوں کے ساتهه ملکي حکومت میں حصه لے علوم کي اُن شاخوں میں اعلی درجه کي لیاقت پیدا کرے جن میں اُن فتحمندوں نے کاملیت حاصل کي هی سوشیل عادات اور علمي و عملي و ملکي خیالات اس قسم کے پیدا کرے جو فاتح و مفتوح میں کسي درجه تک مناسبت پیدا کریں جب تک فاتح و مفتوح میں اس قسم کي مناسبت پیدا نهو اُس وقت تک باهمي دوستي کا برتاؤ محالات سے هی — اسي مناسبت کے نهونے سے آج تک هندوستان میں فاتح و مفتوح کے باهم دوستانه برتاؤ نهیں هی خوشامد کي باتیں جو چاهے کهه لے اور پولیٹکل طریقه میں جو کچهه بیان کرنا هو کیا جاوے مگر هندوستانیوں کا حال اپني فتحمند قوم کے ساتهه غلامي کي حالت سے کچهه زیاده نهیں هی — هم اسکا الزام اپني فتحمند قوم کے ذمه نهیں دهرتے بلکه خود اپني قوم کے ذمه ڈالتے هیں که اُس نے خود اپنے تئیں اس لایق نهیں بنایا که هماري فتحمند قوم هم سے دوستانه برتاؤ کرسکے — پهر علوم مشرقي کي ترقي اور چهوٹي موٹي ترجمه کي هوئي کتابیں همکو کیا نتیجه دینگي اور همکو کونسي عزت و دولت و حشمت و حکومت بخشینگي یونیورسٹي کالج لاهور نے اب تک همکو کس نتیجه پر پهونچایا هی جو آینده پوري یونیورسٹي هوکر اور مرده علوم مشرقي کو زنده کرکر اور هماري پراني شایستگي کو پهر پیدا کر کر همکو پهونچاویگي — کچهه شبهه نهیں که یونیورسٹي کالج اب بهي هماري ترقیوں کا سد راه

هی اور جب وہ یونیورسٹي هوجاویگا اور ضرور هوجاویگا تو ملک کے لیئے قوم کے لیئے ملکي ترقي کے لیئے قومي ترقي کے لیئے آفت عظیم هوگا — هم پر احسان رکھکر همکو دھوکہ میں ڈالا جاتا هی کہ هم تمهارے مشرقي علوم و تمهاري مشرقي زبان کي ترقي دیتے هیں مگر هم پوچھتے هیں کہ کیوں اور کس مطلب سے ؟ اسکا جواب کسي پیرایہ میں کیسے هي میٹھے لفظوں میں دیا جاوے اُسکا نتیجہ یهي هی کہ غلامي کي حالت میں رکھنے کے لیئے ‪*‬

گورنمنٹ نے همارے لیئے سول سروس میں داخل هونے کا رستہ گو اُس میں کیسي هي مشکلات پڑگئي هوں ابهي تک کهلا رکھا هی بارسٹري کي سند ڈاکٹري کا ڈپلومہ انجنیري کا سارٹیفکٹ حاصل کرنے کے لیئے کوئي امر همکو مزاحم نهیں هی هندوستان میں انڈین سول سروس کے عهدے کو جس میں هماري بدبختي سے ابهي تک چنداں قابلیت کي ضرورت نهیں سمجهي گئي هی جانے دو مگو هائي کورٹ کي ججي حاصل کرنے سے هماري اُمیدیں ابهي منقطع نهیں هوئي هیں هندوستانیوں کا کونسل قانوني میں داخل هونا ابهي تک بند نهیں هوا هی همکو سمجهنا چاهیئے کہ ان حقوق کے واجبي طور سے حاصل کرنے کو همکو کیا کرنا هی کیا مشرقي مردہ علوم کو زندہ کرنے والي یونیورسٹي ؟ کیا هماري پراني شایستگي کو پهر همارے لیئے مهیا کرنے والي تجویز — معمولي عهدے بهي جیسي وکالت و منصفي و سب ججي هی بغیر انگریزي علوم انگریزي زبان کي کافي لیاقت کے همکو میسر نهیں آسکتي پهر کیا مردہ علوم مشرقي کے زندہ هونے اور هماري مشرقي زبانوں کي ترقي سے همکو کچھہ نتیجہ مل سکتا هی یونیورسٹي کالج لاهور جو پوري یونیورسٹي هونے والا هی بجز اس کے کہ همکو سیدهي راہ چلنے سے روکے همکو همارے حقوق سے محروم رکهے همکو اس لایق نهونے دے کہ هم اپنے حقوق کا دعوی کرسکیں همارے حق میں اور کیا کرسکتا هی ‪*‬

همکو ایسا لایق هونا چاهیئے کہ هم دور دراز اور مختلف ملکوں کے سفر کرنے کے قابل هوں هم بساطي کي سي دوکانداري سے نکلیں هم اپني اور اپنے ملک کي تجارت کو ترقي دیں هماري تجارت کے محمدن اینڈ هندو کمپني کے نام سے کوٹهیاں لندن میں ایڈنبرا میں ڈبلن میں بروزلز میں سینٹ پیٹرسبرگ میں برلن میں وائینا میں قسطنطنیہ میں پیکن میں واشنگٹن میں اور دنیا کے تمام حصوں میں قایم هوں هم بحري و بري سفر کو اسي طرح خوشي سے کریں جیسے کہ اَوْر قومیں کرتي هیں جس سے همکو عزت دولت حشمت اور حکومت میں شرکت حاصل هو پهر کیا همارے مردہ مشرقي علوم کا زندہ هونا اور مشرقي زبانوں کا ترقي دینا هماري پراني شایستگي کو پهر قایم کرنا همکو اس قابل بنائیگا هرگز نهیں پس همکو علوم مشرقي کے زندہ کرنے اور مشرقي زبانوں کے ترقي دینے کے جال میں پهنسانا صاف

ایسي تدبیریں کرنا هی که جہاں تک هوسکے همکو هماري ترقیات حاصل کرنے سے روکا جاوے - جو لوگ که دوراندیش هیں وہ کبهي ایسي پالسي کو پسند نه کرینگے اور اُس میں هندوستان کي فلاح نه تصور کرینگے بلکه اپنے حق میں هندوستان کے حق میں گورنمنٹ کے حق میں شدید مضر سمجهینگے *

همکو سر الکذنڈر اربتهه نات کلکته یونیورسٹي کے ویس چینسلر کي گفتگو بهولي نهیں هی جب که اُنهوں نے کہا تها که " وہ تجویزیں جن سے یونیورسٹي کے سند یافته لوگوں کو اس قدر فائدہ پهونچا بغیر ایک بڑے مباحثه اور اختلاف راے کے انجام کو نهیں پهونچیں اس سوال کے هر پہلو پر سخت تکرار و بحث واقع هوئي اس مضمون پر اولاً بحث اُن دو فریقوں میں واقع هوئي جن کو بطور اختصار کے اوریئینٹلسٹ اور یورپین کہتا هوں اوریئینٹلسٹ سے مراد وہ لوگ هیں جو یهه چاهتے تهے که تعلیمي سرمایه صرف مشرقي زبانوں اور قدیمي فنون کي تعلیم میں صرف کیا جاے اور یورپین سے وہ لوگ مراد هیں جو یهه کہتے تهے که یورپین لٹریچر اور علوم جدیدہ بالتخصیص انگریزي زبان کي وساطت سے سکهائے جائیں " پس حامیان لاهور یونیورسٹي بجز اس کے که اُس متروک طریقه کو جو درحقیقت همارے لیئے مضر هی پهر زندہ کرنا چاهتے هیں اور کیا منشاء رکهتے هیں *

کیا اُس نیک دل اور هندوستان کے دوست الکذنڈر اربتهه نات کے اس فقرہ کو هم بهول جاوینگے که " مگر اُس اعلی تعلیم کے بارہ میں جن کي ترقي کي نظر سے هماري یونیورسٹیاں قایم هوئي هیں همکو یهه نهیں خیال کرنا چاهیئے وہ قضیه اور مباحثه بالکل ختم هوگیا هی اب اُس مخالفت نے دوسري شکل اختیار کي هی اور اب یهه اکثر بیان کیا جاتا هی که وہ اعلی تعلیم جو همارے کالجوں اور اسکولوں میں دي جاتي هی پولیٹکل ناراضي پهیلانے کي باعث هوتي هی " سر الکذنڈر نے کہا که " اگر میري بهي یهه راے هوتي تو میں اس عهدہ پر نهوتا جس سے مجهکو یونیورسٹي نے افتخار بخشا هی " اُنهوں نے کہا که " جسقدر زیادہ مکمل تعلیم هندوستانیوں کو دي جاویگي اُسیقدر وہ زیادہ گورنمنٹ انگریزي کي قدر کرنے کے لایق هونگے " پس پنجاب یونیورسٹي اگر وہ قایم هوجاوے تو همارے حق میں بجز اس کے که همارے اعلی درجه کي یورپین تعلیم کو برباد کردے اور اُس پالسي پر عمل کرے جو هماري برباد کرنے والي هی اور کیا کریگي *

هم تسلیم کرتے هیں که یونیورسٹي کي تعلیم نے بعض تعلیم یافته لوگوں کو زیادہ دلیر کردیا هی اور اُنهوں نے نہایت سخت اور بعض اوقات نہایت بیجا اور نا واجب اور نا منصفانه نکته چیني گورنمنٹ پر کي هی مگر هم دل سے یقین رکهتے هیں اور گورنمنٹ کو بهي یقین دلانا چاهتے هیں که وهي تعلیم یافته ناراض نکته چین جسقدر گورنمنٹ انگریزي کے قدردان هیں شاید دوسرا کوئي نهوگا پس نکته چیني کے اندیشه سے هماري تعلیم کو برباد کرنا همارے

حق میں کچھہ انصاف نہیں هی — همکو بالغ‌العلوم اور مالک العلوم کے خطاب دینا اور پیر نابالغ کے درجہ پر رکھنا هم کبھی پسند نہیں کرسکتے *

همارے لیئے سیدھا رستہ کھلا هوا هی کہ جہاں تک همسے هوسکے یورپین لٹریچر اور یورپین سینز میں اعلی سے اعلی درجہ کي ترقي کریں جہاں تک همکو یونیورسٹي کے سچے خطاب حاصل هو سکتے هیں حاصل کریں اور جب اس سے بھي زیادہ هم میں همت هو اکسفورڈ و کیمبرج کي یونیوسٹیوں میں تعلیم کو جاویں اعلي سے اعلی درجہ کي ڈگریاں حاصل کرنے میں کوشش کریں اپنے تئیں مہذب و تعلیم یافتہ جنٹلمین اُس کے اصلي و حقیقي معنوں میں بناویں اور جو فیض تعلیم و تربیت و تہذیب همنے اُن مہذب ملکوں میں حاصل کیا هو اُس کو اپنے هموطنوں اور هم قوموں میں پھیلاویں — بے شک همکو ایسا کرنے میں بہت مشکلات هیں ادھر همکو اپني قوم کي جہالت و تعصب سے مقابلہ کرنا هی اور اُدھر اپني فتحمند قوم کے اُن تنگ دل لوگوں کي مزاحمت کا برداشت کرنا هی جو هماري سوشیل پولیٹکل حالت کي ترقي اپني طبعي تنگ دلي کے برخلاف سمجھتے هیں هماري انگلش لیف انگلش تمدن جنٹلمین کے سے اخلاق یہاں تک کہ همارے تغیر لباس سے بھي وہ ایسے ناراض هوتے هیں اور چشم خشم آلود سے همکو دیکھتے هیں جیسے کوئي ایک نہایت نیک دل بڑے مجرم کو دیکھتا هو مگر همکو اپني اور اپني قوم کي بھلائي پر نظر رکھني چاهیئے اور جو تکالیف اور مشکلات همکو پیش آویں نہایت تحمل و پختہ مزاجي سے برداشت کرني چاهیئیں مگر هم اس بات کو مخفي رکھنا نہیں چاهتے کہ گویڈ رفارمر یعني زمانہ ان باتوں کو ضرور هونے دیگا اور کوئي مزاحمت اور کوئي ناخوشي و خفگي اُس کو روک نہیں سکیگي مگر بے شک یہہ تنگ دلي کے خیالات ناراضي کو ترقي دینے والے اور فاتح و مفتوح میں همدردي و محبت کو توڑنے والے هیں *

راقم
سید احمد

هماري زبان

اور

هماري اعلی درجہ کي تعلیم

همارے دو آرٹیکلوں نے جو اس آرٹیکل سے اوپر چھپے هیں همارے پنجاب کے دوستوں کو گھبرا دیا هی بلکہ کسیقدر رنجیدہ کردیا هی وہ سمجھتے هیں کہ اُن آرٹیکلوں سے همکو بالتخصیص پنجاب یونیورسٹي پر حملہ کرنا مقصود هي اور اپنے حسن ظن سے اُسکي بنیاد حسد پر قایم کي هی — همکو افسوس هی اگر یہہ کمینہ خصلت هم میں هی —

پنجاب یونیورسٹي جس کے اصول سے بلاشبهه هم مختلف الرای هیں اگر وہ یونیورسٹي هوجاوے تو ملک کو اور ایسے وسیع ملک کو جس میں تین اور یونیورسٹیاں موجود هیں کوئي معتدبه نقصان نهیں پهونچا سکتي — اگر وہ صحیح اصول پر قایم هوتي هی اور اُس سے ملک کو برخلاف هماري راے کے فائدہ پهونچنے والا هی چشم ما روشن هماري عین خوشي هی که ملک کو فائدہ پهونچے اور هماري راے غلط ثابت هو اور اگر وہ درحقیقت ملک کوفائدہ پهونچانے والي نهیں هی تو اُسکو هونے دو اُس سے مخالفت کي کچهه ضرورت نهیں هی خود اُس میں ناکامي کا بیج هی اور وہ آپ هي آپ نا کام هو جاویگي *

همارا مقصد صرف اپني قوم کو متنبه کرنا هی که درحقیقت کیا چیز اُسکے لیئے مفید اور اُسکي ترقي کے لیئے بکار آمد هی اور گورنمنت کو اسبات کا جتلانا هی که هماري ترقي کے لیئے اُسکو کیا کرنا هی عام تعلیم هماري بحث سے خارج هی کیونکه هم تسلیم کرتے هیں که عام تعلیم کے لیئے هماري زبان نهایت عمدہ وسیله هی جو تحصیلي و دیهاتي مکتبوں میں محدود رهني چاهیئے — هم اس بحث کو بهي چهوڑ دیتے هیں که هماري زبان میں علوم و فنون کے ترجمه سے همکو اعلی درجه کي ترقي تعلیم میں هوسکتي هی یا نهیں اگر بالفرض هو بهي سکتي هو تو اُسکا نتیجه کیا هی — بنارس کالج نے سنسکرت زبان کي ترقي پر بهت کچهه توجهه کي مگر وہ ایک کو بهي سنسکرت میں اُن پنڈتوں کي برابر نهیں بنا سکا جو دهوتي باندهے کمر پهنے منکنکا اور شیواله گهات کي سیڑهیوں پر بیٹهه کر اپني مقدس زبان سنسکرت کو تحصیل کرتے هیں — اُسکي تحصیل سے ملک کو بجز اس کے که بنارس میں دس پانچ منگتا پنڈت اور زیادہ هوگئے کیا نتیجه حاصل هوا — یونیورسٹي کالج لاهور نے بلخ و بدخشاں کے طالب علموں کو جو کچهه تعلیم دي هودي هو همکو اُسکا حال معلوم نهیں مگر آج تک اُس نے ایک کو بهي عربي یا فارسي میں اُن لوگوں کي برابر نهیں بنایا جنهوں نے مسجد کے چبوتروں اور خانقاہ کے تنگ و تاریک حجروں میں بیٹهکر اور درود فاتحه کي روٹي پر گذران کرکر عربي و فارسي کو تحصیل کیا اور اعلی درجه تبحر اُس میں پیدا کیا مگر اُس کا نتیجه بجز اس کے که مردوں کي روٹیاں کهانے والے اور زیادہ هوگئے ملک کو کیا فائدہ پهونچا — اگر پنجاب یونیورسٹي قایم هوجاوے اور همکو علوم مشرقي میں ویسي هي تعلیم دے (گو ویسي تعلیم بهي ممکن نهیں) تو بجز اس کے که چند بهکاري اور چند فاتحه کي روٹي کهانے والے ملک میں زیادہ هوجاویں اور کیا نتیجه حاصل هوسکتا هی — همکو صاف صاف بتاؤ که لاهور یونیورسٹي کالج نے جن لوگوں کو انٹرنس میں پاس هونیکي سندیں عطا کي هیں پروفشینسي اور هائي پروفشینسي کے خطاب مرحمت فرمائے هیں وہ کس مرض کي

دوا هيں اور أنسے ملک کو قوم کو أس کي دولت کو أس کي حکومت کو أس کي تجارت کو أس کے اخلاق کو أس کي روشن ضميري کو أس کے وسعت خيالات کو کيا فائده پهونچا هی يا آينده پهونچ سکتا هی — هاں اگر يهه کها جاوے که أس تعليم سے مقصد هي يهه هی که ايسے نهونے پاويں تو سب کچهه تسليم کيا جا سکتا هی ٭

همکو طعنه ديا جاتا هی که خود همنے اسي اصول پر سين‌ٹيفک سوسئيٹي قايم کي تهي اور بهت کچهه مباحثه اور تکرار گورنمنٹ سے کي تهي اور اب هم أس کے برخلاف هيں هاں يهه بات سچ هی اور جسقدر مباحثه همنے کيا جو هماري سوسئيٹي کے دفتر ميں موجود هی اور بهت سے کاغذوں ميں چهپ چکا هی ابهي أسقدر مباحثه و استدلال پنجاب يونيورسٹي کے طرفداروں نے نهيں کيا مگر أس زمانه ميں اور حال کے زمانه ميں زمين آسمان کا فرق هی سين ٹيفک سوسئيٹي کي بنا کو پوڑے اٹهاره أنيس برس کے قريب زمانه گذرا وه زمانه وه تها که أس سے تهوڑے عرصه پيشتر هماري ملکه معظمه قيصر هند نے سلطنت هند کا اختيار اپنے هاتهه ميں ليا تها اور اهل هند کو مطلق معلوم نه تها که کس سے همارا تعلق چهوٹا اور کس سے همارا تعلق هوا اور اس تبديلي نے جو بظاهر صرف نام کي تبديلي تهي اهل هند کو کن کن حقوق کا مستحق کيا اور أن حقوق کے حاصل کرنے کو أنهيں اپنے تئيں کس درجه تک لايق بنانا ضرور هی وه زمانه وه تها که أس ميں انگريزي علوم کي حاجت نه تهي يا يوں کهو که قدر نه تهي — تمام عدالتوں ميں ديسي زبان مروج تهي اعلی سے اعلی عهدوں کے لئے ادنی درجه کي مشرقي تعليم کافي تهي هندوستانيوں کو خيال بهي نه تها که هم کوئي ايسا عهده بهي پاسکتے هيں جو هماري فتحمند قوم کے نوجوانوں يا تجربه کار حکام کو مل سکتے هيں — أس زمانه ميں ريل و تار برقي کو کروڑوں هندوستانيوں نے ديکها بهي نه تها، اور جو خيالات تجارت و ترقي کے اب پيدا هوتے هيں وه أس زمانه ميں کسيکے خيال ميں بهي نه تهے سمندر کے سفر سے بجز أن حاجيوں کے جو نهايت ابتر و خراب حالت سے سفر کرتے تهے اور جس ميں ڈوبنا به نسبت سلامت پهونچنے کے زياده يقين کے قابل تها کوئي جانتا بهي نه تها أس زمانه کے مناسب حال بلاشبهه ايک شخص کو جو سچے دل سے اپني قوم و ملک کي ترقي کا خواهاں هو اس خيال کا پيدا هونا که هم ديسي زبان کے ذريعه سے اپنے ملک و قوم کو ترقي ديں نهايت واجب اور سچا خيال هوسکتا هی مگر رفته رفته تمام حجاب رفع هوتے گئے اور خود زمانه نے بتا ديا که کدهر جاتے هو اور ٹهيک رسته کدهر هی ٭

زمانه ميں کچهه خفيف تبدل نهيں آيا بلکه ايسا تبدل آيا جو آنکهه سے دکهائي ديتا هی تربيت يافته لوگوں نے هي نهيں بلکه عام لوگوں نے بهي أس کو بخوبي ديکها هی — هم مثلاً اپنے ملک کي بڑي عدالت کا ذکر کرتے هيں جبکه صدر عدالت هائي کورٹ نهيں

هوتي تهي مشرقي علوم اور مشرقي زبان كے نهايت ذي علم و لايق شخص وكالت كرتے تهے اور ايسے كامياب تهے كه زمانه أن پر رشك كرتا تها وه نام كے مولوي عالم اور مولوي فاضل نه تهے بلكه حقيقتاً مشرقي علوم مشرقي زبان كے ايسے عالم تهے كه پنجاب يونيورسٹي كالج كو أن سے آدها بهي پيدا كرنا نهايت مشكل هى دفعتاً سنه ۱۸۶۶ ع ميں صدر عدالت هائي كورٹ هوگئي اور يوروپين علوم اور يوروپين زبان نے اپنا راج كيا وه بارآور درخت علوم مشرقي اور مشرقي زبان كے جنكي پهنگ آسمان تک پهونچي تهي اس طرح كملاكر زمين پر گرپڑے جيسے كوئي نيا نازک پودا پالے كے صدمه سے جهلس جاوے — اب هائي كورٹ ميں جاكر علماء علوم مشرقي كا حال ديكهو كه أن پر مكهياں بهنكتي هيں نه وه اپني ذات كا كچهه فائده كرسكتے هيں نه ملک كا نه قوم كا *

تمام عهدوں ميں سے مشرقي علوم و مشرقي زبان خارج هوگئي هى ديواني عهدوں ميں جنكي بنياد وكالت كے امتحان پر قايم هوتي هى مشرقي علوم و مشرقي زبان كي قدر و پرسش نهيں رهي هى همنے سنا هى كه هائي كورٹ كي وكالت كے أميدواروں كي فهرست ميں ايک بهي مسلمان نهيں هى نه كوئي پنجاب يونيورسٹي كالج كا خطاب پايا هوا همنے سنا هى مگر همكو صحيح معلوم نهيں كه ايک لايق تحصيلدار عالم علوم مشرقي كو أميدواران ڈپٹي كلكٹري كي فهرست ميں اس ليئے جگهه نهيں مل سكي كه وه انگريزي نهيں جانتا — هم گورنمنٹ كي اس تجويز كو كه تمام اعلى عهدے بجز لايق انگريزي دانوں كے كسيكو نديئے جاويں نهايت پسند كرتے هيں اور جهاں تک كه اسميں سختي هوتي جاوے ملک كا اور قوم كا اور گورنمنٹ كا سب كا فائده سمجهتے هيں اور يقين كرتے هيں كه ملک كي ترقي كے ليئے اس سے بهتر كوئي تدبير نهيں هى انڈين سول سروس كے قاعده سے زياده تر ناراضي همكو اس ليئے هى كه أس ميں اعلى درجه كي تعليم كي كوئي شرط نهيں هى *

همارے ملک ميں اور پنجاب ميں اسوقت ايسے عهده‌دار بهي موجود هيں جو علوم مشرقي و زبان مشرقي ميں نهايت اعلى رتبه ركهتے هيں اور أنهي كے مقابل يوروپين اور هندوستاني وه حكام بهي هيں جو علوم مغربي و زبان مغربي ميں پوري دستگاه ركهتے هيں ايک كے سامنے قانون كا ترجمه جو نهايت محنت اور قابليت سے كيا گيا هى موجود هوتا هى اور دوسرے كے سامنے اصل انگريزي پهر جو شخص واقف هيں أن دونوں كي لياقت اور قابليت كا أس كام ميں جو أن دونوں كے هاتهه ميں يكساں هى تفرقه كرسكتے هيں *

زمانه نے سركاري ملازمت هي كي حالت كو نهيں بدلا هى بلكه تمام حالات مبدل هوگئے هيں جس طرح علوم مشرقي اور زبان مشرقي عهدجات سركاري ميں بيكار هوگئي هى إسيطرح تجارت صنعت حرفت ميں بيكار هى هم روزمره كے كاموں ميں بهي انگريزي كے محتاج هيں ادنى درجه كے لوگوں كو ادنى درجه كي انگريزي كي اعلى درجه كے لوگوں

کو اعلی درجه کي انگریزي کي محتاجي هی یهاں تک که ایک کنجڑے ترکاري فروش کو یا ایک چمار جوتي والیکو بهي اسقدر انگریزي جاننا ضرور هی که وہ یهه کهه سکے که " خوشي هو ٹیک خوشي نهو نو ٹیک " اعلی درجه کے علوم و زبان مغربي کي تعلیم کي ضرورت همکو تجارت و روز مرہ هي کے کاموں میں نہیں هی بلکه اُسکو هماري سوشیل اور پولیٹکل حالت سے بهت بڑا تعلق هی ' جسکو سمجهه هی وہ اسبات کو سمجهتا هی اور جسکو آنکهیں هیں وہ اسبات کو دیکهتا هی اور جسکو غیرت هی وہ اس بات کا خیال کرتا هی اور جو حقیقتاً اپنے ملک اور اپني قوم کي بهلائي و ترقي کا خواهاں هی وہ ان سب باتوں پر نهایت دور اندیشي سے نظر کرتا هی *

جبکه ان اُنیس بیس برس کے عرصه میں زمانه نے ایسا تغیر و تبدل پایا هی اور وہ تمام حالات جو اُسوقت موجود تهے جبکه همنے سین ٹیفک سوسئیٹي قایم کي تهي اور جسکے دلایل و براهین و مباحثوں کي خوشه چیني اب پنجاب یونیورسٹي کے طرفدار کرتے هیں اور هم پر حسد کا الزام لگاتے هیں بالکل بدل گئے هیں تو ایک شخص کا جو درحقیقت اپنے ملک اپني قوم کي بهلائي و ترقي چاهتا هی یهه کام نهیں هی بلکه اُس کے اختیار میں نهیں هی که جو زمانه بیس برس آگے بڑہ گیا هی اُس کو کهینچ کر بیس برس پیچهے هٹا لاوے اور جو روشني زمانه نے دکهائي هی اُس کو ٹٹي کي اوجهل کرکر اُس پر کالے کپڑے کي چادر ڈال دے — یهي انجمن پنجاب اور انجمن پنجاب کا اخبار هی جس نے اس راے کو مشتهر کیا تها که هندوستانیوں کا انگلستان میں تعلیم کو جانے دینا خلاف مصلحت هی کیا کچهه رنج و افسوس نهیں هی جو ملک و قوم کي ترقي چاهنے والوں نے اس راے پر نهیں کیا — هم لارڈ لارنس مرحوم کو روتے هیں که اُن کي تجویز اسکالرشپ دیکر هندوستانیوں کو ولایت بهیجنے کي برباد هوگئي جس نے بے انتها ملک کو اور گورنمنٹ کو نقصان پهونچایا اور همارے دوست ملک کي ترقي کا دعوی کرنے والے هندوستانیوں کا انگلستان میں تعلیم کو جانا خلاف مصلحت قرار دیتے هیں افسوس صد هزار افسوس *

همارے ملک کو هماري قوم کو اگر درحقیقت ترقي کرني اور فی الواقع هماري ملکه معظمه قیصر هند کا سچا خیر خواه اور وفادار رعیت بننا هی تو اُس کے لیئے بجز اس کے اَوْر کوئي راہ هي نهیں هی که وہ علوم مغربي و زبان مغربي میں اعلی درجه کي ترقي حاصل کرے هماري دولت هماري حشمت هماري عزت هماري سوشیل هماري پولیٹکل حالت سب کا مدار اسي بات پر هی جو شخص که همکو اس راہ سے بهٹکانا چاهتا هی بلاشبهه وہ همارے ملک کا دوست نهیں بلاشبهه دشمن هی اور همکو دهوکه دیتا هی *

همارے لیئے اب یهه زمانه بهي نهیں هی که هم اپني تعلیم کا مدار صرف کلکته یونیورسٹي کے امتحانوں پر اور بي اے اور ایم اے کي ڈگري پانے پر محدود رکهیں بلکه

ہمارا فرض ہی کہ ہم ہندوستان کی یونیورسٹیوں کی ڈگریوں کو اپنی تعلیم کے لیئے صرف ایک دروازہ سمجھیں اور بسم‌اللہ مجریہا و مرساہا ان ربی لغفورالرحیم کہہ کر جہاز پر سوار ہوں اور اپنی کامل تعلیم کے لیئے کیمبرج اور اکسفورڈ کی یونیورسٹیوں کو اپنا درسگاہ قرار دیں — ہماری سمجھہ میں نہیں آتا کہ پنجاب یونیورسٹی کے مردہ مشرقی علوم اور مشرقی زبان کو زندہ کرکر اور ٹوٹی پھوٹی انگریزی سکھلاکر ہمکو کیا بخشیگی اور ہمکو کس رتبہ پر پہونچاویگی اُس سے بجز اس کے کہ ہم ایک جال میں پھنس جاویں اور ایک ایسے بھنور میں جا پڑیں کہ تمام عمر چکر کھایا کریں اور وہیں کے وہیں رہیں اور نجات کی کچھہ توقع نہو اور ہر دم ڈوب جانے کا اندیشہ ہو اور کیا حاصل ہوگا — اس وقت ہمارے ملک میں بہت سے عالم مشرقی علوم اور مشرقی زبانوں کے موجود ہیں مگر ہر شخص جانتا ہی کہ محض بے مصرف ہیں اور ملک کو اُن سے کوئی فائدہ نہیں شاید مذہبی مراسم میں اُن سے مدد پہونچتی ہو اُس سے ہماری بحث کو کچھہ تعلق نہیں ہی اور نہ گورنمنٹ کو نہ کسی یونیورسٹی کو جس میں گورنمنٹ دخیل ہو اُس سے تعلق ہونا چاہیئے ٭

ہم کہہ چکے ہیں کہ پنجاب یونیورسٹی کسی اصول پر قایم ہو صحیح پر یا غلط پر ہمکو کچھہ زیادہ نقصان نہیں پہونچا سکتی تو ہم ضرورت نہیں سمجھتے کہ ہم پنجاب یونیورسٹی پر کوئی حملہ کریں بلاشبہہ ہمکو اُس وقت خوف پیدا ہوتا ہی جبکہ ہم ایسے لوگوں کو جن کے ہاتھہ میں خدا نے ہمارے ملک کی بھلائی برائی نفع نقصان سپرد کیا ہی مردہ مشرقی علوم و مشرقی زبانوں کے زندہ کرنے پر مایل پاتے ہیں تو ضرور سمجھتے ہیں بلکہ بلحاظ حب قومی اپنا فرض جانتے ہیں کہ اس امر کو بیان کریں کہ مردہ علوم مشرقی اور مشرقی زبانوں کے زندہ کرنے کی فکر میں پڑنا ہمارے لیئے ملک کے لیئے بلکہ گورنمنٹ کے لیئے کچھہ بھلائی نہیں ہی اپنی قوم کو سمجھاتے ہیں کہ ان کا مقصد مغربی علوم و مغربی زبان کو اعلی درجہ تک حاصل کرنا ہونا چاہیئے اور گورنمنٹ سے یہہ التجا کرتے ہیں کہ ہندوستان میں یورپ کے علوم اور یورپ کی حکمت کو ترقی دینا اُس کا مقصد ہو ٭

راقم
سید احمد

سب سے زیادہ نیک اور بڑا مشکل کام

ہم ایک کام کو جو سب سے زیادہ نیک اور بڑا مشکل کام ہی بیان کرتے ہیں اُس سے ہماری یہہ غرض نہیں ہی کہ دنیا میں اور نیک کام اُسکے مقابل نیک نہیں ہیں نہیں سارے نیک کام نیک ہیں مگر ہم فرق اس کام میں اور اُنمیں اتنا سمجھتے ہیں کہ وہ سونے کا

گلا ہی اور یہہ سونے کے وُرق ہیں — گو ہماری تحریر سے کج فہم بد دماغ یہہ نتیجہ نکالینگے کہ ہم اس نیکی کو ایسا شرف دیتے ہیں کہ اور نیکیوں کی اُس سے خود بخود تحقیر ہوتی ہی مگر اسکا کچھہ علاج نہیں افسوس ہی کہ ایسے آدمیوں کے لیئے ہم اپنے مذہب کے موافق نیچر کے خلاف دعا بہی نہیں مانگ سکتے کیونکہ اُنکے لیئے یہہ دعا مانگنی کہ خدا اُنکے دماغ فاسد کی اصلاح کردے ایسی ہی جیسیکہ شبپروں اور چھچوندروں کے لیئے یہہ دعا مانگنی کہ اُن کی آنکہوں کو روز روشن سے فائدہ پہونچائے *

سب سے زیادہ نیک اور بڑا مشکل کام یہہ ہی کہ آدمی اول یہہ سمجھے کہ مجھپر فرض کیا ہی اور پھر اس فرض کے ادا کرنے میں ایسا محو ہوجائے نہ اپنے تئیں بھول جائے اور کوئی خیال اپنی ذات کے لیئے نہ لائے — مثلاً کسی بیکس مفلس کو بیدست و پا دیکھے تو اُسکی دستگیری کو اپنا فرض سمجھے اور اس فرض کے ادا کرنے میں ایسا مصروف ہو کہ نہ کبھی اپنے نفس کا خیال اور نہ کبھی دہ در دنیا اور ستردرعاقبت کا خیال دلمیں لائے — اسلیئے کہ پہلی صورت میں خیرات کی نیکی ہی اور دوسری صورت میں سود کی اُمید پر روپیہ کا قرض دینا ہی — ایک دوست کسی بلا میں مبتلا ہو اُسکو چھڑا دینے کو اپنا فرض سمجھے اور اُسکے کسی عوض کا خیال نہ رکھے اسلیئے کہ پہلی صورت میں احسان ہی اور دوسری صورت میں تجارت — ایسے نیک کام کے کرنے والے ادنی اعلی خاص و عام میں سب قوموں کے اندر ہوتے ہیں — ایام غدر میں لکھنؤ میں بیلی گارد میں ہر هندوستانی سپاہی خواہ چار اور سات روپیہ ماہواری کا نوکر کیوں نہو جس نے اُسوقت دل میں اپنے سمجھہ لیا کہ میں نے جس گورنمنٹ کا نمک کہایا ہی اسوقت اُسکا حق ادا کرنا میرا فرض ہی پس اس فرض کے ادا کرنے میں ایسا وہ مصروف ہوا کہ اپنے تئیں اپنی تمام آل اولاد دوست آشنا سب کو بھول گیا اور اپنے فرض کو ادا کیا اُسنے یہہ بڑا نیک کام کیا — ۱۱ مئی سنہ ۱۸۵۷ ع کو جس روز دهلی میں غدر ہوا ہی مستر هچنسن صاحب شہر میں کشمیری دروازہ میں آئے وهاں اُن کو لباس صاحب جج ضلع دهلی ملے اُنہوں نے اُن سے کہا کہ هچنسن شہر میں اسوقت نہ جاؤ تھوڑی دور نہ جاؤگے کہ مارے جاؤگے صاحب نے یہہ جواب دیا کہ اسوقت میرا یہہ فرض ہی کہ شہر کی حفاظت کروں مارا جاؤں بلا سے مارا جاؤں — ڈاکٹر هی صاحب کو بنارس میں انہیں ایام غدر میں دوستوں نے سمجھایا کہ جیسے اور صاحب بھاگ گئے ہیں آپ بہی بھاگ جائیئے نہیں مارے جاؤ گے اُسپر ڈاکٹر صاحب نے کہا کہ میں اپنے مریضوں کو چھوڑ کر نہیں جاسکتا — مرنے کا مجھے افسوس نہیں — انہیں ایام میں ایک صاحب جھجھہ اسارہ کی گرمی میں جان بچا کے بھاگے جاتے تھے کہ ایک پانچ برس کا بچہ انگریز کا جسکے

باپ کو نه وه جانتے تھے نه ما کو اُنکو ملگیا — اُسکو اُنھوں نے اپنی پیٹھه پر چڑھی چڑھایا اور سولہه میل تک بھاگے — غرض اس بچه کی جان بچانے کو اپنا فرض سمجهه اور اُسکی جان کو اپنی جان سے زیاده عزیز جاننے لگے *

ایک یونانی عورت کے مکان پر بادشاه کے مارنے کے لیئے اُسکی هم قوموں نے ایک مجلس راز بنائی تھی که بادشاه کو خبر هوگئی اس عورت کو بادشاه نے گرفتار کرلیا اُسنے اس خوف کے مارے که مبادا بادشاه کی شکنجه فرسائی میرے استقلال میں لغزش لائے اور میری زبان سے افشاء راز هوجاے اپنی زبان کو جڑ سے کاٹ ڈالا — ایسے هزاروں نیک کام کرنے والے دنیا میں هوئے هیں اور اب موجود هیں مگر افسوس یهه هی که وه اکثر انسانوں کی آنکھوں سے چھپے هوئے رهتے هیں اور انسان کی عادت میں یهه امر داخل هی که وه اُنهیں کاموں کی طرف توجهه کرتا هی جنمیں شان و شکوه اور طمطراق اور دهوم دهام ظاهری پائی جاے — ابتک میں نے اپنے ملک کے علم ادب میں کوئی کتاب ایسی نهیں دیکھی که جس میں ایسے نیک کام اور اُنکے کرنے والوں کے نام لکھے هوں — هاں زیاده تر اُن بادشاهوں کے ظفر نامے اور ستایش نامے موجود هیں جنهوں نے اپنی دولت و حکومت ملک بڑهانے کی طمع سے هزاروں بیگناهوں کا خون گردن پر لیا — یا اُن فقیروں کے سیکڑوں تذکرے موجود هیں جنکے آستانه پر یهه بادشاه آئے — اور پهر اُن کے نیک کاموں کی تعریفیں هیں تو یهه هیں که فلاں حضرت تقدس مآب صوم و صلواة کے پابند — هر وقت خدا کا نام زبان پر چلا جاتا هی هاتهه سے تسبیح کبھی چھوٹتی نهیں هی — قلیل الغذا — کثیر الصوم - قلیل النوم — خرق عادات هزاروں - جس بیمار کے لیئے کچے آبخوره میں تین دفعه چھو کردیا اُن کے دم کی برکت سے وه مریض کے حق میں دم مسیحا بن گیا — جس مریض کی نفس شماری کی حالت میں عیادت کو تشریف لیگئے اُسیوقت سے اُسکو صحت هونی شروع هوئی — اگر اتفاق سے مرگیا تو اُن کے فیض مقدم سے جنت میں داخل هوا — خدا پر توکل پهر فروتنی اور کسر نفسی مزاج میں اسقدر که مبادا یهه توکل الهی کهیں اُن کے دماغ میں تکبر و عجب و نخوت نه پیدا کرے کبهی کبهی کسی سے روپئے پیسے کے لیئے سایل بهی هوتے هیں — یا جو کوئی نذر دیتا هی اُسے لے بهی لیتے هیں — مگر استغنا مزاج میں اسقدر هی که نه دولت آنے کی شادی نه جانے کا غم ادهر روپیه آیا اُدهر لله صرف هوگیا (رند مشرب اسطرح مفت روپئے آنے کو اور اپنے مفت اُڑانے کو کهتے هیں که مال حرام بود بجاے حرام رفت) غرض اُن کے نیک کاموں میں بهی وه نیک کام جو همنے بیان کیا نهیں بیان کیا گیا — اور اگر اُنکی محویت یا بیخودی بیان کیجاتی هی تو وه ایک اور عالم غیر کے لیئے بیان کی جاتی هی جسکو وهی سمجهه سکتے هیں جو اُس عالم کو دیکھتے هوں اور جو کچهه اُسکا فائده هوتا هوگا وه اُنهیں کی ذات

سے مخصوص ہوگا غیروں کو اُس سے کیا اگر کسیکا خدا سے وصل ہوگیا تو ہمکو کیا فائدہ ہی - اب اگر کوئی شخص یہہ سمجھے کہ میری قوم کی حالت اور اوضاع ایسے ہیں کہ وہ روز بروز ذلیل ہوتے جائینگے اور فقر اور افلاس اُس میں بڑھتا جائیگا جس سے زیادہ کوئی بلا اور آفت انسان کے لیئے نہیں ہی — اس فرض کو اپنے اوپر واجب سمجھکر ایسی تدبیروں کے کرنے میں محو اور بیخود ہو جائے کہ اُسکو اپنی ذات کا کچھہ خیال نہو نہ تقریر اسواسطے کریں نہ تحریر اسلیئے لکھیں کہ اُسکی فصاحت اور بلاغت اور سخنوری اور انشا پردازی کی شہرت ہو اُسکے بدلہ میں دولت ہاتھہ لگے — وہ اپنی قوم کے بچوں کو اُسیوقت کہ وہ ماؤں اور اناؤں کی گودوں سے جدا ہوں اُنسے جدا کرکے ایک تعلیم گاہ میں اُنکو اعلی درجہ کی تعلیم دینی چاہتا ہو پہلے اس سے کہ اُن میں وہی برائیاں اور بیوقوفیاں پیدا ہوں جن میں ساری قوم مبتلا ہی — گو وہ اسمیں مایوس ہوتا ہو اور اُسکو بڑی مشکل سے اُس کی قوم کے لڑکے اُسیوقت ہاتھہ لگتے ہوں کہ اُن میں یہہ تین برائیاں پیدا ہوگئی ہوں شیخی غرور تعلی جنکا مادہ ایک ہی گو ظہور اُسکا مختلف پیرایہ میں ہوتا ہو — قومی حماقت کا تخم ایسا ہی کہ جب وہ پڑ جاتا ہی تو اُس سے درخت مستحکم پیدا ہوتا ہی کہ وہ بہت دنوں تک ہرا بھرا رہتا ہی — تو حقیقت میں وہ سب سے بڑا نیک کام کرنے والا ہی — جو لوگ اُس کے مخالف ہیں اُن کی مخالفت کا برا بھلا ہونا اُن کی نیت پر موقوف ہی — جس قوم میں علم برا یا بھلا ہوتا ہی اُس میں ضرور ہی کہ مخالفانہ تحریروں کے طومار کے طومار بندھتے ہیں خصوصاً جب کوئی مذہبی معاملہ ہو تو زیادہ تر — جاہل اور اکثر قوموں میں کوئی مباحثہ اختلاف عقاید اور مسائل مذہبی کا نہیں ہوتا اول تو اُن میں اختلاف عقاید نہیں ہوتا اور اگر ہو تو مباحثہ نہیں ہوتا — پس کوئی شخص جو تدابیر اصلاح قوم کی کرے اور قوم اُس کے مخالفانہ مباحثہ پر مستعد ہو تو اچھی بات ہی اُس سے معلوم ہوتا ہی کہ ابھی اُس میں علم اور صلاحیت اصلاح پانے کی ہی ابھی مردہ نہیں ہی کہ نہ وہ سنے اور نہ کچھہ بول سکے — جو مصلح قوم ہی وہ یہہ ضرور جانتا ہی کہ میری قوم کے بعض آدمی ایسی بلاؤں میں مبتلا ہوچکے ہیں کہ میرا لکھنا اور کہنا کچھہ اُن کے کام نہیں آویگا نہ وہ اُسکی زبان کو سمجھینگے نہ مطلب پر پہونچینگے - وہ تو اُن نو جوانوں کے لیئے لکہتا ہی جو اُن بلاؤں میں پھسنے والے ہیں — جس آدمی کی خو ظلم کی ہوگی بھلا اُس ظالم کی سمجھہ میں عدل اور انصاف کی زبان کب آتی ہی اس لیئے عدالت کے مضمون لکھنے ظالموں کے لیئے فائدہ مند نہیں بلکہ جنمیں ظلم کی خو ہونے والی ہی اُن کے لیئے سود مند ہیں — ہمارے معزز دوست جناب مولوی الطاف حسین صاحب حالی کا مضمون مزاح اُن لوگوں کی سمجھہ میں کب آسکتا ہی جو پھکڑ ۔ضلع ۔جگت

پھبتي مسخرا پن میں اُستاد ہو چکے ہیں اور پنچوں نے اُن کے سر پر فضیلت کي پگڑي بندھوا دي ہی — مگر ہاں وہ نو جوان جو ایسے مزاح آمیز مضامین کو پڑھکر بگڑنے کو ہو رہے ہیں وہ اُس کے مطالعہ سے فیض اندوز ہو سکتے ہیں اور فحش کي آفت سے بچ سکتے ہیں خلاصہ یہہ ہی کہ جو شخص اپنے اوپر یہہ فرض سمجھتا ہی کہ میري قوم کي حالت تباہ ہی اور اس فرض کے ادا کرنے میں ایسا محو و بیخود ہی کہ اپنے تئیں بھول گیا ہی اُس کي برابر نیک آدمي دوسرا نہیں — مگر ہم اُن آدمیوں کو برا نہیں جانتے بلکہ بھلا آدمي جانتے ہیں جو خاص اپنے ذاتي فائدہ کے واسطے بھي عام فائدہ کا کام کرتے ہیں اگر کوئي شخص عام کي خدمت اس لیئے کرے کہ کچھہ دولت کمائے تو اس میں کچھہ برائي نہیں جیسیکہ وہ عوام کي خدمت کرتا ہی ایسا ہي عوام پر واجب ہی کہ اُس کي خدمت کریں مگر سب سے بدتر اُن آدمیوں کو جانتے ہیں جو مضرت عام کا کام اپنے تعلي خاص کے لیئے کرتے ہیں جیسے فحش کے مضمون لکھنے والے - میں نے ان دنوں میں ایک نظم دیکھي کہ اُس میں اسلام کي ہجو گنواري زبان میں بڑے جوش خروش سے لکھي ہی مگر شاعر مسلمانوں کے خوف سے کچھہ شعروں کے بعد یہہ کہہ جاتا ہی کہ یہہ نیچریہ مذہب والے کہتے ہیں - اگر نیچریہ مذہب والے کہتے ہوں تو اُنکي عبارت نقل کرني چاہیئے تھي نہ یہہ کہ فقط پست قافیہ اور سست ردیف کي خاطر لعنۃاللہ علی الکاذبین کا مورد اور مصداق بنا چاہیئے تہا *

راقم

ذکاءاللہ پروفیسر میورکالج الہ آباد

تتمہ قوانین تہذیب

تہذیب خارجي انسان کے لیئے

نفاست و انتظام مکان بھي ایک نہایت ضروري چیز ہی — اولاً تو مکان کے لیئے عمدہ جگہہ چاہیئے جہاں چاروں طرف سے ہوا آتي ہو میدان ہو مکانات کیچ پیچ نہوں کیونکہ ایسے کنجلک مقامات کي ہوا مفرح اور صحت بخش نہیں ہوتي بلکہ اکثر خراب ہوتي ہی انسان کو اپني صحت و عافیت کے لیئے ضرور ہی کہ مکان کسي مقام وسیع میں بنوائے ہمارا ملک گرم ہی ہمکو تو ضرورت ہی کہ اپنے مکانات بنگلوں کي قطع پر بنائیں جو سب طرف سے کھلے ہوں تاکہ ہوا ہر طرف سے آسکے اور ٹٹیاں خس کي اُس میں لگائي جاسکیں - مکان میں کم سے کم پانچ کمرے ہونے چاہیئیں یعني ان سے کم میں انسان اپني زندگي آرام و آسایش سے نہیں بسر کرسکتا — ایک کمرہ سونے کا ہونا چاہیئے ایک کمرہ ملاقات احباب کا — ایک کہانا کھانے کا — ایک نہانے وغیرہ کے لیئے — ایک دفتر کا کمرہ

جس میں اپنا معمولي کام لکھنے پڑھنے کا کیا جاے - اتنے کمرے تو ضروري هیں مگر صاحبان مایہ کے لیئے اس میں اور بھي توسیع کرنا چاهیئے — میرا یہہ منشا نہیں هی اور نہ ممکن هی کہ میں هر ایک کمرہ کي هر ایک چیزوں کا ذکر کروں جو هونا چاهیئے بلکہ عام طور سے میں کہتا هوں کہ هر ایک کمرہ میں اُس کي ضروري چیزیں ایک صفائي اور نفاست سے مہیا رهنا چاهیئیں کمرہ صاف اور چلمن اُن کي درست اور جالے وغیرہ سے پاک رهنا چاهیئے — دیواروں پر دهبہ یا داغ نہیں - زیادہ ضروري تفصیل ان امور کي کمرہ ملاقات احباب و کهانے کے کمرہ کي بابت هی کمرہ ملاقات یعني ڈرائینگ روم کي درستي کے لیئے بہت سلیقہ کي ضرورت هی اور بہت کم لوگ هیں جو اس میں کامیاب هوتے هیں - یہہ کمرہ عمدہ اور نفیس چیزوں سے جو حال کي ایجاد هیں مرتب رهنا چاهیئے اور چاهیئے کہ فرحت انگریز اور هوا دار هو - آرام کرسیوں کا هونا ایسے کمرہ میں ضروري هی مختلف قسم کي آرام کرسیاں هوني چاهیئیں تاکہ احباب کو آرام هو اور دیر تک بیٹھہ سکیں — گلدستے قسم بقسم کے جا بجا اس کمرہ میں رکھے رهنا چاهیئیں - اس کمرہ میں مختلف نظم و نثر کي کتابیں یا تصویروں کي کتابیں بھي جابجا رکھي رهنا چاهیئیں - ان کتابوں سے صرف یہي مطلب نہیں هی کہ یہہ پڑهي جائیں بلکہ ان کتابوں کو دیکھہ کر صدها مضامین گفتگو چھیڑنے کے لیئے پیدا هو جاتے هیں کهانے کے کمرہ میں بہت چیزوں کي ضرورت نہیں هی میز اچھي نفیس هونا چاهیئے - اور سائیڈ بورڈ - شلفیز - اور چاهے دوچار تصویریں بھي اس کمرہ میں لگي هوں — غسل خانہ کا کمرہ متصل سونے کے کمرہ کے هونا چاهیئے — اب مکان کا ذکر تو مختصراً هوگیا مگر اس میں کبھي کامیابي نہوگي اگر نوکر اچھے اور تمیز دار اور هوشیار نہیں — انسان کے آرام و شایستہ طریقہ سے بسر کرنے کے لیئے یہہ بھي ایک بہت ضروري چیز هی مگر همارے قوم میں اس کا بالکل خیال نہیں هی - بڑے بڑے اعلی درجہ کے لوگوں میں همنے دیکھا هی کہ دو روپیہ اور کهانا یا خشک تین روپیہ ماهواري کے خدمتگار نوکر هیں — کیونکر اُمید کي جاسکتي هی کہ ایسي کم تنخواہ کے لوگ تمیز دار هوں نوکروں کي بیوتوفي سے جو ذلت کہ مالک کو پهونچتي هی اُس سے بدتر اور کوئي ذلت نہیں هی - یہہ امر بھي همارے یہاں عام هی کہ ایک آدمي دس قسم کے کام کرتا هی خدمتگار قلي کا کام بھي کرتا هی بیرا کا کام بھي کرتا هی خدمتگاري بھي کرتا هی — سائیس گھوڑا بھي رکھتا هی گھاس بھي لاتا هی ضرورت کے وقت اور غیر متعلق کام بھي کرتا هی اس وجہہ سے اور بھي بالکل بے انتظامي رهتي هی — یہہ امر بہت ضرور هی کہ هم بیرا کو خدمتگاروں سے جدا کریں - بیرا کا کام تمام مکان کي درستي روشني و لمپ وغیرہ کا انتظام کهانے کے کمرہ کي اشیاء و ظروف وغیرہ کي درستي اور اس قسم کے کام متعلق رهیں - اور همیشہ شایستہ اور تمیز دار نوکر رکھنا چاهیئے گو صرف کسیقدر زیادہ هو

مکان کي درستي سے فراغت ہوئي اب اپنے لباس و جسم کي درستي کي طرف متوجہہ ہوجیئے *

عادات انساني میں نفاست

جسم و لباس بھي ایکؔ ضروري عادت ہی اس کے بغیر انسان بذاتہ اور دوسروں کي صحبت میں ذلیل ہی اگرچہ صابن و پاني کے استعمال کے لیئے قرآن سے کوئي سند نہیں مل سکتي ہی مگر طہارت و صفائي و نفاست کي تاکید مختلف طریقوں سے ثابت ہوسکتي ہی عمدہ لباس و خوشبو و پاکیزگي کي شرع میں بہت تاکید ہی — خصوصاً عبادات کے اوقات میں جہاں دیکھیئے عطر لگانے و جامہ پاک و صاف پہننے کي بہت تاکید ہی اگلے زمانہ میں عیسوي مذہب کے راہب اکثر میلے کپڑے پہنے رہا کرتے تھے ایک راہب کا قول ہی کہ بہشت میلے رہنے سے مل سکتي ہی شاید یہہ راہب برس میں ایک مرتبہ نہاتا ہو یعني برسات میں — ہندوؤں کو دیکھو کہ دن میں دو مرتبہ نہاتے ہیں — انگلستان میں اس صدي کے شروع میں شریف کے لیئے یہہ مناسب خیال کیا جاتا تھا کہ قمیص و کرتہ وغیرہ جو کپڑا کہ جسم سے لگا رہے دن میں تین مرتبہ بدلے پس ایسے شخص کي نسبت کیا کہا جاویگا جس نے کہ ویلس ملک کا سفر صرف ایک کرتہ میں کیا تھا — صفائي ہر شخص پر فرض ہی اپنے لیئے اس وجہہ سے کہ صحت رہتي ہی اوروں کے لیئے اسواسطے کہ یہہ لوگ ہمسے خلق پیدا کریں غلاظت بہت بري چیز ہی اور جو شخص کہ غلیظ رہتا ہی وہ مجرم ہی اگرچہ اُسے سزا نہ ملے — یہہ بھولنا بھي نہ چاہیئے کہ جسم کا بڑا اثر دل پر رہتا ہی جو شخص اپنے جسم کي صفائي پر خیال نہ کریگا وہ اپنے دل کي صفائي پر کب غور کرسکتا ہی جسکو وہ کبھي دیکھہ نہیں سکتا ہی ایک شخص کا ذکر ہی کہ وہ دو پہر کپڑے بدلنے میں صرف کرتا تھا مگر اس قدر وقت صرف کرنا کچھہ ضرور نہیں ہی اور ایک عورت کا ذکر ہی کہ وہ دس منٹ میں کپڑے پہن لیا کرتي تھي یہہ بھي نامناسب ہی — صبح اُٹھہ کر پہلے نہانا چاہیئے آدمي ایسا ایک جانور ہی کہ اُس کو کچھہ وقت ہر روز پاني میں گذارنا ضرور ہی بہت سي بیماریاں اس لیئے ہو جاتي ہیں کہ میل کي وجہہ سے سوراخ بند ہوجاتے ہیں یہہ خیال نہ کرنا چاہیئے کہ جب میلے ہوں تب نہائیں بلکہ ہم کپڑا پہنتے ہیں اس لیئے ہمکو نہانا ضرور ہی تاکہ ہم اُس چیز کو رفع کریں جو کہ بخارات کے ذریعہ سے نکل کر جمع ہوجاتي ہی یہہ نہ خیال کرنا چاہیئے کہ جب کوئي عضو صاف ہی اُس کو دھونا نہ چاہیئے جسم چاہے کیسا ہی صاف دکھلائي دے ہر روز کم سے کم ایک مرتبہ اور گرمیوں میں کم سے کم دو مرتبہ ہمکو نہانا چاہیئے — اب شاید کوئي پوچھے کہ کس قسم کا غسل کرنا چاہیئے ہر شخص اپني صحت کي طرف خیال کرے علم حمام میں بھي آدمي کو حالت صحت کا خیال کرکے نہانا چاہیئے — کل جسم کو

۹۶ درجہ سے سو درجہ تک کے گرم پانی میں ڈبونے اس سے نہایت صفائی آتی ھی بلکہ جتنا پانی گرم ہو وہی اچھا ھی یہاں تک کہ ۱۰۸ درجہ تک گرم پانی ہو اس سے سوراخ پھیلتے ھیں پانی اُن میں جاتا ھی اور خون کی گردش بڑھتی ھی لیکن حمام سے نکل آنے کے بعد قوت زایل ہو جاتی ھی اور کمزوری معلوم ہوتی ھی* اس لیئے بہت کم اس کا استعمال کرنا چاھیئے جو لوگ استعمال کریں وہ بھی بڑی حفاظت سے اور تھوڑی دیر حمام میں رھیں سرد حمام ساٹھہ درجہ سے ستر درجہ تک کا صفائی کم کرتا ھی لیکن قوت زیادہ بخشتا ھی سرد مزاج لوگوں کو اس سے پرھیز کرنا چاھیئے کھانے کے بعد یا کھانا کھاکر سو رھنے کے بعد ایسا حمام نہایت مضر ھی نیم گرم حمام یعنی ۸۵ درجہ سے ۹۵ درجہ تک کا نہایت بے خطر ھی — ایک بڑا چپٹا دھات کا برتن جس کا قطر ۳ فٹ کا ہو مول لیکر سرد پانی بھر دو ایسا برتن قریب سات آٹھہ روپیہ کے ملیگا اور ایک بڑا کھر دلا اسپنج لو جتنا کھردلا ہو اُتنا ھی اچھا ھی اور چند ترکی تولیئے ملاکر سامان پورا کرلو پانی نہانے سے ذرا پہلے بھرا ہونا چاھیئے — یورپ کے اکثر لوگوں میں پانی مول لیا جاتا ھی اور جب کبھی دور دراز سفر پڑتا ھی تو ایک مقدار معین پانی فی شخص فی یوم کل کاموں کے لیئے دیا جاتا ھی سمندر کے پانی یعنی کھاری پانی سے جسم صاف نہیں ہوتا — پس عقلمند کو چاھیئے کہ کھاری پانی سے نہانے کے بعد فوراً میٹھے پانی سے نہائے اکثر لوگ ایسا نہیں کرتے اور کھاری پانی کے نہانے سے بجائے فائدہ نقصان ہوتا ھی — اسپنج جو ایک فٹ لنبا اور چھہ انچہ چوڑا ہوتا ھی اُس کو پانی سے بھر جانے دو بعد اُس کے اول اول اس سے پیٹ کو دھو رات بھر ایسے مقام پر زیادہ گرمی جمع ہوتی ھی سرد پانی کے لگانے سے اُس کے دوران میں تیزی ہوتی ھی اور جسم بھر میں پھیل جاتی ھی بعد اُس کے سر ڈبونا چاھیئے بعد اس کے کھر کھرا تولیہ یا بالوں کا دستانہ استعمال کرنا چاھیئے برونل دستانہ کا استعمال کرتا تھا اور ہر صبح پندرہ منٹ تک اس سے بدن دھوتا تھا — قدما نہانے کے بعد بدن میں تیل لگاتے تھے اور کثرتیں کرتے تھے تیل لگانا تو برا ھی لیکن کثرت کرنا نہایت عمدہ بات ھی جس پر آجکل بالکل غور نہیں کیا جاتا صحت و قوت کو بڑا فائدہ ہوتا ھی اگر ہر صبح قبل کپڑا پہننے کے ڈنڈ کیئے جائیں یا مگدر ہلائے جائیں تو نہایت مفید ھی ایک ترکیب یہہ ھی کہ اپنے سونے کے کمرہ میں کسی چیز پر دس منٹ تک بڑی تیزی سے گھونسے مارو یہاں تک کہ پسینہ پسینہ ہوجاؤ اور کل جسم پر اسپنج پھیرلو اور جتنی دیر ممکن ہو بغیر کپڑے پہنے رھو بعد نہانے کے دوسرا فرض دانت مانجنے کا ھی — ہر شخص کو خدا نے عمدہ دانت دیکر پیدا کیا ھی اگر حقہ و مٹھائی سے پرھیز کیا جاوے تو عمر بھر دانت بنے رھیں اور مناسب غذا کھائی جاوے نا مناسب غذا کا کھانا نہایت مضر ھی چاہ میں بہت شکر ڈالنے سے میٹھی برف نیک زیادہ کھانے سے بڑا نقصان ہوتا ھی لڑکوں میں ان باتوں سے

بہت پرہیز کرنا چاهیئے جب دانت قوي هوجاویں اور بخوبي بڑہ جاویں تب اُسکو نقصان پہونچانے میں بڑا عرصہ لگتا هی دانت هي پر اول خوشبو و بد بو سانس کي موقوف هی بد بو دار سانس کا آنا نہایت برا معلوم هوتا هی اس بد بو سے تمہارے قریب والوں کو تکلیف هوتي هی اور یہہ ایک ایسا امر هی که اس کي کچھہ معافي نہیں هی کلام چاهے کیسا هي پاکیزہ هو اگر بد بو کے ساتھہ نکلے تو اچھا نہیں معلوم هوگا — اس ملک کے لوگ جن کے اکثر دانت صاف هوتے هیں مختلف درختوں کي مسواک کرتے هیں میرے نزدیک صابون سے آگے و پیچھے دانتوں کو مانجنا چاهیئے بعد اس کے تازہ سرد پاني لیکر کلي کرنا چاهیئے هندوؤں کي طرح اگر سات مرتبہ نہو تو بھي دن میں کئي مرتبہ دانت مانجنا چاهیئے کیونکہ کھانے و حقہ وغیرہ سے دانت و منہہ کم و بیش میلا هوجاتا هی اور اکثر برا معلوم هوتا هی خاصکر عورتوں کو جو کہ تمہارے آتے هي پہچان جاتي هیں که تم حقہ پیکر ائے هو — کم سے کم صبح و شام دانت مانج لیا کرو اگر منہہ سے بد بو آتي هی تو کوئي شریف چاهے کتنا هي خلیق هو لیکن اُس کي طرف لوگ کم متوجہہ هوتے هیں — ناخون کا بڑهانا اور اُسکو علامت شرافت سمجھنا کچھہ چینیوں کے لیئے مخصوص نہیں هی — انڈیا کے بعض حصوں میں دست چپ کے ناخون ایسے بڑهائے جاتے هیں که خود بخود ٹوٹ جاتے هیں اور لوگ ناخونوں کو بطور یادداشت اپنے دوستوں کو دیتے هیں ناخونوں کے کاٹنے اور صاف کرنے کي حالت پر همکو بخوبي غور کرنا چاهیئے عمدہ طریقہ ناخون صاف کرنیکا یہہ هی که ناخون میں برش سے صابون لگائے اور قبل کھانے کے اُس سے ناخون کو خوب دهو وے اور هفتہ میں دو بار ناخونوں کي نوکیں اور اُس کے پاس کا سخت چمڑا کاٹ ڈالا جاوے ناخونوں کے کاٹنے میں شکل کي خوبصورتي خیال کرنا چاهیئے ناخون اکثر کاٹا کرو لیکن دانتوں سے کاٹے جانے کي عادت نکرو - شاید تم یہہ کہو که یہہ بچوں کي سي باتیں هیں - چھوٹي باتیں تو هیں لیکن بچونکي سي نہیں هیں یہہ چھوٹي باتیں زندگي کو مہذب کرنیکے لیئے ضروري هیں بڑے لوگ اکثر چھوٹي باتوں کو خیال کرتے هیں - علاوہ غسل کے هاتھوں کانوں گردنونکے لیئے اور بھي کچھہ چیزونکي ضرورت هی کیونکہ یہہ اعضا هر وقت کھلے رهتے هیں انمیں جتنا هي صابون استعمال کیجیئے اتنا هي اچھا هی هاتھوں کو بخوبي صاف و شفاف رکھنا چاهیئے جس شخص نے اُسترے ایجاد کیئے اُسنے نیچر کي چیز اور مرد کے لیئے ایک تازہ مصیبت پیدا کي ڈاڑهي منڈانے سے یہہ ظاهر هوتا هی که تم یہہ اظہار کیا چاهتے هو که نیچر نے تمکو عورت کیوں نہ بنایا — کہتے هیں که سکندر اعظم نے اپنے سپاهیوں کي ڈاڑهي منڈانا ایجاد کي تاکہ دشمن اُنکي ڈاڑهي نہ پکڑیں — رومن کیتھلک میں اکثر پادریوں کي شکل عورتوں کي سي هوتي هی اس مذهب کے پادریوں کو ڈاڑهي منڈانے کا حکم اُسوقت ملا تھا جبکہ عبادت میں شراب کا استعمال جاري هوا تھا تاکہ پیالے میں اُنکي ڈاڑهي نہ چلي جاوے

اب اکثر پراٹسٹنٹ مذہب کے پادري ڈھاڑھي رکھہ چلے ہیں انگلستان میں ڈھاڑھي منڈانے کا رواج غیر قوم کے پادشاہ لائے جب تک پلین لنجنٹ (Stewarts) اور اسٹورٹ (Plonlogent) کي سلطنت رہي تب تک انگریزوں کي صورتیں مردونکي سي رہي ہیں —
انگلستان میں ملکي و جنگي لوگوں میں ہمیشہ سے بڑا فرق چلا آتا ہی اور شاید اُسي سبب سے ملکي لوگوں نے علما و فضلا کي وضع اختیار کي تاکہ لوگ اُنکو جنگي نہ سمجھیں آخر صدي کے شروع میں ڈاڑھي و تلوار کا ساتھہ شروع ہوا میرے نزدیک اسلام میں ڈاڑھي و مونچھہ کے رکھنے سے ثابت ہوتا ہی کہ مسلمان لوگ خوبصورتي و نیچر کي بخشش کو پسند کرتے تھے اوربعض آدمیونکا صحت کےسبب سے عذر کرنا اورگل مچھے رکھانا ایک عجیب بات ہی انگلستان میں ایک زمانہ تھا کہ لوگ اپنے سرپر بال رکھنا بیہودہ سمجھتے تھے بلکہ مصنوعي لانبے بالونکي ٹوپیاں پہنا کرتے تھے جس سے معلوم ہوتا تھا کہ خود اُنہیں کے بال ہیں بہرکیف میرے نزدیک اپنے چہرے کے بالوں سے اپنا مرد ہونا ثابت کرنے سے شرمانا نہ چاہیئے
اب اُستروں سے حجامت بنانے کي نسبت میں حسب ضرورت تھوڑاسا بیان کرونگا کیونکہ جب تک سب لوگ اس امر پر متفق نہو جاویں اُنکا استعمال جاري رہیگا شاہنشاہ نیپولین اپني حجامت خود بنالیتا تھا اُس کا قول تھا کہ خانداني پادشاہ چاہے کسي سے بال بنوائے لیکن ذاتي! پادشاہ کو اپنے اُستروں کا خود استعمال کرنا چاہیئے اس میں اُسکو بہت عرصہ ہوتا ہی — میرے نزدیک اس کي راے صائب تھي اور ہر شخص کو اپني حجامت بنانا چاہیئے کیونکہ اکثر صورت میں ہم نائیوں سے بہتر بنا سکتے ہیں عمدہ طور سے ہوگي اور روز ہوگي چہرہ پر بالوں کي کھونٹیاں نکلي رہني بہت بري معلوم ہوتي ہیں حجامت بنانے کے لیئے یہہ چیزیں درکار ہیں — گرم پاني نرم بڑا برش اچھے اُسترے نرم صابون جو کہ جلدي نہ سوکھہ جائے اور ہاتھہ کو نہ روکے ارزاں اُسترے کبھي نلے ان کي دھار بہت جلد جاتي رہتي ہی — اگر ہوسکے تو سات اُسترے ایک دفعہ لیلو تاکہ ہرروز نیا اُسترا استعمال کرو ایک قسم کا کاغذ بکتا ہی جس پر اُسترا پونچھتے ہیں جس سے دھار بني رہتي ہی سلي کي عوض استعمال کرو ڈاڑھي مونچھہ وغیرہ چہرے کے لیئے ہمیشہ نہایت ضرور سمجھي گئي ہی اٹلي میں کسي خاص جلسہ کے لوگ ایک خاص تراش ڈاڑھي سے پہچانے جاتے ہیں اور انگلستان میں تھوڑا عرصہ ہوا کہ ڈاڑھي والا شخص یا تو حکیم سمجھا جاتا تھا یا کسي اَور فن میں کامل اس زمانہ میں علماء اور مصنف اکثر ڈارھي رکھتے ہیں ڈاڑھي سے مرد کو نہ شرمانا چاہیئے — پرانے مولوي تو ڈارھي مونڈنا خلاف شرع سمجھتے ہیں مگر میرے نزدیک شرع نے ہماري ظاہري صورت کے باب میں کچھہ دخل نہیں دیا— ہم بالکل آزاد ہیں جو چاہیں کریں مونچھہ بھي مقدار سے زیادہ نہونا چاہیئے اہل ہنگري کي مونچھہ اسقدر بڑي ہوتي ہی کہ سر سے باندہ لیتے ہیں ڈھاڑھي چہرے کے موافق رکھنا چاہیئے

چھوٹے منھہ پر لانبی ڈھاڑھی اور لانبے منھہ پر نوکدار ڈاڑھی - اصل غرض یہہ ھی کہ ڈاڑھی صاف و درست ھو مونچھہ صاف ھوں اور بہت بڑي نہوں اور اُنکے سروں کو گھومانا اور نوکدار کردینا جیسا کہ شاھنشاہ فرانس کرتا تھا نا مناسب ھی اگر کوئي شخص اپنے چہرہ پر بال اُسیطرح رکھے جیساکہ نیچر نے دیئے ھیں اُن کو صاف رکھے اور زیادہ بڑھنے ندے تو کچھہ نا مناسب بات نہیں کرتا لیکن اگر اس غرض سے کہ عورتیں اُسے پسند کریں بہت سے مصالحہ وغیرہ کا استعمال کرے تو صرف روپیہ کا ضایع کرنا نہیں ھی بلکہ بیھودہ معلوم ھوتا ھی تمام فضول اخراجات خراب ھیں یہہ اس امر کي علامت ھی کہ ھم اپني موجودہ حالت سے بہتر ھونے کا دعوی کرتے ھیں — سرکے بالوں کي نسبت بھي یھي کہا جا سکتا ھی کہ جہاں تک ممکن ھوسکے سادے طور سے و قدرتي طور سے رکھو ھاں خوب صورتي اور چہرہ کي ضرورت کے مطابق کچھہ تغیر و تبدل کردو میرے نزدیک کترے ھوئے چھوٹے بال بہتر ھیں جنکي زیادہ خبرگیري کي ضرورت نہیں ھوتي لیکن ھرقوم اور ھرزمانہ میں اسامر میں اختلاف رھا ھی اور یورپ میں آجتک کہیں کہیں لانبے بالوں کے آدمي دکھلائي دیتے ھیں جرمني کے بعض لوگ سیاہ کوتونپر گھونگھر والے بالونکے پڑے رکھنے کے بڑے شایق ھوتے ھیں رومي لانبے بالونکو زنانہ پن سمجھتے ھیں اور فرانس میں منڈل سنچري کے زمانہ میں (سنہ ۴۷۶ سے لیکر سنہ ۱۴۹۲ تک) صرف شاھي خاندانوں کے لوگ لنبے بال رکھتے تھے اس زمانہ میں ھم لوگ بھي چھوٹے بال رکھتے ھیں چھوٹے بال میں یہہ فائدہ ھی کہ وہ صاف رہ سکتے ھیں جب چھوٹے بال رکھیں اور جلد جلد کتروائیں ھر روز صبح سر دھونا چاھیئے جبکہ اسکي عادت ھوجاتي ھی تو ذکام کا کچھہ خلل نہیں ھوتا ایک جوڑہ برش کا رکھنا سخت ھو یا نرم یا کہ جیسا تمھارا جي چاھے ضرور ھی اُس سے بالونکو اسطرح کرو کہ جڑوں تک اثر پہونچے مانگ نکالنا ھر ایک شخص کي طبیعت پر موتوف ھی لیکن میرے نزدیک درمیان سے مانگ نکالنا چاھیئے بعض لوگ مانگ نہیں نکالتے اُنکي شکل ایسي معلوم ھوتي ھی کہ ابھي سوکر اُٹھے ھیں — آجکل جنٹلمین ھونے کے لیئے لباس کي عمدگي اور نفاست مقدم چیز ھی جو شخص کپڑے میں صفائي نرکھیگا وہ اپنے جسم کي نسبت بھي ویسا ھي ھوجائیگا — اب لباس کا ذکر کرتا ھوں یہہ مدعا ھی کہ میں فیشن اور قطع کي نسبت کچھہ لکھوں کیونکہ یہہ امر صرف درزیوں کے لیئے چھوڑا گیا ھی انگریزوں کے واسطے سالانہ فیشن کي کتابیں چھپکر نکلتي ھیں اور ھمیشہ اُسمیں ترمیمات ھوا کرتي ھیں — مگر ھمکو اُمید ھی کہ اگر ھماري قوم کے بڑے لوگ نفیس مزاج ھو جائینگے اور وہ بھي کوشش کرکے اپني تمام قوم کي ایک وضع کردینگے تو ھمارے ھندوستاني درزي بھي فیشن کي کتابیں ھمارے لیئے نکالا کرینگے — میرے نزدیک قومي شایستگي کے لیئے یہہ بھي ضرور ھی کہ ھماري قوم بھي مثل انگریزوں کے ایک پوشاک

اختیار کرے یہہ امر کیسا آنکھونکو برا معلوم ہوتا ہی کہ اگر ایک وقت ایک جلسہ میں پچاس آدمی ہونگے تو اُن کی پچاس قطعیں ہونگی بخلاف انگریزوں کے - اگر کسی ڈنر کے جلسہ میں دیکھیئے تو جتنے ہونگے ایک لباس پہنے ہونگے — دوسرے یہہ امر بھی ہمارے یہاں ضرور ہی کہ ہم بھی ہروقت کے لیئے ایک خاص پوشاک مقرر کریں صبح کے لیئے جدا لباس ہو جسکو دن بھر اپنے گھر میں معمولی حالت میں پہن سکیں - دعوت کے جلسوں کے لیئے خاص لباس ہو مذہبی جلسوں نماز عید وغیرہ کے لیئے جدا لباس ہو شام کے مفرح جلسوں کے لیئے جدا لباس ہو — جہاں تک مجھے علم ہی میں جانتا ہوں کہ اس امر پر اب بہت لوگ متفق ہیں کہ موجودہ لباس میں ترمیم کی ضرورت ہی بہتوں کو میں دیکھتا ہوں کہ وہ انگرکھا اور مہری دار پاجامہ چپکن دوپلڑی ٹوپی قالب دار ٹوپی ترک کرتے جاتے ہیں — اب ایسے لباس کی سب کو خواہش ہی جو بالکل ساتر جسم کا ہو - مگر اسکو پورا کرنے میں باہم بہت اختلاف ہی کوئی کسی قسم کے کپڑے پہنتا ہی کوئی کسی قسم کے ایجاد کرتا ہی — مگر میرا قول یہہ ہی کہ اس کی نسبت ایک رائے قایم کرکے ایک لباس قومی نکالنا چاہیئے - اور پھر ہر وقت کے لیئے خاص لباس اختیار کرنا چاہیئے - میرے نزدیک دربار کے لیئے اور راتوں کے کھانے کے لیئے ہم لوگ بجنسہ وہی سیاہ فراک کوٹ اختیار کرلیں جو ترکوں میں مروج ہی — اب صبح کے لباس اور شام کے جلسوں کے لباس کی تجویز کرنا باقی رہا میں ان اوقات کے لیئے بھی ترکی لباس کو پسند کرتا ہوں صرف رنگ کا فرق ہونا چاہیئے یعنی شام کے جلسوں کے لیئے سیاہ رنگ کا لباس پہننا چاہیئے — لباس میں جہاں تک ممکن ہو سادگی اور صفائی ضرور ہی چمک دار چیزیں کچھہ عورتوں ہی کے لیئے مزیب ہیں مردوں کی شان کے بالکل مخالف ہیں — اب رہا گھوڑے کی سواری اور شکار کا لباس میرے نزدیک اس کی نسبت کچھہ کہنے کی ضرورت نہیں ہی — انگریزی لباس جو شکاری ہی نیکر باکو یا برجس اور اونچا کوٹ کمربند لگا ہوا اور انگریزی ٹوپی اس سے بہتر شکار اور گھوڑے کی سواری کے لیئے لباس نہیں ہی - اور میں دیکھتا ہوں کہ ہمارے یہاں کے امراء اب بھی ایسے اوقات میں یہی لباس پہنتے ہیں مذہبی مقامات کے لیئے اور کسی غمی وغیرہ میں بھی میرے نزدیک وہی ترکی لباس سیاہ رنگ کا پہننا چاہیئے — اور جہاں ہم فل ڈریس کا استعمال کریں داستانہ ضرور ہی

راقـــــــم

مہدی حسین منصف راے بریلی

مسافران لندن

یعني سفر نامہ سید احمد خاں بابت سفر لندن

ھمارے ایک دوست نے ھم سے فرمایش کي ھی کہ ھم اپنے سفر لندن کا حال جہانتک کہ ھمنے لکھا ھی تہذیب الاخلاق میں چھاپ دیں تاکہ وہ بھي بطور ایک سفر نامہ کے تہذیب الاخلاق کے ساتھہ یکجا جمع ھو جاوے *

یورپ کا سفر اختیار کرنے سے چند روز پیشتر ھمارا ادھر اُدھر جانا اور عزیز و اقربا دوست آشنا سے ملنا کچھہ سفر میں داخل نہ تھا پہلي اپریل سنہ ۱۸۶۹ ع روز پنجشنبہ کو ھم بنارس سے چلے دوسري تاریخ الہآباد میں قیام کیا ھمارے دوست مسٹر والٹر اسمأتھہ صاحب نے ریلوے اسٹیشن بنارس سے بچشم نم رخصت کرتے وقت محمد محمود کو جو سونے کي نہایت عمدہ ایک گھڑي بطور یادگار وقت رخصت دي تھي وہ ھمارے پاس میز پر رکھي ھوئي تھي اور محمود اُن کي محبت اور مہربانیوں کا ذکر کر رھا تھا اور ھم سب اُس میں شریک تھے *

اگرچہ ھمارے محب دلي سید ظہور حسین صاحب بنارس میں ھم سے ملنے آئے تھے اور ھم سب کو رخصت کرچکے تھے مگر عین اُس وقت پر جب کہ مسٹر اسمأتھہ صاحب کي محبت اور نشاني رخصت کا ذکر ھو رھا تھا اُن کا آدمي پہونچا اور چاندي کي نہایت عمدہ ایک گھڑي مکیب کي دوکان کي مہرے لیئے بطور نشان محبت کے لایا تذکار محبت دوبالا ھوگئی اور ھر ایک شخص نے ایسے دل سے جو محبوں کي محبت کي یاد سے مشتعل تھا اور چشم نم کے اُس پر پاني چھڑک نے سے محبت کا جوش اور بھي دھواں دھار ھو رھا تھا اُن کو اور تمام دوستوں کو یاد کیا چار بجے میں! جناب معلی القاب آنریبل سر ولیم میور صاحب بہادر کے سي ایس آئي نواب لفٹننٹ گورنر بہادر سے رخصت ھوکر اپني فرودگاہ میں آیا اتنے میں شب دیجور فرقت پہونچي اور دوستوں کو الوداع کرنے کا گھنٹہ دم بدم قریب ھونے لگا اُس وقت یہہ شعر ھمارے حسب حال تھا *

غنیمت جان اس مل بیٹھنے کو * جدائي کي گھڑي سر پر کھڑي ھی *

ھمنے گریٹ ایسٹرن ھوٹل کے اُسي کمرہ میں جس میں ٹھہرے ھوئے تھے کھانا مانگا ھوٹل کے خدمتگاروں نے فی الفور میز کو آراستہ کیا میںنے اور حامد و محمود اور ھمارے شفیق رفیق سفر مرزا خداداد بیگ اور میرے دلي محب مخدوم مولوي مہدي علي صاحب اور میرے پیارے مولوي زین العابدین صاحب نے ایک ساتھہ میز پر بیٹھہ کر کھانا کھایا پکي ھوئي مرغي کي نسبت مولوي مہدي علي صاحب نے دریافت کیا کہ مسلمان کي ذبح کي ھوئي ھی یا نہیں معلوم ھوا کہ مسلمان کي ذبح کي ھوئي ھي تھوڑي دیر بعد

میں اور حامد و محمود مسٹر گوڈال صاحب اور میس گوڈال صاحبہ سے رخصت ہونے گئے وہاں ایک ایک پیالہ چاء کا جو نہایت چاہ سے بنائی گئی تھی پیا اُن دونوں نے ایک دلسوز محبت سے ہمکو رخصت کیا پھر ہم ریل کے اسٹیشن پر پہونچے اور جبل پور ترین میں اپنی جگہہ لی *

ایسے وقت میں حال کا متغیر ہونا اور دل کا مستقل نہ رہنا جبلت انسانی کا لازمہ ہی جس کو قادر مطلق نے اپنی قدرت کاملہ سے انسان" کی بلکہ حیوان کی بھی خلقت میں رکھا ہی چنانچہ ہمنے اور ہمارے دونوں دوستوں نے حکیم مطلق کی اُس حکمت کی اطاعت کی اور نگاہوں ہی نگاہوں میں اثر برق محبت ایک دوسرے کے دلوں سے پار ہوگیا و للہ درمن قال *

از سینہ بسینہ چارہ کاهش * وز دیدہ بدیدہ شاہ راهش

مینے مولوی زین العابدین کے کان میں ایک بات کہی جس سے اُن کا دل زیادہ متغیر ہوگیا اور مجھکو یقین ہی کہ ایسے وقت کے اس کلمہ خیر کو وہ ضرور یاد رکھینگے پھر ہمنے اُن دونوں سے ہاتھہ ملائے اور ایک نے دوسرے کو دعاے خیر دی اور کلمات مسنونہ وقت رخصت ادا کھئے اور خدا حافظ کہکر رخصت کیا اُدھر وہ دونوں دوست بچشم گریاں پھرے اور ادھر ہم بسینہ بریاں روانہ جبل پور ہوئے *

تیسری اپریل سنہ ۱۸۶۹ ع کو ہم سب مسافر جبل پور میں پہونچے اور پامر ہوٹل کے دو کمرے لیکر آرام کیا پامر صاحب کو بہت با اخلاق پایا وہ ہمارے کمرہ میں ہمسے ملنے کو آئے ہمنے جبل پور سے ناگپور تک ڈاک کے بندوبست کی اُن سے فرمایش کی *

ہمارے انتظام سفر یورپ کی پہلی غلطی ہمکو یہہ معلوم ہوئی کہ ہمنے پہلے سے جبلپور میں پہونچنے کی تاریخ مقرر نہیں کی تھی اور اسی سبب سے قبل پہونچنے جبل پور کے ڈاک کا کچھہ بندوبست نہ کیا تھا ہم سمجھتے تھے کہ جب پہونچینگے اُس وقت یا پہر دو پہر بعد یا دوسرے دن مل جاویگی مگر یہہ خیال بالکل غلط نکلا اور ہمکو گھوڑوں کی شکرم کی ڈاک جو مطلوب تھی نہ ملی ہورت برادر نے جواب دیا کہ سترھویں تاریخ تک گھوڑے ڈاک کے خالی نہیں جار ڈین صاحب کے پاس سے بھی ایسی قسم کا جواب ملا اب تو ہم گھبرائے اور یقین ہوا کہ ہم نویں تاریخ تک بھی بمبئی نہیں پہونچ سکتے اور نہ کسی طرح دسویں تاریخ کا جہاز ہمکو مل سکتا ہی مسٹر پامر صاحب کی اصلاح سے ہورت برادر کے کارخانہ میں سے بیلوں کی دو شکرمیں کرایہ کیں اور تیسری تاریخ آٹھہ بجے رات کے روانہ ہوئے رستہ میں کہیں توقف نہیں کیا تین دن اور تین رات برابر چلے اور ایک سخت سفر اُٹھا کر چھٹی اپریل سنہ ۱۸۶۹ ع کو شام کے وقت ناگپور میں پہونچے اور ریل کے اسٹیشن کے پاس جو ایک چھوٹا سا اسٹیشن ہی وہاں گئے دیکھا کہ تمام کمرے انگریزوں

اور ہمیوں اور بچوں سے بھرے ہوئے ہیں ایک چھوٹا سا کمرہ کونے کا اور گودام کے مکانوں میں کا ایک کمرہ جس کو مسافروں کے ٹھہرنے کے لیئے درست کرلیا تھا خالي ہیں ہمنے اُنہیں کو غنیمت سمجھا اور دونوں کمروں میں اُترے اور بیلوں کي شکرم کي مصیبت کا سفر ختم ہوا *

میں کبھي اله آباد سے جنوب کي طرف نہیں گیا تھا جب که ہمنے الهآباد آدھي رات کے بعد چھوڑا اور صبح کو آنکھه کھلي تو ایک نئي قسم کا ملک اور نئي طرح کي سرزمین دکھائي دي تمام زمین کالي پتھریلي تھي جا بجا پہاڑوں کے ٹیبے اور کہیں کہیں قطاریں نظر پڑنے لگیں کھپریل کے چھوٹے چھوٹے گھر کہیں پانچ کہیں سات کہیں دس بارہ کھلے میدان میں دکھائي دیئے جو یہاں کے گانوں تھے صرف میہر ایک اچھي بستي نظر پڑي مکان بھي اچھے تھے راجه کے رہنے کا مکان خوبصورت دکھائي دیتا تھا پتھر کي شہر پناہ بھي بہت خوبصورت معلوم ہوتي تھي سب سے اونچے پہاڑ کے ٹیبے کي چوٹي پر میہر دیبي کا مندر تھا جس کے نام سے یہه بستي کہلاتي ہی یا بستي کے نام سے وہ دیبي پکاري جاتي ہی *

جبل پور سے ناگپور تک بڑي تکلیف سے رسته طی ہوا سب سے بڑي دقت یہه تھي که بیلوں کي شکرم سواري کو تھي جو ہاے ہاے ہانکو ہانکو کرنے پر بھي بڑھیا کے چرخه سے بھي آهسته چلتي تھي کھانے کي رسته میں بہت تکلیف تھي اور پاني کي اُس سے زیادہ بسبب خشک سالي کے تمام کنوئے خشک ہوگئے تھے بعضوں میں تو مطلق پاني نه تھا اور بعضوں میں اس قدر رستا تھا که دس بیس منٹ میں ایک لوٹا بھر سکیں اور بعضوں میں پینے کے لایق پاني مل سکتا تھا اکثر جگہه خشک کنوئیں کھود کو اور گھوڑے گیئے جاتے تھے غرض که پاني کي بہت قلت تھي علاوہ اُس کے دن کي دھوپ اور گرمي اور ہوا بند ہونے پر حبس کي گھمس اور ہوا چلنے پر گرم ہوا کي دقت اور لو کي کیفیت اور بھي زیادہ تکلیف دیتي تھي *

جبل پور سے ناگپور تک رسته طی کرنے میں اول عین جبل پور کے نیچے نربدا دریا ملا ایک نہایت اُتار اور ڈھلواں گھاتي کو طی کرکر قعر زمین میں پہونچے تب پاني کي صورت دکھائي دي سانٹھه ستر فیت سے زیادہ عرض نه تھا اور پاني صرف گھٹنوں گھٹنوں اُسپر چند کشتیوں کا پل جن کا طول ہمارے ملک کي کشتیوں کے عرض سے بھي کم تھا بندھا ہوا تھا اُس پل پر سے اُترے اور جس قدر ڈھلاؤ اُترے تھے اُسي قدر چڑھائي چڑھے دو بیلوں اور دو بھینسوں نے شکرم کو کھینچ کر اوپر پہونچایا لوگ بیان کرتے ہیں که یہه دریا برسات میں اُونچے کراڑہ تک بھر جاتا ہی اور بہت بڑا قہر دریا ہوتا ہی *

پانچ پانچ میل کے فاصله پر بیلوں کي چوکي تھي جہاں شکرم کے بیل بدلے جاتے تھے جبل پور سے دھومان کي چوکي آٹھه چوکي تھي قریب ایک بجے کے وہاں پہونچے اُس

جگهه ایک ڈاک بنگله هی وهاں بهي بهت سے انگریز اور میم اور بچے اُترے هوئے تھے هم ایک درخت کے نیچے تهھرے اور بازار سے دودہ منگاکر پیا نهایت عمدہ اور شیریں اور گاڑھا دودہ تھا خانساماں سے ایک مرغي مول لي اور چھجو نے اُس کا قورما پکایا اور خانساماں نے اپنے گھر سے پراٹھے پکوا دیئے وہ سب لیکر هم وهاں سے روانه هوئے اور شکرم میں بیٹھے هوئے کهاتے چلے *

جبلپور سے ناگپور تک آنے میں تین ضلعے راہ میں پڑے - سیوني - دیولا پار - کامپٹي سڑک جو جبل پور سے ناگپور تک هی اگرچه بخوبي بني هوئي هی کنکر کوٹا هوا هی جا بجا ندي نالوں کے پل بنے هوئے هیں لیکن وہ ملک اور سرزمین ایسي هی که وهاں عمدہ سیدهي هموار سڑک هوني غیر ممکن هی پهاڑوں اور نالوں اور ندیوں اور بیهڑوں میں هوکر سڑک جاتي هی اور اس سبب سے خراب اور تکلیف کي هی کسي جگهه ایک میل بهي سڑک ایسي نهیں هی جس میں گڑوں اور بانسوں کي چڑهائي اُترائي نهو اور پهاڑوں اور غاروں کے کنارہ پر نهایت پیچدار اور چکر دار سڑک هی ڈاک کي شکرم اور کاٹ میل کا بے تکلف دوڑائے جانا نهیں هوسکتا اور اسي اُونچائي اور نیچائي اور کج و پیچ کے سبب شکرم میں اور کاٹ میل میں گهوڑوں کي جوڑي جوتي جاتي هی اور کهیں کهیں چڑهائي پر دو دو اور چار چار بیل یا بهینسے کهینچتے هیں *

تینوں ضلعوں کے صدر مقاموں سے هماري شکرم گذري مگر کچهه رونق نه تهي اور نه کچهه بڑي آبادي تهي الا صدر مقام ضلع کامپٹي کا فی‌الجمله خوبصورت اور با رونق تها کامپٹي مشهور دریا هی اُس کے ایک کنارہ پر شاید کامپٹي کي بستي هی اور دوسرے کنارہ پر چهاوني اور انگریزوں کے بنگلے و کوٹهیاں دریاے کامپٹي ان دونوں میں خشک تها ٹخنے‌ٹخنے پاني هوگا بلیاں گاڑ کر تختوں کا پل بنا دیا تها اور دریا کي سطح میں لکڑي والوں نے دوکانیں لگا رکهیں تهیں اس چهاوني میں ایک گورنمنٹ باغ نظر پڑا جو فی‌الجمله خوبصورت اور آراسته تها دو چهوٹے چهوٹے خوبصورت ٹیبے پهاڑ کے اُس میں تهے بڑے پڑاوے کي برابر اُونچے اور نصف برج کي مانند گول اُس پر چڑهنے کے لیئے چکر دار سڑک بطور روش کے بنائي هیں اور اُن کي چوٹي پر چهوٹا سا خوبصورت چمن لگاکر کرسیاں اور کوچیں بیٹهنے اور سیر کرنے هوا کهانے کو ڈال رکهي هیں مگر افسوس که پاني کے نهونے سے سارا باغ پژمردہ اور سست تها *

ناگپور سے ساتویں تاریخ آٹهه بجے دن کے ریل پر سوار هوئے اور آٹهویں تاریخ قریب دو پهر کے بمبئي میں پهونچے گاڑیاں درجه اول و دوم و سوم و چهارم یهاں جاري هیں مگر هم ایکسپریس ٹرین میں سوار هوئے جس میں تین درجه تک کي گاڑیاں تهیں صرف چوتها درجه نه تها چوتها درجه بالکل تیسرے درجه کي مانند هی صرف اتنا فرق هی که اُسمیں

بیٹھنے کے لیئے تپائیاں نہیں ہیں اور مسافر چوتھے درجہ میں بہ نسبت تیسرے درجہ کے زیادہ بٹھائے جاتے ہیں فرسٹ کلاس ہمارے ملک کے فرسٹ کلاس سے کچھہ تھوڑا سا مختلف ہی گاڑیوں کي صورت میں بھي کچھہ فرق ہی آنے جانے کا بیچ میں دروازہ ہی ہمارے ملک کي گاڑیوں کي نسبت اُن میں خوبي تو یہہ ہی کہ ہر گاڑي میں ایک چھوٹا سا کمرہ جاے ضرور کا اور منہہ دھونے کا بنا ہوا ہی اور برابر پمپ سے پاني آتا ہی اور نقص یہہ ہی کہ پلنگ سونے بیٹھنے کے عرض میں کسي قدر پتلے ہیں مگر نہ اس قدر کہ اُس سے کچھہ تکلیف ہو *

ریل کا کارخانہ اور ریل کے اسٹیشن ہماري طرف کے کارخانوں سے نہایت کم ہیں اور ہر جگہہ غریبي اور روپیہ کي تنگي پائي جاتي ہی بعض بعض مقام پر ایسے اسٹیشن ہیں جیسے ہماري طرف کے چوکیداروں کے مکان اور عمدہ اسٹیشنوں میں صرف کھپریل کا بنگلہ ہی جس میں چند فیٹ مربع کا ایک کمرہ اور اُس کي بغلوں میں دو ایک چھوٹے چھوٹے کمرے ہیں *

جب اول اول ریلوے کي یہہ حالت دیکھي تو ہمارے دل میں ریلوے کي ایک حقارت بیٹھي مگر جوں جوں آگے بڑھنے لگے اُسیقدر زیادہ قدر و منزلت ریلوے کي اور نہایت لیاقت اور قابلیت انجنیروں کي دل میں سماتي گئي اور بمبئي پہنچنے تک ایسي عزت اور قدر و منزلت بمبئي ریلوے کمپني کي ہمارے دل میں بیٹھي کہ بیان نہیں ہوسکتي یہہ ساري سڑک بمبئي تک پہاڑوں میں گذري ہی ریل کي سڑک میں بیسیوں فیٹ کا ڈھلاؤ اور اُونچان نیچان ہی ایک مقام پر بہت دور تک ساتھہ فیٹ طول میں ایک فیٹ کے حساب ڈھلاؤ تھا ان تمام ڈھالوں میں ٹرین دوڑتي ہی اور تمام چڑھاؤں میں بے تکلف چڑھتي ہی علاوہ اس کے بیسیوں جگہہ گول چکر کھا کر پہاڑ پر چڑھي ہی اور بیسیوں جگہہ سانپ کي طرح لہراتي ہوئي چلي ہی پہاڑوں کا کاٹنا اور پہاڑوں میں نقبوں کا لگانا اور غاروں کو بند کرنا اور کہیں اُنپر پل باندھنا ایسے ایسے مشکل کام بمبئي ریلوے کمپني کو پیش آئے ہیں جو بیان نہیں ہوسکتے پہاڑوں میں متعدد جگہہ نقب ہی مگر دو جگہہ نہایت لمبي ہی شاید قریب دو دو میل کے لمبي ہو تمام نقبوں میں دوھري سڑک ہی اور بے تکلف ایک گاڑي آتي ہی اور ایک جاتي ہی جب نقب میں ٹرین داخل ہوتي ہی جیسے چوھا اپنے بل میں تو اس قدر اندھیرا ہو جاتا ہی کہ آدمي کو آدمي اور ہاتھہ کو ہاتھہ نہیں سوجھتا ان نقبوں میں جس قدر کام ہوا ہی دن کو چراغ جلا جلا کر ہوا ہی ان کاموں کو دیکھنے سے ایسا خیال گذرتا ہی کہ انسان کے یہہ کام نہیں ہیں اور قیاس میں نہیں آسکتا کہ کسقدر روپیہ بمبئي کمپني کا ان کاموں میں خرچ ہوا ہوگا اُسپر پاني کي مصیبت اور زیادہ ہی نہ پاني پینے کو میسر تھا نہ عمارت کے کام کو سیکڑوں نل اور

پمپ لگا کر خدا معلوم کہاں کہاں سے اور کتنی کتنی دور سے پانی لائے ہیں حقیقت میں
بمبئی ریلوے کمپنی کو صرف پانی بہم پہونچانے میں جو مشکل پیش آئی ہوگی ایسٹ
انڈیا ریلوے کو کسی کام میں اسقدر مشکل نہ پڑی ہوگی ان تمام چیزوں کو دیکھہ کر
بمبئی ریلوے کی نہایت قدر و منزلت ہمارے دل میں بیٹھی اور فی الحقیقت ریلوے کی
هنر مندی یا عجائبات جس کو دیکھنے ہوں وہ بمبئی ریلوے کو دیکھے *

یہہ بات تو ہر کوئی خیال کرسکتا ہی کہ جب ریل چڑھائی پر چڑھتی ہوگی تو
آگے پیچھے دو انجن زور دینے کو لگاتے ہونگے مگر اس بات کا سمجھنا شاید مشکل ہو کہ جب
ڈھال پر ٹرین ڈھلکتی ہی اور خصوصاً اُس بڑے ڈھال پر جو ۶۰ فیٹ طول میں ایک
فیٹ کا ڈھال ہی اور وہ سڑک سیدھی بھی نہیں بلکہ منحنی ہی تو کون ٹرین کو تھامتا
ہوگا مگر نہایت عمدہ ترکیب ڈھال پر سے ٹرین کے اُتارنے کی دیکھی ہر ایک گاڑی میں وہ
کل لگی ہوئی ہی جس کے پہیے پھرانے سے پہیہ پھرنے سے بند ہوجاتا ہی اُس کل کے
ذریعہ سے سب گاڑیوں کے دو دو پہیے بند کردیتے ہیں اور ایک اَور قسم کا انجن لگاتے ہیں
جو پیچھے زور دیئے رهتا ہی اور تہوڑا تہوڑا آگے بڑھتا ہی اور اتنے بڑے بڑے ڈھالوں پر سے نہایت
آهسته آهسته ٹرین ڈھلکتی ہوئی اُترتی آتی ہی *

جبکہ ہم بلگام کے اسٹیشن پر پہونچے تو ہمنے تین برهمنوں کو (جن میں سے ایک
معزز معلوم ہوتا تھا اور پوشاک بھی معقول پہنے ہوئے تھا) دیکھا کہ لوگوں کو نہایت تمیز
و صفائی سے پانی پلا رہے ہیں اور پانی بھی نہایت عمدہ صاف میٹھا بہت ٹھنڈا باسی ہی
وہ معزز برهمن پکارتا ہی کہ ریل والو بہت ٹھنڈا میٹھا پانی ہی پینے والو پانی پیؤ بہت
ٹھنڈا پانی ہی برتن بھی اُن برهمنوں کے جنسے وہ پانی دیتے تھے نہایت اچھے اور صاف
خوبصورت تھے اگرچہ شاید یہہ انتظام بالتخصیص ہندوؤں کے آرام کے لیئے ہو مگر وہ سبکو
پانی دیتے تھے اور تمام مسافروں کو نہایت آرام تھا یہہ کیفیت دیکھہ کر ہم متعجب ہوئے
جب تحقیق کیا تو معلوم ہوا کہ چھون رام جادوا سیٹھہ ساکن کامپٹی نے اس اسٹیشن پر
دھرم کے لیئے پو بٹھائی ہی اور پانی پلانے کا بندوبست کیا ہی تاکہ مسافروں کو اور
بالتخصیص ہندوؤں کو تکلیف نہو اور اسی سبب سے ایسا عمدہ سامان اور ایسا اچھا باسی
ٹھنڈا پانی ہی یہہ بات مجھے نہایت پسند آئی اور دل میں بیٹھہ گئی اور جب زیادہ
تحقیق کیا تو معلوم ہوا کہ ہر اسٹیشن پر جو کسی قصبہ یا شہر کے متصل ہی کسی
خاص مہاجن نے ورنہ اُس شہر یا قصبہ کے دوکان داروں نے آپس میں چندہ کرکے پو بٹھا
رکھی ہی اور پانی پلانے کا بندوبست کر رکھا ہی چنانچہ ہر ایک اسٹیشن پر ہمکو چندہ
کی بٹھائی ہوئی پو ملی الا ویسی خوبی اور خوش اسلوبی اور پانی کی احتیاط دوسری
جگہہ نہ تھی اُس وقت مجھے اپنے ملک پر افسوس آیا کہا ہمارے غریب شہر علیگڈھ اور

ھاتھرس کے لوگ ایسے نہیں ھیں جو اپنے اپنے شہر کے اسٹیشنوں پر ایسا عمدہ بندوبست کریں اور کہا آگرہ کے متمول ٹونڈلہ کے اسٹیشن پر اور بنارس کے دولتمند مغل سرائے کے اسٹیشن پر ایسا بندوبست نہیں کرسکتے افسوس ھی کہ وہ لوگ صرف اپنا ھي برف کا پاني پي لینا دنیا کي تمام نعمت سمجھتے ھیں زندگي اور مال و دولت اپنے آرام کو نہیں ھی بلکہ اوروں کو آرام پہونچانے کے لیئے ھی ٭

اس طرف کي ریل پر پارسي اور ناگر اور دکھني لوگ ایسي کثرت سے نوکر ھیں جیسے کہ ھماري طرف بنگالي ھیں اور یہي حال تمام سرکاري دفتروں کا ھی بندہ نے الہ‌آباد سے بمبئي تک کہا گانوں میں اور کہا چوکیات میں اور کہا ریل پر اور کہا گورنمنٹ کے اہلکاروں اور ھر ایک محکمہ کے چپراسیوں اور ھر ایک جگہہ کے قلیوں سے اُردو میں گفتگو کي سب لوگ ھر جگہہ بخوبي سمجھتے تھے اور اُردو ھي میں جواب دیتے تھے بعض بعض لفظوں کے مکرر سمجھانے کي اور زیادہ تر آسان طور پر بیان کرنے کي ضرورت پڑتي تھي کچھہ شبہہ نہیں کہ تمام ھندوستان میں اُردو زبان اسي طرح سمجھي اور بولي جاتي ھی جیسے تمام یورپ میں فرینچ بلکہ اُس سے بھي زیادہ مروج ھی مگر میئے ھرچند تلاش کیا وہ قدیم بھاشا جس کا رواج الہ‌آباد ایسوسي ایشن چاھتي ھی کہاں ھی مگر وہ مجھکو کہیں نہیں ملي ٭

لطیفہ

ایک اسٹیشن سے مجھے تار میں خبر بھیجنے کي ضرورت ھوئي میئے پرچہ پیام انگریزي میں لکھا ھوا تارگھر میں دیا اور ایک ناگر نے جو خبر بھیجتا تھا لے لیا اور حساب کرکے تین روپیہ طلب کیئے جو درحقیقت صحیح محصول اُس کا تھا چنانچہ میئے تین روپیہ دے دیئے تھوڑي دیر بعد وہ ناگر میرے پاس آیا اور کہا کہ اگر میں تمھارا ایک روپیہ کا فائدہ کردوں تو آٹھہ آنہ مجھے دوگے میئے کہا کہ کیونکر اُس نے کہا کہ دو لفظ اس خبر میں بلا نقصان مضمون کم ھوسکتے ھیں اور اُنکي کمي سے صرف دو روپیہ محصول رہ جاویگا اس میں کمپني کي کچھہ چوري نہیں میئے اپني عقل سے تمھارا ایک روپیہ بچایا اُسکے عرض میں آٹھہ آنہ چاھتا ھوں نصف لي و نصف لکم اُس کي اس بات نے مجھے عجب مزا دیا اور میئے دو لفظ کاٹ دیئے روپیہ پھیر لیا اور آٹھہ آنہ اُس کي دانائي اور اپني حماقت کے نذر کیئے ٭

جبل پور سے بمبئي تک تمام جنگل و پہاڑ نہایت بے رونق تھے بجز انبہ کے درختوں کے اور کسي درخت میں ایک پتا بھي نہ تھا صرف سوکھي سوکھي سنٹیاں دکھائي دیتي تھیں گھاس بھي خشک ھوگئي تھي سارے جنگل و پہاڑ نہایت بھیانک اور وحشت خیز معلوم ھوتے تھے مگر لوگ کہتے ھیں کہ برسات میں اور اچھے موسم میں بہت خوش نما اور سرسبز ھوتے ھیں ٭

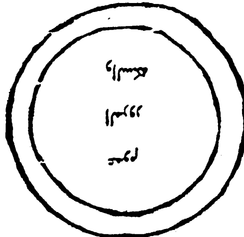
تمام مسافر فرسٹ اور سکنڈ کلاس کے جو بمبئي جاتے هیں وہ ایک اسٹیشن ورے یعني بیکلا اسٹیشن پر اُترتے هیں که یہاں سے هوٹلوں اور شهر قریب پڑتا هی اس لیئے همنے بهي بیکلا اسٹیشن تک کا ٹکٹ لیا تها اور وهیں اُترے جوں هي هم اسٹیشن میں داخل هوئے همنے اپنے مہربان دوست مسٹر نوروزجي پارسي کو اور اپنے شفیق مرزا محمد علي بیگ کو اسٹیشن پر کهڑا پایا وہ همارا انتظار کر رهے تهے ادهر هم اُن کو دیکهه کر خوش هوئے اُدهر وہ همکو دیکهه کر خوش هوئے مگر جب هم گاڑي پر سے اُترے اور دیکها که مرزا محمد علي بیگ بسبب نا موافقت آب و هواے ناگپور و بمبئي بہت دبلے و ضعیف هوگئے هیں اور اُن کا دل بهي هشاش بشاش نهیں هی بلکه نهایت افسردہ و پژمردہ هی تو همکو نهایت رنج اور افسوس هوا مسٹر نوروزجي نے هم پر بڑي مہرباني کي فی‌الفور اسباب همارا ایک اپنے آدمي کي سپردگي میں کیا اور چهکڑے پر لدواکر هوٹل کو روانه کیا اور دو گهوڑوں کي پالکي گاڑي همارے لیئے موجود تهي اور وہ خود همارے ساتهه هوئے اور پالن جي کے هوٹل میں پهونچا دیا *

پالن جي هوٹل نهایت عمدہ و معزز اور بہت بڑا هوٹل هی فرش فروش سے آراسته هی سونے کے لیئے عمدہ عمدہ پلنگ اور پردہ دار مسهریاں لگي هوئي هیں هر کمرہ میں اور هر جگهه گیاس کي روشني هوتي هی جاے ضرور اور غسلخانه سب ولایت انگلستان کے نمونه پر بنا هوا هی هر ایک جگهه پمپ اور نل کے ذریعه سے دو منزله و سه منزله مکانوں میں بهي از خود پاني پهونچتا هی خدمتي حاضر باش اور غریب فرماں بردار اور اپنے کاموں میں هوشیار هیں مگر سب کے سب هندوستاني عیسائي هیں محمد محمود نے اُنسے کہا که همارے لیئے بغیر ذبح کي هوئي مرغي مت پکانا اُنہوں نے کہا که هم همیشه مرغي و کبوتر کو ذبح کرکر پکاتے هیں اور باقي گوشت مسلمان قصاب لاتا هی هر وقت هوٹل میں متعدد قسم کا عمدہ کهانا طیار هوتا هی بہت سے انگریز بهي ٹهہرے هوئے تهے مگر همنے دو کمرے اُس هوٹل میں لیئے چار پلنگ اُن میں آراسته هوئے هم وهاں نهائے دهوئے کپڑے بدلے اور میں اور حامد اور مرزا خداداد بیگ دو گهوڑوں کي گاڑي میں سوار هوکر شهر و بازار کو روانه هوئے *

اول هم گنیش داس کشنا جي کي دوکان پر گئے اور اُن کے گماشته کو هنڈویاں دیکر روپیه چاها مالک کوٹهي وهاں نه تهے گماشته نے نوٹ اور هنڈویاں ایک برهمن کو سپرد کر کر همارے ساتهه کیا که سیٹهه جي کے پاس لیجاؤ جو قلعه کي کوٹهي میں گئے هیں چنانچه هم وهاں گئے سیٹهه جي بہت خاطر و تواضع اور اخلاق سے پیش آئے اور هنڈویوں پر بهر پائے لکهواکر نوٹ همارے حواله کیئے اور ایک آدمي دیا که همکو پي اینڈ او کمپني جهاز کا دفتر بتلا دے همنے اُن کا شکر ادا کیا اور کمپني کے دفتر میں آئے وهاں کے منیجر صاحب نے

چند خطوط و چٹھیات وغیرہ کاغذات جو احباب نے ہمارے نام اُن کے پتہ سے بھیجے تھے سب حوالہ کیئے ہمنے نوٹ کرایہ جہاز کے اُن کو دیئے اور چٹھی رسید کرایہ جہاز اور ٹکٹ ہاے ریل عملداری مصر جو سوئیز سے اسکندریہ تک پہنچی اُن سے لے لیئے ٭

مصر کی ریل کے ٹکٹ انگریزی میں چھپے ہوئے بطور بیاض کے منیجر صاحب کے پاس موجود تھے صرف نام کا خانہ خالی تھا اور اُس پر ڈائرکٹر ریلوے مصر کی مہر عربی زبان و عربی خط میں ثبت تھی ہمنے ہرچند کوشش کی کہ اُس مہر کو پڑھیں مگر ہمسے نہیں پڑھی گئی غالباً اُس میں یہہ الفاظ ہیں ٭



منیجر صاحب نے اُن پر ہمارا نام لکھہ کر ہمکو دیدیا اور نصف مثنی بیاض میں لگا رکھا فرسٹ کلاس کا ٹکٹ سفید رنگ کا اور سکنڈ کلاس کا جو چھجو کے لیئے لیا ہی سرخ رنگ کا ہی ہمارے پاس الہآباد کے نوٹ تھے ہمنے وہ دینے چاہے منیجر صاحب نے کہا کہ اول اُن کو ٹریزری سے بدلوالو وہاں بغیر بٹہ کے بدل جاوینگے تب بمبئی میں خرچ کرنا ٭

شام کے وقت میں اور محمود اور مرزا خدا داد بیگ پھر سوار ہوئے اور بھنڈی بازار میں مرزا محمد علی بیگ صاحب سے ملنے کو گئے اُن سے ملاقات ہوئی اور ہم سب ایک کتب فروش کی دوکان پر بیٹھہ گئے اور بازار کی اور لوگوں کے آنے جانے کی سیر دیکھا کیئے وہاں میر اشرف علی ایک بزرگ بیٹھے ہوئے تھے اُنہوں نے ہمارا وطن اور یہہ کہ ہم کہاں جاتے ہیں پوچھا جب کہ اُنہوں نے جانا کہ ہم دلی کے رہنے والے ہیں تو اُنہوں نے دلی کے لوگوں کا حال پوچھا اور سیدالاخبار کا جو ایک زمانہ میں ہمارے ہاں سے باہتمام سید عبدالغفور پدر حافظ عبدالرزاق مہتمم اخبار سین ٹیفک سوسئٹی نکلتا تھا ذکر کیا اور کہا کہ سید احمد ایک شخص دلی میں تھے جنہوں نے رسالہ تسہیل فی اعمال جرالثقیل اور رسالہ نتائج الافکار فی اعمال الفوجار اور آثار الصنادید لکھی اور جوادالدولہ اُن کا خطاب تھا اب وہ کس طرح ہیں اور کہاں ہیں میں نے کہا کہ فضل الٰہی سے بہت خوش و خورم ہیں اور آپ کے سامنے بیٹھے ہیں وہ دفعتاً کھڑے ہوگئے اور نہایت خوشی

اور شوق سے مصافحہ کیا اور بغلگیر ہوئے اور دیر تک کچھہ ریاضی کی اور کچھہ مسائل فقہہ کی اور تقلید وغیرہ کی باتیں کرتے رہے *

اُسی دوکان کے قریب ایک مسجد ہی جو نواب کی مسجد کہلاتی ہی اُس میں مغرب کی نماز کی اذان ہوئی ہم لوگ نماز کو اُتھے اور محمود بھی نماز کے لیئے ہمارے ساتھہ ہوا چلتے وقت مجھکو خیال ہوا کہ ہماری قطع اور وضع لباس دیکھہ کر ضرور لوگ متعجب ہونگے مگر وہاں دیکھا کہ بہت سے آدمی ہماری سی سرخ ترکی ٹوپی پہنے ہوئے بیتھے ہیں اتنا تو لوگوں نے دیکھا کہ کوئی شخص نماز کو آیا مگر اس کے سوا اور کچھہ خیال بھی کسی نے نہیں کیا اس کا سبب یہہ معلوم ہوا کہ اکثر ترک ان مسجدوں میں نماز کو آجاتے ہیں اور اُن کی وضع اور لباس بالکل ہمارا سا ہوتا ہی اس لیئے کسیکو کچھہ تعجب نہیں ہوا *

مسجد کا امام شافعی مذہب تھا نمازی جو قریب سواسو ڈیڑہ سو آدمیوں کے ہونگے نصف سے زاید شافعی مذہب تھے (شاید اُن میں کوئی غیر مقلد بھی ہو) امام کے پیچھے الحمد پڑھتے تھے اور پکار پکار کر آمین کہتے تھے میری بھی خوب بن آئی اور اپنے ہم مشربوں کے ساتھہ نہایت دلی صدق سے پکار پکار کر آمین کہی حتی احتززالمسجد تعجب یہہ ہی کہ محمود نے بھی جو اب تک حنفی مذہب کے مطابق نماز پڑھتا ہی پکار پکار کر آمین کہی مسجد سے نکلنے کے بعد مینے اُس سے پوچھا کہ تمنے کیوں پکار کر آمین کہی اُس نے کہا کہ بہت سے مسلمان کہہ رہے تھے میرے دل نے بھی چاہا مینے بھی پکار کر کہی مینے کہا بارک اللہ و جزاک اللہ و رزقک اللہ تقلیدالنبی الکریم و نجاک اللہ من التزام تقلید غیرہ فانہ شرک فی صفۃالنبوۃ التی ختمہا اللہ تعالی علی نبینا محمد صلی اللہ علیہ و سلم *

نویں اپریل کو ہمارے دوست مسٹر سہراب جی نے بمبئی کے نہایت عمدہ انبہ ہمکو بہیجے اور نو بجے خود بھی ملاقات کو آئے اور ہم چاروں آدمی اُن کے ساتھہ اُن کی کوٹھی واقع قلعہ میں گئے سہراب جی بمبئی کے پارسیوں میں نہایت مشہور اور دولتمند آدمی ہیں اور اُن کی بہت بڑی کوٹھی تجارت کی ہی اور بہت بڑا آفس اور بہت بڑا کارخانہ اُن کا ہی وہ خود بھی سنہ ۱۸۶۲ ع میں واسطے انجام بعض امور متعلق تجارت کے لندن میں گئے تھے گجراتی اُن کی اصل زبان ہی اور انگریزی خوب جانتے ہیں اور اُردو بھی بہت خاصی بولتے ہیں نہایت بااخلاق اور مسافر نواز ہیں ہمارے ساتھہ نہایت مہربانی سے پیش آئے جب کہ سنہ ۱۸۶۸ ع میں سہراب جی فوروز جی ہندوستان کی سیر کو آئے تھے تو بنارس میں اُن سے ملاقات ہوئی تھی جو کہ آج ہمکو بہت کام تھے اور متعدد محکموں میں جانا تھا تھوڑی دیر بعد ہم اُن سے رخصت ہوئے اُنھوں نے نہایت مہربانی

سے اپنا جمعدار جو نہایت عمدہ سیاہ بانات کی سنہری لیس دار وردی پہنے ہوئے تھا اور تمام مقاموں اور محکموں سے واقف تھا ہمارے ساتھہ کیا اول ہم تریزری میں گئے اور الہآباد نوٹوں کو بمبئی نوٹوں سے بدلوایا مبادلہ کے افسر نے پوچھا کہ تم جہاز کے مسافر ہو ہمنے کہا ہاں اُس نے نوٹ لے لیئے اور ایک پرچہ لکھہ کر دوسری جگہہ بھیجدیا اور بمبئی نوٹ آگئے ٭

پھر ہمنے سو ساورن خرید کیئے چار آنہ فی ساورن مبادلہ دینا پڑا اور اسی طرح پر سو ساورن ہمارے پاس آگئے ان دونوں میں اوریئینٹل بینک میں سات آنہ فی ساورن مبادلہ کا بھاؤ تھا ٭

وہاں سے اُٹھہ کر ہم اکونٹنٹ کے دفتر میں گئے اور سارٹیفکٹ تنخواہ کا جو ولایت میں انڈیا آفس سے تنخواہ ملنے کا تھا بدلوایا اور دس دن کی تنخواہ کا بل بتعداد ایک سو بتیس روپیہ کئی آنہ کے لیا اور پھر تریزری میں آن کو اُس کا روپیہ وصول کیا ان سب کاموں سے فراغت ہوکر سب کی صلاح ہوئی کہ برودہ دخانی جہاز کو جس پر ہم سوار ہونگے دیکھنے چلو چنانچہ ہم سب میزیگان بندر پر آئے جہاں برودہ دخانی جہاز لنگر ڈالے ہوئے تھا ہمنے دیکھا کہ کنارہ سے تخمیناً دو میل فاصلہ پر وہ جہاز کھڑا ہی ہمنے ایک چھوٹی سی کشتی جسے یہاں کے لوگ بوٹ کہتے ہیں آمد و رفت کے لیئے دو روپیہ پر کرایہ کی اُس میں سوار ہوئے اور پہلی دفعہ سمندر میں قدم رکھا چلو میں ذرا سا پانی لیکر چکھا نعوذ باللہ منہا منہہ پر رکھا نہیں جاتا بالکل ایسا مزا ہی جیسے کہ پانی میں نہایت کھاری اور شور نمک گھول دیا ہو سبحانہ و تعالی شانہ ٭

جاتے وقت ہوا موافق تھی اور ملایم بھی تھی اُس پر بھی وہ بادام کے آدھے چھلکے برابر کشتی ایسی کروٹیں لیتی تھی کہ کبھی یہہ کنارہ اور کبھی وہ کنارہ پانی کے برابر ہوجاتا تھا ملاح نے اُسی کشتی میں بادبان چھوڑا اور موافق ہوا کے دھارا پر چھوڑ فی الفور برودہ تک پہونچا دیا ہم سیڑھی پر سے برودہ پر چڑھے اور اندر جاکر سیر کی جہاز کو اور جہاز کے کمروں کو مثل بادشاہی محل کے آراستہ پایا عمدہ عمدہ میزیں اور کرسیاں اور جابجا شیشہ کی جڑی ہوئی لال ٹینیں اور چھوٹے چھوٹے آراستہ کمرے ضروری سامان سے سجے ہوئے طیار تھے تھوڑی دیر ہمنے وہاں کی سیر کی اور پھر اپنے اُسی بادام کے آدھے چھلکے پر ہوکر شہر میں آنے کا ارادہ کیا اُس وقت ہوا تند ہوگئی تھی اور آتے وقت مخالف بھی تھی اور اُس ظالم ملاح نے منع کرتے کرتے بادبان کشتی کا کھینچا اور بولا کہ تھوڑا چکر دیکر ابھی پہونچتا ہوں کہنے میں بڑی مختصر ہوگی اور بہت دیر لگیگی غرض کہ کشتی اور سمندر کی جانب چلی اور اُسنے بادبان کو منحرف کرکر کشتی کو قریب تین چار میل کے اُوپر چڑھاکر لیگیا ہوا کے صدمہ سے کشتی لوٹ پوٹ ہو ہو جاتی تھی اور لہروں کے مارے اُونچی اُٹھتی

تھي اور نیچے گرتي تھي ہم لوگ جامنوں کي طرح ھلتے تھے کبھي اس کنارہ سے ٹکراتے تھے کبھي اُس کنارہ جھک جاتے تھے اگرچہ ہم میں سے کوئي خوف زدہ نہ تھا آپس میں ھنس ھنس کر باتیں کرتے تھے اور جب کشتي ٹیڑھي ھوتي تھي تو ھنس ھنس کر کوئي او او کہتا تھا کوئي بسم‌الله کہتا کوئي الله اکبر کہتا تھا اور ملاح کہتا تھا تم ڈرو مت اگر کشتي کا ایک سرا پاني کے اندر چلا جاوے اور پھر نکلے اور دوسرا بیٹھہ جاوے یا کشتي پر لہر پھر جاوے تو بھي کچھہ اندیشہ نہیں ھی میںنے اُس سے کہا کہ آخر کہاں لیئے جاتا ھی وہ یہي کہتا تھا کہ تھوڑي دور اور چلو غرض کہ کئي میل اوپر لیجا کر اُس نے کشتي کو سیدھا گھاٹ کي طرف چھوڑا اور بہت جلد گھاٹ پر آلگایا قریب چھہ سات میل کے چکر دیا ھوگا آج کے سوا کبھي تمام عمر نہ ھمنے اتنا چوڑا اور اس قدر عمیق پاني دیکھا تھا نہ اتني چھوٹي کشتي میں بیٹھے تھے نہ ایسي سخت ھوا اور اتني بڑي موجوں میں پڑے تھے *

دسویں اپریل سنه ۱۸۶۹ ع کو قریب نو بجے کے مسٹر سہراب جي ھمسے ملنے آئے اور رخصت کرگئے اس لیئے کہ اُن کو ایک مقدمہ کي جیوري میں جانا تھا ھمنے اسباب معہ چھجو کے اسٹیمر کے گودام میں بھیجا اور ھم چاروں آدمي سوار ھوکر ایک سوداگر کي دوکان میں گئے اور وھاں کچھہ دوائیں ضروري خریدیں پھر گودام پر جاکے دیکھا کہ سب اسباب گودام میں داخل ھوگیا چھجو کو ایک مکان میں بٹھا آئے اور ھم پھر قلعہ و بازار کي طرف چلے راستہ میں رحمت الله سلیمان میمن سوداگر کي دوکان پر ٹھیرے اُس نے بڑي خاطر کي اور چارپانچ بوتل لومنیڈ پاني پلایا میںنے اُس کو بہت ترغیب دي کہ مومنوں نے جو متفرق چھوٹے چھوٹے نامعقول صرف نام کے لیئے مدرسے بنا رکھے ھیں اُن کو موقوف کریں اور سب میمن ملکر ایک بڑا نہایت عمدہ عربي کا کالج بناویں اور جوان اور لڑکے طالب علم اس میں بھرتي کریں اور انتظام سے قواعد مدرسہ جاري کریں تو البتہ فائدہ کي بات ھی اور یہہ بوڑھے توتے جن کا نام طالب علم رکھا ھی اور کوئي بھیک مانگتا ھی اور کوئي کسي کے گھر بڑھاتا ھی ایسے لوگوں کو روٹي دینا اور مدرسہ کا نام کرنا صرف روپیہ پیسہ کا ضایع کرنا اور علم کو برباد کرنا بلکہ سمندر میں ڈبونا ھی جس میں ذرا بھي ثواب نہیں ھی اُس نے کہا کہ آپس میں نہایت نا اتفاقي ھی اور ایک دوسرے کي حقارت اور اپني شیخي اور نمود چاھتا ھی اس طرح کا اتفاق ھونا مشکل ھی میںنے کہا تم سچ کہتے ھو جب کسي قوم پر خدا کي غضبي ھوتي ھی اور ذلت اور ادبار آتا ھی تو ایسي ھي مت ھو جاتي ھی مگر پھر بھي تم اس کا چرچا کرنا اور کہنا کہ ایک شخص ھندوستان سے آیا تھا اور وہ ایسي ایسي باتیں کرتا تھا تھوڑي دیر بعد ھم وھاں سے اُٹھے اور بہت سے سوداگروں کي دوکانوں پر گئے کچھہ ضروري چیزیں خریدیں کہیں دو بجے کے قریب پھر

میزیگان بندر پر آئے جہجو کو ساتھہ لیا اُس وقت ایک چھوٹا اگن بوٹ مسافروں کو جہاز تک لیجانے کو موجود تھا هم سب اُس پر سوار هونے تین بجے اُس نے لنگر اُٹھایا اور بروده دخاني جہاز میں هم سب کو جا اُتارا *

ذکر شہر بمبئي

بمبئي نہایت عمده اور نفیس شہر هی نہایت بڑي تجارت گاه هی کوئي بات بهی اس شہر میں هندوستاني شہر کي نہیں هی بالکل ایک انگریزي شہر معلوم هوتا هی تصویروں میں جو انگریزي شہروں اور بازاروں کے نقشے دیکہتے هیں هو بهو اُسي وضع اور اُسي قطع کا شہر هی صفائي بہی اچهي هی الا کلکته میں جسطرف انگریز رهتے هیں اُسکي به نسبت کسیقدر صفائي میں کم هی مگر خاص کلکته شہر جیسا ناپاک هی ویسا کوئي محله بمبئي کا میلا و ناپاک نہیں معلوم هوتا تمام شہر میں اور تمام مکانوں میں گیاس کي روشني هی مگر کلکته کي روشني گیاس کي یہاں سے زیاده عمده هی هر مکان میں تالاب کا میٹھا پاني نل اور پمپ کے ذریعه سے پہونچتا هی یهه ایک بڑي عمدگي اس شہر کو هوگئي هی ورنه پاني کي بڑي مصیبت تهي اور همیشه پاني کا قحط رهتا تها *

دو تین جگہه بازاروں میں بہت خوبصورت اور بہت بڑے بڑے عجیب عجیب تصویروں دار لوهے کے ستون گڑے هوئے هیں اُن میں بڑي بڑي تین تین اور کسي میں چار چار لال تیغیں لگي هوئي هیں جو تمام رات گیاس کي روشني سے روشن رهتي هیں عمارتیں سرکاري اور هوٹلیں اور ٹون‌هال اور اور رئیسوں کے اور پارسیوں کے مکانات نہایت عمده عمده اور بڑے بڑے عالیشان هیں اور چند اور بہت بڑي عالیشان عمارتیں بن رهي هیں مسجدیں یہاں کي نہایت صاف اور فرش سے اور شیشه آلات سے آراسته هیں اکثر میں گیاس کي روشني هی جامع مسجد عجیب قطع کي هی صحن مطلق نہیں هی ساري پٹي هوئي هی جیسے هماري دلي کي کهڑکي کي مسجد جو چراغ دهلي کے پاس هی اُس میں پتهر کے ستون هیں اس میں چوبي ستون هیں اس مسجد کو تالاب پر بنایا هی ساري مسجد کے نیچے پاني هی تهوڑا سا تالاب کو کهلا رکها هی اور سیڑهیاں بنا دي هیں گویا وه مسجد کا حوض هی اُس میں لوگ وضو کرتے هیں اور ایک جگہه اوٹ کردي هی وهاں نہاتے هیں غرضکه حوض کے اوپر چهتا پات کر مسجد کا درجه بنایا هی اور پهر اُس کے اوپر ایک اور درجه هی گویا دو طبقه مسجد هی جمعه کے دن اوپر اور نیچے دونوں طبقوں میں نمازي کهڑے هوتے هیں البته پہلے درجه کي چهت صرف اُس مقام سے جہاں امام کهڑا رهتا هی کهلي هوئي هی تاکه اوپر کے طبقه والے امام کو دیکهه سکیں یا آواز سن سکیں مجهے معلوم نہیں که ایسي دوهري مسجد یعني دو درجه کي اور کسي جگہه بهي هی یا نہیں سب سے اوپر کي چهت کهپریل کي هی *

قلعہ جو کہلاتا هی وہ کسي زمانہ میں قلعہ تھا اور فصیل بھي قلعہ کي تھي مگر اب کچھہ بھي نہیں صرف ایک جگھہ دس پندرہ گز دیوار فصیل قلعہ کي باقي رہ گئي هی سرکار نے سب توڑ کر مسمار کرکو آبادي میں ملادیا اور اب اُس زمین پر جہاں قلعہ تھا تمام سرکاري کچھریاں اور سوداگروں کي کوٹھیاں هیں مگر وہ ٹکرا اب تک قلعہ کے نام سے مشہور هی پس قلعہ کو ایک محلہ بمبئي تصور کرنا چاهیئے *

اس شہر میں غالباً تمام ملکوں کے لوگ موجود هونگے مگر میمن اور پارسي یہاں کے بڑے امیر آدمي هیں اور سوداگروں میں سیٹھہ کا لقب نہایت معتبر و معزز گنا جاتا هی بڑے بڑے پارسي بھي اپنے نام کے ساتھہ سیٹھہ کا لفظ لگاتے هیں مثلاً سہراب جي فریم جي سیٹھہ باپ کا نام بھي پارسیوں میں مثل دکھنیوں کے ساتھہ بولا جاتا هی *

میمنوں نے بجز اس کے کہ اچھے کپڑے پہنتے هیں اور عربي عمامے باندھتے هیں اور بگھیوں میں چڑھتے هیں اور اپنے نام اور اپني شیخي کے پیچھے مرتے هیں اور کچھہ قومي ترقي نہیں کي مسجد بنانے کا بڑا شوق هی بہت سے میمن هیں جن کے هاں تھوڑا تھوڑا لنگر خانہ جاري هی اُن کي نام آوري کے لیئے براے نام ایک مدرسہ هی ایک ملا اُس میں پڑھانے کو نوکر هی پھر نابالغ براے نام طالب علم هیں لنگر خانہ سے [illegible] پاتے هیں دن کو ایک آدہ براے نام سبق پڑھا پھر کسي میمن کے لڑکے کو پڑھانے چلے گئے کوئي شخص کسي اور طرح سے خیرات مانگنے کا پیشہ کرنے چلا گیا مجھکو یہہ حال دریافت هونے سے نہایت افسوس هوا اور میں نے کہا کہ دیکھو قوم کا جو ادبار هی تو باوجودیکہ روپیہ خرچ هوتا هی مگر کس بري طرح خرچ هوتا هی جس سے نہ دین کا فائدہ نہ دنیا کا البتہ صرف چند روزہ ایک نام هی کہ فلاں میمن کا مدرسہ هی علاوہ اس کے ایک دو کٹ ملا خوشامدیوں نے تعریف کردي اور کہا کہ آپ نے تو جنت میں ایک موتي کا محل بنا لیا لعنت اللہ علي الکاذبین وہ لوگ مرگئے جو موتي کا گھر بناتے تھے ایسي باتوں سے تو پھوٹي کھپریل کا بھي گھر نہیں بنتا *

پارسیوں نے البتہ قومي ترقي خوب کي هی اپنے لباس کي وضع عمدہ طور پر تراش کو درست کرلي هی تمام پارسي کیا بڑا اور کیا چھوٹا سب ایک وضع کي پوشاک پہنتے هیں نہانا اور پوشاک بدلني اور صفائي سے رهنا بالکل اختیار کیا هی اُولوالعزمي بھي ان میں هی تجارت اور نوکري کو دور دور جاتے هیں اور شایستگي اور تربیت میں روز بروز ترقي کرتے هیں لڑکیوں کي تربیت کي طرف متوجھہ هیں اور چونکہ اُن کے هاں پردہ نہیں هی اس لیئے معتبر اور لایق طمانیت اسکول بنائے هیں اور اُن میں لڑکیاں پڑھتي هیں هرایک پارسي انگریزي پڑھا هوا هی اور بااین همہ اپنے مذهب کو قایم رکھے هوئے هیں اور نہایت پابند اپنے اصول مذهب کے هیں میں نے سنا هی کہ بعض پارسي اپني لڑکیوں کو انگریزي بھي

پڑھاتے ھیں کوئی اسکول ھی وھاں اٹھارہ اٹھارہ بیس بیس برس کی عمر کی لڑکیاں انگریزی پڑھنے کو جمع ھوتی ھیں اور بخوبی پڑھ گئی ھیں انگریزی بولتی ھیں اور چٹھی لکھتی ھیں مگر میں نہیں سمجھا کہ اپنی زبان چھوڑ کر پارسیوں کو لڑکیوں کے انگریزی پڑھانے لکھانے کی کیا ضرورت پیش آئی ھی *

بمبئی میں ایک نئی بات یہہ ھی کہ ھر ایک مقام پر اُن بازاروں کے جہاں کوٹھیاں اور کارخانے تجارت بہت ھیں لوگ خطوط پر لگانے کے لیئے ٹکٹ اور لال ٹین اور لاکھہ کی بتی اور پانی کے پیالے اور کانٹا اور ایک مہر جس پر کچھہ نشان کھدا ھوا ھی لیئے بیٹھے ھیں سیکڑوں آدمی خط اور چٹھیاں لاتے ھیں وہ اُن کو تول کر ٹکٹ لگا دیتے ھیں اور صرف ٹکٹ کی قیمت لیتے ھیں اور جو چٹھیات رجسٹری ھوکر جانے والی ھیں یا بلندے جو آتے ھیں اُن پر لاکھہ کی مہریں بھی کر دیتے ھیں اور اُس کی اُجرت مناسب لے لیتے ھیں میرے سامنے آدہ گھنٹہ کے عرصہ میں قریب بیس پچیس آدمی کے آئے ھونگے مگر وہ دن ولایت کی ڈاک جانے کا تھا اس سبب سے کثرت سے چٹھیاں آتی تھیں *

ایک اَور نئی بات بمبئی میں یہہ دیکھی کہ بڑے بازاروں میں انگلستان کے طریقہ پر آمنی بس گاڑیاں دو گھوڑوں کی اور تین گھوڑوں کی کھڑی رھتی ھیں اور پھرتی ھیں جس کو کہیں جانا ھوتا ھی خفیف کرایہ دیا اور اُس میں بیٹھہ گیا *

آمنی بس ایک بڑی گاڑی ھی جس کے اندر دو طرفہ اور اُس کی چھت پر بھی دوطرفہ بیٹھنے کی جگہہ ھی اوپر اور اندر قریب چوبیس آدمیوں کے بیٹھہ سکتے ھیں اور جس گلی یا مکان میں جس کو اُترنا ھوتا ھی اُتر لیتا ھی اور چڑھنے والے ھر جگہہ سے سوار ھوتے جاتے ھیں فی الحقیقت بڑے آرام کی چیز ھی *

غرض کہ بمبئی میں مجھکو پارسی بہت پسند آئے اُنھوں نے نہایت عمدہ طرح سے قومی ترقی شروع کی ھی اور جس طرز پر کہ بنگالیوں نے قومی ترقی شروع کی ھی میری دانست میں پارسیوں کا طرز اُس سے نہایت عمدہ اور قابل تعریف ھی مگر افسوس ھی کہ مسلمان ھر جگہہ سب سے پیچھے ھیں تعز من تشاء و تذل من تشاء *

ذکر برودہ دخانی جہاز

برودہ اسٹیمر نہایت عمدہ جہاز ھی لندن میں بنا ھی سنہ ۱۸۶۳ ع میں بننا شروع ھوا سنہ ۱۸۶۴ ع میں تیار ھوکر سمندر میں ڈالا گیا تین سو نو فیٹ لنبا اور اڑتیس فیٹ چوڑا اور چھبیس فیٹ گہرا ھی بارہ ہزار چار سو چوالیس من بوجھہ اُٹھاتا ھی بیچوں بیچ میں چار سو گھوڑوں کے زور کا انجن لگا ھوا ھی ایک بڑا کمرہ طولانی بیچوں بیچ میں ھی مگر انجن اور زینہ ھونے کے سبب دو حصہ ھوگیا ھی اُن کمروں میں کھانے کی میزیں لگی ھیں اور کھانے کے بعد بیٹھنے اور کھیلنے اور باتیں کرنے کی جگہہ ھی اور اُسکے

دونوں طرف برابر برابر چھوٹے چھوٹے کمرے فرست کلاس کے مسافروں کے لئے بنے ہوئے هیں *

کسي کمرہ میں ایک کسي میں دو کسي میں تین کسي میں چار پلنگ هیں جو کمرہ همکو ملا تھا اُس میں چار پلنگ تھے دو نیچے اور دو اُن دو کے اوپر پلنگوں کي قطع بالکل ایسي هی جیسے همارے ملک کے فرست کلاس ریلوے گاڑیوں کے پلنگ هیں اور اسي طرح اوپر تلے هیں صرف اتنا فرق هی که ریلوے گاڑیوں میں چمڑے کے گدے هیں اور جهاز میں اُن پلنگوں پر گدے اور تکیے اور چادر مثل پلنگ کے بچھائي جاتي هی ایک دروازہ آمد و رفت کا هی اور ایک چھوٹھي سي کھڑکي سمندر کي طرف هوا کے آنے کو هی اور اُس میں سے سمندر کي سیر بھي بخوبي هو سکتي هی مگر مشکل یهه هی که شدت هوا یا طوفان کے وقت یهه کھڑکي بند کردي جاتي هی تاکه کمرہ میں پاني نه آوے اور جس تختہ سے بند هوتي هی اُس میں چھه انچھه کے قطر کا نهایت موٹا اور مضبوط ایک آئینه قدرے روشني آنے کے لئے لگا هوا هی اور ایسي حالت میں کمرہ میں نهایت گرمي اور حبس هوتا هی کمرے جو کیبن کهلاتے هیں در حقیقت چھوٹے هیں مگر جهاز میں اتنے هونا بھي بهت غنیمت هی جو کمرہ همکو ملا اُسمیں چار پلنگ نمبر ۵۹ و ۶۰ و ۶۱ و ۶۲ کے تھے عرض اُس کمرہ کا چھه فیٹ اور طول اُس کا دس فیٹ هی دیواروں میں دو چیني کے برتن منهه دهونے کو لگے هوئے هیں اتفاقیه اس کمرہ میں ایک ستون آگیا هی جس کے سبب جگهه اور بھي تنگ هوگئي هی *

متعدد حمام جهاز میں هیں حمام کے کمرہ کا عرض ساڑھے چار فیٹ اور طول آٹھه فیٹ هی اور اندر نهایت عمدہ ایک حوض سنگ مرمر کا بنا هوا هی طول حوض کا ساڑھے پانچ فیٹ اور عرض دو فیٹ اور عمق دو فیٹ هی باقي جگهه کمرہ کي خالي هی اُس کي تهه پر کاٹ کي جالي اور جالي کے نیچے لوهے کي چادر لگي هوئي هی جو پاني جالي پر گرتا هی فی‌الفور بهه جاتا هی حوض کے اوپر ایک نل پیتل کا لگا هوا هی اور اُس کي پیندي میں ایک بدررو پاني نکلنے کي هی حمام میں پمپ کے ذریعه سے سمندر کا پاني آتا هی جب کوئي نهانے کو جاتا هی تو اُس مقام پر جهاں جالي لگي هوئي هی ٹھهر کر هاتھه پاؤں میں یا بدن میں جو کچھه میلا لگا هو سب دهو سکتا هی بعد اس کے جب حوض کي بدررو بند کرکر پاني آنے کي نل کا پیچ پھرا دیا اور فی‌الفور سمندر کا پاني حوض میں بھرگیا جو مقدار میں قلتین سے بهت زیادہ هی اکثر لوگ یهه کرتے هیں که اُس حوض میں اُتر جاتے هیں اور بیٹھه کر اور لیٹ کر خوب مل مل‌کر نهاتے هیں جب خوب نها چکے بدررو کھول دي فی‌الفور حوض کا پاني نکل‌گیا پھر حوض میں کھڑے هوگئے سر کے اوپر ایک چھلني لگي هوئي هی اور دیوار میں ایک پیچ هی جهاں اُس پیچ کو

پھرایا اور چھلني میں سے مینھہ برسنا شروع ہوا اور نہایت زور سے موسلا دھار مینھہ برستا ہی اُسکے نیچے کھڑے ہوکر پھر خوب نہا لیئے اور اُس کا پیچ بند کردیا حوض کے باہر نکل کر بدن پونچھہ کر کپڑے پہن لیئے *

جاے ضرور بھي متعدد ہیں جب جاے ضرور کا کواڑ بند کرلیا جاتا ہی تو اندر سے ڈھائي فیٹ عرض میں اور پانچ فیٹ طول میں رہجاتا ہی وہاں مثل کمود کے ایک چیز بني ہوئي ہی مگر ایک عمدہ بات یہہ ہی کہ اسیکے پاس ایک برنجي حلقہ لگا ہوا ہی بعد رفع حاجت اُس حلقہ کو اوٹھایا اور کمود کے ظرف چیني میں پاني آیا اور سب میلے کو بہا لیگیا اور وہ ظرف چیني بالکل صاف ہوگیا طہارت کرنے کے لیئے عموماً بجز کاغذ کے وہاں اَوْر کوئي چیز نہیں ہی الا اگر کوئي شخص اپنے ساتھہ لوٹے میں پاني لیجاوے اور بہت موٹا آدمي بھی نہو تو اُس میں بخوبي پاني سے طہارت کرسکتا ہی صرف سلیقہ اور احتیاط چاہیئے کہ پاني پھیلنے نہ پاوے کمود تر نہو جاوے تاکہ دوسروں کو تکلیف نہو *

جہاز کي نصف چھت پیچھے کي فرسٹ کلاس مسافروں کے لیئے ہی اور حقیقت میں یہي جگہہ جہاز کي بہشت ہی نہایت پر فضا ہوادار اُسکے اوپر نمگیرا تنا ہوا ہی جس طرف سورج ہوتا ہی اُس طرف کے پردے تن جاتے ہیں اور دوسري طرف کے اُٹھہ جاتے ہیں رات کو سب طرف کے پردے اُٹھے رہتے ہیں سمندر کي سیر اور چاندني کا پھیلاؤ اور ٹھنڈي ہوا بڑا لطف دکھاتي ہی حقیقت میں جسقدر روپیہ فرسٹ کلاس کا دیا جاتا ہی وہ صرف اسي جگہہ کي قیمت ہی بینچیں اور کرسیاں یہاں بچھي رہتي ہیں اور تمام مسافر فرسٹ کلاس کے اور تمام میمیں اور بچے سارے دن اسي جگہہ بیٹھے رہتے ہیں اور میمیں نو بجے رات تک بیٹھي رہتي ہیں پھر اپنے کمروں میں سونے جاتي ہیں اور مرد اکثر رات کو بھي یہیں سوتے ہیں *

ایک غلطي بسبب ناتجربہ کاري کے ہمسے یہہ ہوئي کہ ہمنے کوئي آرام چوکي اپنے ساتھہ نہیں لي اکثر مسافر اپنے ساتھہ لائے اور بہت آرام پایا اکثروں کے پاس اُس قسم کي آرام چوکي تھي جو پیچوں پر ٹوٹ کر اکھٹي ہوجاتي ہی اور جب بچھاؤ تو پھیل جاتي ہی ہمنے دو تین صاحبوں کو دیکھا کہ اُسي قسم کي نئي کرسیاں بمبئي سے خرید کر اور اپنے ساتھہ لیکر جہاز میں چڑھے اُس وقت ہم حیران ہوئے کہ کرسیاں اپنے ساتھہ کیوں لیئے جاتے ہیں مگر جب رات ہوئي اور اُن کرسیوں کو چھت پر بچھاکر وہ بیٹھے اور سوئے اُسوقت ہمکو اُسکي قدر ہوئي مگر ہمکو کچھہ تکلیف نہیں ہوئي بہت سے صاحب تھے جنکے پاس کرسیاں نہ تھیں خود جہاز کي چھت پر کرسیاں اور بینچیں بچھي ہوئي ہوتي ہیں اور تمام چھت بیٹھنے اور لیٹنے اور سونے کے قابل ہوتي ہی مگر اس قسم کي کرسي کا لانا زیادہ تر آرام کا باعث ہوتا ہی *

نصف چھت آگے والي جہاز کا دوزخ ہی تمام خلاصي اور قلي اور دو باور چیخانے اور

موغیاں بھیڑ اں کے بسور سب اُسی طرف ہوتے ہیں اور ڈک پیسنجر بھی اُسی طرف رهتے هیں سکنڈ کلاس پیسنجر کو اُسی طرف جگهه هی مگر کسی قدر امتیاز کے ساتهه میری دانست میں سواے فرسٹ کلاس کے آؤر کسیطرح پر جہاز میں سفر کرنا بلاشبهه تکلیف کا باعث هی *

چهت کے اوپر بجز کپتان اور ایک آؤر افسر کے اور کسیکا کمره نهیں هی جهاز کے کمروں میں اسطرح کی لال ٹینیں جڑی هوئی هیں که ایک رخ مسافروں کے کمره میں اور ایک رخ بڑے کمره کی طرف هی دس بجے تک برابر روشنی رهتی هی پهر یهه لال ٹینیں گل هوجاتی هیں اور دو ایک بڑی لال ٹینیں تمام رات جلتی رهتی هیں اور جاے ضروروں میں ساری رات روشنی رهتی هی *

بہت سے انگریز اپنے دوستوں کو جهاز میں پهونچانے آئے تهے همارے جهاز میں سوار هونے کے اده گهنٹه بعد هنری ایس کنگ اینڈ کوکے ایجنٹ جهاز میں همارے پاس آئے اور مسٹر والٹر اسمأتهه صاحب کی چٹهی جس میں آؤر کاغذات ضروری همارے نام کے ملفوف تهے پهونچائی اور همنے دونوں صاحبوں کا بهت شکر کیا قریب چهه بجے شام کے دسویں اپریل سنه ۱۸۶۹ ع روز شنبه کو جهاز نے لنگر اوٹهایا اور همنے نهایت صدق دل سے آیت بسم‌الله مجریها و مرسها ان ربی لغفورالرحیم پڑهی اور روانه هوئے دن رات چلتے چلتے سترهویں اپریل سنه ۱۸۶۹ ع روز شنبه کو ساڑهے سات بجے عدن میں پهونچے جهاز نے لنگر کیا اور همنے عدن دیکهنے کی طیاری کی *

نقشه مندرجه ذیل سے واضح هوگا که هم کس راه سے سمندر میں هوکر عدن تک آئے اور هر روز کسقدر جهاز چلا مگر واضح رهے که حساب رفتار جهاز کا باره بجے دن سے دوسرے دن کے باره بجے تک لگایا جاتا هی *

تاریخ و یوم	عرض مقام وقت دوپهر		طول مقام وقت دوپهر		رفتار بحساب میلوں کے
	درجه	دقیقه	درجه	دقیقه	
۱۱ یکشنبه ...	۱۸	۳۰	۶۹	۳۰	۱۹۵
۱۲ دو شنبه ...	۱۷	۲۰	۶۵	۵	۲۶۹
۱۳ سه شنبه ...	۱۶	۱۸	۶۰	۳۵	۲۵۶
۱۴ چهار شنبه ...	۱۵	۲۴	۵۶	۳۵	۲۴۷
۱۵ پنجشنبه ...	۱۴	۲۵	۵۲	۱۴	۲۴۰
۱۶ جمعه ...	۱۳	۳۰	۴۸	۳	۲۵۰
۱۷ شنبه ...	۱۳	*	۴۵	*	۲۰۰ مقام عدن
میزان			...		۱۶۷۷

حالات و واقعات جہاز

اب ہم کچھہ حالات اور واقعات جہاز لکھہ کر عدن کا اور اُس سے آگے جو سفر ہوگا اُسکا ذکر لکھینگے *

عملہ جہاز

اس جہاز میں کل عملہ جو جہاز سے متعلق ہی ۱۷۹ شخص حسب تفصیل ذیل ہیں *
کمیڈنر ۱ — افسران ۵ — سرجن ۱ — پرسر ۱ — کلرک ۱ — انجنیر ۶ —
یوروپین کرو ۲۰ — یوروپین اسٹورڈ ۱۸ — نیٹو اسٹورڈ ۱۲ — لسکرز وغیرہ ۵۷
ہندوستانی آگ جلانے والے ۳۵ — ہندوستانی کول ٹریمر ۲۲

میزان ۱۷۹

افسران کے یہہ نام ہیں

W. T. Baumont, 1st Officer. — N.W. Hasewood Cmmander.

این ڈبلیو ہیسل ووڈ کمینڈر — ڈبلیو ٹی بومنٹ افسر اول

James Grahm 1st Engineer.—C.P.Guicket,Purser. — C. E. Walker, Surgeon.

سی ای واکر سرجن — سی پی گکٹ پرسر — جیمس گریہم فرسٹ انجنیر —

ہندوستانیوں میں متعدد قوم کے لوگ ہیں اکثر چینی ہیں اور اکثر مسلمان ہیں مسلمانوں میں حبشی بر عرب اور مسقط کے رہنے والے عربی بولتے ہیں میں نے اُن سے عربی میں باتیں کی ہماری گفتگو تو وہ بخوبی سمجھتے ہیں مگر اُنکی زبان کے بعض بعض الفاظ سمجھہ میں نہیں آتے علاوہ ان کے کوکنی مسلمان ہیں اور دو ایک آدمی ہندوستان کا بھی ہی عجیب بات یہہ ہی کہ وہ حبشی اور چینی اُردو بھی بقدر ضرورت کے سمجھتے ہیں اور میں نے دیکھا کہ بعضی دفعہ آپس میں بھی دو چار باتیں اُردو میں کرتے ہیں خصوصاً کوکنی اور ہندوستانیوں سے اور کوکنی تو خاصی اُردو بولتے ہیں *

اس جہاز میں فرسٹ کلاس مسافروں کے سوا سو کے قریب پلنگ ہیں مگر اس دفعہ مسافر کم ہیں صرف اڑستھہ مسافر فرسٹ کلاس کے اور تیرہ سکنڈ کلاس کے اور چھہ ڈک پسنجر ہیں *

تمام انگریز اور میمیں جو جہاز میں ہیں کسی سے بھی ہماری سابق کی واقفیت نہیں ہماری طرف کا کوئی انگریز جہاز میں نہیں ہی اور اس سبب سے میں نہیں جان سکتا کہ جب یہہ صاحب لوگ ہندوستان میں تھے تو اُن کا مزاج اور اخلاق کیسا تھا مگر جہاز میں سب کا مزاج نہایت اچھا اور بااخلاق ہی اکثر انگریز نہایت اخلاق و مہربانی سے پیش آتے ہیں صبح کو اگر ہمکو خیال نہیں ہوتا تو خود پہلے گوڈ مارننگ کہتے ہیں

ہر موقع پر تھینک یو کہتے ہیں یا تو یہہ صاحب ہندوستان میں بھی ایسے ہی خوش مزاج ہونگے یا آب و ہوا کے اختلاف کا سبب ہوگا اس لیئے کہ سمندر کی ہوا نہایت صحت بخش ہی ان صاحبوں میں سے جن صاحبوں نے ہم پر زیادہ مہربانی کی اور زیادہ اخلاق سے پیش آئے اُن کا ذکر کرتے ہیں *

سب سے اول جن سے ہم سے ملاقات ہوئی وہ میجر جنرل بھبنکٹن صاحب ہیں کمینڈر شمالی حصہ مدراس یہہ صاحب مدراس سے آئے ہیں اور سنہ ۱۸۵۸ ع میں بنارس میں بھی چند روز رہے تھے ان کی رجمنٹیں وہاں آئی تھیں *

یہہ صاحب نہایت بااخلاق اور حد سے زیادہ خوش مزاج ہیں بوڑھے اور کسیقدر فربہ اور خوب صورت وجیہہ آدمی ہیں اول اول ہمسے اوریئینٹل بینک کے دروازہ پر ملےاور خود ابتدا ملاقات کی کی اور بہت اخلاق کی باتیں کرتے رہے اور اس بات سے کہ ہم اور وہ ایک جہاز میں سفر کرینگے نہایت خوش ہوئے میں نے کہا کہ مارسلیز سے کیلس تک جانے میں کسیقدر تکلیف ہوگی اس لیئے کہ ہم میں سے کوئی فرانسیسی زبان نہیں جانتا بولے کہ نہیں مجھہ سے جو تمھاری مدد ہوسکیگی میں کرونگا اور اگرچہ میں فرانسیسی زبان نہیں جانتا مگر میری میم صاحبہ خوب جانتی ہیں وہ بخوبی تمکو مدد دینگی میں نے اُن کا بہت شکر کیا اُس وقت سے برابر جہاز میں نہایت خوبی و اخلاق سے ملتے ہیں روز صبح کو گوڈ مارننگ ہوتی ہی اور مزاج پرسی کے بعد اکثر باتیں ہوتی ہیں *

مس کار پینٹر صاحبہ جو نہایت نامی اور گرامی لیڈی ہیں اور جنھوں نے کلکتہ و بمبئی میں ہندوستانی عورتوں کی تعلیم کے لیئے بہت کوشش کی ہی وہ بھی اسی جہاز میں تھیں اُن سے بھی میری ملاقات ہوئی بہت اخلاق و تپاک سے ملیں اور نسبت تعلیم عورات اور نیز بہ نسبت عام تعلیم کے بہت سی باتیں ہوئیں وہ اُردو مطلق نہیں جانتیں اور میں انگریزی بخوبی نہیں سمجھہ سکتا اس لیئے مترجم کی حاجت ہوتی تھی کبھی مرزا خداداد بیگ اور کبھی محمد محمود مترجم ہوتے تھے اور آپس میں بات چیت ہوتی تھی *

مس صاحبہ برسٹل کی رہنے والی ڈاکٹر کارپینٹر کی بیٹی ہیں وہاں بھی اُن کو غریب لوگوں کی لڑکیوں کی تعلیم کا بہت شوق تھا اور اُن پر محنت کرتی تھیں راجہ رام موھن راے بانی برھم مت سے بھی اُن کی ملاقات تھی وہ مس صاحبہ کے باپ سے ملنے برسٹل میں گئے ہوئے تھے اور اُسی کے گھر میں رہتے تھے وہیں بیمار ہوئے اور وہیں مرے مس صاحبہ نے اُن کی اور اور لوگوں کی زبانی ہندوستان کی عورتوں کی جہالت اور بری حالت کا حال سنکر ہندوستان میں آنے کا اور یہاں کی عورتوںکی ترقی حالت میں کوشش کرنے کا ارادہ کیا اور ہندوستان میں تشریف لائیں *

اُن کے پاس ایک کتاب هی جس میں هندوستاني لوگوں کي رائیں اور چتهیاں اُن کے کاروبار کي نسبت مندرج هیں وہ کتاب اُنهوں نے مجھے بهي دي اور میں نے بهي اُردو زبان میں اُس کتاب پر اپني راے لکهدي چنانچہ بجنسہ اُس کي یہہ نقل هی *

نقل عبارت

مجهکو بروبہ دخاني جهاز میں جب کہ میں لندن کو جاتا تها مس کارپینٹر صاحبہ سے ملاقات حاصل هونے کي عزت اور بے انتها مسرت حاصل هوئي جب سے میں نے اُن کا نام اور اُن کي کوششوں کا حال نسبت تعلیم هندوستاني عورات کے سنا تها میں بہت مشتاق اُن کي ملاقات کا تها خدا کا شکر هی کہ بطور نعمت غیر مترقبہ اُن کي ملاقات هوگئي *

اُن کي عالي همتي اور بلند نظري اور تهذیب اخلاق اور نیک نیتي کا مثبت خود وهي مضمون هی جو اُنهوں نے اختیار کیا هی یعني اُس گروہ کي (جس کو خدا تعالی نے مرد کے لیئے بطور دوسرے هاتهہ کے بنایا هی اور جس کو نیک کاموں کے بخوبي انجام هونے کے لیئے مرد کا مددگار کیا هی) تعلیم و تربیت میں کوشش کرنا درحقیقت یہہ مضمون اور اُس پر اُن کي کوشش نہایت قدر کے لایق هی — میں سمجهتا هوں کہ نیک کام پر کوشش هوني (گو وہ کسیطرح پر هو) نہایت اچهي هی کیونکہ اگر وہ کوشش درست بنیاد پر قایم هوئي هی تو وہ خود کامیاب هوگي اور اگر اُس میں کچهہ غلطي هی تو اُس سے اُمید هی کہ اوروں کو اُس نیک کام پر کوشش کرنے کي تحریک هوگي جس سے توقع هی کہ کوئي نہ کوئي کوشش بغیر کسي غلطي کے شروع هوگي اور ٹهیک ٹهیک نیک نتیجہ تک پہونچیگي *

نیک کام میں کوشش کرنے والوں کي کوششیں کبهي کبهي اسلیئے کہ وہ اُن لوگوں کي عادات و رسم و رواج کے مخالف طریقے پر جن کي بهلائي کے لیئے کوشش کي جاتي هی قایم کي گئي هیں برباد هوگئي هیں حقیقت میں ایسا کرنا گویا نیچر کا مقابلہ کرنا هی اور خود اُس نیکي کي رکاوٹ کا آلہ بننا هی خدا نے یوشع کے لیئے سورج کا تهم جانا کہا حالانکہ شاید وہ غلط تها کیونکہ اگر وہ واقع بهي هوا تو شاید زمین کا تهم جانا سچ هوتا مگر خدا نے نیک بات پهیلانے میں بالکل علمی سمجهہ کي جو اُس زمانہ میں تهي رعایت کي پس اگر اب هم کسي نیک بات کے پهیلانے میں عام رواج کي رعایت نکرینگے تو خود خدا کي اُس حکمت کو توڑینگے اور خود اپنے لیئے نقصان کا سبب هونگے *

بهر حال میں خدا سے چاهتا هوں کہ مس کارپینٹر صاحبہ کي کوششیں کامیاب هوں اور هندوستان میں کیا مرد اور کیا عورت سچائي اور علم کي روشني سے جو دونوں اصل میں ایک هیں روشن ضمیري حاصل کریں *

لفٹننت جے بي لارنس صاحب مدراس کے علاقہ کے جو بالفعل پیمایش کے کام پر متعین هیں وہ بھي اس جهاز میں تھے ایک رات کو وہ نہایت مهربانی سے میرے پاس آکر بیٹھے اور پوچها که تم لندن جاتے هو میں نے کہا هاں پھر کہنے لگے که میں مدراس سے آتا هوں میں مشنري نہیں هوں میرا کام توپ مارنے کا هی' مگر میں نے مدراس کے علاقه میں جو لوگوں سے پوچھا تو وہ کہتے هیں که دنیا میں تین مذهب سچے هیں هندو عیسائی اور مسلمان کیا یهه بات تمهارے نزدیک بھي سچ هی یهه سوال کرتے هي خود هي جواب دیا که میرے نزدیک تو صحیح نہیں کیونکه صحیح مذهب صرف ایک هي هوگا میں نے کہا که هاں متعدد مذهب جو مختلف اصول پر مبني هوں سب صحیح نہیں هوسکتے بلکه سب مذهبوں میں صرف ایک هي مذهب صحیح هوگا یا مختلف اصولوں میں ایک هي اصول مذهب صحیح هونگے اس پر بولے که میرے نزدیک عیسائي مذهب بالکل سچا و صحیح هی میں نے کہا که هر شخص اپنے مذهب کو ایسا هي سمجھتا هی کہنے لگے که اورونکي سمجهه ٹھیک نہیں هی میں نے کہا که آپ کے خیال کے صحیح هونے اور اوروں کي سمجهه کے غلط هونے کي کیا دلیل هی کہنے لگے که دیکھو عیسائي قوم نے کیا کچهه کیا انگریزوں نے تمام دنیا کي قوموں سے زیادہ خدا کي مهرباني حاصل کي هی علم اور هنر جیسا که همارے پاس هی دوسري قوم کے پاس نہیں هم هي کو خدا نے حکمت عطا کي هی دیکھو اس دوخاني جهاز کو که کیا حکمت سے بنا هی اور کس حکمت سے چلتا هی ریل گاڑي کي حکمت اور طاقت تمنے بخوبي دیکھي هوگي تار برقي کي کرامت تم جانتے هو فوج کي اور جنگ کي بادشاهي قوت تمام دنیا میں هماري سي کسي میں نہیں اگر اور کوئي مذهب سچّا هوتا تو اُس پر بھي خدا اس طرح مهربان هوتا میں نے کہا که یهه سب باتیں دنیا کے کاموں سے متعلق هیں ان سے اور مذهب کے سچے یا جھوٹے هونے سے کچهه واسطه نہیں هی دیکھو خدا تعالی نے اپنے نیک بندے ایوب کو اور اپنے پیارے جیسس کرائسٹ یعني حضرت عیسی علیه السلام کو دنیا میں ذرا بھي جگهه ندي نیک بندوں کے لیئے دنیا نہیں هی بلکه دوسري زندگي کي نعمت هی *

یهه سنکر تھوڑي دیر چپ رهے میں سمجھا که اب بات ختم هوئي اس لیئے که میں آپس کي صحبت اور ملاقات میں مذهبي گفتگو کو نہایت ناپسند کرتا هوں بلکه برخلاف اخلاق کے سمجھتا هوں مگر افسوس که اُنکا ارادہ اُس کے ختم کا نه تها وہ بولے که میں تمسے ایک بات جو نہایت سچ هی اور دیني کام کي هی اور جس پر مجھکو بخوبي یقین هی اور میرے دلکو بالکل تسلي هی کہتا هوں که بهشت کا ملنا صرف جیسس کرائسٹ پر بھروسه رکھنے پر منحصر هی اور کوئي راہ نہیں میں نے کہا که صاحب میں کهه چکا که هر کوئي اپنے مذهب پر ایسا هي اعتقاد رکھتا هی بولے که کیا تم بھي محمد پر ایسا هي

بھروسہ رکھتے ھو جیسا کہ میں دل سے جیسس کرائسٹ پر رکھتا ھوں جو کہ اُن کا یہہ سوال ھمارے اعتقاد مذھبی کے کسیقدر برخلاف تھا کیونکہ ھم کسی شخص پر بھروسہ نہیں رکھتے بلکہ خداے واحد پر بھروسہ رکھتے ھیں اس لیئے اِسکا جواب دینے میں مینے تھوڑاسا تامل کیا اور اپنے دل میں یہہ خیال کرکے کہ ھر گاہ خداے واحد پر بھروسہ ھمکو بذریعہ محمد رسول‌اللہ صلعم کے حاصل ھوا ھی تو مجازاً ھمکو کہنا کہ ھم محمد پر بھروسہ رکھتے ھیں کچھہ مضائقہ نہیں ھی یہہ سوچکر مینے جواب دیا کہ ھاں اُسپر وہ بولے کہ نہیں تمکو دلی بھروسہ اور کامل بھروسہ نہیں ھی اس لیئے کہ خود تمھاری بات اور جواب سے ظاھر ھوتا ھی کہ تمکو اس بات پر پورا بھروسا اور مضبوطی نہیں ھی مینے کہا کہ آپ کے سوال میں کسیقدر غلطی تھی سنیئے کہ مجھکو اسبات پر کہ بھشت اور نجات حاصل ھونے کے لیئے بجز اس کے کہ ایک خداپر دل سے اعتقاد رکھنا اور اُسی ایک کو پوجنا جس طرح کہ ھمارے سچے پیغمبر محمد نے بتایا اور کوئی رستہ نہیں اور میں اسبات پر ایسا یقین رکھتا ھوں جیساکہ اِس روشن ستارے کو جو ھماری آنکھہ کے سامنے ھی دیکھہ رھا ھوں یہہ سنکر وہ خاموش ھو رھے تھوڑی دیر چپ بیٹھے رھے اور پھر اُٹھہ کر چلے گئے اگرچہ مذھبی گفتگو ان کی مجھے پسند نہ تھی مگر باایںھمہ میری راے اُن کی نسبت یہہ تھی کہ یہہ شخص اپنے مذھب میں نہایت متوجھہ معلوم ھوتا ھی ضرور نہایت منکسر اور با اخلاق اور بموجب اصول اپنے مذھب کے غیروں سے محبت کرنے والا ھوگا مگر افسوس کہ پھر میری یہہ راے قایم نہیں رھی اس لیئے کہ اس کے بعد جب تک کہ وہ جہاز میں رھے نہ کبھی میرے پاس آئے نہ کبھی مجھسے کوئی بات کی نہ صاحب سلامت کی اگر کبھی اتفاقیہ میں پیش قدمی کرکر گوڈ مارننگ کہتا تو ھاتھہ سے سلام لیتے کئی دفعہ میرا ارادہ ھوا کہ میں ان سے کہوں کہ اگر آپ میری کسی بات سے ناراض ھوگئے ھیں تو معاف کیجیئے مگر جو کہ اُن سے زیادہ واقفیت نہ تھی اور نہ اُن کے مزاج کا حال معلوم تھا اسلیئے مینے تامل کیا ●

میجر ڈاڈ صاحب ڈائرکٹر پبلک انسٹرکشن ناگپور بھی ھمارے جہاز میں تھے اُنہوں نے مجھہ سے صاحب سلامت کی اور بات چیت کی اور بہت اخلاق سے ملے اُن سے بہت زیادہ ملاپ ھوگیا دبلے چھریرے بلند قد ریش دراز اور نہایت با اخلاق اور نرم سخن آھستہ گو ھیں اب تک ان کی خصلتیں اور بات چیت مجھکو نہایت پسند ھی اور میں یقینی جانتا ھوں کہ بہمہ صفت موصوف اور بہمہ خوبی آراستہ ھیں گھنٹوں میرے پاس بیٹھتے ھیں اور بات چیت کرتے ھیں ولایت کا اور میرے ولایت جانے کے سبب کا اور ورنیکلر یونیورسٹی کا اور سررشتہ تعلیم میں جو جو نقصان ھیں اُن کا اور لڑکیوں کی تعلیم اور اُن کے اِسکولوں کا اور اُن کی تعلیم کے لایق کتابوں کا مختلف وقتوں میں ذکر ھوتا رھا

اُنھوں نے کہا کہ میري راے میں بہت ضرور ھی کہ جب ہندوستاني نوکر ولایت جانا چاھیں اُن کو گورنمنٹ پوري تنخواہ پر رخصت دے *

میں میجر ڈاڈ صاحب کا درحقیقت نہایت ممنون ھوں کہ اُنھوں نے بہت سي باتیں جہاز میں مجھکو بتلائیں اور جو نئي چیز ظاہر ہوتي تھي في الفور میرے پاس آتے تھے اور دکھاتے تھے اور اُس کا حال بتلاتے تھے میں اُن کي اس مہرباني کا ھمیشہ شکر گذار رھونگا *

اگرچہ بعض وجوھات سے مجھے معلوم ہوتا تھا کہ وہ اپنے مذھب میں نہایت پختہ یا متعصب ھیں مگر متعصب ھونے کا خیال میرے دل میں مطلق نہیں ھوا کیونکہ میں اُن کو نہایت مہذب اور با اخلاق آدمي خیال کرتا ھوں اور ھر ایک کے اپنے مذھب میں پختہ ھونے کو نہایت عمدہ جانتا ھوں مگر تعصب کو نہایت برا اور ایک بڑا نقص اخلاق انساني میں اور نیچر یعني حکمت الٰھي کے برخلاف سمجھتا ھوں تو ایسے اچھے آدمي میں جیسے کہ میجر ڈاڈ صاحب ھیں میں ایسا نقص کیونکر خیال کرسکتا تھا مگر ایک دن اتفاقیہ یہہ ذکر آیا کہ فلاں صاحب با وصف بڑي لیاقت کے ڈائرکٹرز پبلک انسترکشن اسلیئے نہیں ھوا کہ شاید وہ لامذھب ھی اور کسي مذھب کے سچے ھونے کا یقین نہیں رکھتا میںنے کہا کہ میري راے میں ضرور ھی کہ ھندوستان میں ڈائرکٹرز پبلک انسترکشن ایسے ھي ھوں جو لامذھب ھوں کہنے لگے کیوں میں نے کہا کہ جب ھندوستان میں مختلف قوم اور مختلف مذھب کے لوگ بستے ھیں تو مذھبي آدمي کا افسر تعلیم ھونا اکثر دفعہ بے تعصب عام تعلیم کا مانع ھوجاتا ھی یہہ بات سنکر متعجب سے ھوکر خاموش ھورھے درحقیقت میري راے یہہ ھی کہ جیسا خدا بے تعصب ھی مشرک بت پرست خدا پرست سب کو برابر پرورش کرتا ھی اسیطرح گورنمنٹ کو اور افسر تعلیم کو بے تعصب ھونا چاھیئے جب گورنمنٹ کو ظل اللہ اور افسر تعلیم معلم صفتہ میں صفات اللہ ھوسکتا ھی *

اسي جہاز میں فرام جي مہربان جي تھالتي واربي پارسي سے ملاقات ھوئي ایک جوان تخمیناً ستائیس اٹھائیس برس کي عمر کا ھی پونا کا رھنے والا اور پونا ھي کے مدرسہ میں انگریزي اور گجراتي پڑھي ھی اور ڈاک خانہ عدن میں پچاس روپیہ ماھواري پر نوکر ھوکر جاتا ھی اُنھوں نے مجھسے نہایت صاف اور شستہ اُردو میں بات چیت کي میں نے حیران ھوکر پوچھا کہ پونا کے آدمي کي ایسي صاف اُردو گفتگو کہاں سے آئي اُس نے کہا کہ گجراتي زبان میں بہت سے فارسي لفظ ھیں اور ذرا سے تغیر میں گجراتي اُردو ھو جاتي ھی میں اس کا خیال رکھتا تھا اور مجھے شوق تھا میں اُردو صاف بولنے لگا یہہ سنکر میں اور زیادہ متعجب ھوا اور میں نے کہا کہ اُردو نے گجرات کو بھي گھیر لیا ھی

اب مجھے شوق ہوا کہ گجراتي زبان سنوں چنانچہ میرے سامنے اُنہوں نے آہستہ آہستہ گجراتي بولي اور اُردو میں ہر ایک لفظ کو سمجھایا میںنےدیکھا کہ حقیقت میں اُردو ہی یا تو یوں کہو کہ بہت کم فرق ہی یا یوں کہو کہ سواے چند الفاظ کے صرف لہجہ کا تفاوت ہی میں نے چاہا کہ وہ کوئي مطلب گجراتي میں بیان کریں اور میں اُس کو گجراتي زبان اور فارسي حرفوں میں معہ اُردو ترجمہ کے لکھوں اُنہوں نے کہا کہ میرے پاس ایک کتاب ہی اُس کي عبارت لکھہ لو چنانچہ علم عروض و قافیہ کي وہ ایک کتاب اُٹھا لائے جس کا نام بہت رتي ہی اور اُس کو تصنیف کیا ہی منچر جي شاپور جي نے چند مقام اُس کتاب کے مجھے سنائے اُس میں سے دو مقام کي عبارت میں نقل کرتا ہوں *

دیباچہ

اَيْ فَرْتِيْ جَہاںْ اَنےْ اَيْ مُہرْتَانِيْ جُباَنْ تِيْ پاکْ خدا تعالی نِيْ ہَرْدَمْ

اے پہرتي دنیا اور اے منہہ کي زبان اُس پاک خدا تعالی کي ہردم

یادْ کَرْ وَا سَارُونْ بَنْدْ ہِیْ اِيْ چھےْ اَنےْ اِنْسَانْ نِيْ عَقْلْ تھِيْ نِيْ وِسےْ

یاد کرنے کے واسطے بند ہي ہوئي ہی اور انسان کي عقل اُس کے واسطے

دَرْیافَتْ کَرْ وَانِيْ گِرِفْتَارِيْ مَانْ دِیْوَانْگِيْ نِيْ اَثَرْ بَتْلادِيْ چھےْ *

دریافت کرنے کے گرفتاري میں دیوانگي کے اثر بتلاتي ہی *

دوسرے مقام کي عبارت

سُخُنْ بےْ جَاتْنَا چھےْ نَثْرْ اَنےْ نَظْمْ یِہہْ بےْ جَاتْنِيْ عِبارَتْ مَانْ

سخن دو قسم کي ہی نثر اور نظم یہہ دو ذاتیعني قسم عبارت میں

سُخُنْ وَاپَرْ وَامَانْ آوےْ چھےْ بَعْضےْ دَانَاوْ نَا کَہِیَا مُوجِبْ عَالَمْ نِيْ آنْکھہْ

سخن کہنے میں آتي ہی بعضے داناؤں کے کہے بموجب عالم کي آنکھہ

نِيْ رَوْشْنِيْ بَخْشْنَا رَا سُخُنْ نَا چِہرَہْ نِيْ بےْ جَاتْ نَا رَنْگْ تھِيْ دِلْکَشْ

کو روشني بخشنے والا سخن کے چہرہ کو دو ذاتیعني قسم کے رنگ سے دلکش

اَنْيِ دِيْ پَکْ دَارْ کِيْ دَهْا مَانْ اَوِيْ چِهْ

اور دمک دار کرنے میں آتي هی *

گجراتي زبان میں صاحب سلامت کرنے میں یہه الفاظ بولے جاتے هیں

صَاحِبْ مِهْرَبَانْ خُوشْ تُو چْهُوْ طَبِیعَتْ تُوْ خُوشْ چِهْ

مزاج ان لفظوں سے پوچھتے هیں خوش تو هو طبیعت تو خوش هی

اب غور کرنا چاهیئے کہ یہه زبان اُردو کے کسقدر قریبؔ هی اور کتنے فارسي بلکہ عربيؔ لفظ اس میں شامل هیں هر مقام پر مجھکو حیرت هوتي هی کہ الهٰآباد ایسوسي ایشن کس کس ملک اور کس کس زبان میں سے فارسي لفظ نکال کر قدیم بھاشا جاري کریگي حقیقت میں اُردو موجودہ اب همارے ملک کي ورنیکر هی *

میجر هیسٹنگ فریزر صاحب متعلق حیدرآباد بھي اسي جہاز میں هیں اُن سے بھيؔ ملاقات هوئي کرنل فریزر صاحب کے بیٹے هیں جو مدت تک میسور میں رهے تھے یہه صاحب نہایت صفائي اور درستي سے ملے اور نہایت با اخلاق اور صاف طینت آدمي معلوم هوتے هیں شرفاے اهل اسلام سے زیادہ تر صحبت رهي هی فارسي بخوبي بولتے هیں بلکہ اُردو سے فارسي میں بہت صاف و با محاورہ گفتگو کرتے هیں کہتے تھے کہ کئي سال سے فارسي بولنے کا اتفاق نہیں هوا اس سبب سے اکثر الفاظ محاورہ سہو هوگئے هیں نہایت مرد قابل و اشراف دوست هیں اُنہوں نے نظام کي ایک تاریخ لکھي هی جس کا نام " اورفیئتهہ فل الائي نظام " هی اس کتاب کے نام کا ترجمہ هی " دوست صادق ما نظام " همیشہ هرروز مجھہ سے پوچھتے کہ سید صاحب مزاج شما خوش است بآرام هستي هیچ تکلیف کہ نداري حقیقت یہه هی کہ ان صاحب سے ملکر میرا دل بہت خوش هوا اُمید هی کہ لندن میں پھر ملاقات هوگي مگر یہه بات نہایت رنج کي هی کہ ابھي قریب زمانہ میں ان کيؔ میم صاحبہ کا جو دیوڈسن صاحب رزیڈنٹ حیدرآباد کي بیٹي تھیں انتقال هوگیا اور کئي بچے صغیرالسن چھوڑے هیں اُسي سبب سے نہایت رنج و سراسیمگي کي حالت میں تین مہینے کي رخصت لیکر ولایت جاتے هیں اگر یہه رنج اور صدمہ ان پر نہوتا تو غالباً اور بھي زیادہ خوش مزاج و خوش اخلاق ملاقات و صحبت میں معلوم هوتے *

میجر اسمتھہ صاحب غازي پور کے اسٹنٹ والے اور اُن کي میم صاحبہ اور اُنکي بیٹي ایڈا جو تھیں چار برس کي هی اور بہت تماشے کي باتیں کرتي هی اور ایک هندوستاني آیا

اور مسٹر تھلر جو افیم کے کام پر مرزا پور میں متعین ھیں اسي جہاز میں ھیں اور اس سبب سے که هم اور وہ ایک ملک سے آئے تھے اور به سبب غازي پور اور بنارس رھنے کے نام سے شناسائي تھي ایک قسم کي دوستانه صاحب سلامت ھوگئي اور ایذا بھت آتي ھی اور تماشے کي باتیں کرتي ھی اور میم صاحبه بھي نهایت مهرباني سے بات چیت اور صاحب سلامت کرتي ھیں *

حسین علي بوهره ساکن کھمبات متعلق گجرات اسي جهاز میں ھیں وہ بطریق تجارت جاتے ھیں سوئیز جاوینگے اور وهاں سے جو استیمر جده کو جاتا ھی جده جاوینگے اُنهوں نے کہا که میرا ارادہ مصر جانے کا بھي ھی اس لیئے که وهاں سرمبارک حضرت امام حسین علیه‌السلام کا مدفون ھی اور بڑي زیارت ھی اُس کي زیارت کرونگا مالوہ اور دکن میں مسلمان بوھرے بھت کثرت سے ھیں سب تجارت کرتے ھیں اور اپني قوم کي پرورش اور پرداخت کے عجیب عجیب قواعد مقرر کیئے ھیں جس کي وجھه سے میں اُن کو نهایت عمده قوم تصور کرتا ھوں جس زمانه میں که میں اندور گیا تھا میں نے اس قوم کے حالات بخوبي تحقیق کیئے تھے شیعه مذهب ھیں مگر شیعه اثنا عشري اخباري اور اصولي دونوں کے اصول مذهب سے ان کے اصول مذهب اکثر مختلف ھیں بعض ائمه علیه‌السلام کو نهیں مانتے اور درحقیقت بجز حضرت امام حسین علیه‌السلام کے اور کسي کو معصوم خیال نهیں کرتے کل حزب بما لدیهم فرحون *

اگرچه اور بھت سے صاحبوں سے ملاقات اور صاحب سلامت ھوئي مگر جن سے في‌الجمله خصوصیت ھوئي اُنهیں کا ذکر کافي ھی *

کیفیت طعام

جهاز کے اُس بڑے لمبے کمرے میں کھانا کھانے کے لیئے میز لگي ھوئي ھی یهه دستور ھی که جس قدر مسافر جهاز میں ھوتے ھیں اُن سب کي گنجایش کے لایق کرسیاں اور نهایت عمده بینچیں لگاتے ھیں اور مسافروں کي تعداد کے موافق چھري کانٹے چمچے اور خالي رکابیاں میز پر چن دیتے ھیں اُس وقت مسافر اپنے اپنے نام کا ٹکٹ میز پر جهاں اُس کو کھانا منظور ھو رکھه دیتا ھی پس وہ جگهه اُس کي ھوگئي جب تک که اُس جهاز میں سفر ھی همیشه وہ جگهه اُس کے بیٹھنے کي ھی کوئي دوسرا وهاں نهیں بیٹھتا یهاں تک که اگر کسي دن وہ شخص کھانے پر نه آوے تو وہ جگهه خالي رھیگي دوسرا کوئي وهاں نهیں بیٹھنے کا *

جبکه میز طیار ھوئي في‌الفور هم چاروں آدمي گئے اور ایک عمده جگهه دیکهه کر هم چاروں نے چار نشست برابر کي لیکر اپنے اپنے نام کے ٹکٹ رکھدیئے اور وهیں بیٹھا کیئے *

جہاز میں علی‌الصباح چاء اور توس کہانے کو ملتے هیں پهر آٹهه نو بجے حاضری کہاتے هیں پهر دوپہر کو ٹِفن هوتا هی پهر چار بجے کہانا کہلایا جاتا هی پهر رات کو چاء اور توس ملتے هیں کہانے کے وقت هر قسم کے میوے تر و خشک موجود هوتے هیں جس طرح انگریزوں میں دستور هی اُسی طرح کہانا کہلایا جاتا هی ●

باورچی اور جانور ذبح یا صاف کرنے والا انگریز هی تحقیق کرنے سے معلوم هوا کہ جو بڑے جانور هیں اور جن میں خون زیادہ هی جیسے بہیڑ بکری مینڈها وغیرہ اُس کو تو وہ همیشہ گردن کی شہ رگ میں آر پار چہری مار کو ذبح کرتے هیں کیونکہ اُن کے هاں بهی دم مسفوح نا جایز یا حرام هی یا اُس کے اخراج کا رواج هی اور پرند جانوروں کی نسبت وہ یہہ کہتے هیں کہ ان میں وہ خون جو چوپاؤں میں هی اور جو دم مسفوح کہلاتا هی نہیں هی اور ان کی مثال دریائی جانوروں کی سی هی پس ان کا ذبیحہ صرف اُن کا مارڈالنا هی اس لیئے پرند جانوروں کو ذبح نہیں کرتے صرف گردن توڑ کر مار ڈالتے هیں مگر جو کہ میرے نزدیک عیسائیوں کا اس طرح پر پرند جانوروں کو مارا هوا جو اُن کے نزدیک اُن جانوروں کا اسی طرح پر ذبیحہ هی جیسے کہ همارے نزدیک مچهلی اور ٹڈی کا هی بموجب مسئلہ شریعت حقہ محمدیہ کے مسلمانوں کو کہانا درست هی اس لیئے میں نے اور همارے ساتهیوں نے اُن دونوں قسم کے گوشتوں کے کہانے میں کچهہ تامل نہیں کیا اور خوب مزے دار گوشت مٹن اور بیف اور مرغ و کبوتر کے کہائے الحمد للہ‌الذی جعل دیننا یسرا ولا عسرا والصلوۃ والسلم علی صاحب الشریعۃ السہلۃ الہدی ●

پہلی دفعہ جب هم کہانے پر گئے تو همارے سامنے بهی برانڈی اور شیری اور لال شراب پینے کے خالی گلاس بہ ترتیب لگائے هوئے تهے جب هم وهاں جاکر بیٹهے همنے اُن گلاسوں کو جنکو شراب پینے کا سمجها پرے هٹا کر اور اوندها کرکر رکهہ دیا ایک قسم کی شراب هی وہ ویسے هی گلاس میں پی جاتی هی جیسا کہ پانی پینے کا گلاس هوتا هی وہ گلاس پانی پینے کو همنے اپنے پاس رهنے دیا تها (استورڈ) یعنی خدمتگار جو یوروپین تها یہہ سمجها کہ یہہ لوگ اُسی قسم کی شراب پیئینگے جو اُس گلاس میں پی جاتی هی وہ فی‌الفور بوتل اُسی قسم کی شراب کی لایا اور مجهکو اُس نے سب میں بڑا لنبی سفید دهاڑی والا دیکهکر سب سے پہلے میرے گلاس میں ڈالی میں نے کہا (نو نو نو) اُسنے اُسیوقت هاتهہ روکا اور چند قسم کی شرابوں کے نام لینے لگا اس مطلب سے کہ وہ شراب لاؤں فلاں قسم کی شراب لاؤں میں نے کہا (نو نو اونلی کولڈ واٹر) اُس وقت وہ گلاس اُٹهالے گیا اور دوسرا صاف گلاس اور برف کا پانی جو خدا کی بنائی هوئی زندگی بخش شراب هی هم سب کے آگے رکهہ گیا اُس کے بعد کبهی همارے سامنے شراب نہیں لایا اور سور کا گوشت شاید مانگنے پر دیا جاتا هی کیونکہ کبهی کوئی همارے سامنے نہیں لایا ●

کیفیت طبیعت

جہاز پر ہم بہت خوشی خوشی سوار ہوئے اور سمندر کی فضا اور پانی پر کی سہلی سہلی ہوا گرمی کے موسم میں نہایت اچھی اور خوشگوار معلوم ہوتی تھی شام کے وقت جب ہم کھانے پر گئے اور کچھہ تھوڑاسا کھایا تھا کہ جہاز کی حرکت سے جو تھوڑا تھوڑا کروٹ کے بل ہلتا تھا سرکا بھیجا ہلتا ہوا معلوم ہوا جس کروٹ جہاز جکھتاتھا ایسا معلوم ہوتا تھا کہ سر میں اُس طرف کوئی نہایت برجھل اور بھاری چیز آپڑتی اور دوسری طرف سے سرخالی ہوگیا اور جب دوسری طرف جہاز کروٹ لیتا تھا اتو اُس وقت تمام بوجھہ سرکا اُس طرف جاپڑتا تھا اور ادھر سے سرخالی ہوجاتا تھا اور جو کہ یہہ حرکت جہاز کو بہت جلد جلد ہوتی تھی اس لیئے سر میں بھی یہہ کیفیت بہت سریع پیدا ہوتی تھی ہم گھبرا گئے اور کھانے پر سے اُٹھہ کر جہاز کی چھت پر چلے گئے ذرا ٹہلے کسیقدر یہہ کیفیت کم ہوئی پھر سونے کا وقت ہوا سو رہے صبح کو اُٹھے میں نے بخوبی نماز پڑھی اور کچھہ تغیر مزاج نہیں پایا خدا داد بیگ نے بھی کہا کہ مجھے تو کچھہ نہیں معلوم ہوتا محمود کچھہ گم صم تھا اور لیٹا جاتا تھا حامد کو زیادہ تغیر تھا کہ اُس کا سر بھاری تھا اور جی متلاتا تھا اور منھہ میں پانی بھر آتا تھا وہ پھر کے قریب میری طبیعت زیادہ بگڑ گئی اور سر میں ایسی حرکت تھی کہ مطلق اُٹھا اور کھڑا ہوا نہیں جاتا تھا محمود کی اگرچہ یہہ کیفیت نہ تھی مگر دن رات بچھونے پر پڑا رھتا تھا حامد کا سب سے زیادہ برا حال ہوا اُس سے اندر آیا نہیں جاتا تھاچار دنرات وہ جہاز کی چھت پر پڑا رہا اور مطلق کچھہ نہیں کھایا کھانے کے نام سے اور اُس کی بو سے نفرت ہوتی تھی اور اُبکائی آتی تھی پھر حال ڈیڑہ دن اور ایک رات میری طبیعت پر تغیر رہا پھر میں اچھا ہوگیا اب تک خداداد بیگ ہم سب میں ٹانٹے اور خوش ہیں اگرچہ انکو بھی کسیقدر تغیر ہوا چھٹجو بھی اور سب کی بہ نسبت اچھا ھی شاید وہ قی کر آیا تھا *

جہاز کے ایک افسر نے محمود کا یہہ حال دیکھہ کر کہا کہ میں ڈاکٹر پاس سے ابھی دوا لاتاھوں اور خود جاکر گلاس میں دوا بنواکر اپنے ھاتھہ میں لایا اور یہہ بھی کہا کہ اس میں تھوڑی سی (اسپرٹ) ھی وہ شراب نہیں ھی اُس کو کوئی پیتا نہیں ھی دوا میں کام آتی ھی محمود نے اُن کا بہت شکر کیا اور کہا کہ مجھے افسوس ھی کہ آپ کو تکلیف ہوئی مگر میں اسپرٹ ہونے کے سبب نہیں پی سکتا اول تو اُس بیچارہ نے بہت سمجھایا جب محمود نے نہ مانا تو اُس نے کہا کہ میں پھر جاتا ہوں اور کہتا ہوں کہ ایسی دوا دو جس میں کسی قسم کی اسپرٹ نہو چنانچہ وہ بیچارہ مہربان بغیر اسپرٹ کے دوا بنواکر لایا محمود کو پلائی اور درحقیقت اُس نے بہت فائدہ کیا *

اتوار کا گرجا

جہاز میں بھی اتوار کے دن اسیطرح نماز ہوتي ہی جیسے خشکي میں دستور ہی کہ اگر کوئي پادري جہاز میں نہو تو جہاز کا کپتان نماز پڑھاتاھی ہمارے جہاز میں ریورنڈاے ٹیلر کامٹي کے چیپلن جو میجر ڈاڈ ڈائریکٹر پبلک انسٹر کشن ناگپور کے بہت دوست ہیں جہاز میں موجود ہیں اس سبب سے اُنہوں نے نماز پڑھائي جہاز کي چھت پر سب انگریز جمع ہوگئے اور کرسیوں اور بینچوں پر بیٹھ گئے اور موافق اپنے دستور و مذہب کے نماز ادا کي *

میں بھي اُسي مقام کے قریب جہاں نماز ہوتي تھي خاموش مودب کھڑا تھا اور کبھي ٹہلنے لگتا تھا کیونکہ خدا کا نام ہر طرح ادب کے لایق ھی اور نماز کے ادا کرنے کو دیکھ رہا تھا اور خدا کي بے نیازي کي شان پر خیال کرتا تھا کہ عجب بے نیاز اور مستغني ہی کہ اگر کوئي بت کے سامنے ڈنڈوت کرے تو اُس کو کچھہ پرواہ نہیں اور اگر کوئي ٹوپي اوتار کر اور کرسي پر بیٹھ کر نیاز کرے تو کچھہ پرواہ نہیں اور اگر کوئي جبہ اور عمامہ پہنکر اور تسبیح گلے میں ڈالکر کھڑا ہوکر ہاتھہ باندھکر ناک رگڑے تو بھي کچھہ پرواہ نہیں اور اگر کوئي برا کہے گالي دے شرک کرے تو بھي کچھہ پرواہ نہیں بلاشبہہ صفت استغنا اُسي پر ختم ہی *

ز عشق نا تمام ما جمال یار مستغني است
بہ آب و رنگ خال و خط چہ حاجت روے زیبارا

میں اسي خیال میں تھا کہ نماز ختم ہوگئي نمازیوں میں سے ایک ہمارے دانا دل داد صفت دوست نے پوچھا کہ تم نماز میں کیوں شریک نہیں ہوئے میں نے کہا کہ میں کیا شریک ہوتا کہا کیوں خدا † تو ایک ہی میںنے کہا کہ یہي تو وہاں نہ تھا یہہ سنکر چپ ہو رہے *

وفات جہاز میں

یہہ ایک غمگین واقعہ ہمارے جہاز میں ہوا (کپتان ولیم) ایک اور جہاز کے کپتان تھے جو بمبئي کے کنارہ پر کھڑا تھا وہ بشدت بیمار ہوگئے تھے اُن کے دوستوں نے یہہ کوشش کي کہ کسي طرح ولایت پہنچایا جاوے اس لیئے اُن کو اس جہاز پر لائے وہ بیہوش تھے اور رات بھر جینے کي بھي کچھہ توقع نہ تھي چنانچہ گیارھویں تاریخ رات کے وقت وہ مرگئے دن کو دوپہر کے بعد اُن کا جنازہ ایک تختہ پر بناکر لائے اور اُنہر جہاز کا نشان یعني پھریرا ڈال دیا تھا اور شاید دونوں پانوں میں لوہے کے دو گولے باندہ دیئے تھے اُس تختہ کو

† اس فقرہ سے اُن کا مطلب یہہ تھا کہ تمام انسانوں کا ہمارا اور تمہارا ایک ہي خدا ہی *

جہاز کے کنارہ پر رکھا اور پادري صاحب نے جو جہاز میں تھے نماز پڑھي اور تختہ کو کھڑا کیا اور وہ لاش پانوں کے بل سمندر میں کود پڑي اور سبکي نگاھوں سے غایب ھوگئي میرے دل پر اُس بیکسي کي موت کا اور اُس طرح پر جنازہ بناکر لانے کا اور سمندر میں ڈال دینے کا ایک عجیب اثر پیدا ھوا اور في‌الفور یہہ شعر میرے دل میں گذرا —

چو آھنگ رفتن کند جان پاک * چہ بر تخت مردن چہ بر روے خاک

جب آدمي مرگیا تو پھر جو چاھو سو کرو آگ میں جلاؤ پاني میں ڈالو خاک میں دباؤ جو ھونا تھا وہ ھوچکا اور جو ھونا ھی وہ ھوگا *

طریق سلامي

ھمکو بمبئي سے عدن پہنچنے تک کئي ایک بغلے اور بادباني جہاز اور اسٹیمر بمبئي کو جاتے ھوئے ملے مگر ایک ایک میل دو دو میل کے فاصلے پر تھے صرف دو بادباني جہاز جن کا ذکر آگے آتا ھی بہت قریب ھمارے جہاز کے ملے تھے جب کوئي جہاز دن کو دکھلائي دیتا ھی تو في‌الفور پھریرا نشان کا بلند کیا جاتا ھی اور جو کہ ھرایک قوم کے جہازوں کے پھریرے علحدہ علحدہ رنگ کے ھیں اس لیئے معلوم ھوجاتا ھی کہ کس کا جہاز ھی *

رات کے وقت ایک دوخاني جہاز ملا کپتان نے في‌الفور دو مہتابیاں جن میں ایک قسم کي آتشبازي تھي منگائي غالباً میري یاد اور میرا خیال صحیح ھی کہ اول مہتابي میں سرخي مایل روشني نکلي تھوڑي دیر بعد چھچھوندر کي طرح اُس میں سے کچھہ چھوٹا اور پٹاخے کي سي آواز ھوئي اور پھر سفید رنگ کي مہتاب چھوٹي اُس کے بعد دوسري مہتاب کو جلایا تو اُس میں نیلے رنگ کي مہتاب چند منٹ تک چھوٹتي رھي *

جہازوں کي بات چیت

واقع میں یہہ بات نہایت عجیب اور دلکش ھی کہ ایک جہاز دوسرے جہاز سے باوجود میلوں کے فاصلہ کے بات چیت کرتا ھی *

یورپ کے جہاز رانوں نے چار رنگ نیلا زرد سفید اور سرخ اختیار کیئے ھیں اور پھریرے بنائے ھیں بعضے نرے سفید بعضے نرے سرخ بعضے نرے زرد بعضے نرے نیلے اور پھر اُن رنگوں کو ترکیب دي ھی بعضوں میں دو رنگ ھیں بعضوں میں تین اور بعضوں میں چار اور پھر اُنکي شکلوں میں بھي اختلاف کیا ھی بعضوں میں چار رنگ کے چار مربع لگائے ھیں بعضوں میں چار معین شکل کے ٹکڑے بعضوں میں مستطیل بعضوں میں جیبي دار اُن پھریروں کو مختلف ترتیب سے لٹکانے سے عبارت بن جاتي ھی دوسرا جہاز والا دوربین سے دیکھہ کر عبارت سمجھہ لیتا ھی اور اُسکا جواب اُسي طرح دے دیتا ھی *

بارهویں اپریل* کو همیں دو جهاز بادبانی ملے شاید کویله اور اور کچهه مال تجارت کا لیجاتے تهے انگریزي جهاز تهے اُن میں سے ایک جهاز والے نے پهریرے لگائے همارے جهاز کے کپتان نے دیکها اور سوال سمجهه لیا اور فلاں فلاں نمبر کے* پهریرے لگانے کو حکم دیا وہ لگائے گئے اور اُسکو جواب مل گیا بعد اُس کے معنے دریافت کیا که کیا جواب سوال هوئے تهے تو معلوم هوا که بادبانی جهاز نے پوچها تها که جهاں هم هیں اُس کا عرض بلد اور طول بلد کیا هی همارے جهاز نے جواب دیا که عرض بلد هی سترہ درجه بیس دقیقه اور طول بلد هی پینسٹهه درجه پانچ دقیقه سبحانه وتعالی شانه *

طریق دریافت عرض و طول بلد

جهاز میں ٹهیک راسته چلنے کے لیئے متعدد قطب نما لگے هوئے هوتے هیں ایک جگهه کپتان یا اَوْر افسر اور دوسري جگهه کوارٹر ماسٹر دن رات برابر کهڑے رهتے هیں اور هر دم قطب نما کے درجه دیکهتے رهتے هیں اگر ذرا بهي جهاز کا رخ پهرا اور قطب نما سے معلوم هوا اُسي وقت کپتان نے سکاں جهاز کو پهروایا اور پهر صحیح سمت پر پهیر لیا مگر اس بات کے دریافت کرنے کو که هم ٹهیک صحیح راسته پر چلے جاتے هیں اور اب کهاں هیں هر روز دو پهر کے وقت عرض و طول مقام جهاز جس کو باصطلاح علم هیئت عرض بلد اور طول بلد کهتے هیں نکالتے هیں اُس کے لیئے ایک نهایت مختصر آله ربع دایرہ کے طور پر بنا هوا هی جس کو سکسٹنٹ کهتے هیں اُس میں ایک چهوٹي دوربین هی اور چند شیشے اور ایک متحرک پرزہ بطور ساقول کے دو پهر کے قریب سے غایت ارتفاع شمس دیکهتے رهتے هیں دوربین سے اُفق دیکهتے هیں اور شیشوں میں آفتاب کي شعاع پڑتي هی اور متحرک پرزوں سے درجه ارتفاع معلوم هوتے هیں اسي طرح دیکهتے رهتے هیں اور هر دفعه ارتفاع کو لکهتے جاتے هیں جب دیکها که ارتفاع اب بڑهتا نهیں بلکه اب گهٹتا هی تو غایت ارتفاع معلوم هوا اُسي وقت دوپهر کے بجنے کا حکم دیا اور ایک جدول بني هوئي هی اُس سے معلوم هوجاتا هی که جس مقام پر غایت ارتفاع آفتاب فلاں تاریخ میں اسقدر هو تو اُس مقام کا عرض بلد اور طول بلد اسقدر هوگا اُس جدول کو دیکهه کر طول و عرض مقام جهاز دریافت کرلیتے هیں *

همارے هاں بهي هر مقام کا طول بلد و عرض بلد نکالنے کے لیئے آلے اور قاعدے معین هیں اصطرلاب اور ربع مجیب سے نکال سکتے هیں مگر جیسا صحیح اور نهایت آساني سے انگریزي آله سے نکلتا هی ویسا اُس سے نهیں نکلتا *

طریق پیمایش راہ

اس بات کے دریافت کرنے کا که دن رات میں یعني دو پهر سے دو پهر تک جهاز کتنا

چلا اور في گھنتہ کتنے میل چلتا هی نہایت عجیب اور آسان قاعدہ هی اور وهي مثل هی کہ تل کي اوجهل پہاز *

ایک رسي هی جس کے سرے میں ایک کات کا تکڑا بقدر ربع دائرہ کے تین رسیوں میں چھینکے کي طرح لتکتا هی دو رسیاں تو مضبوط بندهي هوئي هیں اور ایک رسي اس طرح پر اتکائي هی کہ اگر برابر زور دیئے رهو تو تو اتکا رهے اور اگر جهتکا مارو تو اُس کا سرا نکل جاوے *

اس کے سوا ایک ریت کي گهڑي هی جو ایک منت میں خالي هو جاتي هی ایک شخص اُس گهڑي کو لیکر کهڑا هوتا هی اور ایک شخص وہ کات کا چهینکا جہاز کے پیچھے کهڑے هوکر ڈالتا هی جہاز چلا جاتا هی اور وہ شخص رسي چهوڑے جاتا هی جہاں ایک منت پورا هوا اور رسي کو روکا اور جهتکا مارا چهینکا کهل گیا اور رسي کو ناپ کریا اُسکي گرهوں کو شمار کر کر دیکها کہ ایک منت میں کسقدر جہاز چلا اُس کا حساب کرکر گهنتوں میں اور دن رات میں رفتار کا حساب کرلیا یہہ عمل دن رات میں متعدد دفعہ کرتے رهتے هیں تاکہ رفتار کي تیزي اور کمي کا حال معلوم هوتا رهے اور شاید هر دفعہ کے عمل کا اوسط نکال کر دن رات کي رفتار کا حساب کرتے هیں *

گهنتہ بجنے کا طریق

جہاز میں اس طرح پر گهنتے نہیں بجتے جیسے کہ همارے ملک میں ایک سے بارہ تک بجتے هیں بلکہ جہاز میں یہہ دستور هی کہ دن رات کے چهہ حصے حسب تفصیل ذیل کرتے هیں *

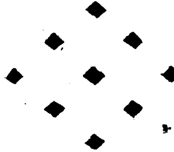
۱ دو پہر دن سے چار بجے تک	۴ چار بجے رات تک
۲ آتهہ بجے رات تک	۵ آتهہ بجے صبح تک
۳ بارہ بجے رات تک	۶ دو پہر دن تک

اور گهنتہ اور آدها گهنتہ بجاتے هیں اور اس لیئے یہہ قاعدہ هی کہ ایک گهنتہ کي دو چوت متصل لگاتے هیں اور آدہ گهنتہ کے لیئے صرف ایک چوت مثلاً ایک بجانے کے لیئے دو چوت متصل لگاوینگے اور ڈهائي گهنتہ بجانے کو دو چوت متصل پهر دو چوت متصل پهر ایک چوت اس حساب سے چار بجے بهي آتهہ بجتے هیں اور آتهہ بجے بهي آتهہ بجتے هیں اور بارہ بجے بهي آتهہ بجتے هیں *

کهیل هاے جہاز

عدن تک جو لوگ همارے ساتهہ جہاز میں تهے وہ صرف دو کهیل علاوہ شطرنج و گنجفہ و نرد کے جہاز میں کهیلتے تهے *

ایک اسکتل یهه کهیل اس طرح پر کهیلتے هیں که نو موگریاں نیچے سے پتلي اور اوپر سے موتي اس طرح پر کهڑي کرتےهیں اور ایک بهاري گیند توپ کے گوله کے برابر هوتي



هی اُس کو فاصله معین سے دوڑ کر زور سے لڑکا کر ان موگریوں پر مارتے هیں تاکه وه گرپڑیں اور هر شخص تین دفعه وه گیند لڑکاتا هی اور جس قدر موگریاں گرتي هیں اُن کي تعداد لکهتے جاتے هیں جس نے سب سے زیاده موگریاں گرائیں وهي میري هی *

دوسرا کهیل کوائیٹس کهیلا گیا یهه کهیل میمیں کهیلتي تهیں دو خالي بالٹیاں پاني کي ایک فاصله پر رکهي جاتي هیں اور سن کي خوبصورت خوبصورت اینڈویاں بني هوئي هوتي هیں هر ایک میم تین تین اینڈویاں هاتهه میں لیلیتي هی چند میمیں ایک بالٹي کے پاس کهڑي هوگئیں اور چند دوسري بالٹي کے پاس اور ایک نے دوسري کي بالٹي میں اینڈوي پهینکني شروع کي جس کي اینڈویاں بالٹي کے اندر پڑیں وهي میري هی یهه کهیل اس لیئے هیں که جهاز میں کچهه ریاضت کرني چاهیئے سست پڑا رهنا نه چاهیئے *

جانوران سمندر

عدن تک همکو کوئي عجیب جانور سمندر میں نهیں دکهائي دیا صرف تین جانور همنے دیکهے *

اول " فاسفورس " جب جهاز چلتا هی اُس کے چلنے کي لهر میں هزاروں جانور جهاڑي بوٹي کے بیر کي برابر پٹبیجنے کي طرح چمکتے هوئے اور پاني میں تیرتے هوئے معلوم هوتے هیں کهتے هیں که سمندر کے پاني میں نهایت باریک جو آنکهه سے نهیں دکهائي دیتے یهه کیڑے هیں اور پاني کي حرکت سے پٹبیجنے کي طرح چمکتے هیں اور چمک کے سبب اتنے بڑے دکهائي دیتے هیں رات کو اگر سمندر کا پاني اُچهالیں یا اندهیرے میں لاکر هلاویں تب بهي یهه جانور چمکتے هیں *

دوم " جلفش " جس کو خلاصي جهننا کهتے هیں یهه ایک قسم کي مچهلي هی نصف سیپي کي طرح اُس کا چهلکا هی اور گویا وه آدهي سیپي چت تیرتي هی اور اُسکے بیچ میں گلابي رنگ کي ایک چیز معلوم هوتي هی اور پاني میں کنول کے پهول کي

طرح تھوڑی بھوتی ھی کہتے ھیں کہ وہ جو گلابی رنگ کی چیز ھی وہ صرف ایک لنبا تانتوا ھی اور کچھہ نہیں اور اسی سبب سے کھانے کے لایق نہیں ھی مجھکو یہہ مچھلیاں روپیہ کی برابر اور ھتیلی کے گڑھے کی برابر دکھائی دیں مگر لوگ کہتے ھیں کہ نو انچھہ کے قطر تک کی ھوتی ھیں *

سوم " پرند مچھلی " یہہ مچھلی عجیب کیفیت دکھاتی ھی غول کے غول اور متفرق بھی پانی میں سے اُڑ جاتی ھی اور بیس تیس قدم تک اُڑتی ھوئی چلی جاتی ھی اور پھر سمندر میں ڈوب جاتی ھی کبھی ایسا ھوتا ھی کہ جہاز کی چھت پر اور کبھی کھڑکی کی راہ سے کمرے کے اندر آن پڑتی ھی چنانچہ ایک مچھلی میجر فوبز صاحب کے کمرہ میں آن پڑی بالشت برابر لنبی اور انگوٹھے برابر موٹی تھی مثل مچھلی کے پروں کے دو پر اُس کے ھوتے ھیں وہ اس قابل نہیں ھیں کہ مثل پرند جانوروں کے اُن سے اُڑا جاوے معلوم ھوتا ھی کہ یہہ حرکت ان مچھلیوں کی اُڑان نہیں ھی بلکہ زغند ھی کوئی بڑی مچھلی اُن کو کھانے کو دوڑتی ھی اور وہ بھاگتی ھیں جب زیادہ دباؤ پڑتا ھی تو زور سے زغند مار کر ایک جگہہ سے دوسری جگہہ جا پڑتی ھیں اور اس کود میں اُن کے پر چمکتے ھوئے دکھائی دیتے ھیں اور ایسا معلوم ھوتا ھی کہ گویا اُن پروں سے اُڑ رھی ھیں *

حال راہ و مینار ھاے روشنی

جب ھم بمبئی سے چلے تو تھوڑی دیر میں ھماری آنکھہ سے زمین غایب ھوگئی اور بجز پانی پانی کے اور کچھہ نظر نہیں آتا تھا چاروں طرف ایسا معلوم ھوتا تھا کہ پانی کا کنارہ آسمان سے ملا ھوا اور آسمان مثل سرپوش کے پانی کے اوپر ڈھکا ھوا ھی چھہ دن اور چھہ رات اسی طرح پانی پانی میں چلے گئے تب ۱۶ اپریل روز جمعہ کو علی‌الصباح بعد نماز فجر زمین مقدس عرب دکھائی دی ھمکو اُسے دیکھہ کر بڑی خوشی ھوئی اور میرے دل میں خیال گذرا کہ سبحان‌الله اسی وادی غیر ذی زرع میں سے خدا تعالی نے ایسا نبی اولوالعزم آخرالزماں ختم پیغمبران پیدا کیا میں اسی خیال میں تھا کہ ھمارے محسن و شفیق میجر ڈاڈ صاحب نے مجھہ سے آن کر کہا کہ پیغمبر کی زمین دیکھی میں نے کہا ھاں دیکھی یہی ھی جو عریبی دی بیلسڈ یعنی رحمت کیا گیا عرب کہلاتا ھی اسی تاریخ رات کو عدن کے قرب کے پہاڑ دکھائی دیئے اور جہاں سے پہاڑ شروع ھوئے ھیں وھاں ایک مینار روشنی کا جہازوں کو راہ بتانے کے لیئے بنا ھوا ھی قریب صبح* کے ھمکو پہاڑ شمشم دکھائی دیا جو خاص عدن کا پہاڑ ھی اور تھوڑا دن نکلا تھا کہ ھم عدن میں جا پہونچے اور جہاز نے کنارہ عدن کے بہت قریب لنگر ڈالا عدن میں بھی ایک مینار

روشني کا هی اور کنارہ پر کے پہاڑ اور مکانات اور فصیل و برج قلعہ کے نہایت خوشنما هیں خوب سیر جہاز میں سے دکھائي دیتي هی *

تمام راہ نہایت امن سے گذري سمندر نہایت چپ چاپ سیدھا تھا کہیں سمندر میں شورش نہیں هوئي اور نہ موجیں اُٹھیں اور نہ کسي طرح کي گھبراھت نے همکو گھبرایا سمندر ایسا رھا کہ گویا ایک بڑي جھیل هی الحمد الله علی ذالک اب دیکھئے کہ جناب بحر احمر کیا کیفیت دکھلاتے هیں *

کیفیت شہر عدن

جب جہاز لنگر کرچکا تو هم چاروں شخصوں نے ایک چھوٹي سي کشتي کرایہ کي اور هم چاروں معہ چھجو کے اُس پر سوار هوکر کنارہ پر پہونچے وهاں دو گھوڑوں کي اور ایک گھوڑے کي بگھیاں اور فٹن اور سواري کے گھوڑے اور گدھے اور خچر کرایہ کے موجود رھتے هیں کنارہ پر ایک هوٹل هی جس کے مالک پارسي هیں اور اُسي کے پاس سوداگروں کي دوکانیں هیں اور چھاوني اور قلعہ وهاں سے دو ڈھائي میل هی همنے فٹن اور بگھي کرایہ کي اور قلعہ و چھاوني کو دیکھنے گئے *

ٹانکہ ھاے عدن

سب سے عمدہ اور عجیب اور نہایت قدیم چیز جس کي تعمیر کي تاریخ ابتک معلوم نہیں هی عدن کے حوض هیں جن کو یہاں کے لوگ ٹانکہ کہتے هیں سب سے اول هم اُنهي کے دیکھنے کو گئے همنے دیکھا کہ دامن کوہ میں چھوٹے اور بڑے دو دس حوض هیں جو پہاڑ میں کھودے گئے هیں اور درجہ بدرجہ هیں یعني ایک حوض سب سے بلند جگہہ پر هی دوسرا اُس سے نیچي جگہہ میں تیسرا اُس سے نیچي جگہہ میں اور علی هذالقیاس اور وہ حوض عمیق بهي بہت هیں جب مینہہ برستا هی تو پہاڑ کے پاني سے اول پہلا حوض بھرتا هی پھر اُس کا پاني اُبل کر دوسرے میں آتا هی اور دوسرے کا تیسرے میں اور علی هذالقیاس یہاں تک کہ سب حوض بھر جاتے هیں لوگ بیان کرتے هیں کہ یہہ حوض اس انداز سے اور پہاڑ کے پاني کے بہاؤ کے ایسے موقع پر بنائے هیں کہ اگر گھنٹہ دو گھنٹہ بهي پاني برسے تو سب حوض پاني سے بھر جاتے هیں *

عدن سمندر کے کنارہ پر هی جس کا پاني نہایت کھاري هی اور تمام شہر و چھاوني اور پہاڑ میں جہاں کہیں کنواں کھودا جاتا هی اُس کا پاني بهي کھاري نکلتا هی اسلیئے عرب کے بادشاهوں میں سے جو قبل اسلام هوئے هیں کسي بادشاہ نے مینہہ کا پاني جمع کرنے کے لیئے یہہ حوض بنائے هیں چنانچہ اب بهي انهي حوضوں کا پاني پینے میں آتا هی یہاں کے عوام الناس کہتے هیں کہ شداد کے یہہ حوض بنائے هوئے هیں *

سرکار انگریزي نے اب ان حوضوں کي نہایت عمدہ مرمت کي هی اور هر ایک کے گرد لوهے کا کٹهرہ لگایا هی اور هر ایک کے گرد پهرنے کو پختہ بہت عمدہ روشیں بنائي هیں اور کہیں کہیں پتلے پتلے خوبصورت پل بنائے هیں اور حوضوں کے درمیان میں جو فاصلہ هی وهاں زمین هموار کرکر خوبصورت کیاریاں بنا کر ایسے درخت جو اُس شہر میں اور ایسے گرم پہاڑ پر هوسکتے هیں لگائے هیں اور موقع موقع پر بیٹهنے اور سیر کرنے کے لیئے مثل باغوں کے بینچیں وغیرہ ڈال رکهي هیں اور اُس جهنم کے ٹکڑے میں بہشت کا کونہ آباد کر رکها هی *

عدن میں گرمي اس شدت سے هوتي هی کہ یہاں سے باهر هی کوئي هرا درخت یا هري گهاس کہیں نہیں دکهلائي دیتي باسي پاني ایسا هوتا هی جیسے سموا هوا گرم پاني اور اُس پر مصیبت یہہ هی کہ برف نام کو بهي میسر نہیں *

یہاں پاني پینے کا نہایت گراں قیمت کو بکتا هی تین پیسے کو ایک صراحي پاني کي آتي هی جس میں تین گلاس کے قریب پاني هوتا هی *

متصل اُنهي حوضوں کے کسي پارسي اور عرب نے ملکر ایک بڑا حوض کهودا هی اور جب وہ قدیم سب حوض بهر جاتے هیں تب اُس میں پاني آتا هی مگر یہہ حوض بہت عمیق هی اس وقت بهي پاني خوب موجود تها مویشي کو اسي حوض سے پاني پلایا جاتا هی شاید ایک گهوڑے کي پلائي ۲/ هیں سنا هی کہ سات برس تک اس حوض کي آمدني وہ لوگ لینگے جنهوں نے بنایا هی اور اُس کے بعد اُس حوض کي اور اُس کي آمدني کي مالک گورنمنٹ هوگي *

اُن سب حوضوں کي سیر کرکر هم بازار میں آئے اور خوب سیر کي جہاں ترکاري بکتي هی وهاں دو دوکانیں بهنے والوں کي تهیں جو کوئلوں پر بهنے بهون کر بیچتے تهے همکو اپنا هندوستان یاد آیا اور چار بهنے هوئے بهٹے همنے خریدے پهر بازار میں آئے اور مختلف نان پزوں کي دوکان سے روٹي خریدي اور ایک دوکان سے سالن خریدا ایک نان بائي پراٹهے پکاتا تها اُس سے پراٹهے پکوائے جیسے کہ همارے هاں قطب صاحب میں پراٹهے پکتے هیں بعینہ اُسي قطع کے اُس نے پراٹهے پکائے قهوہ والے کي دوکان پر جاکر کهڑے هوئے اور لوگوں کا قهوہ پینا دیکها غرضکہ خوب سیر کرکر ایک مسجد میں آئے اور جو کچهہ خریدا تها اُس میں سے کچهہ کهایا کچهہ بانٹا *

یہاں متعدد قومیں موجود هیں مگر عرب اور مصري اکثر هیں اور سب سے زیادہ جو قوم هی وہ سمالي قوم هی هر چند میںنے تحقیق کیا مگر مجهے نہ معلوم هوا کہ سمالي کیا قوم هی عربي بولتے هیں مگر ایسي خراب کہ سواے دو چار لفظوں کے اور کچهہ هماري تو سمجهہ میں آتا نہیں اور هماري عربي بهي وہ بخوبي نہیں سمجهتے لہجہ کا اسقدر فرق

هی که الفاظ ایک دوسرے کی سمجهه میں نهیں آتے *

واہ ری هماری قسمت یہاں کے بازار کے لوگ اور سمالی قوم بهی کسی قدر اُردو بولتے هیں اور سمجهتے هیں کوئی ضروری کام بند نهیں رہ سکتا سب اُردو میں انجام هو سکتا هی الحمدالله که عدن تک تو اُردو زبان کی شهنشاهی قایم هی *

سمالی قوم کے لوگ جیسی اُردو جانتے هیں ویسی هی انگریزی اور فرانسیسی زبان بهی جانتے هیں ان دونوں زبانوں میں سب ضروری باتیں کرتے هیں اور سمجهتے هیں بلکه انگریزی زبان فرانسیسی زبان کی به نسبت زیادہ جانتے هیں *

چند مسجدیں یہاں هیں جن میں سے مسجد ادریس بڑی اور مسجد جامع بطور درگاہ کے هی جب هم اُس مسجد میں سے جس میں بیٹهے تهے باهر آئے تو همنے ایک هندو کو دیکها اُس کے پاس جا بیٹهے معلوم هوا که وہ مارواڑی هی بمبئی سے عدن میں آیا هی اور عدن میں مهاجنی کی دوکان کی هی مدت سے رهتا هی اور همیشه جهاز پر آتا جاتا هی اُس کی زبانی معلوم هوا که عدن میں تین دیول یعنی مندر هندوؤں کے هیں مها دیو کا اور هنومان کا اور ایک اَور کسی کا بتایا که میں اُس کا نام بهول گیا اور یهه مندر هندوؤں کے چندہ سے بنے هیں جو عدن میں آتے جاتے هیں مجهے اس بات کے دریافت هونے سے که عدن تک هندو آتے جاتے هیں اور جهاز میں بیٹهنے سے اُن کی ذات و مذهب میں کچهه فرق نهیں آتا نهایت خوشی هوئی خدا همارے ملک کے هندوؤں کو بهی یهه دن نصیب کرے *

یہاں تمام لوگ اور دوکاندار نهایت کثیف اور میلے کچیلے هیں اور سمالی تو بالکل وحشی جنگلی معلوم هوتے هیں نان بائیوں کی اور قهوہ والوں کی دوکانیں ایسی میلی اور خراب اور بدبو دار هیں که پانوں رکهنے کو دل نهیں چاهتا حقیقت میں صفائی اور اُجلاپن یورپ کی اور خصوصاً انگریزوں کی قوم پر ختم هی گو که بعض عادتیں اعتراض کے لایق بهی هیں *

عدن کی چهاونی اگرچه چهوٹی هی تین سو چار سو سپاهی هندوستانی اور گورہ رهتے هونگے الا توپ خانه کا سامان بهت زیادہ معلوم هوتا هی چهاونی قلعه کے اندر هی اور خوبصورت طور پر بنائی هوئی هی اور بازار اور جو کچهه که عدن میں هی سب چهاونی کے قریب هی *

قلعه جو کہلاتا هی وہ حقیقت میں پهاڑ هی چاروں طرف سے بلند پهاڑ هی اور اُس کے حلقه کے اندر جو جگهه هی وهاں چهاونی اور بازار وغیرہ هیں قلعه کے اندر جانے کا رسته سرکار انگریزی نے ایک پهاڑ کو کاٹ کر بطور گهاٹی کے بنایا هی اور نهایت قلب اور پیچدار هی دس مستعد سپاهی ایک لشکر کو اُس میں جانے سے روک سکتے هیں قلعه بسبب

محیط ہونے پہاڑ کے ایسا بلند ہی اور قدرتي ایسا استحکام رکھتا ہی کہ حملہ کرنے والے کا اُس پر غالب اور فتحیاب ہونا نہایت مشکل اور قریب غیر ممکن کے معلوم ہوتا ہی اُسپر سرکار انگریزي نے جابجا پہاڑوں کي چوٹي پر اور اُن کي کمر میں موقع موقع پر پختہ برج بنائے ہیں اور مورچہ بندي کي ہی اور ہر جگہہ توپیں چڑھي ہوئي ہیں اور نہایت عمدہ اور مستحکم جنگي قلعہ بنا رکھا ہی ٭

یہہ قلعہ دیکھہ کر انگریزي گورنمنٹ کي قوت اور شان و شوکت کا بلا شبہہ ایک اثر دل میں ہوتا ہی اور اس بات کا بھي یقین ہوتا ہی کہ عدن ہندوستان کي حفاظت کا پہلا ناکہ ہی اور بحر احمر کي کنجي ہی ہندوستان میں اگر کچھہ فساد ہو تو چھہ روز میں یہاں سے ہر قسم کے سامان حرب کي مدد ہندوستان میں پہونچ سکتي ہی اور اگر والي مصر سے کچھہ بگاڑ ہو یا فرانسیس مصر پر کچھہ فساد کریں تو فی الفور عدن سے وہاں حملہ ہو سکتا ہی اور سامان حرب کي رسد اور کمک پچاس ہزار بلکہ اُس سے بھي زیادہ فوج کو بغیر کھٹکے پہونچ سکتي ہی بحر احمر کي کنجي میں نے اس لیئے کہي کہ جس قدر فوج اور توپ خانہ اس وقت عدن میں موجود ہی اگر وہ چاہے تو ایک پرندہ کو بھي بحر احمر سے نکلنے نہ دے اس موقع کے مورچہ بنے ہوئے ہیں کہ کوئي جہاز یا کشتي یا بغلہ بلا مرضي افسر عدن اس بڑے سمندر میں جو بمبئي کے نیچے سے عدن تک ہی اور جو خلیج عرب کہلاتا ہی نہیں آسکتا ٭

سابق میں عدن میں سلطان روم کي عملداري تھي شاید تیس برس ہوئے ہونگے کہ سرکار انگریزي نے سلطان سے لے لیا اور جب سے سرکار انگریزي کي عملداري میں ہی اور اُس کا انتظام ہندوستان کے گورنر جنرل سے متعلق ہی لوگ بیان کرتے ہیں کہ قبل عملداري انگریزي کے نہایت خراب اور ویران اُفتادہ جگہہ تھي سمالي قوم کا ایک گانوں پہاڑ پر تھا جو شاید اب بھي ہی یہہ تمام رونق جو اب ہی اور یہہ خوبصورت مکانات اور عمدہ اور عجیب سڑکیں اور پہاڑ میں نقبیں اور قلعہ کے برج اور مورچے سب گورنمنٹ انگریزي کے عہد میں بنے ہیں ٭

ترکش وال

یعني ترکي عملداري کي حد کي دیوار — عدن سے ملي ہوئي سلطان روم کي عملداري ہی عدن کے نیچے جو سمندر ہی اُس میں ایک کونا زمین کا نکلا ہی جس پر سے سلطان روم کي عملداري میں چلے جاتے ہیں جب سے کہ عدن گورنمنٹ انگریزي کے قبضہ میں آیا ہی اُس مقام پر ایک دیوار بہت لنبي اور چوڑي بناکر آمد و رفت کا رستہ بند کردیا ہی اور اُس دیوار پر برج اور مورچہ بندي کي ہی اور توپیں چڑھي ہوئي ہیں اور کچھہ

گورے وہاں رہتے ہیں اُس دیوار میں ایک دروازہ ہی اُس دروازہ سے لوگوں کی آمد و رفت ہی مگر سلطان روم کی عملداری کا جو شخص اُس دروازہ سے عدن میں آتا ہی تو ہتیار دروازہ پر لے لیئے جاتے ہیں ہتیار بند آنے نہیں دیتے افسوس ہی کہ اُس دیوار کے دیکھنے کا ہمکو موقع نہیں ملا *

عدن میں سمندر کے کنارہ پر ایک کل لگا رکھی ہی جس میں سمندر کا کھاری پانی میٹھا اور نہایت سبک اور شیریں ہو جاتا ہی اور اُس کا پانی خرچ میں آتا ہی اُسکی بھی ہمنے سیر کی بعد اس کے تھوڑی دیر ہوٹل میں آن کر ٹھیرے اور پھر اپنے جہاز پر چلے آئے *

عدن میں لڑکوں کا تیرنا

یہہ بھی عجیب تماشا ہی جہاں جہاز عدن میں ٹھیرا اور سمالی قوم کے بیسیوں لڑکے سمندر میں تیرتے ہوئے جہاز پاس آپہونچے کالے کالے رنگ اور سرخ بال بالکل مینڈک کی طرح تیرتے ہیں اور بخشیش مانگتے ہیں جہاں پیسہ روپیہ دوانی چوانی اٹھنّی سمندر میں پھینکی اور وہ غوطہ مارکر نکال لائے ہمارے سامنے اکیس لڑکے تھے اور آٹھہ بجے سے پانچ بجے تک برابر ایک حالت پر تیرتے اور غوطے مارتے اور دوانیاں نکالتے رہے *

سترھویں اپریل سنہ ۱۸۶۹ ع روز شنبہ کو دو پہر پر پانچ بجے جہاز نے لنگر اُٹھایا اور دخانی کل نے شور مچایا اور جہاز نے سوئیس کی راہ لی عدن سے ایک مصری پیلٹ جس کو یہاں کے لوگ آرکاتی کہتے ہیں ساتھہ ہوا یہہ شخص مسلمان ہی عدن کا رہنے والا متولی اُس کا نام ہی عربی بولتا ہی مینے اُس سے سلام علیک کی بات چیت کی اُسنے اپنی قوم کچھہ نہیں بتائی کہا کہ میں عامی بر عرب کا رہنے والا ہوں بالکل ناخواندہ تھا اُس کا لہجہ سمالی قوم کے لہجہ کے بہت قریب تھا اور بے حیثیت اور میلا آدمی تھا کپڑے اچھے نہ تھے مگر انگریزی زبان اور فرنچ زبان اپنا کام کرنے کے لایق جانتا تھا *

خبر تھی کہ رات کو باب المندب میں سے جہاز گذریگا جو کہ یہہ ایک مشہور خطرہ کی جگہہ ہی مجھے اس کے دیکھنے کا نہایت شوق تھا جس وقت باب المندب قریب آیا مجھے ایک شخص نے جس سے مینے کہہ رکھا تھا اُٹھایا مینے دیکھا کہ دونوں طرف پہاڑ ہیں مگر بہت اونچے نہیں اُن میں سے جہاز جاتا ہی دونوں پہاڑوں میں ڈیرہ دو میل کا فاصلہ ہوگا کچھہ بہت تنگ رستہ بھی نہیں ہی شاید پانی کے نیچے دونوں طرف پہاڑ ہوں اور اس سبب سے رستہ جہاز کے چلنے کا تنگ ہو غالباً بادبانی جہاز کو یا انگریزوں کے سوا اور قوموں کے جہاز رانوں کو یہاں اندیشہ ہوگا ہمارے جہاز رانوں کو تو کچھہ خیال بھی نہیں ہوا رات کے وقت میں بغیر ذرا سے بھی تردد کے فرفر جہاز کو لوٹہ چلے گئے حقیقت

میں یورپ کي قوم نے علم جہاز راني کو غایت درجه کي ترقي پر پہونچا دیا هی ایسے ایسے عمده آلات جہاز راني کے هیں جن کي خوبي کا بیان نہیں هوسکتا جس زاویه پر چاهتے هیں سمندر کي سطح پر جہاز چلاتے هیں سیکڑوں میل تک جہاز کو سیدها خط مستقیم پر لیجاتے هیں جس میں ذرا بهي ٹیڑها پن نہیں هوتا اگر جہاز کو چکر دینا چاهیں تو مثل پٹےباز یا نہایت عمده گهوڑے کے جو کاوے اور اتهرن پر خوب صاف هو پهرا سکتے هیں اور اُس کے پهرانے میں اتنا بهي تو زور نہیں لگتا جتنا که دس سیر بوجهه کے هلانے جلانے میں لگتا هی *

رات هي کے وقت همکو ایک بہت چهوٹا جزیره ملا جس کو بیرم کهتے هیں یهه جزیره اُسي آبنائے میں هی جس سے بحر عرب اور بحر احمر ملتا هی ایک میل سے بهي کم چوڑا هی اور تخمیناً ڈهائي تین میل لنبا هوگا اس میں بجز مینار روشني کے اور کچهه نہیں هی دس بیس سپاهي رهتے هیں اور انگریزي جهنڈا اُڑا کرتا هی *

دس برس سے زیاده نہیں هوئے که جب تک یهه جزیره محض اُفتاده تها کسي کا قبضه خاص اس پر نه تها اور نه کسي ملک کي سرحد خشکي کي راه سے اس سے ملي هوئي تهي شاید ولایت کے قوانین متعلق اقوام مختلفه کي رو سے جو قوم چاهے اُس پر قبضه کر سکتي تهي لوئیس نیپولین فرانس کے بادشاه نے ایک جہاز بهیجا که اس بالشت بهر کے جزیره پر قبضه کرلو وه جہاز بڑے بیڑے کے راسته سے عدن تک آیا اور رات کو لنگر ڈالا که صبح کو اس جزیره پر قبضه کرینگے عدن میں جو انگریزي افسر تها وه رات کو جہاز میں فرانسیسي افسر سے ملنے آیا بات چیت هوئي کهانے پر بیٹهے باتوں باتوں میں فرانسیسي افسر نے اپنا اراده اور اپنے آنے کي وجهه بیان کي انگریزي افسر نے سنتے هي اپني پاکٹ میں سے پینسل اور ایک ٹکڑا کاغذ کا نکالا اور میز کے نیچے هاتهه کرکر اپنے دخاني جہاز کے کپتان کو چٹهي لکهي که فی الفور انجن میں آگ جلاؤ اور جہاز طیار کرو اور خود وهیں بیٹها رها اور کهانے پینے کي باتوں میں مصروف رها تهوڑي دیر بعد گڈنائٹ کرکر اور هاتهه ملاکر رخصت هوا اور فی الفور اپنے جہاز میں آن کر اُسي وقت روانه هوا اور رات هي کو اُس جزیره پر پہونچکر انگریزي حکومت کا جهنڈا گاڑدیا اور پهریرا اُڑا دیا صبح کو فرانسیسي افسر جہاز لیکر پہونچا دیکها که جزیره پر انگریزي جهنڈا اُڑ رها هی اور اُنہوں نے قبضه کرلیا هی لاچار مایوس هوا اور پهر کر چلا گیا سنا هی که اس بات سے نیپولین بہت ناراض هوا اور لندن میں بہت خط و کتابت کي مگر کچهه نہوا نیپولین کا اراده تها که اپنے هاں کے دخاني جہازوں کے لیئے اس جزیره میں اسٹیشن مقرر کرے *

اٹهارهویں کي صبح سے پهر همنے دریاے ناپیدا کنار دیکهنا شروع کیا دو دن بعد پهر پہاڑ و زمین دکهائي دیني شروع هوئي اور جوں جوں چلتے گئے ایک طرف عرب کا کناره اور

دوسري طرف افريقه کا کنارہ برابر دکہائي دينا شروع هوا دونوں کناروں کے پہاڑ نہايت خوشنما معلوم هوتے تهے اور عجيب کيفيت دکهائي ديتي تهي سب سے زيادہ عجيب بات يهه تهي که دونوں طرف کے پہاڑوں پر کوئي درخت اور ذرا سا بهي سبزہ اور مطلق آبادي نه تهي محض ويران لق و دق جنگل اور بے آب و بے برگ و شجر پہاڑ تهے *

بائيسويں تاريخ رات کے وقت حامد تو نہيں معلوم که جہاز کے کس کونه ميں جاکر سو رها تها اور ميں اور خداداد بيگ اور محمود کمرہ ميں اپنے اپنے پلنگوں پر اور چهجو پلنگ کے نيچے سوتا تها اور کمرہ کي کهڑکي سمندر کي طرف کي هوا آنے کو بسبب شدت گرمي کے کهلي هوئي تهي که رات کو دفعتاً تند هوا چلي اور سمندر ميں موجيں اُٹهيں اور اُلالا کرکے سمندر کا پاني کهڑکي کے اندر اس قدر آپڑا که تمام پلنگ اور بچهونے اور هم سب اور چهجو شور بور هوگئے اُسي وقت هم گهبراکر کمرہ ميں سے بڑے کمرہ ميں نکل آئے اُس وقت تمام انگريزوں نے بهي اپنے اپنے کمروں کي کهڑکياں کهول رکهي تهيں هماري طرف کي لين ميں سب کا يهي حال هوا سب بڑے کمرہ ميں نکلے هوئے تهے اور ايک دوسرے سے کهتا تها که تمهارے کمرہ ميں بهي پاني آگيا غرض که استورڈ کو اُسي وقت پکارا کهڑکي بند کي بچهونے اُٹها ديئے اور جس طرح هوا رات کاٹي محمود کو بہتيرا منع کيا پر وہ گيلے بچهونے پر سو رها صبح کو جب اُٹها تو اُس کي بانهه ميں درد تها دوسرے دن تک جاتا رها جب پاني آيا قريب دو ڈهائي گهنٹه کے رات هوگي کچهه وقت کپڑے اُتارنے اور نماز کي تياري ميں گذرا ميںنے صبح کي نماز پڑهي اور دم بدم هوا تيز هوتي گئي بالکل سيدهي مخالف هوا تهي اور نهايت هي تند تهي اور جهاز اُٹهتا تها اور بيٹهتا تها اُس دن طبيعت نهايت متغير هوئي سر کي عجيب کيفيت تهي جي متلاتا تها اور قي نهيں هوتي تهي اور ايسي تکليف دہ مالش تهي که بيان نهيں هوسکتي انگريز جو جهاز ميں تهے وہ کهتے تهے که هيں ايسے صاف سمندر ميں جو تالاب کي طرح کهڑا هے تمهارا يهه حال هے يهه هوا اور يهه حرکت جو اس وقت هے کچهه بهي نهيں هے اور همکو تو ذرا بهي نهيں معلوم هوتي مگر ميں نے ديکها که بعض انگريزوں کو کسي قدر تغير تها اور تين چار ميموں کو بهت زيادہ تغير تها مسس اسمت بهي پڑي هوئي تهيں ميںنے پوچها که کيا حال هے اشارہ سے کها که سر پهرتا هے طبيعت اچهي نهيں ايک ميم صاحبه کو ميںنے ديکها که منهه سے بے اختيار بهت سے کف اور پهت ذرا سي اُبکائي کے ساتهه نکل پڑے آج تو مرزا خداداد بيگ کا بهي برا حال هوا اور چهکے چهوٹ گئے اور هم سب سے زيادہ اُن کا پتلا حال تها اور حامد آج پهر اپني اُسي پہلي کيفيت کو جا پهونچے بعد اس کے هوا دهيمي هوني شروع هوئي اور جهاز کا هلنا بهي کم هوا اور قريب چار بجے کے بهت کم هوگيا مجهکو تو بهت تخفيف هوئي مگر اور سب همارے ساتهيوں کا وهي حال رها ايک ميم صاحبه ميرے پاس آئيں اور نهايت

مہرباني سے مجھہ سے کہا کہ تم نشہ کے لیئے شراب مت چھوڑ بوي هی میں بھي کبھي نہیں چھوتي مگر دوا کے لیئے ایک تولہ بھر برانڈي پي لو میں استورڈ کو بلاکو منگا دیتي هوں فی‌الفور تکلیف جاتي رهیگي میںنے اُن کي مہرباني کا بہت سا شکر کیا اور کہا کہ نہیں میں نہیں پی سکتا *

اسي تاریخ همکو (گنگا اسٹیمر) ملا جو همسے تین دن پہلے بمبئي سے روانہ هوا تہا پہلے دونوں جہازوں میں جهنڈتي سے صاحب سلامت هوئي پھر آپس میں بات چیت هوئي شروع هوئي پہلي دفعہ جو جہازوں میں بات چیت هوئي تھي تو مجھے یہہ خیال هوا تہا کہ چند باتیں جو خاص متعلق جہاز هونگي اُنہیں کے اشارات معین هونگے مگر معلوم هوا کہ نہیں اُن چند کپڑے کے ٹکڑوں کے وسیلہ سے تمام دنیا کي باتیں کر سکتے هیں چنانچہ اس وقت ان دونوں جہازوں میں کوئي خاص بات چیت نہیں هوئي خیر و عافیت کي علامت دکہا دینے کے بعد گنگا اسٹیمر نے کہا کہ رسي ڈال کر مجھے بھي کھینچے لیئے چلو همارے جہاز نے کہا کہ پیچھے پیچھے چلے آؤ اسي طرح چند اور باتیں هنسي هنسي کي آپس میں هوئیں معلوم هوا کہ امریکا اور یورپ کي قوموں کے سوا اَور کسي قوم میں یہہ فن نہیں هی جہاز پر ایک کتاب رهتي هی اور شاید اتفاقیہ یا حفاظت کے لیئے اُس کے پٹھوں میں قفل لگا هوا تہا اُس میں تمام کام متعلق جہاز مندرج هیں وہ سب کام ایسے آسان طرح پر هوتے هیں کہ جہاز میں جو چھوٹے چھوٹے عہدہ‌دار هیں اور صرف بطور حرف شناسي کے لکھنا پڑھنا جانتے هیں وہ سب اُن کاموں کو انجام دیتے هیں یہہ نتیجہ صرف اس بات کا هی کہ تمام علوم و فنون اُسي زبان میں هیں جو زبان وہ لوگ بولتے هیں اگر آج انگریزي زبان میں تمام علوم و فنون نہوتے بلکہ لیٹن میں یا گریک میں یا فارسي عربي میں هوتے تو آج تک تمام انگریز ایسے هي جاهل اور بے علم اور لاکھوں ناخواندہ هوتے جیسے کہ بدنصیبي سے هم لوگ هندوستان میں جاهل هیں اور آیندہ کو بھي جب تک کہ تمام علوم و فنون هماري زبان میں نہونگے جاهل اور نا لایق رهینگے اور کبھي عام تربیت نہوگي *

اسي دن همکو حضرت موسی علیہ‌السلام کا پہاڑ یعني جبل سینا دور سے دکھائي دیا اور دوربین کے ذریعہ سے کسي قدر کیفیت اُس کي معلوم هوتي هی سنا هی کہ اُس کي چوٹي پر کسي رومن کیتھلک پادري کا ایک بہت قدیم گرجا هی *

رات کو جزیرہ شروان همکو ملا جو افریقہ کے متعلق هی کوئي چیز اُس میں کي بسبب رات هونے کے دکھائي نہیں دي سنا هی کہ ولایت سے جو ٹیلي گراف آتا هی اُس کا ایک اسٹیشن اس جزیرہ میں هی یہہ جزیرہ بہت چھوٹا شاید آٹھہ دس میل کا لنبا اور دو تین میل کا چوڑا هوگا

۲۳ اپریل سنه ۱۸۶۹ ع روز جمعه کو هم سب مع الخدیو سات بجے صبح کے سوئیس میں پہونچے جہاز نے لنگر کیا اور هم سب جہاز پر سے اُترے بروده جہاز کو ڈنقوت کو رخصت کیا اور سوئیس هوتل میں جاکر ٹھیرے اب یہاں سے عملداري ویسراے مصر کي شروع هوئي جونهي هم هوتل میں گھسے پہلا نشان عملداري ترک کا همنے یهه دیکھا که هوتل کے چپراسیوں کي چپراس پر عربي اور انگریزي میں یهه عبارت کندہ تھي *

Sewis Hotal.

لوکاندة السوئیس

مجھے نہیں معلوم که لوکاندة کس زبان کا لفظ هي شاید ترکي هوگا مگر تمام مصري عربي گفتگو اور عربي تحریر میں اس لفظ کو بمعني هوتل مستعمل کرتے هیں *

سوئیس کا هوتل بہت اچھا هي چاروں طرف دو منزله مکانات اور کمرے مسافروں کے لیئے بنے هوئے هیں بیچ میں صحن هي اُس صحن میں کاٹ کے محرابوں دار ستون کھڑے کرکر اُس پر شامیانه کھینچا هي اور اُس کو اور تمام صحن کو پھولوں سے آراسته کیا هي تمام پھول گملوں اور کاٹ کي بالٹیوں اور پیپوں میں لگے هوئے هیں اور زمین پر اور تپائیوں پر بطور چمنوں کي روشوں کے به ترتیب لگائے هیں اور بیچ میں جو جگهه بطور چمن کے خالي رهي هي وهاں چھوٹي سي میز اور کرسیاں لوگوں کے بیٹھنے اور سیر کرنے کے لیئے بچھائي هیں *

وهاں شہر کي سیر کرنے اور سوئیس کي نہر دیکھنے جانے کو سواري کے لیئے بہت سے گدھے زین کسے هوئے موجود تھے بہت سے انگریزوں نے سوئیس کي نہر دیکھنے کا ارادہ کیا وہ مقام جہاں دیکھنے جاتے تھے وهاں سے پانچ میل تھا همنے بھي وهاں جانے کا ارادہ کیا مگر جب لوگوں سے دریافت کیا تو معلوم هوا که جس مقام کو لوگ دیکھنے جاتے هیں وهاں بجز اسکے که زمین کھودي جا رهي هي اور کچھه نہیں هي همارا ارادہ سست هوگیا همارے شفیق میجر ڈاڈ صاحب نے اور اُن کے چند دوستوں نے ملکر ایک گاڑي تین گھوڑوں کي کہیں سے منگائي اور چند انگریز اور دو ایک میمیں اُس پر سوار هوکر گئیں همنے بھي چاها که اگر سہل طور پر همکو بھي گاڑي ملجاوے تو هم بھي جاویں مگر همکو نہیں ملي بہت سے انگریز اُنھي گدھوں پر سوار هوکر گئے اور میں نے دیکھا که ایک میم نے بھي ایک گدھا کرایه کیا اور اُس پر نہایت چالاکي اور خوبي سے سوار هوکر روانه هوئي *

جس وقت کوئي انگریز گدھا کرایه کرنا چاهتا تھا اُس وقت عجیب سیر هوتي تھي گدھے والوں نے جہاں دیکھا که گدھا کرایه کو چاهتے هیں اور دس دس بارہ بارہ آدمي اپنے

اپنے گدھے لیکر دوڑے اور ہر شخص ایک کے گدھے کو دھکا دیکر ہٹاتا ہی اور اپنا سامنے کرتا ہی اور چلاتا ہی کہ " ڈانکي سر ڈانکي سر ڈانکي سر " یعني صاحب گدھا صاحب گدھا اور کبھي یہہ کہہ کر چلاتے تھے ویریگوڈ ڈانکي سر ویریگوڈ ڈانکي سر یعني صاحب بہت اچھا گدھا صاحب بہت اچھا گدھا اور اس قدر غل ہوتي تھي اور اتنے گدھوں میں آدمي کو گھیر لیتے تھے کہ لینے والا گھبرا جاتا ہی جب تک کہ وہ کسي نہ کسي گدھے پر سوار نہولے اُس وقت تک وہ اسي آفت میں پڑا رہتا ہی *

تھوڑي دیر تک ہمنے سمندر کے کنارہ کي اور ہوٹل کئ سیر کي اور پھر شہر کي سیر کو گئے ایک بہت چھوٹا تنگ بازار دیکھا ہر قسم کے لوگ مصري اور ترکي اور جرمني اور یوناني دوکاندار وھاں تھے اور بہت سے آدمي عربي بولتے تھے بازار میں جو نئي بات تھي وہ یہہ تھي کہ سارا بازار تختوں سے پٹا ہوا تھا پاني کا تو مطلق رکاؤ نہ تھا مگر دھوپ بالکل بازار میں نہ تھي غالباً یہاں مینھہ بہت کم برستا ہی ہمنے بازار کے لوگوں سے جو عربي بولتے تھے دیر تک باتیں کیں حامد و محمود و مرزا خدا داد بیگ نے سرخ ترکي ٹوپیاں اور چاکو خرید کیئے بازار سے عربي روٹي خرید کي جو در حقیقت نہایت عمدہ اور بہت ہي مزیدار تھي وھاں سے ہم ریل کے اسٹیشن کو دیکھنے گئے وھاں ایک ترکي افسر کو دیکھا جس کے لباس میں اور انگریزوں کے لباس میں بجز سرخ ٹوپي کے اور کچھہ فرق نہ تھا الا ایک تسبیح اُن کے ھاتھہ میں تھي میںنے اُن سے سلام علیک کي اُنہوں نے جواب دیا مگر میري طرف کچھہ زیادہ ملتفت نہیں ہوئے وھاں سے پھرتے وقت بازار میں ایک بزرگ عمامہ باندھے کھڑے تھے میںنے اُن سے سلام علیک کي مصافحہ کیا عربي زبان میں بات چیت شروع کي شیخ اسمعیل اُن کا نام ہی شہر سربایا علاقہ جاوہ کے رہنے والے ہیں شیخ عثمان اُن کا بیٹا جس کي عمر اٹھارہ اُنیس برس کي ہوگي اُن کے ساتھہ تھا شیخ اسمعیل سیاح آدمي ہیں در اصل سریا کے رہنے والے ہیں پچیس برس سے جاوہ میں جارہے ہیں چین اور اسٹریلیا اور ہندوستان اور دکھن کي سیر کي ہی اور اب بھي صرف سیاحت کو اُٹھے ہیں کسي قدر اُردو میں بھي بات چیت کرسکتے ہیں اسي ہوٹل میں منشي محمد طاہر سے ملاقات ہوئي جو نواب ناظم مرشد آباد کے ھاں منشیوں میں نوکر ہیں نواب صاحب اُن کو لندن ساتھہ نہیں لائے تھے اب بلایا ہی وہ بھي لندن جاتے ہیں اور سوتھمپٹن کي راہ سے جاوینگے *

نقشہ مندرجہ ذیل سے معلوم ہوگا کہ ہم عدن سے کس راہ ہوکر سوئیس میں پہونچے اگر کوئي نقشہ جغرافیہ کا لیکر بموجب عرض و طول مندرجہ ذیل کے نشان لگائے جاوینگے تو جس راہ ہمارا جہاز چلا وہ معلوم ہو جاویگي

تاریخ	عرض مقام		طول مقام		رفتار جهاز دو پهر سے دو پهر تک
	درجه	دقیقه	درجه	دقیقه	
۱۸ مئي سنه ۱۸۶۹ع روز یکشنبه	۱۳	۴۲	۴۲	۵۶	۱۶۹ میل
۱۹ مئي ...	۱۷	۳	۴۰	۴۹	۲۴۰
۲۰ مئي ...	۲۰	۳۹	۳۸	۳۰	۲۵۳
۲۱ مئي ...	۲۴	۲۶	۳۶	۱۰	۲۶۲
۲۲ مئي ...	۲۷	۴۲	۳۴	۴۷	۲۳۵
۲۳ مئي ...	۳۰	*	۳۲	۴۰	۲۶۰ تخمیناً
					مقام سوئیس

عدن سے سوئیس تک متعدد مینار روشني کے هیں جهاں کهیں جهاز کو خطرہ هی، یعني پاني کم هی اور پاني کے نیچے پهاڑ چهپے هوئے هیں جن سے جهاز کي پیندي کو صدمه پهونچنے کا اندیشه هوتا هی وهاں وهاں روشني کے مینار بنائے هیں آدمي متعین هیں شام سے صبح تک برابر ایک بهت بڑي لال ٹین میں روشني هوتي رهتي هی اور بهت دور سے دکهائي دیتي هی میں نے قصد کیا تها کہ تمام میناروں کو جو رسته میں پڑیں دیکهوں اور غالباً سب کو دیکها شاید کوئي ایک آدہ رهگیا هو اور رات کو سوتے میں گذرگیا هو مگر جتنے میناروں کو میں نے دیکها اُن کي تفصیل بقید عرض و طول مقام کے لکهتا هوں *

نام مینار	عرض مقام		طول مقام	
	درجه	دقیقه	درجه	دقیقه
پیرم ...	۱۲	۴۰	۴۳	۲۵
ابوالخیصان یا ڈیدلس شول ...	۲۵	*	۳۶	*
اشرفي ...	۲۷	۴۰	۳۳	۴۰

مینار ابوالخیصان بالکل پانی میں ھی ایک اُنگل بھر زمین بھی اُس کے گرد نہیں ھی دو یا تین انگریز اُس مینار پر دن رات رھتے ھیں اور کھانا پینا اپنے ساتھہ رکھہ لیتے ھیں اور شاید تیسرے مہینے اُنکی بدلی ھوتی ھی ایسی سخت نوکری ھی کہ خدا پناہ میں رکھے اُسکے خیال سے دل گھبراتا ھی قید تنہائی سے بھی زیادہ سخت ھی *

اشرفی مینار نہایت عمدہ ھی اور سوئیس کے قریب ھی پانی کی سطح سے ایکسو چالیس فیٹ بلند ھی اور بالکل لوھے کا بنا ھوا قابل دیکھنے کے ھی *

اب ھمارا رستہ سوئیس سے اسکندریہ تک خشکی کا ھی اور یہاں سے اسکندریہ تک ریل ھی جو والی مصر کی عملداری میں گذرتی ھی اور والی مصر ھی ریل کا مالک ھی اور تمام کار کن مصری اور ترکی اور شاید کوئی کوئی یونانی بھی ھیں *

عربی زبان میں مصری ریل کی سڑک کو "سکۃالحدید" اور "وابورالبر" کہتے ھیں اور لفظ ثانی کو لفظ اول سے زیادہ تر فصیح جانتے ھیں اور فصیح گفتگو میں یہی نام لیتے ھیں *

غرضکہ ۲۳ مئی سنہ ۱۸۶۹ ع روز جمعہ کو قریب شام کے ھم سوئیس سے "وابورالبر" پر سوار ھوئے اور اسکندریہ کو چلے ھمنے سنا تھا کہ اس رستہ میں بجز ریگستان اور جنگل کے اَور کچھہ نہیں ھی پانی بھی رستہ میں نہیں ملیگا اور اسی لیئے ھمنے تین صراحیاں پانی کی بھری ھوئی خرید کر ریل میں رکھہ لی تھیں رات کو ھم سب ریل میں سورھے ھمکو نہیں معلوم کہ رات کو کیا کیا گذرا مگر رات کو جو میری آنکھہ کھلی تو میں نے ریل کو ایک بڑے اسٹیشن پر کھڑا دیکھا اسٹیشن بھی اچھا تھا روشنی لالٹینوں کی اچھی تھی اور اسی قطع کی لالٹینیں تھیں اور اسی طرح پر لگی ھوئی تھیں جیسیکہ ھمارے ملک کے اسٹیشنوں پر ھیں جب میں نے دریافت کیا تو معلوم ھوا کہ اسٹیشن طنطنا ھی طنطنا ایک بہت بڑا قصبہ یا شہر مصر کی عملداری کا ھی مگر رات کے سبب ھمکو شہر مطلق نہیں دیکھائی دیا *

صبح کو ایک نہایت عمدہ اور نفیس آبادان شہر دکھائی دیا مکانات اُس کے بالکل انگریزی شہرونکے مکانات کے قطع پر تھے مگر ھر طرف لنبے لنبے مینار مسجدوں کے جنکو (مادنہ) کہتے ھیں دکھائی دیتے ھیں مصر کی مسجدوں میں دو مینار بنانے کا دستور نہیں ھی بلکہ مسجد کے صحن میں یا کسی طرف میں ایک بلند مینار اذان دینے کو بناتے ھیں جیساکہ دلی میں درگاہ قطب صاحب کے پاس مسجد قوۃالاسلام کا ایک مینار بنا ھوا ھی جسکو قطب صاحب کی لاٹھہ کہتے ھیں میں اُس شہر کو دیکھکر بہت خوش ھوا اور دریافت کرنے سے معلوم ھوا کہ "کفرالزیات" اس شہر کا نام ھی یہاں کسی بزرگ بدوی کا مزار ھی نہایت مقدس ھی بزارو پتھرک کچھہ

میں چڑھے ہم ایک اسٹیشن پر اُترے جو رود نیل کے قریب ہی وہاں ایک عمدہ ہوٹل بنا ہوا ہی وہاں کافی یعنی قہوہ پیا نان پاؤ اور مکھن کھایا اُس ہوٹل کے طریق میں اور انگریزی ہوٹل کے طریق میں کچھہ فرق نہ تھا الا کھانا کھلانے اور قہوہ پلانے والے بالکل انگریزوں کے سے کپڑے لال ٹوپی پہنے ہوئے ترک تھے میز کرسی لگی ہوئی تھی کانٹا چھری دھرے ہوئے تھے اور بلا تمیز انگریز و مسلمان کے سب ملے ہوئے تھے قہوہ جو ترکوں نے بناکر پلایا جس میں نہایت عمدہ گاے کا دودہ پڑا ہوا تھا ایسا خوش ذایقہ اور مزے دار تھا کہ میں نے تمام عمر نہ گھر میں اور نہ کسی ہوٹل میں ویسا مزیکا پیا تھا *

اُس ہوٹل میں کھا پیکر پھر ریل پر سوار ہوئے تھوڑی دور آگے بڑھے تھے کہ دریاے نیل کی زیارت ہوئی اُس پر آھنی پل بندھا ہوا تھا ریل اُس پر سے گذری اگرچہ معلوم ہوتا تھا کہ وہ پل نہایت مستحکم طور پر بنا ہوا ہی الا کچھہ خوبصورت نہ تھا بلکہ کہنا چاھیئے کہ نہایت بد صورت تھا ھمارے ملک کے آھنی پل دیکھنے میں بھی نہایت خوبصورت ھیں تھوڑی دور اور چلے تو شہر دمنہور کا اسٹیشن ملا اُس سے اگلا اسٹیشن اسکندریہ کا تھا چنانچہ اسکندریہ میں جا پہونچے ھمارے لئے جہاز طیار تھا اس لئے ھمکو شہر کے اسٹیشن پر نہیں اُتارا بلکہ جہازوں کے لنگر گاہ تک لیئے چلے گئے اور بندر کے اسٹیشن پر اُتارا ہم اُترتے ہی سیدھے جہاز پر چلے گئے اور پونا نامی جہاز کے کمرہ میں جو ھمارے لئے موجود تھا جا بیٹھے *

افسوس ہی کہ ھمکو اسکندریہ دیکھنے کی ذرا بھی فرصت نہیں ملی کوئی چیز اسکندریہ کی ھمنے نہیں دیکھی بجز سمندر کے اور اُس کے کنارہ کے مکانات کے یعنی جو جہاز میں سے دکھائی دیتے تھے سمندر کے کنارہ پر بہت کثرت سے جہاز دخانی اوربادبانی اور اور چھوٹے بجرے کھڑے ہوئے تھے ایک جنگی جہاز فرانسیسیوں کا بھی کسی کام کو آیا ہوا تھا اور ویسراے مصر کی سواری کا دخانی جہاز جو نہایت عمدہ اور بہت تیاری کا ہی کنارہ پر کھڑا ہوا تھا سنا ہی کہ وہ دخانی جہاز انگلستان کا بنا ہوا ہی کنارہ پر کے بہت سے مکانات اور کارخانجات دکھائی دیتےتھے ایک یا دو مقام پر سمندر کےکنارہ پر مورچال بنےہوئے تھے اور توپیں چڑھی ہوئی تھیں ویسراے مصر کے آنے اور اُترنے کے لیئے سمندر کے کنارہ پر ایک بہت بڑا مکان بنا ہوا تھا مگر باھر سے کچھہ ایسا خوبصورت نہیں معلوم ہوتا تھا اُسی کے قریب چھوٹی سی پہاڑی پر ایک مینار روشنی کا بنا ہوا ہی بہر حال سمندر کے کنارہ کی فضا بہت اچھی ہی کچھہ بری نہیں *

مصر کے ملک کے اس قدر حصہ کے دیکھنے سے جہاں ھمارا گذر ہوا اور جسکو نہایت سرسری طور پر ریل کی سواری میں ھمنے دیکھا ھماری عقل حیران ہوگئی ہمنے مالوہ بھی دیکھا ہی جو ھندوستان میں نہایت زر خیز اور عمدہ پیدا وار کا ملک مشہور ہی

مگر مصر کے ملک کے سامنے اُس کي کچھہ بھي حقيقت نہيں هي مصر کي زمين کي خوبي اور اُس کي کثرت پيداوار کا اندازہ نہيں هوسکتا هر جگهہ زمين کي ايسي صورت هي کہ گويا نہايت عمدہ کهاد ملي هوئي هي *

اس تکرہ ملک ميں جس قدر نہروں کي کثرت ديکهي وهان نہيں هوسکتي چپہ چپہ پر نہر جاري هي اور نہر ميں سے بيسيوں شعبے نکلے هيں جہاں تک ميں نے ديکها ميري دانست ميں کوئي کهيت ايسا نہيں هي جس ميں نہر کا پاني نہ آتا هو *

نہر کے بنانے کا فن مصر والوں کو بخوبي معلوم هي هر مقام پر پاني تقسيم کرنے کے ڈهالنے اور پاني اُنچا کرنے اور نيچا کرنے کي جهالين اور تختے سب بنے هوئے تهے نہر کے پاس جو اُنچي زمينيں هيں اور جن ميں نہر کا پاني بہاؤ سے نہيں جاسکتا اُن زمينوں کے سيراب کرنے کے ليئے نہر کے کنارہ پر کاٹ کا خانہ‌دار ايک پہيہ لگايا هي اور بذريعہ ايک ٹٹو يا يابو يا بيل کے پهرتا هي اور بخوبي کهيتوں ميں پاني پهونچاتا هي مگر يہہ پہيہ پانچ چهہ فيٹ اُونچي زمين پر پاني پهونچا سکتا هي اس سے زيادہ اُونچي زمين پر پاني نہيں پهونچا سکتا همارے ملک ميں جو يہہ دستور هي کہ تهوڑي سي اُونچي زمين پر پاني پهونچانے کو دو آدمي ايک چهاج رسيوں ميں باندهکر پاني اولیچتے هيں اُسکي عوض اگر اس پہيہ کا رواج ديا جاوے تو بلاشبهہ فائدہ مند هوگا *

ايک جگهہ کنوئيں سے بهي پاني ديتے هوئے ديکها مگر بذريعہ رهٹ کے پاني ديتے تهے پاني پت اور کرنال کے ضلعوں ميں جس قسم کے رهٹ جاري هيں اُسي قسم کا رهٹ مصر ميں بهي جاري هي مگر اُس ضلع کے رهٹوں سے بهي هل کا اور بہت کم لاگت کا معلوم هوتا هي *

هل بهي چلتے هوئے يہاں دکهائي ديئے ظاهرا اُسي طرح پر هل چلتے هيں جيسے همارے ملک ميں دو گهوڑوں يا ٹٹوؤں سے بهي هل چلتا تها دو بيلوں سے بهي چلتا تها ايک جگهہ ايک بيل اور ايک بهينسا اور ايک جگهہ دونوں بهينسے هي هل ميں جوتے هوئے ديکهے *

مصر کي "وابورالبر" يعني ريل کا بهي کچهہ حال لکهنا بہتر معلوم هوتا هي مصر کي ريل کي گاڑياں فرسٹ و سکنڈ کلاس کي همنے ديکهيں کيونکہ هم اکسپرس بلکہ اسپيشل ٹرين ميں گئے تهے اور اُس ميں صرف دو درجہ کي گاڑياں تهيں تمام گاڑياں ولايت کي "برمنگهم" کي بني هوئي تهيں سکنڈ کلاس کي گاڑياں جس ميں چهجو همارا خدمتگار بيٹها تها همارے ملک کے سکنڈ کلاس سے اچها تها يعني اُس ميں بهي چمڑے کي گديان لگي هوئي تهيں فرسٹ کلاس نہايت عمدہ اور مکلف آرام کا تها مگر هر درجہ ميں آٹهہ آدميوں کي نشست هي چار ايک طرف چار ايک طرف سونے کي کوئي تدبير اُس ميں

نہیں ہی بیٹھے بیٹھے اس طرح پر سو سکتے ہیں جیسے کہ آرام کرسی پر آدمی سو سکتا ہی رفع حاجت کے لیئے گاڑی میں کوئی تدبیر نہیں ہی سواے استیشن کے معلوم ہوا کہ تمام یورپ میں اُسی قسم کی گاڑیاں ہیں ریل پر کام کرنے والے اور ریل چلانے والے اور گاڈ خلاصی چپراسی وغیرہ سب مصری اور ترک ہیں اور نہایت مشاق ہیں اور بہت ہوشیاری اور چالاکی سے کام کرتے ہیں مصر کی ریل کے کارخانہ میں جو چیز کہ قابل غور کے تھی وہ یہہ ہی کہ تمام گاڑیاں اور پمپ اور پانی دینے کے ستون اور ریل کی سڑک اور ہر قسم کی کلیں جو کچھہ کہ ریل کے کارخانوں میں درکار ہوتا ہی یہاں تک کہ لوہے کی ایک کیل بھی وہ سب انگلستان یا فرانس کا بنا ہوا تھا اُن میں سے کوئی چیز بھی مصر یا ترکستان کی بنی ہوئی نہ تھی البتہ بہ نسبت ہندوستان کے مصر والوں کی استدر تعریف کرنی چاہیئے کہ وہ خود اُن سب چیزوں سے کام کرنے اور کام لینے کے لایق ہیں ہندوستانی بد بختی اس لایق بھی نہیں ہوئے اور جب تک کہ تمام علوم و فنون اُنھی کی زبان میں نہ مروج ہونگے اُس وقت تک ہرگز لایق نہونگے مصر والوں کو جو اس قدر لیاقت آئی ہی صرف اُس کا بڑا سبب یہی ہی کہ ان چیزوں سے کام لینے کے فنون اُنھی کی زبان میں مروج ہوگئے ہیں *

دوسری بات قابل افسوس کے یہہ تھی کہ تمام کارخانہ بہ نسبت انگریزی کارخانہ کے نہایت میلا کچیلا تھا ریل کی سڑک اور استیشنوں میں مطلق صفائی نہ تھی لال ٹینیں ایسی میلی تھیں کہ شاید مہینوں میں صاف ہوتی ہونگی انجن میں پانی دینے کے آھنی ستون نہایت عمدہ اور خوبصورت بیل بوٹے مرغولہ دار بنے ہوئے تھے مگر اُن پر اُنگل اُنگل بھر موٹی کائی اور خاک مٹی جمی ہوئی تھی نہروں کا جو میںنے بیان لکھا اُن کا بھی یہی حال تھا کسی جگہہ میںنے پٹری بنی ہوئی نہیں دیکھی نہر کھودتے وقت جو کناروں پر مٹی ڈالی تھی اُسی طرح پر پڑی ہوئی معلوم ہوتی تھی بلا شبہہ صفائی اور ہر کام میں خوبصورتی یورپ کے لوگوں کی طبیعت میں ماں کے پیٹ سے پیدا ہوتی ہی اور ملک کے لوگوں کی طبیعت میں یہہ بات نہیں ہی البتہ ایشیا کے بعض ملک کے لوگوں میں نفاست بلا شبہہ ہی *

بہر حال ہمارا پونا جہاز ۲۴ اپریل سنہ ۱۸۶۹ع روز شنبہ کو قریب دوپہر کے اسکندریہ سے مارسلیس کو روانہ ہوا اور مڈیٹرینین سے یعنی بحر قلزم کو ہمنے طی کرنا شروع کیا اور ۲۹ اپریل روز پنجشنبہ کو رات کے وقت قریب سات آٹھہ بجے کے بخیروعافیت تمام مارسلیس میں داخل ہوئے *

جب ہم اسکندریہ سے روانہ ہوئے تو الحاج احمد بکری اسکندریہ کا رہنے والا پہلٹ یعنی آرکاٹی ہمارے ساتھہ ہوا یہہ شخص نہایت لئیق اور ذی وجاہت ہی لباس بھی

بہت اچھا اشرافوں کا پہنے ہوئے ہی کالي بانات کا لنبا کوت ہی قریب قریب انگریزي کوت کے پاجامہ مصري قطع کا ہی اوپر سے بہت ڈھیلا اور نیچے سے تنگ اور مہاني ٹخنوں تک کوت کے نیچے قمیص ہی اور اُس پر شالي پٹکہ سے کمر بندھي ہی سر پر لال توپي اور اُس پر نہایت چھوتا کپڑا بطور عمامہ لپٹا ہوا ہی لکھا پڑھا قابل آدمي ہی عربي تو نہایت عمدہ اور صاف بولتا ہی اور انگریزي اور فرانسیسي بھي جانتا ہی مجھہ سے اُن سے بہت ملاقات ہوگئي جب فرصت ہوتي آپس میں ایک جگہہ بیٹھہ کر عربي میں کچھہ کچھہ باتیں کرتے ملک مصر اور دارالحکومت قاہرہ اور شہر اسکندریہ کي بہت تعریف کرتا تھا جب سے اُس نے یہہ جانا کہ میں بني ہاشم سادات رضوي سے ہوں میري نہایت خاطر اور تعظیم کرنے لگا اُردو کا ایک لفظ نہیں جانتا تھا جغرافیہ سے بالکل ناواقف تھا یہاں تک کہ شہر دھلي کو بھي نہیں جانتا تھا اور شاید کبھي اُس کا نام بھي نہیں سنا تھا پوچھنے لگا کہ ہندوستان جس پر انگریزي عملداري ہی کتنا بڑا ملک ہی اور اور کسي کي بھي عملداري ہی یا نہیں میںنے سب حال وسعت و آبادي ملک ہند و حکومت انگریزي کا اُس سے بیان کیا ＊

پونا دخاني جہاز پہلے جہاز سے بھي نہایت عمدہ اور مستحکم اور پہلے سے بھي بڑا ہی سنہ ۱۸۶۲ ع میں بنا تھا تین سو ساٹھہ فیت لنبا اور اکتالیس فیت چوڑا اور اکتیس فیت گہرا ہی چھہ سو گھوڑوں کے زور کا انجن اُس میں لگا ہی اُس کا انجن ایک نئي قطع کا ہی اور تمام پرزے اُس کے دکھائي دیتے ہیں اور ہر ایک کل چلتي ہوئي معلوم ہوتي ہی دو ہزار دوسو تن بوجھہ اُٹھا سکتا ہی ایک سو اکیس آدمي اُس میں نوکر ہیں مگر سب کے سب یوروپین ہیں کوئي اَوْر کسي ملک کا نہیں مستر ویت اور مستر کیس اور مستر مدّل اس جہاز میں افسر ہیں مستر ویت کپتان جہاز کے بمبئي میں بھي رہے تھے اور اس لیئے تھوڑي تھوڑي اُردو بول سکتے تھے اور فرانسیسي بہت اچھي بولتے تھے ＊

ہمارے ساتھہ کے اکثر مسافر سوتھمپٹن کي راہ کو گئے اور بعضے تریسٹ کي راہ کو اس لیئے چند قدیم مسافر ہمارے ساتھہ ہوئے اور کچھہ نئے مسافر آن ملے چنانچہ اس جہاز میں سو مسافر جمع ہوگئے اور نئے آدمیوں کے ملنے اور دیکھنے سے اور پرانے رفیقوں کے جدا ہونے سے ایک اَوْر ہي کیفیت معلوم ہوئي مگر ہمارے شفقت فرما میجر ڈاڈ صاحب اور میجر بنگٹن اور مس کارپنٹر اور ہمارے صاف طینت دوست میجر فریزر اسي جہاز میں رہے ＊

اس جہاز میں جو خاص بات قابل ذکر کے ہی وہ یہہ ہی کہ اس جہاز کا غسل خانہ بہ نسبت پہلے جہاز کے غسل خانہ کے اَوْر طور کا ہی سوئیس تک نہانے کے لیئے گرم پاني کي حاجت نہ تھي اب اسکندریہ سے یورپ شروع ہوگیا اور سردي ہونے لگي اس لیئے اس

جہاز کے غسل خانہ میں پانی گرم کرنے کی نہایت عمدہ تدبیر ہی غسل خانہ میں اُسی طرح کا حوض ہی جیسے کہ پہلے جہاز میں تھا الا لوہے کا ہی جس پر نہایت عمدہ روغن کیا ہوا ہی اُس میں دو نل اور تین ہتیاں ہیں ایک ہتی سرد پانی کی ہی جہاں اُسکو گھمایا اور سرد پانی حوض میں آن بھرا دوسری ہتی اُس پانی کو گرم کرنے کی ہی جہاں اُس کو پھرایا اور انجن میں سے صرف گرم بھاپ پانی میں آنی شروع ہوئی اور اتنا کثیر پانی حوض کا جو کئی قلتین کی برابر ہی پانچ منٹ میں نہایت گرم ہوجاتا ہی اور بعضی دفعہ پھر ٹھنڈا پانی ملانے کی حاجت ہوتی ہی اور جہاں تیسری ہتی کو پھرایا اور ایک بدرو کھلی اور ایک منٹ میں تمام پانی نکل گیا اور حوض خالی ہوگیا *

جس دن پونا دخانی جہاز روانہ ہوا اُسی دن کھانے کے بعد میجر ڈاڈ صاحب نے مجھہ سے کہا کہ اب یورپ میں آپہونچے میں نے ادب آمیز اخلاق سے اُس کو تسلیم کیا اور بشاشت کے ساتھہ یہہ بات کہی کہ ہاں آج ہماری پہلی منزل یورپ کے ملک میں ہی *

ڈاڈ صاحب نے کہا کہ ہاں اب پیغمبر کا ملک چھوٹا اور کافروں کا ملک آیا اگرچہ اس میں اُنہوں نے کوئی ایسی بات نہیں کہی جس میں ہم کچھہ برا مانتے اور جو سخت اور یا نامناسب لفظ اُنہوں نے کہا وہ اپنی یا اپنی قوم کی نسبت کہا مگر اُن کا یہہ طرز کلام مجھکو نہایت ناپسند آیا اور طبیعت کو بہت ناگوار گذرا اور میں نے خیال کیا کہ ایسی لئے میں گفتگو کرنا کیسا اخلاق اور تہذیب کے برخلاف ہی اور ایسے عمدہ اور متین اور حلیم ڈائرکٹر پبلک انسٹر کشن کی زبان سے اس طرز پر کیوں گفتگو ہوئی خیر میں نے چند دم توقف کر کر کہا کہ یوں نہ کہیئے بلکہ یوں کہیئے کہ اہل کتاب کا ملک آیا مگر کئی گھنٹہ تک مجھکو بڑا خیال رہا اور میں سوچتا رہا کہ اُن کی طینت اور طبیعت کس قسم کی ہی مگر آخر کو میںٔے خیال کیا کہ غالباً اُن کی یہہ گفتگو کسی قسم کے تعصب کی راہ سے نہ تھی اتفاقیہ سہل طور پر اُن کی زبان سے نکل گیا اور جو کبیدگی میرے دل میں آئی تھی اُس کو میں نے نکال دیا *

اِس جہاز میں بھی کئی نئے صاحبوں سے ملاقات ہوئی اتفاق سے تبی فیئز پیٹرک صاحب سابق ڈپٹی کمشنر دہلی بھی اس جہاز میں تھے اگرچہ مجھہ سے اور اُن سے پہلے کبھی ملاقات نہیں ہوئی تھی مگر نہایت مہربانی سے ملے ایک دن پنجابی انتظام کی بھلائی برائی کا ذکر آیا میںٔے کہا کہ ہاں ایک ڈسپاٹک گورنمنٹ ہی اور بلاشبہہ سکھوں کی عملداری سے ہزاروں درجہ بہتر ہی شاید پنجاب کے لوگ خوش ہوں اور پسند کرتے ہوں کیونکہ اُن کو آگ میں سے (یعنی سکھوں کی عملداری میں سے) نکال کر دھوپ میں بٹھایا ہی مگر ہم لوگ اُس کو پسند نہیں کرسکتے پنجاب گورنمنٹ یا

بے قانوني ملک کي گورنمنت کي بھلائي يا برائي دھلي پاني پت رھتک حصار سرسه وغيره اضلاع سے پوچھني چاھيے جو ایک زمانه میں قانوني ملک تھا اور اب بے قانوني تحت انتظام پنجابي ھی جھاں تک مجھکو معلوم ھی وہ یھه ھی که لوگ یھه خیال کرتے ھیں که غدر میں جھاں اور سزائیں اھل دھلي اور اُس کے متعلق اضلاع کو دي گئیں منجمله اُنھي سزاؤں کے ایک یھه بھي سزا ھی که دھلي اور اُس کے متعلق اضلاع میں پنجابي انتظام کیا گیا اور بے قانوني ملک بنایا گیا *

حقیقت یھه ھی که وہ زمانه نھیں رھا جس میں ڈسپاٹک گورنمنت کو لوگ پسند کرتے تھے اور نه اب وہ بھلائیاں ھیں جو ھزاروں برائیوں کے ساتھه اگلے زمانه کي ڈسپاٹک گورنمنت میں ھوتي تھیں اور جن سے اُن برائیوں کا علاج ھوتا تھا —
[illegible] زن که جراح و مرھم نه است

اب اُن کا ھونا کسي ڈسپاٹک گورنمنت میں ممکن نھیں ھی وہ لوگ جو یھه خیال کرتے ھیں که ھندوستان میں بجاے کانسٹیٹیوشنل گورنمنت کے ڈسپاٹک گورنمنت جیسي که قدیم سے تھي زیادہ تر مفید ھوگي وہ نھایت غلطي میں ھیں اُن کي ایسي مثال ھی جیسے که کوئي شخص کسي باغ کو صرف موسم خزاں میں دیکھه کر اُس کي بھلائي برائي کي نسبت راے لگائے اور موسم بھار کا کچھه بھي خیال نه کرے *

نھایت خوشي اور بھت ھي مبارکي جو اس جھاز میں ھوئي وہ مسٹر ڈي لسپس صاحب بھادر کي ملاقات ھی تمام دنیا جانتي ھی که یھه صاحب وہ فرانسیسي انجنیر ھیں جنھوں نے نھر سوئیس بنانے کي تجویز کي اور با وجودیکه تمام یورپ کے بڑے بڑے انجنیر کھتے تھے که اس نھر کا بننا غیر ممکن ھی مگر صرف اِسي عالم اور دانا اور دلاور انجنیر کي تجویز تھي که بے شک بنیگي اور میں بناؤنگا چنانچه جیسا اُس نے کھا تھا ویسا کر دکھایا دو سمندروں کو ملایا اور سوئیس کي نھر کو بنایا *

یھه صاحب جناب پرنس آف ویلز کے ساتھه تھے جبکه جناب ممدوح نھر سوئیس کے ملاحظه کو تشریف لائے تھے اور سوئیس سے اس جھاز میں سوار ھوئے تھے ایک دن کے بعد مجھے اُن کا حال معلوم ھوا وہ انگریزي بھي نھیں جانتے تھے ھمارے جھاز کے کپتان صاحب نے جو فرانسیسي جانتے تھے میري ملاقات کرائي نھایت اخلاق اور تواضع سے ملے اور نھایت خوشي سے ھاتھه ملایا اُسوقت معلوم ھوا که کسیقدر عربي بولتے ھیں میں نھایت خوش ھوا اور چند باتیں عربي میں کیں مگر عربي میں بھي بھت تھوڑي معمولي باتیں بول سکتے ھیں کوئي مضمون یا لمبي بات نھیں کھه سکتے اُس دن سے برابر ھمیشه نھایت مھرباني سے ملتے رھے اور ھر روز گھنٹوں تک میں اور وہ ایک میز پر بیٹھے لکھا کرتے تھے ایک دن اُنھوں نے سب لوگوں کے سامنے نھر سوئیس کا حال بیان کیا اور بعضي پراني نشانیاں

حضرت موسی علیه‌السلام کے وقت کی جو اُس کے قرب و جوار میں ہیں بیان کرتے تھے کہنے لگے کہ جب تم ولایت سے پھروگے تو اُمید ہی کہ نہر کے [illegible] ہمارا جہاز جاویگا انکا بیان ہی کہ چھہ مہینہ بعد نہر بالکل جاری ہو جاویگی اور بڑے بڑے جہاز و اسٹیمر اُس میں آمد و رفت کرینگے غرضکہ ایسے شخص کی ملاقات سے جو دلیری اور جرأت میں بھی ایسا ہی کامل ہی جیساکہ اپنے فن میں اور حقیقت میں یکتاے دهر و بےمثل و نظیر ہی مجھے نہایت خوشی ہوئی بلکہ میں نے اپنا فخر سمجھا *

جبکہ ایک دن مار سلیس پہونچنے کا باقی رہا تو تمام انگریزوں نے جو جہاز میں تھے صلاح کی کہ ڈی لسپس صاحب کو اُن کی کامیابی نہر [illegible] پر ایک اڈریس بطور مبارکبادی کے دی جاوے چنانچہ ۲۸ مئی کو کھانے کے بعد [illegible] پیش کی گئی اول کپتان میتھوں صاحب نے بہت لنبی اسپیچ کی اور پھر [illegible]زلی نے [illegible] کے بعد جنرل ٹیپ صاحب نے اُس کے بعد مسٹر بیٹلمٹ نے اُس کے پیچھے مسٹر سانڈرس نے تب ایک مختصر اڈریس مبارک بادی انجام و کامیابی نہر سوئیس جسپر تمام لوگوں کے جو جہاز پر تھے دستخط تھے اُن کو دی گئی اُنہوں نے کھڑے ہوکر اُس کو لیا اور جواب میں ایک لنبی اسپیچ بطور شکریہ فرانسوسی زبان میں کی عمدہ الفاظ قابل یادگاری جو ان تمام اسپیچوں میں تھے وہ یہہ ہیں جنرل ٹیپ صاحب نے اپنی اسپیچ میں کہا تھا کہ نہایت زیبا ہی کہ بجاے نہر سوئیس کے نہر لسپس اسکا نام رکھا جاوے بلاشبہہ اُن کا یہہ کہنا بہت بجا تھا کہ ایسے آدمی کی جہاں تک قدر اور یادگاری اور عزت کی جا سکے وہ کی جاوے جبکہ مسٹر ڈی لسپس نے اسپیچ کی تو اُس میں انہوں نے کہا کہ میری خوشی اور میرا فخر اس میں نہیں ہی کہ اس نہر کا نام نہر لسپس ہو بلکہ میری خوشی اور میرا فخر اس میں ہی کہ یہہ نہر فرنچ نہر کہلاوے جس وقت کہ میں نے بذریعہ ایک دوست کے جو وہاں موجود تھا یہہ مضمون سمجھا میرے دل میں ایک ایسا جوش پیدا ہوا کہ گویا میں اُس کی آواز سنتا تھا اور میں نے اُس دلاور آدمی کی اس فیاضی پر کہ اپنی قوم کی نام آوری پر ایسا غش ہی کہ اپنی خوشی اور اپنی عزت اُس میں سمجھتا ہی ہزار ہزار آفرین کی اور اپنی قوم پر جن کا کام بجز حسد اور بغض اور اپنی ذاتی جھوٹی شیخی جتانے کے اور کچھہ نہیں ہی افسوس کیا اور یقین جانا کہ ایسی ہی بد خصلتوں سے اُن کو ایسی بد نصیبی و ذلت نے گھیرا ہی لعل‌الله یحدث بعد ذلک امرا *

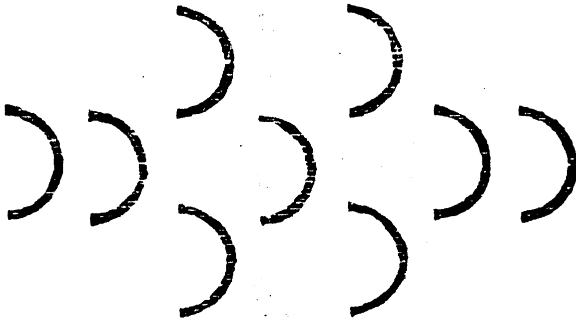
یہہ بھی واضح ہو کہ در حقیقت یہہ نہر فرنچ نہر کے نام سے مشہور ہی سوئیس میں عموماً تمام آدمی قلی سے لیکر بھلے مانس تک فرنچ کنال فرنچ کنال اُسکا نام لیتے ہیں در حقیقت فرانسیسوں نے یہہ ایسا بڑا کام کیا ہی کہ اگر اسی سے نیا سال شروع کیا جاوے تو بھی زیبا ہی

ایک مربع تختہ بنا ہوا تھا اور اُسپر حسب مندرجہ ذیل خانے بناکر ھندسہ لکھہ دیئے تھے

*	۱۰	*
۶	۱	۸
۷	۵	۳
۲	۹	۴

اور جست کي گول گنتیاں ھتیلي کي گہرائي کي برابر بني ھوئي تھیں اور فاصلہ معین سے وہ گنتیاں خانوں میں ڈالتے تھے ہر شخص کے ھاتھہ میں چھہ چھہ گنتیاں ھوتي تھیں جو شخص ایسے خانوں میں گنتیاں ڈالے جن کے اعداد کا مجموعہ انتیس ھو وہ میري ھوتا ھی انگریزي میں اس کھیل کا نام بال ھی اس لیئے کہ بال بیل کو کہتے ھیں اور جہاں میخے پھول بنا دیئے ھیں وھاں بیل کي صورت بني ھوئي ھوتي ھی *

دوسرا کھیل یہہ تھا کہ لوھے کے موٹے تاروں کی محترابیں اس طرح پر ٹیڑي کي تھیں جیسیکہ نقشہ میں ھیں اور ایک کاٹ کي موگري سے کاٹ کی گنتیاں معین محترابوں سے



نکالتے ھیں زمین پر جب یہہ کھیل کھیلتے ھیں تو بجائے کاٹ کي گنتیوں کے کاٹ کے انٹے ھوتے ھیں جہاز کي حرکت کے سبب بجائے انٹوں کے چپٹي گول گنتیاں بنائي ھیں اس

کھیل کو مستر تي لسپس اور اُن کي بہو اور بیٹي اور فرنیچ مسافر جو جہاز میں تھے بہت کھیلتے تھے انگریزي میں کروکي اس کھیل کا نام ھی ٭

نقشہ مندرجہ ذیل سے معلوم ھوگا کہ ھمارا جہاز سمندر میں کس راہ ھوکر مارسلیس میں پہونچا اور کس قدر روز چلا ٭

تاریخ	عرض مقام		طول مقام		رفتار جہاز بحساب میل
	درجہ	دقیقہ	درجہ	دقیقہ	
۲۵ اپریل سنہ ۱۸۶۹ع	۳۳	۲۹	۲۵	۲۳	۲۶۳
۲۶ اپریل سنہ ۱۸۶۹ع	۳۵	۳۰	۲۱	۲۲	۲۴۴
۲۷ اپریل سنہ ۱۸۶۹ع	۳۷	۴۲	۱۶	۲۲	۲۷۴
۲۸ اپریل سنہ ۱۸۶۹ع	۴۰	۱۷	۱۱	۵۴	۲۷۲
۲۹ اپریل سنہ ۱۸۶۹ع	۴۲	۲۷	۶	۴۰	۲۷۳

مارسلیس کي لنگر گاہ بھي نہایت عجیب و غریب ھی سمندر کے کنارہ دیوار اُٹھا کر بہت بڑا چبوترہ بنایا ھی جہاں چبوترہ کي دیوار بنائي ھی وھاں اتنا گہرا پاني ھی کہ بڑے سے بڑا جہاز چبوترہ کي دیوار تک چلا جاتا ھی چنانچہ ھمارا دخاني جہاز بھي اُس چبوترہ کي برابر جالگا اور جہاز میں سے قدم اُٹھا کر چبوترہ پر رکھہ دیا ٭

مارسلیس فرانسیسیوں کي عملداري میں ھی تھوڑي دیر پہلے جہاز کے پہونچنے سے تمام صندوق اور بکس جس قدر تھے وہ جہاز کے تہ خانوں میں سے نکال کر جہاز کي چھت پر رکھہ دیئے تھے اور ھر ایک کے نام کا یا کسي حرف کا ٹکٹ ھر ایک شخص کے صندوقوں پر لگا دیا تھا جب جہاز کنارہ پر پہونچا اُسي وقت فرانسیسي افسر پرمٹ کے محصول لینے والے آئے اور سب صندوق اُن کے سپرد ھوگئے اُنھوں نے کسٹم ھوس کے نہایت بڑے کمرے میں میزوں پر ھر ایک کے نام کے یا ھر ایک حرف کے صندوق چنکر علحدہ علحدہ لگادیئے اور تمام مسافر ایک نہایت اچھے کمرے میں جو اُس کے پاس تھا اور جس میں کرسیاں اور کونچیں نہایت عمدہ لگي ھوئي تھیں جا بیٹھے تھوڑي دیر کے بعد ایک پتلا سا دروازہ کہلا جو اُس بڑے کمرے یعني کسٹم ھوس میں جانے کي راہ تھي

مسافر هجوم کرکے جلدي سے اندر جانا چاهتے تھے مگر محافظ دروازہ تعداد مناسب سے زیادہ کو اندر جانے نہیں دیتا تھا وهاں اُن صندوقوں کو کھولکر تلاشي لیتے تھے کوئي محصولي مال تو نہیں هی مگر تلاشي نہایت نرمي اور آساني سے لیتے تھے بعضي دفعہ اشراف صورت کي بات پر کہ کوئي محصولي مال نہیں هی اکتفا کرتے تھے اور اگر کوئي اشراف صورت کہتا تھا کہ اس قدر فلاں مال محصولي هی تو بلا تکرار اُسي قدر کا محصول لے لیتے تھے همارے پاس دس صندوق تھے اور اُن صندوقوں میں ایک جوڑہ شال کا نیا علحدہ پلندہ میں بندها هوا تھا بعض دوستوں نے کہا کہ اگرچہ یہہ مال محصول کا نہیں هی کیونکہ استعمال کے لیئے هی پھر علحدہ پلندہ بنانا کچھہ ضرور نہیں چنانچہ همنے پلندہ کھولکر شال کو اپنے کپڑوں کے ساتھہ رکھدیا جب همارے صندوقوں کي نوبت آئي تو مرزا خدا داد بیگ اور محمد حامد معہ چھجو کے اُس کمرہ میں گئے وهاں کے افسر نے پوچھا کہ پہننے کے کپڑے هیں کوئي محصولي چیز تو نہیں مرزا صاحب نے کہا کہ کوئي محصولي چیز نہیں اُس نے پوچھا کہ تماکو تو نہیں اُنہوں نے کہا نہیں اُس افسر نے کہا کہ اچھا لیجاؤ اُسي وقت قلیوں نے جو وهاں موجود تھے هاتوں هاتھہ اسباب اُٹھاکر باهر رکھدیا اور مہر تلاشي هو جانے کي کردي واضح هو کہ یہہ طریقہ اُسي اسباب کي تلاشي کا تھا جو مسافروں کے ساتھہ کا تھا غالباً کل مسافروں کي تلاشي میں دو ڈیڑہ گھنٹہ سے زیادہ نہ لگا هوگا ●

ذکر پینن‌شولا اور اورینٹل کمپني جہاز هاے دخاني

یہہ وہ کمپني هی جس کے دخاني جہازوں میں همنے بمبئي سے مارسلیس تک سفر کیا یہہ کمپني صرف مارسلیس تک مسافروں کے پہونچانے کا کرایہ کرتي هی چنانچہ جو ذمہ داري اُس کي تھي وہ اس مقام پر ختم هوئي اس لیئے هم مناسب سمجھتے هیں کہ جو هماري راے نسبت اس کمپني کے کار و بار اور انتظام کے هی وہ بھي لکھیں ●

میں حد سے زیادہ اس کمپني کي خوبي اور انتظام کي اور جو آسایش کہ مسافروں کو اس کمپني کے جہازوں میں تھي تعریف کرتا هوں بمبئي میں همنے تمام اسباب جو صندوقوں میں بند تھا اور جن پر همارے نام کے ٹکٹ لگے هوئے تھے کمپني کے گودام میں سپرد کردیا ایجنٹ نے ایک ٹکٹ دیا کہ فلاں وقت پر فلاں گھاٹ پر ایک چھوٹا اسٹیمر مسافروں کو بڑے جہاز تک لیجانے کو آویگا آپ اُس پر سوار هوں کیونکہ بڑا جہاز بمبئي کے کنارہ تک نہیں آتا چنانچہ هم اُسي طرح سوار هوئے جب جہاز میں پہونچے تو اپنا کمرہ آراستہ اور مرتب پایا اور همارا اسباب کمرہ میں نہایت خوبي سے سجا هوا تھا اور جو غیر ضروري تھا وہ تہ خانہ میں رکھدیا گیا تھا سوئیس سے الکزنڈریہ تک ریل کے سفر کا بھي ذمہ اُسي کمپني کا تھا کمپني کے ایجنٹوں نے ایسي عمدگي سے انتظام کیا تھا کہ گاڑیاں

تجویز کرکے هر ایک نام کے تکت گاڑیوں پر لگا دیئے تھے همارا نام جس گاڑي پر تھا هم سب لوگ بآرام اُس میں جا بیتھے جب الکذنڈریه میں پہونچے اور پونا جهاز ملا ریل پر سے اُتر جهاز میں چلے گئے وهاں اپنا کمره مرتب پایا اور سب اسباب سجا هوا ملا هم نهیں جانتے که وهاں تک کون اسباب لیگا اور الکذنڈریه یا سوئیس میں کچهه تلاشي هوئي یا نهیں مگر همارے پاس کوئي اسباب محصولي نه تها اور همنے قواعد معینه کمپني سے ذرا بهي تجاوز نهیں کیا تها جب سب لوگ ریل پر بیتهه لیئے تو ایجنت کمپني نے هر گاڑي میں آکر سب کا حال دریافت کرلیا *

جهازوں پر کهانا نهایت عمده اور متعدد اقسام کا بافراط تها اور تر و خشک میوه جسقدر کهاسکو میز پر موجود تها شراب اسقدر افراط سے پینے والوں کو پینے کو ملتي تهي که میں دیکهه کر حیران هوگیا بعض انگریز شکایت کرتے تهے که بمبئي سے سوئیس تک کهانا اچها نهیں ملتا مگر یهه شکایت میري دانست میں صحیح نه تهي کیونکه گرم ملک میں گوشت نهایت اچها نهیں هوتا بلاشبهه الکذنڈریه سے مارسلیس تک جیسا عمده گوشت تها همنے تو آج تک ویسا عمده گوشت نهیں دیکها تها غرض که یهه کمپني نهایت عمده هی اور تمام مسافروں کو اُس کا شکر گذار هونا چاهیئے *

جب که هم لنگر گاه مارسلیس میں جهاز سے اُترے تو همنے دیکها که بهت سي گاڑیاں اور آمني بس کهڑي هوئي هیں اور وهاں چند شخص نهایت معقول اور اشراف صورت کهڑے هوئے هیں (یهه لوگ هوتلوں کے کمشنر تهے) اُنهوں نے پوچها که آپ کس هوتل میں تشریف لیجاوینگے همنے کها که (هوتل دلوور) میں همنے پهلے سے تهہرا لیا تها که اُس هوتل میں اُترینگے یهه سنتے هي اُس هوتل کا کمشنر همارے پاس آیا اور آمني بس جو اُس هوتل کا تها حاضر کیا اور همارے تمام اسباب کي خود سربراهي کرکے سب لدوا لیا همکو کچهه بهي کرنا نهیں پڑا اسي طرح اور مسافروں کو بهي جو اُس هوتل میں جانے والے تهے اُس نے لیا اور آمني بس هنکوا هوتل میں جا اُتارا *

رسته میں همارا گذر شهر مارسلیس میں هوا رات کا وقت تها اور یهه پهلا یورپ کا شهر هی جس کو همنے دیکها جبکه همارا آمني بس بازار میں پهونچا هم دیوانوں کي طرح ادهر اُدهر دیکهنے لگے کبهي ایسا آراسته بازار اور اس قدر روشني شیشه آلات میں همنے کبهي دیکهي نه تهي دیوالي میں جو روشني هندوستان میں هوتي هی اُس کي کچهه حقیقت بهي نه تهي دوکانوں کا رخ جو بازار کي طرف هی نهایت آراسته هی اور بالکل سر تا سر شیشوں کے دروازے اور شیشه کي دیواریں بني هوئي هیں ایک ایک شیشه دس دس فت لنبا اور بعضا اسي قدر چوڑا اور بعضا اس سے کم لگا هوا هی ایک دروازه میں ایک شیشه عموماً لگاهوا تمام اسباب جو دوکان میں سجا هوا هی باهر سے بالکل

دکھائي دیتا ھی اور ایسي خوبي سے آراستہ ھی کہ ایک باغ معلوم ھوتا ... عموماً دوکا
میں لنمپ اور فانوسیں اور جھاڑ اور سڑک پر نہایت نفیس لال تیغیں گیاس کي روشني
سے روشن ھیں اور اُن کا عکس جو شیشوں میں پڑتا ھی ایک عجیب کیفیت دکھاتا ھی
جو کہ ایسا شہر اور اس قدر آراستہ ھونا ھمارے خیال میں بھي نہ تھا بلکہ ھمنے ھندوستان
میں کسي امیر کا دولت خانہ بھي ایسا آراستہ نہیں دیکھا تھا اس واسطے حقیقت میں ھم
حیران اور متحیر ھوگئے کہ یہہ کیا چیز ھی *

اُسي بازار میں دو تین مکان نظر بڑے جو سب سے زیادہ آراستہ تھے اُنکي دیواریں
اور دروازے جو بازار کي جانب تھے بالکل اُسیقدر بڑے بڑے شیشوں کے تھے اور چھت بھي جو
ماھي پشت یا کھپریل نما تھي وہ بھي بالکل اُسیطرح شیشہ کي تھي اور اندر نہایت نفیس
چیني کے گملوں میں طرح طرح کے درخت اور پھول اور بیل دار درخت لگے ھوئے تھے کھیں
کھیں سرو کے درخت بھي گملوں میں لگے ھوئے رکھے تھے اور نفیس نفیس نہایت خوبصورت
کوسیاں بچھي ھوئي تھیں اور ایک میز آگے لگي ھوئي تھي اور بہت سے لوگ اُس میں
بیٹھے ھوئے تھے اور کچھہ کچھہ عورتیں بھي دور دور دکھائي دیتي تھیں اور متعدد جھاڑ اور
لنمپ اور فرشي جھاڑ گیاس کي روشني سے روشن تھے میں نے ھرگز کوئي مکان ایسي
خوبصورتي سے آراستہ ھوا نہیں دیکھا تھا اُس وقت مجھکو یقین ھوا کہ کوئي بہت
بڑي شادي ھی اور لوگ جمع ھیں اور مکان آراستہ ھی مگر جب صبح کو دیکھا اور
تحقیق کیا تو معلوم ھوا کہ عام لوگوں کے شراب پینے کے لیئے شراب خانے ھیں لوگ جمع
ھوتے ھیں اور شراب پیتے ھیں اور اسیطرح کے بہت سے شراب خانے ھیں اور ایک ایک سے
زیادہ اور عمدہ آراستہ ھی کیا خدا کي قدرت ھی کہ عام لوگوں کو بھي یہاں تک کہ قلي
اور مزدوروں کو بھي ایسي خوبي اور آراستگي سے شراب پیني میسر ھی کہ جمشید کو
کبھي خیال میں بھي میسر نہوئي ھوگي *

ھوٹل مارسلیس کا جس کا نام ھوٹل ڈي دلوور ھی اور جسمیں ھم ٹھہرے تھے نہایت
عجیب اور عمدہ ھوٹل ھی بیچمیں بطو بیضئي دائرہ کے صحن ھی اور چاروں طرف کمرے
بنےھوئے ھیں سات منزلہ ھوٹل ھی اور اوپر تلے کمرے بنتے چلے گئے ھیں اور صحن کے اوپر
شیشہ کي چھت ھی جسکے سبب سے پاني برف کچھہ نہیں آسکتا اور روشني بخوبي ھی
ھمکو پانچویں درجہ میں کمرے ملے تھے کیونکہ اور سب گھرے ھوئے تھے ایکسو بیس سیڑھیاں
چڑھے تب اپنے کمروں میں پہونچے ھر جگہہ گیاس کي روشني تھي اور ھر کمرہ نہایت خوبي
سے آراستہ تھا ایک نوکر ھوٹل کا ھمارے ساتھہ تھا وہ کمروں میں پہونچاکر چلا گیا میرے
دل نے اُسیوقت چاء پینے کو چاھا میں حیران ھوا کہ نوکر کو کیونکر بلاؤں اور اسقدر نیچے
کون جاوے اسي فکر میں تھا کہ مجھے خیال آیا کہ ولایت کے بڑے ھوٹلوں میں ایک کل

تھی کہ جہاں اُس کو ہاتھہ لگایا اور برقی قوت سے یا پہیہ کی حرکت سے گھنٹہ بجا اور آدمی آیا اسی خیال میں میں ادھر اودھر دیکھہ رہا تھا کہ یکایک میری نگاہ دیوار پر پڑی وہاں ہاتی دانت کا نہایت خوبصورت پھول لگا ہوا تھا میں نے خیال کیا کہ وہی چیز ہی میں اُس کے پاس گیا اور انگوٹھا لگاکر ذرا دبایا اور جہاں نوکر بیٹھے رہتے ہیں وہاں گھنٹہ بجا ایک دو منٹ نہیں گذرنے پائے تھے نوکر آ حاضر ہوا اُس کو چاء کے لیئے کہا اُسیوقت بنا لایا مگر مجھکو یہہ خلجان رہا کہ اسنے یہہ کیونکر جانا کہ فلاں کمرہ میں بلایا ہی خیر رات کو سورہے صبح کو اُٹھکر میں اُس کمرہ میں گیا جہاں خدمت گار ہوٹل کے جمع رہتے ہیں میں نے دیکھا کہ وہاں ایک گھنٹہ لگ رہا ہی اور گھنٹہ کے نیچے ایک تختہ لگا ہوا ہی اور اُس میں بہت سے خانے بنے ہوئے ہیں جس کمرہ میں مسافر نے اُس پھول کو دبایا اُسیوقت وہ گھنٹہ بجا اور فی‌الفور ایک خانہ میں ایک نمبر دکھائی دیا مثلاً ۳ یا ۲ یا ۹ وغیرہ پس خدمت گار نے جانا کہ فلاں نمبر کے کمرہ میں بلایا ہی پھر یہہ نمبر از خود آہستہ آہستہ دو منٹ کے عرصہ میں غایب ہو جاتا ہی آہستہ آہستہ اسلیئے غایب ہوتا ہی کہ اگر شاید خدمت گار وہاں حاضر نہو اور گھنٹہ کی آواز سنکر دوڑے تو نمبر موجود رہے تاکہ اُس کو دیکھہ کر جان لے کہ کس کمرہ میں جانا ہی ٭

ذکر شہر مار سلیس

فرانس کی سلطنت کے شہروں میں مارسلیس کچھہ بڑا شہر نہیں ہی تھوڑے دنوں سے اُس کی ترقی اور آبادی شروع ہوئی ہی حال کی خانہ شماری کی رو سے تین لاکھہ ایکسو اکتیس آدمی اُس میں رہتے ہیں انجنیر کے متعلق کار خانوں میں سات ہزار آدمی نوکر ہیں باون دخانی کلیں ہیں جو صابن بناتی ہیں اور ہر سال سولہ لاکھہ اسی ہزار من صابن بنتا ہی اٹھائیس دخانی کولو تیل بنانے کے ہیں اور ایک لاکھہ بارہ ہزار من ہرسال تیل بنتا ہی ہر سال سخ ترکی ٹوپی پچاس ہزار تیار ہوتی ہیں گرجا اور میوزیم اور پبلک کتب خانہ اور پکچر گیلری اور تھی ایٹر زولا جیکال گارڈن موجود ہیں ٭

تھسویں ابریل سنہ ۱۸۶۹ ع روز جمعہ کو ہم نے وہاں مقام کیا تاکہ ایسا خوبصورت شہر دن میں دیکھا جاوے ایک گاڑی دو گھوڑوں کی منگائی اور قریباً تمام شہر میں پھرے ایسی وسیع اور صاف اور خوبصورت اور ایسی ایسی عمدہ آراستہ دوکانیں دیکھنے میں آئیں کہ بیان نہیں ہوسکتا بازاروں میں مٹی یا تنکہ یا کوڑے کا نام تک نہ تھا تمام عمارت نہایت صاف اور اوجلی زن و مرد نہایت صاف اور وضع دار ہر طرح کی خوبصورتی میں آراستہ نظر آئے میوزیم نہایت عمدہ اور خوبصورت مکان تعمیر ہوا ہی اور کسیقدر اُس وقت بھی بن رہا تھا زولا جیکل گارڈن نہایت خوبصورت ہی اور ہر قسم کے عجیب عجیب جانور

وہاں ہیں زرافہ ایک احاطہ میں پھرتا ہی او سردی میں اُس کے رہنے کے لئے ایک پکا بنا ہوا ہی اُس مکان پر مسلمانوں کے جھنڈے کا نشان ہی اور یہہ عربی عبارت لکھی ہوئی ہی خدیو مصر نے یہہ تحفہ اس میوزیم میں بھیجا ہی † *

نقل کتبہ

ماشاء اللہ مما خلق

کیف لاینعہ شربہا * لطلعت زرافۃ المعانی من ینظرہا

من المحاسن و اللطایف

اس گارڈن میں ایک ہاتی بھی ہی اور نہایت عجائبات سے گنا جاتا ہی اور اکثر لوگ اُس کو دیکھنے ہیں متوسط قد کا ہاتی ہی مگر نہایت دبلا ہو رہا ہی بیچارہ ایک مکان میں بند ہی *

اُسی باغ میں ایک نہایت بڑی مچھلی کا پورا ڈھانچہ ہی لوہے کی سلاخوں پر زمین سے قد آدم اونچا رکھا ہوا ہی اب بھی وہ ڈھانچہ اتھیس قدم لنبا ہی نہایت عجیب قابل دیکھنے کے تہا *

نہایت عمدہ اور نئی عمارت اس شہر میں (نیو کیتھیڈرل) یعنی نیا صدر گرجا ہی یہہ گرجا ایک چھوٹے سے پہاڑ پر بنایا گیا ہی سفید پتھر کا نہایت ہی خوبصورت ہی ہم اس کے اندر گئے اور نہایت عمدہ عمارت اور بہت ہی خوبصورت دیکھی جہاں بشپ بیٹھتا ہی اور نماز پڑھاتا ہی وہاں پوری قد آدم سنگ مرمر کے پتھر کی حضرت مریم کی مورت بنی ہوئی کہڑی ہی اور اُن کی گود میں حضرت عیسی ہیں غرضکہ ہندوؤں کے دہرہ میں اور اُن کے گرجا میں کچھہ بھی فرق نہیں تہا آج کے دن ہزاروں عورت و مرد اس گرجا میں آتے تھے اور بطور میلہ کے ہر قسم کی دوکانیں پہاڑ پر لگی ہوئی تھیں اور کافی اور شراب کی دوکانیں اکثر جگہہ تہیں *

اس پہاڑ پر سے شہر نہایت خوبصورت دکھائی دیتا ہی اور سارا شہر اور اُس کے بڑے بڑے مکانات سب پہاڑ کے نیچے معلوم ہوتے ہیں پہاڑ کے اوپر بہت دور تک بگی و چرت برابر اوڑے ہوئے جاتے ہیں پھر بہت سی شاید کئی سو سیڑھیاں چڑھکر گرجا تک پہونچنا ہوتا ہی *

یہاں ایک عجیب بات چرت اور فٹن وغیرہ میں دیکھی پہاڑ پر چرت کو چڑھا لیجاتے ہیں باوجودیکہ نہایت پھسلواں اور ڈھلواں سڑک ہوتی ہی جب اُس ڈھال پر سے چرت اُترنے کو ہوتا ہی تو کوچوان ایک کل پھراتا ہی اور فٹن یا چرت کے پچھلے دونوں پہیوں میں ایک پرزہ لوہیکا جا جمتا ہی جس کے سبب سے وہ دونوں پہئے پھرنے سے بند ہوجاتے ہیں

---

† یہہ کتبہ بعینہ نقل ہی —

صرف اگلے دو پہیے پہرتے ہیں اور نہایت آہستگی سے گاڑی اُترتي هی اور ڈھولکنے کا مطلق خوف نہیں رہتا ٭

رات کو هم پہر شہر دیکھنے کو نکلے اور اکثر بازاروں میں وهي کیفیت بلکه اُس سے زیادہ دیکھی ایک مکان بہت بڑا اور ایسا هي مکلف جیسے که شراب خانوں کے مکانات تھے دکھائي دیا هوٹل کا کمشنر جو همارے ساتھه تھا اُس نے کہا که یهه کزنیو هي یعني هر روز گانا هونے کا مکان هی هم بهي اُس میں گئے دیکھا که نہایت آراسته مکان هی اور باغ سا لگا هوا هی شیشوں کا اور شیشه آلات کا کچھه حساب نہیں سیکڑوں کرسیاں بچھي هیں اور هر کرسي کے سامنے چھوٹي سي میز هی کوئي چاہ پیتا هی کوئي کافي کوئي شراب خدمتگار متعین هیں اور سب چیز حاضر کرتے هیں اور سامنے نہایت مکلف شه نشین بني هوئي هی اُس میں گانے والے اور گانے والیاں اور باجا بجانے والے هیں جو شخص چاهے ٹکٹ لے اور اُس مکان میں جاوے جب تک چاهے گانا بجانا سنے قیمت ٹکٹ کي بقدر چھه آنه هندوستان کے هی هم تهوڑي دیر وهاں ٹهیرے اور تماشه دیکھه کر چلے آئے کہانوں میں بهي ایسي کیفیت نہیں سني تهي جو آنکهوں سے دیکھي ٭

یکم مئي سنه ۱۸۶۹ ع روز شنبه کو هم مارسلیس سے روانه هوئے وهي عمده آمني بس جو همکو لنگرگاه مارسلیس سے هوٹل میں لایا تھا حاضر هوا افسران هوٹل نے سب همارے بکس اسباب کے لے لیئے اور اُن پر اپنے دفتر نے ٹکٹ لگا دیئے اور سب اسباب آمني بس کي چهت پر رکھدیا اور هم سب لوگ آمني بس میں جس میں نہایت نفیس دو گھوڑے جتے هوئے تھے سوار هوئے کمشنر هوٹل همارے ساتھه هوا اور عین وقت پر ریل کے اسٹیشن پر پہونچایا کمشنر هوٹل نے ریل کے ٹکٹ لا دیئے اسباب تلوا دیا ریل کي گاڑي میں سوار هونے کے بعد رخصت هوا جتنا که همکو هندوستان میں ریل کا ٹکٹ لینے اور سوار هونے میں تردد یا فکر کرنا پڑتا تھا اُتنا بهي نہیں هوا بلکه کچھه بهي نہیں هوا ٭

جب که هم مارسلیس سے چلے اور ٹرین نے نہایت نرمي اور سبکي سے قدم اُٹھایا اور میدان اور کهیت اور گانوں هماري نظر سے گذرے تو همکو ایک اَوْر هي عالم دکھائي دیا مارسلیس میں تو جو کچھه تماشا تھا وه سب انسان کي کاریگري کا تھا مگر یہاں قدرت کي خوبي اور خوبصورتي اور انسان کي کاریگري اور عقلمندي نے ملکر عجیب هي کیفیت دکھلائي تهي ملک کي خوبي اور سرسبزي و شادابي اور مٹیلے چہوٹے چهوٹے ٹیلوں کي بلندي اور پستي اور سرو نما اور گمٹی دار درختوں کي سبزي اور خوبصورتي دل کو لبهائے لیتي تهي اس قدرتي خوبصورتي پر انسان نے یهه کاریگري کي تهي که اُس کا حسن دوبالا هوگیا تھا تمام زمین جہاں تک نگاه جاتي تهي نہایت خوبصورت چمن بندي و تختہ بندي سے آراسته تهي اُن تختوں میں گهاس کاشت هوئي تهي نہایت سبز و شاداب

و دلکش چپہ چپہ پر نہر جاري تھی اور ھر کھیت و چمن و تختہ میں اُس کی جدولیں بہہ رھی تھیں اُن سبز تختوں میں پاني کي نہریں اور پتلي پتلي جدولیں ایسا لطف دکھاتي تھیں کہ بیان نہیں ھوسکتا اور ان سب پر طرہ یہہ تھا کہ اُس سبز گیاس کے تختوں میں ایک قسم کا سرخ پھول جابجا کہلا ھوا تھا اور جیسے کہ نیلے آسمان میں تارے چمکتے ھیں ویسے اُن سبز تختوں میں وہ قدرتي اُگے ھوئے پھول چمکتے تھے ھزاروں بیگھہ زمین میں انگور بوئے ھوئے تھے بالکل انگور اسي طرح پر ھزاروں بیگھہ میں بوئے ھوئے تھے جیسے کہ فرخ آباد و میرتھہ میں آلو بوئے جاتے ھیں یا غازي پور میں گلاب کے تختے لگاتے ھیں ایک عجیب بات یہہ تھی کہ متیلے چھوتے چھوتے پہار نما جو تیلے تھے اُن کی جڑ سے چوتي تک چاروں طرف انگور کے درخت لگائے ھوئے تھے اور ایسا معلوم ھوتا تھا کہ بہت بڑے ڈول اور بیضئي برجوں پر انگور کي بیلیں لگا دي ھیں انگور کی تاکوں کي بیلیں ابھي تک بہت بڑي نہیں ھوئي تھیں انگور پھتاؤ پر تھا اور نئي نئي پتي نکل رھي تھي اور بیلیں بڑھتي جاتي تھیں اور اس سے اور بھي زیادہ خوبي اور خوبصورتي ھوگئي تھي مجھے تھا کہ سعدي کا یہہ فقرہ " تو گوئي خوردہ مینا بر خاکش ریختہ و عقد ثریا بر تاکش آویختہ " حقیقت میں اسي جگہہ موزوں ھی *

غرض کہ اسي طرح کا تماشا اور عجائبات قدرت کو دیکھتے ھوئے لونز استیشن پر پہونتچے ھم سب لوگ گاري پر سے اُترے اور استیشن میں جاکر کتچھہ کہایا چاء پي اور کتچھہ کھانے کی چیزیں اور دو بوتلیں پانی کي اور کتچھہ میوہ خرید کیا اور وھاں سے روانہ ھوئے رات ھوئي اپني گاري میں سوتے کہاتے اور ھنستے بولتے ساري رات چلا کیئے صبح دوسري مئي سنہ ۱۸۶۹ ع روز یکشنبہ دو ساڑھے سات بجے صبح کے پیرس میں داخل ھوئے چونکہ ھمنے دو روز تک پیرس میں رھنے کا قصد کیا تھا اس لیئے وھاں اُترے مارسلیس کي طرح وھاں بھي ھوتلوں کے کمشنر موجود تھے اُنہوں نے پوچھا کہ آپ کس ھوتل میں جاوینگے ھمنے کہا کہ میورس ھوتل میں اس لیئے کہ ھمنے تحقیق کرلیا تھا کہ وھاں اکثر انگریز اُترتے ھیں اور اس سبب سے وھاں کے اھلکار انگریزي زبان بخوبي جانتے ھیں کمشنر نے ھمارے لیئے دو گاریاں حاضر کیں اور ھم ریلوے استیشن سے وھاں آئے کوچوان نے کتچھہ ھمسے فرنچ زبان میں پوچھا ھم کتچھہ نہیں سمتجھے اور نہ وہ کتچھہ ھماري سمتجھا *

میورس ھوتل اگرچہ عمدہ ھی مگر بہت عمدہ نہیں ھی مارسلیس کا ھوتل اور وھاں کا کھانے کا عمدہ کمرہ اور کھانا کھلانے کا نہایت عمدہ طریقہ اور کھانا کھلانے والوں کی نہایت نفیس وردیاں ھماري آنکھہ میں سمائي ھوئي تھیں اس لیئے یہہ ھوتل ھماري نگاہ میں کتچھہ نہیں جنچا *

ہمنے وہاں کہانا کہایا اور اس خیال سے کہ آج اتوار ہی کچھہ سیر و تماشہ کا قصد نہیں کیا (یہہ ہماری غلطی تھی پیرس میں اتوار کو سب دوکانیں اور سیر و تماشہ سب کہلے رہتے ہیں) مگر ہمنے ہوٹل کے کمشنر کو جو انگریزی جانتا تھا ساتھہ لیا اور پیدل ٹہلنے اور کچھہ ادہر اور اُدہر پھرنے کا ارادہ کیا *

ہوٹل کے سامنے ایک بہت وسیع میدان نظر آیا جس کے دروازے نہایت عمدہ تھے اور لوہے کا قد آدم جنگلہ نہایت خوبصورت لگا ہوا تھا ہمنے کہا کہ یہہ کیا ہے کمشنر نے جواب دیا کہ فلاں مکان ہے ایک نہایت وسیع میدان کئی میل مربع کا گھرا ہوا ہے اُس میں نہریں اور حوض اور فوارے بنے ہوئے ہیں اور جا بجا پورے پورے قد کی سنگ مرمر کی مورتیں کھڑی ہیں کسی جگہہ چمن بندی ہے اور پھول پھلواری کھلی ہوئی ہے کسی جگہہ تختہ بندی ہے اور ذرا قداور خوبصورت درخت لگے ہیں اور کسی جگہہ گھاس کے نہایت خوبصورت چمن ہیں اور نہایت نفیس و خوشنما روشیں بنی ہوئی ہیں اور کہیں نہایت بڑے تناور درخت مگر بہت خوبصورت ہیں اور کل میدان نگاہ میں سبزہ دکھائی دیتا ہے اور موقع موقع پر ہزارہا کرسیاں رکھی ہوئی ہیں ہر روز زن و مرد اور بچے نہایت عمدہ عمدہ کپڑے پہنے ہوئے ان میدانوں میں چہل قدمی کرتے پھرتے ہیں جہاں چاہتے ہیں بیٹھتے ہیں اور سیر کرتے ہیں کہانے پینے کے لیئے جو کچھہ چاہیئے سب مہیا و موجود ہے ہم بھی اُس میں خوب پھرے اور خوب سیر کی جب سب دیکھہ چکے تب ہماری خوش نصیبی نے زور کیا اور ہمنے کمشنر سے کہا کہ اَور کسی اچھی جگہہ لیچلو اُس نے کہا کہ وارسیل چلو وہ آج کہلا ہوا ہے اور ہر مہینہ پہلے اتوار کو کہلتا ہے نہایت عمدہ جگہہ دیکھنے کے قابل ہے ہم پیدل اُس کے ساتھہ چلے اور چونکہ بہت پھر چکے تھے میں تھک گیا اور وہ لیئے جاتا ہے کبھی دوکانات اور مکانات اور بازاروں کو دیکھہ کر حیران ہو جاتے ہیں اور تھکن کا مطلق خیال نہیں رہتا اور کبھی پھر تھکن کے سبب طبیعت اُکتا جاتی ہے اور کمشنر قدم اُٹھائے لیئے چلا جاتا ہے اور ہم کچھہ نہیں جانتے کہ وارسیل کیا ہے اور کتنی دور ہے غرض کہ خدا خدا کرکے ایک نہایت بڑے مکان کے دروازہ میں گھسے وہاں بہت غول آدمیوں کا جمع تھا اور ایک اور دروازہ میں وہ لوگ گھسے چلے جاتے تھے کمشنر نے ہمکو ایک جگہہ ٹھیرایا اور کہا کہ میں ٹکٹ لے آؤں اور جھٹ پٹ وہ ٹکٹ لے آیا اور کہا چلو ہمنے یقین کیا کہ اب جس دروازہ میں گھستے ہیں وہی وارسیل ہے جب اُس میں گھسے تو دیکھا کہ نہایت عالیشان ریل کا اسٹیشن ہے اور ٹرین تیار کھڑی ہے اُس کو دیکھہ طبیعت نہایت منغص ہوئی تمام رات ریل کا سفر کیئے چلے آتے تھے اور پھر پھرتے پھرتے دق ہوگئے تھے اب پھر ریل میں بیٹھنا ایسا ناگوار معلوم ہوا اور ایسی طبیعت دق ہوئی کہ بیان نہیں ہوسکتا کمبخت کمشنر

هماري بغير اجازت کے دوسرے درجہ کا ٹکٹ لے آیا تھا یہاں کي گاڑیاں دوھري هیں اندر تو فرسٹ کلاس کے مسافر بیٹھتے هیں اور چهت پر دوسرے درجہ کے جب یہہ معلوم هوا کہ چھت پر بیٹھنا پڑیگا تو اور بھي طبیعت دق هوئي اور جب یہہ معلوم هوا کہ یہاں سے تیس میل جانا هی تب تو ایسا دل ناراض هوا کہ ٹرین پر سے اُترنے کا ارادہ کیا اتنے میں انجن نے سیٹي بجائي اور چلدیا اور هم لاچار بے بس نہایت دق و رنجیدہ اُس پر چلے جاتے هیں جب تھوڑي دور چلے اور چھت پر سے دور دور کي فضا اور خوبصورت خوبصورت مکانات اور هرے هرے میدان دکھائي دینے لگے تب تو سب کچھہ بھول گئے اور کہا کہ کمھنو نے نہایت عقلمندي کي جو چھت پر بیٹھنے کا ٹکٹ لیا اب طبیعت خوش هوگئي اور یہہ کہنے لگے کہ اگر بہت دور تک اسیطرح چلے چایں تو نہایت خوب بات هی غرض کہ جسقدر رستہ ریل کا تھا وہ طی کیا اور وارسیل میں پہونچے *

ریل کے اسٹیشن سے تھوڑي دور جاکر ایک دروازہ ملا جو بند تھا مگر اُس کے کواڑ آهني جالیدار تھے جس میں سے اندر کي سب چیزیں دکھائي دیتي تھیں همنے دیکھا کہ اندر مکانات هیں باغ و چمن بندي هی اور نہریں اور حوض فوارے هیں اب معلوم هوا کہ یہہ محل هیں جن میں فرانس کے بادشاہان سابق رها کرتے تھے اور اب بھي سب مرتب و آراستہ هیں اور هر مہینہ کے پہلے یکشنبہ کو اسلیئے کھولے جاتے هیں کہ عام رعایا آوے اور سیر و تماشہ دیکھے اور بادشاهي محلوں کو دیکھے اور اُس میں جو جو کچھہ عجائبات اور کاریگریاں اور قومي نام آوریاں هیں اُن کو دیکھہ کر خوش هو پاني کي لہروں اور فواروں کے اُچھلنے کا مزہ اُٹھاوے اور جو لطف بادشاہ اُٹھاتے هیں اُس میں رعایا بھي کچھہ حصہ لیوے *

بیان وارسیل کے شہنشاهي محل کا

ایک زمانہ میں یہاں صرف میدان تھا اور کچھہ نہ تھا شہنشاہ لوئي سیزدهم ایک شکار کے پیچھے دوڑا اور تن تنہا یہاں آنکلا بمشکل ایک جھونپڑي ملي وهاں جاکر ٹھرا اور فضا اُس میدان کي اُسکو نہایت پسند آئي وهاں شکار گاہ بنائي اور فرانسس دي گوندي آرک بشپ سے وہ زمین خرید کرلي اور سنہ ۱۶۳۲ ع میں وهاں ایک چھوٹا محل بنایا لمرسر معمار نے اُس محل کو بنایا تھا جس کا نام اب تک مشہور هی *

شہنشاہ لوئي چہاردهم نے سنہ ۱۶۶۱ ع میں وهاں ایک اَور عمدہ محل بنانا شروع کیا اور اگرچہ سنہ ۱۶۸۲ ع میں اُسنے اُس محل میں دربار کیا الا اُسوقت تک وہ پورا بن نہ چکا تھا مان سرٹ اور گبریل جو بڑے نامي معمار تھے اُن محلوں کي تعمیر میں اُنکي فن معماري کي یادگاریاں اب تک باقي هیں *

اس محل کے احاطه کے دروازہ کے پاس جو اب تک بند تھا بہت سے مرد اور عورتیں نہایت عمدہ عمدہ اور نفیس خوشنما لباس پہنے ہوئے کہڑے تھے هم بهي وهاں جاکر تهیرے تهوڑي دیر میں وهاں کے گرجا کے افسر کا حکم دروازہ کهولنے کا آیا اور دروازہ کهولا گیا هم سب اُس میں گھسے جب اندر گئے تو همنے جانا که هم دنیا میں نهیں بهشت کے کسي محل میں چلے آئے هیں حوض اور نہروں اور فواروں کي خوبي و خوشنمائي اور جس جس خوبصورت اور قدرتي بناوٹ کي سي چیزوں اور مورتوں اور جانوروں کے مونہوں سے فوارے چهوٹنے کي ترکیب رکهي تهي اور جس کج و پیچ و خوبصورتي سے حوض و نهریں بنائي تهیں اور جس خوبصورتي سے جا بجا نہایت تداور اور چهوٹے درخت لگے هوئے تهے اور سب کے سب بڑے سے چهوٹے تک قینچي سے نہایت خوبصورت کترے هوئے تهے اور بعضي جگهه اپني قدرتي حالت میں تهے کہیں ایک دوسرے کے گلے میں بانہیں ڈالے کهڑا تها کہیں کوئي کسي سے هاتهه ملا رها تها کهیں باهم هم آغوش تهے کسي مقام پر چمن چمن پهولوں اور عجیب عجیب خوشنما پتوں کے پودوں کي چمن بندي تهي ان تمام چیزوں کو دیکهکر هماري عقل حیران هوگئي اور همکو اُس وقت قلعه دهلي کي مشهور مار پیچ نهر جو دیوان خاص میں هوکر رنگ محل میں جاتي تهي اور جس کے پاني سے هم بهي ایک زمانه میں کهیلا کرتے تهے اور مهتاب باغ کا حوض جس کے کناروں سے تین سو ساتهه فوارے چهوٹا کرتے تهے اور اُسي قلعه کا اور ڈیگ کهمیر بهرتپور کي عملداري کا ساون بهادوں یاد آیا اور بلا مبالغه اتنا هي فرق پایا جتنا که نهایت خوبصورت اور نهایت بد صورت آدمي میں *

همارے ملک کي شهنشاهي عمارتوں کي قطع اور یهاں کي عمارتوں کي قطع بسبب اختلاف آب و هوا کے مختلف هي — یهاں عمارت کا طریق یهاں کي آب و هوا کے نهایت مناسب هی مگر همارے ملکوں کي عمارت کا طریق اس ارادہ سے که وہ زیادہ خوبصورت هوں اور بلحاظ وهاں کي آب و هوا کے وهاں کے عام و خاص لوگوں کے لیئے زیادہ تر مفید و صحت بخش هوں بهت زیادہ ترمیم و اصلاح کے قابل هی *

باایں همه صرف عمارت جیسي عمدہ و مستحکم اور نهایت هي خوب همارے ملکوں کي هی اب تک یهاں دیکهنے میں نهیں آئي بلا شبهه تاج محل کے روضه اور قطب کي لاٹهه سے هندوستان کي عمارت کو فخر هی *

غرض که باهر کي فضا کي سیر کرتے هوئے هم اندر محل میں داخل هوئے اُس کي خوبي و خوبصورتي بهي اور کمروں کي تقسیم اور اُن کي قطع اور وسعت نهایت هی عمدہ اور عجیب تهي مگر سب سے زیادہ جو کام مصوري کا تها جس کا بیان آگے کرونگا اُس کو دیکهه کر همارا تو تصویر کا عالم هوگیا آنکهیں مل ملکر دیکهتے تهے که حقیقت میں یه تصویر

هی یا سچ مچ سب لوگ زندہ موجود هیں هر چند دل کو یقین دلاتے تھے کہ تصویر هی مگر جهاں غور سے ٹکٹکی باندہ کر دیکھنا شروع کیا وہ یقین جاتا جاتا تھا *

غرض کہ هم سب مکانوں اور کمروں کی سیر کرتے پھرے اور اُس کمرہ میں جهاں شہنشاہ لوئی چهاردهم دربار کرتا تھا اور تمام رئیس اور اُمرا وهاں آنکر ملازمت کرتے تھے پهونچے *

اُس کے بعد هم ایک اَوْر کمرہ میں گئے جهاں شہنشاہ لوئی چهاردهم اپنی شہنشاهی پوشاک پهنتا تھا اور جو طرح بطرح کی تصویروں سے آراستہ تھا اور آخر کار جس کو اُس بادشاہ نے اپنی خوابگاہ بنا لیا تھا اور اُسی کمرہ میں سنہ ۱۷۱۵ ع میں مرا تھا اُس کے سونے کا پلنگ جس پر وہ مرا تھا اب تک اُسی طرح سجا هوا بچھا تھا اور عبرت اور دنیا کی نا پائداری بلند آواز سے پکار رهی تھی کہ او لوئی کهاں هی تو کہ تیرا پلنگ خالی پڑا هی *

شہنشاہ لوئی چهار دهم کے دربار کا کمرہ ۳۴۰ فیت کا چوڑا چکلا اور ۴۲ فیت بلند هی سات بڑی بڑی محرابیں هیں اس کمرہ کو لیبرن نے جو معمار بھی تھا اور مصور بھی تھا آراستہ کیا تھا لوئی پانزدهم نے سنہ ۱۷۳۸ ع میں اُس کو اپنی خوابگاہ بنایا *

اُسی جگهہ ایک کمرہ هی جس میں بلیرڈ بادشاہ کھیلا کرتا تھا لوئی پانزدهم نے اُسکو نهایت عمدہ نقش و نگار سے آراستہ کیا تھا اُس کے دروازہ پر اُس بادشاہ کی دختر نیک اختر کی قد آدم تصویر هی اور اُس کے مقابلہ میں اُس بادشاہ کی جوانی کی اور اُس کے بعد اُس وقت کی جبکہ وہ تخت پر بیٹھا تھا — یهہ بادشاہ سنہ ۱۷۷۴ ع میں اسی کمرہ میں مرا هی *

اسی جگهہ ایک اپیرا هی اڑتیس ستونوں پر بنا هوا سنہ ۱۷۵۳ ع میں بننا شروع هوا اٹھارہ برس میں یعنی سنہ ۱۷۷۰ ع میں ختم هوا اس کے سوا ایک گرجا هی سولہ ستونوں پر بنا هوا مارن سرت معمار نے سنہ ۱۶۹۹ ع میں بنانا شروع کیا اور سنہ ۱۷۱۰ع میں ختم کیا *

اسی تمام محل میں مصوروں کا کام بے نظیر هی لیبرن — مکنارڈ — گوپل — ریکارڈ — جوئی نت — لیموں جو نهایت نامی مصور تھے اُن سب کا اس میں کارنامہ هی وہ کمرہ جو تصویر خانہ سلطنت کے نام سے مشهور هی اور جس میں تیرہ کمرے اور شامل هیں نهایت عمدہ بنا هوا هی اور اُس میں ایک سو تیس کارنامے تصویروں کے پورے پورے قد کے بنے هوئے هیں شہنشاہ نیپولین اول کی فتوحات اور محاربات کی تصویریں پورے پورے قد کی بنی هوئی هیں *

ایک اَوْر بهت بڑا کمرہ هی جس کا نام کمرہ کروسیڈ هی اُس کمرہ میں تمام واقعات و محاربات کی تصویریں جوکروسیڈ کی لڑائی میں هوئی تھیں بنی هوئی هیں *

اُس کمرہ کے اوپر ایک اَوْر کمرہ ہی اور اُس میں تمام واقعات اور محاربات الجزایر تصویریں بنی ہوئی ہیں *

ایک بہت بڑے کمرہ میں جو ۳۷۳ فیٹ لنبا اور ۴۲ فیٹ مرتفع ہی تمام لڑائیوں تصویریں جو فرنیچ لڑے ہیں بنی ہوئی ہیں *

تصویروں کی خوبی بیان نہیں ہوسکتی بلکہ یہہ کہنا چاهیئے کہ سب کچھہ سچ مچ کا ہی جو لوگ زخمی ہوئے ہیں صاف گولی لگی ہوئی اور گوشت اُبھرا ہوا اور پھٹا ہوا اور خون بہتا ہوا معلوم ہوتا ہی *

یہہ تصویر خانہ نہیں ہی بلکہ قومی همت اور قومی جرأت اور قومی شجاعت بڑھانے کا آلہ ہی کچھہ شبہہ نہیں ہی کہ تمام قوم فرنیچ کی جب ان تصویروں کو دیکھتی ہوگی اور اپنے بزرگوں کی بہادری اور شجاعت اور میدان جنگ میں مرنا اور اپنے تن بدن کو زخموں سے چور کرنا اور مرنا یا مارنا خیال کرتی ہوگی اُس کی همت اور شجاعت دوگنی ہوجاتی ہوگی اور چلوؤں خون بڑہ جاتا ہوگا *

اس تمام تصویر خانہ میں صرف ایک ہی بات تھی جو فرنیچ کی شجاعت اور سویلیزیشن کو بٹہ لگاتی تھی اور مجھکو اُسے دیکھہ کر نہایت تعجب ہوا کہ ایسی بہادر اور شجاع اور سپاہی قوم نے جو سویلیزیشن کے زیور سے بھی نہایت آراستہ ہی ایسی عجیب بات جو اُن سب خوبیوں کے برخلاف ہی کیونکر کی ہی الجزایر کے محاربات کی تصویروں کے کمرہ میں امام عبدالقادر کی عورتوں کو گرفتار کرنےکی تصویر بنائی ہی اُس کی عورتیں اُونٹ پر کجاوہ میں تھیں فرنیچ سپاهیوں نے اُونٹ کو بٹھا کر کجاوہ گرادیا ہی اور عورتیں اُس میں سے نکل پڑتی ہیں اور اُن کے بدن پر سے کپڑا ہٹ گیا ہی اور فرنیچ سپاہی سنگین اُٹھائے ہوئے اور اُن کی نوکیں عورتوں کی طرف کیئے ہوئے کہ گویا اب مارینگے کھڑے ہوئے ہیں کیا فرنیچ کو یہہ زیبا تھا کہ عورتوں کی گرفتاری کی تصویر اپنے محل میں لگاتے کیا عورت پر سنگین سیدھی کرنی اور اُس کو کجاوہ میں سے گرا دینا فرنیچ سپاهیوں کی بہادری کی یادگاری تھی کیا ایک عورت کا تصویر میں کپڑا بدن پر سے ہٹا ہوا بنا دینا (بالفرض اگر ایسا ہوا بھی ہو) فرنیچ کے سویلیزیشن کے مناسب تھا *

امام عبدالقادر نہایت سچا بہادر سپاہی ہی جب کہ وہ الجزایر کا بادشاہ تھا اور جو عزت کہ اُس وقت لوگوں کی آنکھہ میں اُس کی تھی اب بھی اُس میں کچھہ کمی نہیں ہی نہایت بہادری اور سچائی سے بغیر دغا و فریب کے بیس برس تک تن تنہا لڑتا رہا انجام کو شکست ہوئی جس سے کچھہ بھی اُس کی سپاہ گری یا مشہور عزت میں فرق نہیں آیا پس ایسی تصویریں بنانے سے بعوض اس کے کہ اُس کی کچھہ حقارت ہو اُسکی جرأت و شجاعت ثابت ہوتی ہی *

مگر اُسي کے پاس ایک دوسري تصویر هی جس سے فرنچ کي اور خصوصاً حال کے شهنشاہ نیپولین کي نهایت فیاضي اور دانائي اور همت اور تمام خوبیاں ثابت هوتي هیں یعني جبکه شهنشاہ حال تخت پر بیٹها تو امام عبدالقادر کو قید سے چهوڑ دیا خود شهنشاہ قید سے اُس کو چهوڑ رها هی شهنشاہ نیپولین کے پورے قد کي تصویر هی اُس کے پاس امام عبدالقادر کهڑا هی اور اُس کے سامنے امام عبدالقادر کي ماں باهر پهرنے کي پوري دریس پهنے هوئے کهڑي هی شهنشاہ نیپولین امام عبدالقادر کي ماں سے شیک هینڈ کررها هی اور عبدالقادر کي آزادي کا حکم دیتا هی درحقیقت اس تصویر میں شهنشاہ نیپولین پر شهنشاهي برس رهي هی اور تمام قوم فرنچ کا فخر اور عزت اور سویلیزیشن کي آراستگي اُس سے معلوم هوتي هی *

غرض که یهه سب سیر بخوبي کي - شام کے قریب وهاں سے چلے اور ریل میں سوار هوکر استیشن پیرس میں پهونچے وهاں سے آمني بس میں بیٹهے اور هوٹل میں آئے چهجو همارا نوکر هوٹل میں تها وہ یهه جانتا تها که هم سب هوٹل کے دروازہ پر کهڑے هیں جب هم نه آئے تو اُس کو تردد هوا جب سارا دن گذرگیا اور رات هوگئي جب بهي نه آئے تو اُس نے رونا شروع کیا همنے آنکر اُسے روتا هوا پایا جب پوچها که ارے تجهے کیا هوا تو کہا که اجي آپ کہاں چلے گئے تهے *

همنے رات کو کهانا کهاکر سیر کا ارادہ کیا اور کمشنر هوٹل کو ساتهه لیکر بازاروں کي اور دوکانوں کي سیر کي اور مارسلیس کي جتني خوبي تهي وہ پیرس کے مقابله میں نهایت کم معلوم هوتي تهي ادهر مکانات کي خوبصورتي اور دوکانوں کي آراستگي اور شیشه آلات کي روشني اور نهایت طرحدار خوش لباس زن و مرد کا پهرنا جو عالم دکها رها تها وہ دیکهنے سے تعلق رکهتا هی اس قدر روشني بازاروں اور سڑکوں پر تهي که اگر سوئي گرپڑے تو آدمي اُٹهالے سکتا هی هر جگهه ایسي تهي که اُسي کے دیکهنے کو بے اختیار دل چاهتا تها اور ٹهیک ٹهیک یهه شعر اُس پر صادق آتا تها —

ز فرق تا بقدم هر کجا که می نگرم * کرشمه دامن دل میکشد که جا اینجاست

خیر تهوڑي دیر سیر کرکر هم چلے آئے سو رهے صبح کو یعني تیسري مئي روز دوشنبه سنه ۱۸۶۹ ع کو بازاروں کي سیر کو پیدل نکلے اور رمشلیو - ریولي - سینٹ هونور - دایوین بازاروں کي سیر کي پهر آن کر کهانا کهایا اور دو گهوڑوں کي گاڑي منگا کر سوار هوئے کمشنر هوٹل کو ساتهه لیا اور کہا که هم کہیں اُترنے کے نهیں صرف عمدہ مقاموں کي باهر سے سیر کرنا اور ایک سرسري نظر سے هر چیز کو دیکهه لینا منظور هی اگرچه کمشنر هر ایک عمدہ جگهه لے جاتا تها اور نام بهي هر جگهه کے بتاتا جاتا تها مگر فرنچ نام یاد نهیں رہ سکتے تهے علاوہ اس کے هم کمشنر کي بات سنیں یا مکانات کو اور بازاروں کي

خوبصورتي کو دیکھیں ایک ایک بازار اور ایک ایک مکان اور ایک ایک دوکان تصویر کا عالم تھا مکانوں پر اور بازاروں میں صفائي اس قدر تھي کہ ایک تنکا بھي پڑا نہیں دکھائي دیتا تھا میلے کچیلے کا تو کیا ذکر ھی جیسي صفائي کہ ھمنے پیرس کے عام بازاروں میں دیکھي اُس کو بیان کرنا لوگ مبالغہ سمجھینگے ھر ایک بازار میں سے دن رات میں ھزارھا اور بعضے میں لاکھوں بگھیاں و چرت و کیب و آمني بس اور چھکڑے اور ھاتھہ کي گاڑیاں گذرتي ھیں اور آدمیوں کا تو کچھہ شمار ھي نہیں اور اس پر کوئي بازار میلا نہیں لید کا یا اَور کسي میلي چیز کا دکھائي دینا تو درکنار حقیقیت میں تنکا تک بھي پڑا دکھائي نہیں دیتا برابر صفائي ھوتي رھتي ھی ایک کل کي گاڑي دیکھي جو سڑک پر دو گھوڑوں سے چلتي ھی اُس میں ایک بیلن دو ڈھائي گز کا موٹا برش کا لگا ھوا وہ سب سڑک پر برش کرتا ھی اور کل کیچڑ اور میلا جو کچھہ ھی از خود اُس گاڑي کے ایک مخفي صندوق میں بھرتا جاتا ھی علاوہ اس کے ھر جگہہ آدمي سڑک پر صفائي رکھنے کو متعین ھیں نہایت نفیس اور خوبصورت لال‌ٹینیں جو گیاس سے روشن ھیں ھر سڑک پر نہایت کثرت سے اور بہت قریب قریب لگي ھوئي ھیں اور دوکانداروں کي روشني اور شیشہ آلات کے روشن کرنے کا تو کچھہ ٹھکانا ھي نہیں ھی بے انتہا ھی پیرس میں رات اور دن میں کچھہ فرق نہیں ھی *

پولیس کا انتظام ظاھرا نہایت ھي عمدہ معلوم ھوتا ھی ھر مقام پر دونو سو قدم کے فاصلہ پر کانسٹبل نہایت صاف خوبصورت شان دار بانات کي وردي پہنے ھوئے کھڑا ھی کسي سے کچھہ نہیں کہتا ھر ایک کي طرف نرم نگاہ سے اور اخلاق سے اور اس دلي خیال سے کہ ھم ان لوگوں کي آسایش اور اُن کو آرام دینے کے لیئے کھڑے ھیں دیکھتا ھی ھر ناواقف اُنھیں سے رستہ پوچھتا ھی دوکانداروں کي دوکانیں بعضي دفعہ لوگوں کے گھر پوچھتا ھی اور وہ نہایت خوشي اور خندہ پیشاني سے بتاتے ھیں پوچھنے والا نہایت اخلاق سے اُس کا شکر (مسي اوبلي) کہکر ادا کرتا ھی اور چلا جاتا ھی *

پیرس میں جنگي فوج اسقدر دکھائي دي کہ کیا بیان کریں ھمنے تو ھر گھنٹہ دو گھنٹہ کے بعد کسي نہ کسي ٹکرہ فوج کو شہر میں جاتے ھي ھوئے دیکھا وردي فوج کي ھمکو نہایت پسند آئي بہت خوش وضع تھي اور سب سے زیادہ یہہ خوبي تھي کہ نہایت اُجلي اور صاف براق ھمنے سنا کہ شہنشاہ نیپولین فوج کو بہت] دوست رکھتا ھی اور فوج بھي اُس سے نہایت خوش ھی اور بہت چاھتي ھی *

پیرس کے بازار نہایت چوڑے اور دل فزا ھیں دلي میں جو چاندني چوک کا بازار ھی جس کے بیچ میں نہر ھی اور ایک سڑک نہر کے ایک طرف اور ایک سڑک نہر کے دوسري طرف ھی اُن دونوں سڑکوں کو معہ نہر کے ملا لو تو اسقدر چوڑے بازار تو اکثر بلکہ

عموماً هیں جو همنے دیکھے اور بعضے اس سے زیادہ چوڑے اور اُن کي خوبصورتي تو بیان سے
باهر هی بولیورڈ سیباستپول اور بولیورڈ ڈو ٹمپل بڑی بڑی دو چوڑي سڑکیں هیں جن کے گرد
نهایت خوبصورتي سے سایه دار درخت لگے هوئے هیں اور جگهه به جگهه لوگوں کے آرام کے
لینے اور بیٹهنے اور فرحت حاصل کرنے کے لیئے اُس قسم کي کرسیاں جو باغچوں میں
بچهائي جاتي هیں بچهي هوئي هیں اور زن و مرد بے غم چلتے هیں جهاں چاهتے هیں
بیٹهتے هیں اپنے دوستوں سے باتیں کرتے هیں اور دل خوش کرتے هیں یهاں کے میونیسپل
کمشنروں کا ایسا عمده انتظام هی که اگر شاید بهشت میں بهي اس عهدة کي ضرورت
هوئي تو بلاشبهه پیرس کے میونیسپل کمشنر وهاں کے عهدوں کے بهي لایق هیں *

کاتهیڈرل آف نوٹرڈیم ایک بهت بڑا مشهور و معروف گرجا هی همنے سواري میں
اُس کو باهر سے دیکها بلا شبهه نهایت عمده و خوبصورت هی اور اندر سے اور بهي عمده
هوگا پالیس الایسي نیپولین جهاں اب شهنشاه رهتا هی دور سے سڑک پر جاتے هوئے دیکها
وه مینار اور فواروں کے نهایت خوبصورت حوض جن کي تصویریں هم سین ٹیفک سوسئیٹی
کے هال میں دیکها کرتے تهے اور تعجب کیا کرتے تهے اُن کو سچ مچ اپني آنکهه سے دیکها
دن رات وه فوارے چهوٹتے رهتے هیں اور ایسے خوبصورت معلوم هوتے هیں که بیان سے باهر
هی بس یهه دل چاهتا هی که انهیں کے پاس کهڑے رهیئے اور دیکها کیجیئے ایک دروازه
نهایت عالیشان سنگ مرمر کا دیکها جس پر شهنشاه نیپولین کي فتوحات کي تصاویر
سنگ مرمر میں کهدي هوئي هیں اور قومي همت اور قومي جوش اور قومي بهادري اور
قومي عزت بڑهانے کو نهایت عمده اور نهایت بے نظیر چیز هی کون کمبخت هوگا فرانس
میں جو اُن تصویروں کو دیکهه کر اُسي طرح سے بهادري کرنے کي آرزو اپنے دل میں
نه رکهتا هوگا *

غرض که همسے شهر میں جهاں تک پهرا گیا پهر کر شهر کي حد سے باهر چلے شهر کي
حد سے باهر چلنا میونے کها اور شهر سے باهر چلنا نهیں کها اُس کا سبب یهه هی که اُس
حد کے باهر بهي ویسے هي مکانات ویسے هي بازار تهے حال کے شهنشاه نیپولین نے اُسوقت
کے موجوده شهر کے گرد خندق کهود کر بطور قلعه برج و فصیل کے بنالي هی مگر چونکه شهر بڑهتا
جاتا هی اب اُس حد کے باهر بهي ایسي هي جهسي که اندر هی آبادي هی مکانات و بازار
هیں یهه فصیل و برج بالکل زمین دوز هیں اور جیسا که انگریزي جنگي قلعوں کا دستور
هی اُسي قاعده پر فصیل و خندق و برج و باره هی مگر نهایت هي خوبصورت و خوشنما
هی اور صفائي تو ایسي هی که بیان سے باهر هی *

غرض که هم اُس حد کے باهر هوئے اور چند میل چلے گئے که دفعتاً همارے سامنے ایک
بهشت کا ٹکره آیا یعني پارک ایک نهایت وسیع میدان کوسوں کا محدود کیا هی اُس میں

نہایت نفیس و خوبصورت سڑکیں بنائي ھیں وہ تمام میدان بالکل سبز و گلزار ھی سایہ دار درخت نہایت خوبصورتي سے لگائے ھیں اُن کو عجیب عجیب قدرتي خوبصورتیوں سے سنوارا ھی جابجا کرسیاں اور بینچیں نہایت خوبصورت و خوشنما آھني اور چھني کاري کي بنچھي ھوئي ھیں' کہیں نہایت خوبصورت پیچدار اور عجیب عجیب تراش کي چمن بندي ھی طرح بطرح کے درخت پھولدار بیلدار رنگ برنگ کے سرو نما کمئي دار جھومنے والے لگے ھوئے ھیں متعدد بڑے بڑے تالاب ھیں اور اس وضع سے بنئے ھیں جو بنائے ھوئے نہیں معلوم ھوتے بلکہ صرف قدرتي معلوم ھوتے ھیں جہاں تک نگاہ کام کرتي ھی بجز گلزار یا سبزہ زار کے اور کچھہ نہیں معلوم ھوتا ھر روز ھزاروں آدمي سیر کرتے پھرتے ھیں امرا اور رؤسا بگھیوں پر اور نہایت عمدہ اور نفیس نفیس جوڑیوں پر چڑہ کر آتے ھیں ایک خاص جگہہ درختوں کے جھنڈ میں بني ھوئي ھی وھاں سب سواریاں جا کھڑي ھوتي ھیں لوگ سیر کرتے پھرتے ھیں وھاں گھوڑوں کي خورش کي دوکانیں! موجود ھیں گھوڑے ملے جا رھے ھیں بگھیاں دھوئي جاتي ھیں گھوڑوں کو خورش کھلائي جاتي ھی جب آقا سیر کرچکے اور حکم دیا سواري اور جوڑي ویسي ھي نفیس اُجلي بڑاق گھوڑے تازہ دم آ حاضر ھوئے وہ سوار ھوئے اور چلدیئے اس مجمع کے دیکھنے سے اور فرنچ ھوٹلوں میں کھانے سے ھمکو یقین ھوا ھی کہ فرنچ کي برابر کوئي قوم وضعدار خوش لباس خوش خوراک نہوگي *

غرض کہ اسي پارک میں سیر کرتے کرتے ھم ایک جگہہ پہونچے جہاں قدرتي چشمہ بنایا ھی اُسي کے قریب گھوڑوں کے آرام لینے اور سواریوں کے ٹہرنے کا جھنڈ اور اُسي کے پاس ایک مکان نہایت نفیس خوبصورت آراستہ! بنا ھوا ھی جس میں ھر شخص سیر کرنے والا جاکر بیٹھہ سکتا ھی اور ھر قسم کا کھانا اور شراب اور دنیا کي نعمتیں موجود ھیں بیٹھو آرام کرو کھاؤ پیؤ دام دو اور چلے جاؤ اس مکان میں جو تمام کارخانہ لاکھوں روپیہ کا ھی یہہ صرف سوداگروں کا ھی *

جس وقت ھماري گاڑي اس مکان کے دروازہ پر ٹھہري ایک] خدمت گار نہایت عمدہ وردي پہنے ھوئے آیا اور سر جھکا کر ادب ادا کیا اور گاڑي کا دروازہ کھول دیا ھم اُترے اور چونکہ ھمکو وھاں کچھہ کھانا منظور نہ تھا ھم مکان کے اندر نہیں گئے اُس خدمتگار کا شکر فرنچ الفاظ میں (سي اوبلي) کہکر ادا کیا یہہ فرنچ لفظ ھمنے مارسلیس کے ھوٹل میں سیکھہ لیئے تھے اور ھمنے اُس سے کہا کہ ھم ابھي پھرینگے اور سیر کرینگے *

وھاں سے ھم چلے اور اُس قدرتي بنائے ھوئے چشمہ کي سیر کرني شروع کي بیچ میدان کے پہاڑ بنایا ھی اُس میں کھو کاٹي ھی ھرگز نہیں معلوم ھوتا کہ یہہ قدرتي ھی یا مصنوعي اور وہ پہاڑ جھرتا ھی اور ایک جگہہ سے چادر ھوکر گرتا ھی اس کے اوپر بڑے بڑے

درخت کھڑے ہیں اور پہاڑ پر چڑھنے کی بٹھاں بنی ہوئی ہیں اور ہزاروں سایہ دار درخت لگے ہوئے ہیں اور بے انتہا کوسیاں بچھی ہوئی ہیں پس ہم اس کی خوبی اور فضا اور خوبصورتی بیان نہیں کرسکتے ہم بہت دیر تک وہاں بیٹھے رہے اور خدا کی قدرت کو یاد کیا کوئی سبحان اللہ خدا نے اپنی دنیا میں کیا کیا کچھہ پیدا کیا ہی *

اسی مقام کے قریب ایک اور نفیس میدان گھوڑدوڑ کا تھا اُس کو جاکر دیکھا اور چوبی مکانات جو لوگوں کی سیر کرنے کے لیئے بنے ہوئے ہیں اُن کو دیکھا اس کے پاس ایک پمپ چل رہا تھا جس کے پنکھوں کو صرف ہوا سے حرکت ہوتی تھی اور بہت پانی نکالتا تھا وہاں ایک مرد اور اُس کی جورو ایک چھوٹے سے گھر میں رہتے تھے جو اُس پمپ پر نوکر تھے اُن کے رہنے اور بیٹھنے کے طریق کو دیکھہ کر مجھے ہندوستان پر نہایت افسوس ہوا میں نے اُن سے اوپر جانے اور دیکھنے کی اشارہ سے اجازت چاہی اُنہوں نے مسافر سمجھکر بہت اخلاق کیا اور وہ مرد ہمارے ساتھہ ہولیا اور سب چیز بخوبی ہمکو دکھائی ہمنے اُس کا شکر کیا اور اخیر وقت یعنی قریب شام کے اپنے ہوٹل میں لوٹ آئے *

ہمنے سنا کہ پیرس کے لوگ پیرس کو پیرس نہیں کہتے بلکہ (پیریڈائیز) کہتے ہیں یعنی بہشت اور کچھہ شک نہیں کہ پیرس دنیا میں بہشت ہی *

اگر فردوس بر روے زمین است * ہمین است و ہمین است و ہمین است

رات کو پھر ہم بازار میں نکلے اور ہاتوں کے داستانے مول لینے کا ارادہ کیا ایک داستانہ والے کی دوکان میں گئے دیکھا کہ ایک جوان خوش رو عورت کرسی پر میز کے اُس طرف بیٹھی ہی نہایت خوش لباس پہنے ہوئے جوں ہی ہم اندر گھسے وہ کھڑی ہوگئی اور قدرے خم ہوکر ایسی حالت بنائی جیسے کوئی خواہشمند ہی کہ آپ کیا کہتے ہیں یہہ بات اُس نے اس لیئے کی تھی کہ وہ نہیں جانتی تھی کہ ہم کونسی زبان جانتے ہیں اتنے میں ہم میں سے کسی نے انگریزی میں اُس سے داستانوں کو کہا پھر تو بلبل کی طرح انگریزی بولنے لگی ہر ایک کا ہاتھہ دیکھا اور فی‌الفور اُسی کے لایق داستانے لے آئی اور اپنے ہاتھہ سے پنہا دیئے اور اس تمام وقت میں نہایت شایستہ گفتگو کرتی جاتی تھی جب ہم سب پہن چکے تو اُس سے دام لینے کو کہا اُس نے کہا کہ کیا تم ایک ہی ایک جوڑا لوگے اور اُس نے اس بات پر رغبت دلانے کو کہ ہم لوگ متعدد جوڑے لے لیں نہایت شیریں گفتگو کی کبھی تو یہہ جتایا کہ پیرس سے بہتر کوئی فیشن نہیں ہی اور یہاں کے داستانوں سے بہتر کسی ملک کے داستانے نہیں ہیں ڈنر پر جانے کے لیئے لیڈیز سے ملنے کو جانے کے لیئے ملکہ پاس ایمپرر پاس جانے کے لیئے داستانے درکار ہونگے مجھے افسوس ہی کہ کسی جگہہ تمکو تکلیف نہو اس لیئے متعدد جوڑے رکھہ لو تو بہتر ہی میں نے کہا تمہاری مہربانی کا شکر مگر ہمکو ضرورت نہیں ہی ہم صرف بازار کی سیر کرتے ہیں نہیں سے

کچھہ خرید بھی لیتے ھیں معلوم ھوا کہ وہ عورت چار زبانیں جانتی تھی فرنچ انگریزی اٹالی اور جرمن اور چاروں میں نہایت عمدہ گفتگو کرتی تھی اور یہہ صرف اسی لیئے سیکھی تھی کہ جس ملک کا خریدار آوے اُس سے بآسانی گفتگو کرسکے ھمنے اُن کی قیمت اُس کو دیدی اور اسی طرح متعدد بازاروں کی سیر کرکر واپس آئے ٭

آدھی رات کے وقت ھم پھر بازار میں گئے اور مرزا خدا داد بیگ کے لیئے گرم کوٹ اور پتلون خرید کیا درزی کی دوکان میں گئے چند کمرے نہایت آراستہ تھے اور ھر کپڑا نمبر سے رکھا ھوا تھا اُس نے یہہ بات دریافت کرکر کہ کس قسم کے کپڑہ کا خریدنا ھی مرزا کا بدن ناپا اور اپنے اسسٹنٹ سے کہا کہ فلاں نمبر کا کوٹ پتلون لاؤ اُس نے حاضر کیا افسر نے ایک آراستہ کمرہ بتا دیا مرزا اُس میں گئے اور کپڑے بدل کر برش آئینہ کنگھی کرکر ایک خوبصورت جوان بنے ٹھنے نکل آئے اُس وقت بھی تمام بازار کھلے ھوئے تھے دوکانیں آراستہ تھیں ویسی ھی روشنی تھی اُسی طرح لوگ پھر رھے تھے ٭

چوتھی مئی سنہ ١٨٦٩ع روز سہ شنبہ کو پونے آٹھہ بجے ھم پیرس سے روانہ ھوئے کیلے پر انگلش چینل تک ریل پر آئے وھاں دخانی کشتی ھم مسافروں کے لیئے تیار تھی ھم ریل پر سے اُتر کر اسٹیمر میں گئے انگلش چینل بہت بڑا چوڑا نہیں ھی صرف ڈھائی تین گھنٹہ کا رستہ ھی مگر اُس کے پانی کو ایک عجیب قسم کی حرکت ھی کہ جہاں اسٹیمر چلا اور پانی نے اُس کو ھلایا اور آدمی کو قی آئی ٭

کپتان جہاز نے ھم سب کو اُس بڑے کمرہ میں جگہہ دی جو فرسٹ کلاس کے مسافروں کے لیئے تھا جب ھم اُس کمرہ میں داخل ھوئے تو عجب تماشا دیکھا کہ ھر مسافر کے لیئے لیٹنے کی جگہہ بنی ھوئی اور تکیہ رکھا ھوا ھی اور ایک برتن چینی کا قی کرنے کو رکھا ھوا ھی جو لیڈیاں ھم سے پہلے وھاں چلی آئی تھیں وہ لیٹی ھوئی ھیں اور آنکھیں بند کرکر سونے کا قصد کر رھی ھیں تاکہ سونے کی حالت میں وہ رستہ طی ھو جاوے ھمکو تعجب تھا کہ ایسی کیا حرکت ھوگی ھم سب اپنی اپنی جگہہ بیٹھے ھوئے تھے اور مرزا خدا داد بیگ نے شیخی میں آکر قی کرنے کا برتن پرے ھٹا کر رکھہ دیا تھا اتنے میں جہاز کھلا کوئی سو گز چلا ھوگا کہ ھم سب کا جی متلایا سب لیٹ گئے اور آنکھیں بند کرلیں اور کچھہ غفلت سی ھوئی تھوڑی دیر بعد خدا داد بیگ گھبراکر اُٹھے اور اُبکائی لی اور قی کرنے کے برتن کو جسے پرے ھٹا دیا تھا گھبراھٹ میں ٹٹول نے لگے اُن کے قریب ایک میم صاحبہ لیٹی ھوئی تھیں اُنھوں نے جانا کہ اس جنٹلمین نے مجھہ پر قی کی وہ جلدی اُٹھہ بیٹھیں اور نہایت مہربانی سے اپنا برتن اُٹھا کر دیا خداداد بیگ اُسی گھبراھٹ کی حالت میں تھینکیو کہتے تھے ادھا لفظ نکلا اور اُو کرکے قی کی زرد پانی بالکل پت اور پھر بیھوش ھوکر پڑگئے اور بہت سے انگریز اور لیڈیاں قی کرتی تھیں اور پڑ پڑ جاتی تھیں ھمنوں نے

بھی تی کی حامد کا جی متلایا کیا پانی موہنہ میں بھر بھر آیا مگر قی نہیں ہوئی میرا بھی یہی حال ہوا اور غفلت سی ہوگئی خدا خدا کرکے وہ رستہ طی ہوا کنارہ آیا ڈوور میں اُترے اور ریل پر سوار ہوئے سات بجے کے قریب چیرنگ کراس اسٹیشن واقع لندن میں اُترے *

پیرس سے اس طرف ملک کی اور انگوز کی کاشت کی وہ کیفیت نہ تھی جو مارسلیس سے پیرس تک تھی اس تمام رستہ میں متعدد جگہہ پہاڑ کی بڑی بڑی نقبیں ملیں جن میں سے ریل گذرتی تھی اور بمبئی کے رستہ میں جو نقبیں دیکھی تھیں اُن سے بہت زیادہ بڑی بڑی تھیں رستہ میں بہت جگہہ پانی کھینچنے کے پمپ دیکھے جو ہوا سے چلتے تھے بلاشبہہ نہایت مفید چیز اور کم خرچ ہی اور ہندوستان کے لیئے بہت مفید معلوم ہوتے ہیں *

ہمارے ایجنٹ مسترز ہنری ایس کنگ اینڈ کو نے مسٹر اسٹارر کو ریل کے اسٹیشن پر بھیج رکھا تھا کہ ہمکو آرام سے ہوٹل میں ٹھیراویں جس وقت ترین ٹھیری مسٹر اسٹارر ہم سے ملے اور نہایت آرام سے ہمکو چیرنگ کراس ہوٹل میں اُتارا *

ہمارا سفر لندن تک کا ختم ہوا اب میں ارادہ کرتا ہوں کہ اول کچھہ راے لکھوں نسبت سفر متعصب یا نیم ہندو مسلمانوں اور اپنے ہموطن بھائیوں ہندوؤں کے کہ وہ کس طرح یہہ سفر کر سکتے ہیں اُس کے بعد لندن کا جو حال پیش آتا جاویگا لکھتا جاؤنگا *

ایک اطلاع نسبت سفر متعصب یا اہل تقوی و ورع مسلمانوں اور ہندوستان کے ہندوؤں کے

جو طریقہ سفر کا ہمنے اختیار کیا اُس کی نسبت اُن مسلمانوں کو جنہوں نے ائمہ مجتہدین رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین اور علماے اُمت کو جنکی سعی اور کوشش کا تحقیق مسائل دین میں تمام مسلمانوں پر بہت کچھہ احسان ہی بطور پیغمبر اور نبی صاحب الشریعۃ کے قبول کیا ہی اور اُن کے اقوال اور اجتہادات کو اگرچہ قولاً نہیں مگر فعلاً قرآن و حدیث سے بھی زیادہ واجب التسلیم مانا ہی جو میرے اعتقاد میں شرک فی النبوۃ ہی بہت بڑا اعتراض یہہ ہی کہ میںنے یہہ بات لکھی اور اس پر عمل بھی کیا کہ عیسائیوں کے ہاتھہ کے مارے ہوئے جانور کو جس طرح پر کہ اُن کے علما کے نزدیک مارنا درست ہو اور گو وہ طریقہ کیسا ہی ہمارے مذہب کے طریق ذبح سے مختلف یا متناقض ہو اور گو بموجب ہمارے اصول مذہب کے اُس پر ذبیحہ کا اطلاق ہی نہو سکتا ہو کھانا شرعاً درست ہی چنانچہ میںنے کہا بھی اور کیا بھی مگر میں افسوس کرتا ہوں کہ لوگوں نے اس پر غل تو بہت مچائی مگر کوئی ایسی بات جو کچھہ بھی التفات کے لایق ہو بیان نہیں کی،

اور نه کسي کو اتني جرأت هوئي که " و طعام الذين اوتوا الكتاب " ميں جو تعميم هی اُسکو قرآن میں سے نکال ڈالے اور حدیث مندرجه ذیل دو اورون میں سے مٹا دے *

عن ابن عباس قال الله تعالی فکلوا مما ذکراسم الله عليه و لا تاكلوا مما لم يذكراسم الله عليه فنسخ و استثنى من ذالک فقال و طعام الذين اوتوا الكتاب حل لكم و طعامكم حل لهم (ابو داؤد باب ذبائح اهل كتاب) *

مگر هم اس جهگڑے کو چهوڑ دیتے هیں اور یهه بات عرض کرتے هیں که جهاز میں جو همنے انگریزوں کے هاتهه کا ذبح کیا هوا یا گردن مروڑي هوئي مرغي و کبوتر کهایا یهه امر اضطراري نه تها بلکه اختیاري تها پس همارے مسلمان بهائي متعصب (نهیں نهیں اهل تقوی و ورع) اگر اُس کو ناجایز سمجهتے هیں تو اُن کو اختیار هی که اُسکو نه کهاویں مگر اُن کو جهاز میں نه کچهه تکلیف هوگي نه کچهه زیاده خرچ دینا پڑیگا زنده مرغیاں جهاز میں کپتان جهاز کي طرف سے بلا قیمت بعوض اُس قیمت کے جو اول کهانے کي دي هی مل سکتي هیں چنانچه همنے بهي ایک آده دفعه لي اور چهجو سے هندوستاني طریق پر قورما پکوایا مچهلیاں اور انڈے برابر مل سکتے هیں اور خود بهي رکهه سکتے هیں عدن میں سوئیز میں اسکندریه میں سب جگهه مل سکتي هیں بمبئي سے سوئیز تک بهت سے خلاصي مسلمان هوتے هیں اُن کو ایک بهیڑ نهایت عمده ملتي هی وه خود ذبح کرتے هیں اور اُس میں سے بهي گوشت مل سکتا هی وه ایسے خلیق هوتے هیں که بلا قیمت بهي دیدیتے هیں اور اگر قیمت لیکر دیں تو بهي کچهه مشکل و دقت نهیں هی پس یهه تصور کرنا نهیں چاهیئےکه بغیر اُس طریقه کے جو همنے اختیار کیا لندن کا سفر هو هي نهیں سکتا *

میں نهیں خیال کرسکتا که جو متعصب لوگ انگریزوں کے ساتهه کهانا نا جائز سمجهتے هیں وه جهاز میں بهي اُسکے جواز کے قایل نهیں هیں کیونکه میرے سامنے هندوستان میں جسقدر بحث هوئي تهي اسکا نتیجه یهه تها که کبهي کبهي ساتهه کهالینا درست هی اور اسلیئے میں سمجهتا هوں که اتفاقیه جهاز میں جمع هو جانا اور چند روز سفر کرلینا اُسي کبهي کبهي میں داخل هی لیکن اگر یهه بهي اُنکے مرغوب خاطر نهو تو وه علاحده اپنے کیبن میں بهي منگاکر کهاسکتے هیں پس کیسا هي متعصب هو وه اپنے بد تعصب کو سفر لندن میں بدستور قایم رکهه سکتا هی *

اب همکو اپنے شیعه بهائیوں کي نسبت غور کرني چاهیئے وه قرآن مجید کي اس آیت سے که " انما المشرکون نجس مشرکین " میں نجاست ظاهري سمجهتے هیں اور اُنکے هاتهه اور بدن کو مثل اور نجس چیزوں کے نجس جانتے هیں اور گو مشرکین کتنا هي هاتهه اور بدن دهوئیں نجس هي رهتے هیں بلکه تر هونے سے زیاده نجس هو جاتے هیں اور اگرچه هم سنیوں کا یهه اعتقاد نهیں هی هم کسي انسان کو اور کسي انسان کے جهوٹے کو

نجس نہیں سمجھتے لیکن اگر هم اس میں کچھہ بحث نکریں اور اس آیت کے یہی معنی رهنے دیں جو همارے شیعہ بھائی لیتے هیں تو بھی همکو یہہ بحث باقی رهتی هی کہ قرآن مجید میں جن لوگوں پر مشرک کے لفظ کا اطلاق آیا هی اُنہی لوگوں میں اس قسم کی نجاست پائی جاویگی نہ اَوْر لوگوں میں پس اب همکو بتاؤ کہ قرآن مجید میں یہودیوں اور عیسائیوں پر کس جگہہ خدا نے مشرکین کے لفظ کا اطلاق کیا هی بلکہ اُنکو مشرکین سے مستثنی کیا هی جہاں مشرکات سے نکاح کرنا منع اور کتابیات سے درست فرمایا هی مگر همارے شیعہ بھائیوں کے هاں ایک یہہ آفت هی کہ مجتہدالعصر والزمان نے جو کہدیا اُس میں کچھہ عذر نہیں هوسکتا اور نہ اُسکے برخلاف کچھہ کہا جاسکتا هی اس لیئے هم بھی کچھہ عذر نہیں کرتے اور پکے شیعہ بنکر اپنے شیعہ بھائیوں کے سفر کی نسبت لکھتے هیں •

سب سے بڑی آسان حکمت تو یہہ هی کہ همارے شیعہ بھائیوں کے هاں یہہ مسئلہ مسلم و مفتی بہ هی کہ جب کوئی مسلمان کوئی چیز پختہ یا غیر پختہ لاکر دیوے تو اُس کی یہہ تفتیش کہ کہاں سے لایا اور کس سے لایا ضرور نہیں هی بے پوچھے کھالے پس اُن کو چاهیئے کہ ایک دوست یا خدمت گار سنی مذهب کا لے لیں وہ سب چیزیں جہاز میں اُن کو لاکر دیگا عذاب ثواب اُس کی گردن پر وہ بے پوچھے چین سے کھایا پیا کریں اور کچھہ تکلیف نہ اُٹھاویں یا جب تک جہاز میں رهیں بلحاظ ضرورت اباحت پر کام فرماویں اور اگر ایسا منظور نہو تو بموجب مسئلہ شرعی کے بھی اُن کو کچھہ تکلیف نہوگی سب سے مقدم چیز پانی هی تو جہاز میں پانی کا یہہ حال هی کہ نہانے کے لیئے پانی بذریعہ پمپ کے سمندر میں سے آتا هی اور ایک حوض میں جو قلتین سے بہت بڑا هی جمع هوتا هی وهاں سے نہانے کے کمرہ میں بذریعہ نل کے پہونچ جاتا هی پس اُس میں کچھہ شبہہ کی جگہہ نہیں هی پینے کا پانی اس طرح پر بنتا هی کہ دهوئیں کی کل میں جو پانی بذریعہ پمپ کے سمندر سے آتا هی وہ جوش هوتا هی اور بطور عرق کے ایک جگہہ کھنچ کر جمع هوتا هی اور نہایت عمدہ میٹھا پانی بن جاتا هی اور بذریعہ ٹونٹی کی ذات هلانے کے دوسرے برتن میں بھر لیا جاتا هی پس همارے شیعہ بھائی بھی اسی طرح پی سکتے هیں اور میں سمجھتا هوں کہ اس طرح کرنے میں اُن کے نزدیک بھی کچھہ هورج نہیں هی کھانا وہ خود پکا لے سکتے هیں آٹا اور ترکاری اور گوشت مسلمان کا حلال کیا هوا یا زندہ مرغی جہاز میں اُن کو بخوبی مل سکتی هی پس یہہ سب کام اپنے آپ کرنے میں جو کچھہ مشکل هو سو هو الا اس کے سوا اَوْر کوئی بات دقت یا مشکل کی نہیں هی مارسلیس سے لندن تک پہنچنے میں بھی اسی طرح سب کام کرنے هونگے کہ گویا اب تک جہاز هی میں هیں •

همارے هموطن هندو بھائیوں کو کسی قدر اس سے زیادہ تکلیف آٹھانی هوگی میں نهیں جانتا که جو حالت پانی دستیاب هونے کی میں نے اوپر بیان کی ایسی حالت میں وہ پانی هندو بھی استعمال کرسکتے هیں یا نهیں هندوستان میں جو لوگ هندؤں کی ترقی کے خواهاں هیں وہ اس مسئله کی تحقیقات کرینگے اگر وہ پانی قابل استعمال کے هو تو بلاشبهه نهایت بڑی مهم اُنهوں نے فتح کرلی اور اگر نهو تو اُنکو ایک مهینے تک کا پانی اپنے ساتھه تانبے کے پیپوں میں جو کاٹ کے صندوق میں رکھے جاویں بھر لینا هوگا اور ایسے طور پر بند کرنا هوگا نه اگر کوئی دوسرا شخص اُس صندوق کو چھو لے تو پانی ناقابل استعمال نهو جاوے هندوؤں کو جهاز میں چوکا کر کر کھانا پکانا غیر ممکن هی بمبئی سے چلکر سات روز بعد عدن میں جهاز ٹھرتا هی اکثر سارے دن ٹھر جاتا هی مگر کبھی چند گھنٹه کے سوا نهیں ٹھرتا پس اِسبات پر که عدن میں کھانا پکا لیا جاویگا بھروسا نهیں هوسکتا سات دن بعد جهاز سوئیز میں پهونچتا هی وهاں بھی مسافروں کے ٹھرنے کا ویسا هی حال هی جیسا عدن میں هی وهاں سے چلکر سات آٹھه دن میں مارسلیس پهونچتے هیں اب جهاز سے کچھه کام نهیں رها وهاں سے ریل هی چلنا اور ٹھرنا اپنا اختیاری کام هی وهاں بخوبی سب چیز پک سکتی هی اگرچه شهر میں میونیسپل کمشنر چوکا کرنے اور پکانے کے ضرور مانع هونگے لیکن میدان میں جاکر سب کچھه هوسکتا هی لیکن وهاں بھی اِس طرح سے کھانا چوکا کر کر پکاتے هوئے دیکھه کر هزاروں آدمی تماشه کو جمع هوجاوینگے نه پولیس کی سنینگے نه میونیسپل کمشنروں کی مانینگے پس میرے نزدیک صلاح یهه هی که وهاں بھی کچھه پکانے کا قصد نه کیا جاوے دو دن اور صبر هو اور لندن میں پهنچ کر جو چاهو سو کرو پس حساب سے پچیس روز کا کھانا هندوستان کا پکا هوا مثل پوری کچوری مٹھائی بالو شاهی دال موٹ کے رکھه لینی چاهیئے اور یهه بات کچھه مشکل نهیں هی پس اگر کوئی هندو ذرا همت کرے اور کچھه سختی بھی اپنے پر گوارا کرے تو وہ بخوبی یورپ کا سفر کرسکتا هی اور کوئی بات بھی برخلاف اُس کے مذهب اور اعتقاد کے اُس کو پیش نهیں آتی خدا همارے هموطن بھائی هندوؤں کو بھی توفیق دے که وہ اپنے ملک سے قدم باهر نکالیں اور دنیا کا تماشا اور خدا کی قدرت کا کارخانه دیکھیں اور شایستگی و سویلیزیشن کی روشنی سے روشن ضمیر هوں وما علینا الاالبلاغ ●

لندن کے سیاح کو مفصل میں جانا اور انگلستان کے قصبوں اور گانوں اور کھیتوں کو دیکھنا اور گنواروں کی طرز زندگی بسر کرنے سے واقف هونا اور جو متمول لوگ مفصل میں اپنے رهنے کے مکانات بناتے هیں اور جس طرح پر اپنی زندگی بسر کرتے هیں اُس سے بھی واقف هونا نهایت ضرور هی مگر هم افسوس کرتے هیں که ابھی تک همکو یهه موقع نهیں ملا مگر بسبب ایک خاص ضرورت کے هم کو کلفٹن اور برسٹل جانے کا اتفاق هوا جس کا حال هم اب بیان کرتے هیں●

همارے نہایت شفیق اور عزیز دوست جان هالیت بتن صاحب بہادر سابق کمشنر آگرہ ڈیوزنس سے جہاں وہ اب رهتے هیں چند هفتہ کے لیئے کلفٹن میں جو برسٹل کے پاس هی تشریف لائے تھے هم یکم مارچ سنہ ۱۸۷۰ ع کو سوا دس بجے دن کے اُن سے ملنے کے لیئے یہاں سے روانہ هوئے پیڈنگٹن ریلوے استیشن پر جاکر تکٹ لیئے اور روانہ هوئے *

برسٹل لندن سے جانب غرب ایک سو اٹھارہ میل دور هی اور برسٹل سے کلفٹن تین میل کے فاصلہ پر هی بلکہ یوں کہنا چاهیئے کہ ملا هوا هی برسٹل میں ریل کا استیشن هی اور وهاں کیب اور آمنی بس مسافروں کے هر طرف اور هر جگہہ پہونچانے کو موجود رهتے هیں غرض کہ هم ساڑھے تین بجے برسٹل کے استیشن پر پہونچے اور وهاں سے کیب کرایہ کر کلفٹن کے هوٹل میں اُترے اگرچہ جناب بتن صاحب نے همکو لکھا تھا کہ تمهارے لیئے اُسی مکان میں جس میں میں رهتا هوں میں نے تین بیڈ روم درست کرلیئے هیں مگر هم نے اُنکو لکھا تھا کہ آپ تکلیف نفرماویں کیونکہ آپ بھي وهاں مسافر هیں اور هوٹل میں بہت زیادہ آرام سے رهنا متصور هی *

جب کہ هم کلفٹن هوٹل پر اُترے تو همکو معلوم هوا کہ جناب مسٹر بتن صاحب هم سے چند گھنٹہ پہلے هوٹل میں تشریف لائے تھے اور همارے لیئے کمرے پسند کر گئے هیں چنانچہ هم هوٹل میں داخل هوئے وهاں کے منیجر نے تین بیڈ روم جو نہایت آراستہ تھے اور ایک ڈرائنگ روم یعني بیٹھنے کا کمرہ جو نہایت صفائي اور خوبي سے آراستہ تھا نفیس نفیس کرسیاں اور میزیں اور قد آدم آئینے اور جھاڑ گیاس کي روشني کے لگے هوئے تھے اُترنے کو بتا دیا جس خوبي اور خوش سلیقگي اور انتظام اور صفائي سے وہ مسافروں کي سرائے آراستہ تھي هندوستان کے کسي نواب صاحب یا راجہ صاحب کے اجلاس و دربار کا بھي مکان آراستہ نهیں دیکھا (چپ چپ ایسا مت کہو هندوستان کے لوگ ناراض هونگے) هوٹل کے منیجر نے ایک خاص نوکر همارے کہانا کہلانے وغیرہ کار و بار کو متعین کیا اگرچہ وہ خدمت گار تھا مگر میں سچے دل سے کہتا هوں کہ مجھہ سے زیادہ سویلائزڈ تھا اُسکا ادب اور لیاقت نہایت عمدہ تھي چند منٹ نہیں گذرے تھے کہ جناب مسٹر بتن صاحب هوٹل میں تشریف لائے اُنکو همارے ملنے سے اور همکو اُنکے ملنے سے ایسي خوشي هوئي کہ بیان سے باهر هی بتن صاحب حامد و محمود کو دیکھہ کر نہایت خوش هوئے اور تھوڑي دیر تک اِدھر اُدھر کي بات چیت کر کر اُٹھے اور کہا کہ رات کو ڈنر همارے ساتھہ هوگا اور مسس بتن تم سے ملنے میں نہایت خوش هونگي *

رات کو هم تینوں آدمي مسٹر بتن صاحب کے هاں گئے اور حقیقت میں میم صاحبہ همسے ملکر نہایت خوش هوئیں میں نے کہا آپ بتائیئے اِن میں حامد کون هی اور

محمود کون مکر آدمی نے دونوں کو بخوبی پہچان لیا اگرچہ اُنھوں نے اُنکو چھوٹی عمر میں دیکھا تھا ہم سب نے وہاں نہایت خوشی سے کھانا کھایا اور گیارہ بجے تک باتیں کرتے رہے سیوی تھنک سوسئیٹی کا اور اُس کے آنریری سکرٹری راجه جیکشن داس بہادر کا بہت حال پوچھتے رہے میں نے سب حال کہا اور یہه بھی کہا کہ راجه صاحب کو سکرٹر کہنا اُنکی حق تلفی ھی بلکه اُسکو سیوئرآف دی سوسئیٹی کہنا چاھیئے ان سب باتوں کے بعد ہم ھوٹل میں چلے آئے اور سو رہے *

برسٹل میں جناب سرایڈورڈ اسٹریچی صاحب بھی آئے ہوئے تھے دوسری مارچ کو ھم تینوں شخص اور جناب بٹن صاحب اُنکی ملاقات کے لیئے ڈاکٹر واسمنڈ صاحب کے گھر جہاں وہ ٹھیرے ھوئے تھے گئے لیڈی اسٹریچی اور سر ایڈورڈ اسٹریچی صاحب نہایت مہربانی سے پیش آئے اور جناب مسٹر بٹن صاحب اور جناب آنریبل جان اسٹریچی صاحب کے سبب سے اُنھوں نے ھم پر ایسی مہربانی فرمائی جیسی کوئی قدیم ملاقاتی سے کرتا ھی لیڈی اسٹریچی اور سر ایڈورڈ اسٹریچی صاحب نے فرمایا کہ ذرا موسم اچھا ھوجاوے اور درخت ھرے اور پھول کھل جاویں تو ہم تمکو سٹن کورٹ (یہه ایک جگہه دارالریاست سر ایڈورڈ اسٹریچی کی ھی) آنے کی تکلیف دینگے میں نے اُنکی اس مہربانی کا بہت بہت شکر ادا کیا لیڈی صاحبه نے ھم سب کو چاء پلائی اور بہت دیر تک ھر طرح کی خوشی و فرحت آمیز باتیں ھوتی رھیں *

اس کے بعد ھم تینوں شخص اور جناب بٹن صاحب اور اُنکی میم صاحبه رخصت ھوکر کفارہ پہاڑ کی سیر کرتے ھوئے جنرل سر ابراھیم رابرٹس صاحب — کے — سی — بی — کے گھر اُن سے اور لیڈی رابرٹس سے یعنی اُنکی میم صاحبه سے ملنے کو آئے یہه لیڈی صاحبه نہایت قریب رشته مند جناب مسٹر بٹن صاحب کی ھیں وہ دونوں ایسی مہربانی سے پیش آئے جسکا بیان نہیں ھوسکتا اور جنرل صاحب تو ہم لوگوں کو دیکھه کر ایسے خوش ھوئے کہ کچھه کہا نہیں جاسکتا اِن جنرل صاحب کو تمام ھندوستان بسبب اُن محاربات کے جو اُن سے کابل اور غزنین کی لڑائیوں میں ھوئے ھیں بخوبی جانتا ھوگا نہایت سچے بہادر آدمی ھیں اور پٹھانوں کی صرف اُن کے بہادر ھونے کے سبب نہایت تعریف کرتے ھیں بلکہ میں دیکھتا ھوں کہ پٹھانوں سے محبت رکھتے ھیں اگرچہ ضعیف ھوگئے ھیں الا چستی و چالاکی اور سپاھیانہ پن ویسا ھی جوان ھی اُردو زبان مطلق نہیں بھولے نہایت صاف اُردو میں بلکہ بعض بعض دفعہ فارسی لفظوں میں بات چیت کرتے تھے رخصت ھوتے وقت لیڈی صاحبه نے ھمسے فرمایا کہ کل بعد دو پہر کے چاء ھمارے ساتھه پینا ھمنے نہایت شکر کیا اور رخصت ھو آئے رات کو پھر بدستور ڈنر مسٹر بٹن صاحب کے ھاں کھایا اور ھندوستان کے انگلستان کے اور اور بہت سے ذکر اذکار نہایت خوشی سے رھے *

تیسري مارچ کو جناب سر ایتورڈ استریچي اور جناب مستر بٹن صاحب گیارہ بجے هوتل میں همسے ملنے کو تشریف لائے اور ایسي عنایت و اشفاق سے سر ایتورڈ استریچي صاحب ملے کہ مجھکو بے اختیار اُنکي صورت سے اور اُنکے اشفاق و عنایت سے آنویبل جان استریچي صاحب یاد آتے تھے اِن دونوں بھائیوں کي صورت ایسي ملتي هی کہ بے کھے آدمي جان سکتا هی *

ایک بجے هم تینوں شخص اور جناب بٹن صاحب اور اُنکي میم صاحبہ ایک گاڑي میں سوار هوکر سر ولیم میلز کے مکان ورمنہ کي سیر کو گئے جسکا حال میں الگ بیان کرونگا اور وهاں سے مراجعت کر کر جنرل صاحب کے هاں آئے اور چاہ پي اور بتھانوں کي تصویریں دیکھیں اور خوب باتیں اِدهر اُدهر کي کیں اور اُنسے اور لیڈي صاحبہ سے رخصت هوکر چلے آئے رات کو پھر بدستور جناب مستر بٹن صاحب کے ساتھہ ڈنر کھایا اور گیارہ بجے تک جلسہ رها *

چوتھي مارچ کو گیارہ بجے هم تینوں شخص جناب بٹن صاحب کے گھر گئے اور وهاں تھوڑي دیر بیٹھے رهے اور اُنسے اور جناب میم صاحبہ سے رخصت هوکر ریلوے استیشن پر آئے اور قریب پانچ بجے کے لندن میں آپہونچے *

برستل ایک مشهور شهر انگلستان کا هی دریاے ایون کے مهانہ پر واقع هی اِسکے نیچے اسقدر عمیق پاني هی کہ استیمر شهر کے کنارہ تک چلے آتے هیں جس سے سوداگري کو بهت فائدہ هی ایک لاکھہ چون هزار آدمیوں کي آبادي هی تیئیس هزار پانسو نوہ گھر آباد هیں اور معہ کلفتن کے تیئیس اسکول هیں اور نو خیرات خانے اور دس بنک اور قریب چالیس کے تمام لوگوں کے لیئے مکانات هیں *

برستل اور کلفتن دونوں چھوتے چھوتے پهاڑوں پر آباد هیں اُنکي فضا نهایت دلچسپ اور بهت هي خوبصورت هی آب و هوا بهي نهایت عمدہ هی مشهور هی کہ تمام انگلستان میں نهایت خوبصورت خوشنما اور خوش آب و هوا یهہ تکرہ هی *

اگرچہ هر ایک جگهہ یهاں کي نهایت دلچسپ هی مگر چار چیزیں ذکر کرنے کے ضرور لایق هیں چنانچہ هم اُن چاروں کا بیان کرتے هیں *

لٹکوان آهني پل کلفتن کا

اس پل کو دیکھہ کر خدا کي قدرت اور علم و فن کي قوت کا دل پر نهایت اثر هوتا هی اور اُسي کے ساتھہ اُس قوم کي عزت اور قدر و منزلت اور عظمت اور شوکت دل میں بیٹھتي هی جس نے ایسے ایسے عمدہ اور عجیب و غریب کام دنیا میں کیئے هیں اور جب یهہ خیال هوتا هی کہ یهہ کام جس کا انجام دینا شاید ایک بادشاہ کي قوت سے بهي خارج

تھا صرف رعایا کي همت اور سخاوت اور علم و هنر سے انجام پایا هی تو اُس قوم کي اور بھي زیادہ قدر و منزلت دل میں نقش پذیر هوتي هی اور جب یهہ خیال آتا هی که یهہ پل نہ کسي بادشاہ کا قلعہ هی نہ کسي امیر کا محل نہ کسي کے باپ دادے کا مقبرہ نہ کسي راجہ بابو کي چھتري بلکہ صرف رفاہ عام کے لیئے بنایا گیا هی تو کیا کچھہ اثر دیکھنے والے کے دل پر هوتا هوگا خصوصاً اُس بد بخت هندوستاني پر جو اپنے ملک کي بهبودي کا جوش رکھتا هو اور اُسي کے عوض اپنے هموطنوں کي سختي سهتا هو اور اپنے هموطنوں کو خود غرضي اور نفس پروري اور حسد اور تعصب کے دریا میں ڈوبا هوا یقین کرتا هو *

کلفٹن کے نیچے پهاڑوں کي گھاٹي کے بیچ میں دریاے ایون بهتا هی جو تھوڑي دور پر جاکر سمندر میں گرتا هی اور سمندر کي جزر و مد سے صبح کو بهت چڑھا هوا هوتا هی اور اخیر دن کو اُتر جاتا هی مگر اتنا بڑا دریا هی که اُس میں اسٹیمر چلتا هی اُس دریا پر یهہ پل بندھا هوا هی یهہ پل اپني اونچائي اور لمبائي دونوں میں بے نظیر اور مشهور هی پاني کي سطح سے پل کي پٹري جس پر رستہ چلتا هی اور آدمي اور گاڑي چھکڑے پھرتے هیں ۲۳۰ فیٹ اونچي هی اور وہ حصہ پل کا جو دریا پر معلق لٹکرها هی اور جس کے نیچے پاني بهتا هی سات سو فیٹ لنبا هی اور علاوہ اُسکے دو دو سو فیٹ لنبے اُس کے اِدھر اُدھر کے سرے لوهے کے بنے هوئے هیں جس سے کل لنباان پل کے قریب گیارہ سو فیٹ کي هی اور جو که وہ لٹکواں پل هی اس لیئے کوئي دریا محراب یا پایہ اُس کے بیچ میں نهیں هی بلکہ صرف سات سو فیٹ چوڑا ایک در هی *

یهہ پل اس طرحپر بنا هی که سنہ ۱۷۵۳ ع میں مسٹر وک صاحب شراب کے سوداگر نے مرتے وقت دس هزار روپیہ دیا تھا اس مطلب سے که اس دریا پر کوئي پل بنانے میں صرف کیا جاوے وہ روپیہ تجارت وغیرہ کے کام میں لگتا رها یهاں تک که سنہ ۱۸۳۴ ع میں اُس کا نفع جمع هوتے هوتے وہ دس هزار روپیہ اسي هزار هوگیا مگر سنہ ۱۸۳۱ ع میں تمام برسٹل اور کلفٹن کے لوگوں نے آپس میں صلاح کي که مسٹروک جو ایک نیک ارادہ کر گئے تھے اب اُسکو پورا کردینا چاهیئے اور جسقدر اور روپیہ درکار هو اُسکے لیئے چندہ کیا جاوے چنانچہ چندہ کیا گیا اور وہ کام بھي شروع هوا اور لیڈي الٹن صاحبہ کے هاتھہ سے ۲۰ جون سنہ ۱۷۳۱ ع کو ایک طرف کے پایہ کي بنیاد کا پتھر رکھا گیا اور دوسري طرف کے پایہ کي بنیاد کا پتھر ۲۷ اگست سنہ ۱۸۳۶ ع مارکوئیس آف نارتھمٹن کے هاتھہ سے رکھا گیا اور مسٹر آئي کے برونل اُس کے بنانے کے لیئے انجنیر مقرر هوئے *

مسٹروک صاحب کے سرمایہ سے اَسي هزار روپیہ جمع هوا تھا اور تین لاکھہ ستر هزار روپیہ چندہ سے جمع هوا جس کا کل روپیہ چار لاکھہ پچاس هزار هوا یهہ کل روپیہ صرف

محصول لینے اور پاؤں کے کنؤں کے کُلانے اور پائے بنانے اور کچھہ لوھا خریدنے میں
دیا اور سنه ۱۸۳۹ ع میں اُس کا کام بند ہوگیا *

سنه ۱۸۶۰ ع میں لندن کے سول انجنیر انسٹیٹیوٹ کے ممبروں نے کہا که همارے مسٹر
برونل نے جو انجنیري کا ایک کام شروع کیا تھا جو پورا نہیں ہوا اس سبب سے
انجنیري کے پیشه کو داغ لگتا هی بہتر هی که هم لوگ اُس کام کو پورا کردیں اس میں
تو همارے دوست مسٹر برونل کی یادگاری بھی ہو جاویگی اور همارے پیشه پر جو بٹه
هی وہ بھی رفع هو جاویگا *

اس ارادہ سے اُن لوگوں نے اپنی ایک کمپنی بنائی اور جو لوگ که پہلے اُس پل کے
مالک تھے اُن سے وہ ادھورا پل معه تمام اسباب کے بیس هزار روپیه کو خرید لیا اور شیئر
یعنی حصے جاری کیئے گئے چنانچه بہت لوگ حصه دار هو گئے اور تین لاکھه پچاس هزار
روپیه حصه داروں کا جمع هوا جو اُسکے بنانے کے لیئے کافی تھا *

اُسی زمانه میں ٹیمز دریا کا ایک آهنی لٹکواں پل اُتارا جاتا تھا اسلیئے که وهاں ریل
کے لیئے پل بنانا منظور تھا اس کمپنی نے وہ تمام پل اور اُس کا سامان خرید لیا اور مسٹر
هاکشاپ انجنیر مقرر هوئے اُنہوں نے یہه پل بناکر طیار کردیا جو اٹھویں دسمبر سنه
۱۸۶۴ ع کو کھولا گیا *

اب یہه پل اُس کمپنی کی مالیت هی اور اس لیئے تھوڑا سا محصول آمد و رفت کا
اُس پر لگایا گیا هی اور وہ بیس هزار روپیه قیمت کا جو کمپنی سے لیا گیا هی جمع هی تو
تجارت وغیرہ میں لگ رها هی جب وہ اسقدر هو جاویگا که اِس کمپنی کا روپیه ادا کرسکے
تو اُسی وقت کمپنی سے یہه پل مول لیلیا جاویگا اور پھر کچھه محصول اس کی آمد و
رفت پر نه رهیگا *

اب میں اپنے هموطنوں سے نہایت دست بسته اور ادب سے پوچھتا هوں که یہه لوگ
آدمی هیں یا هم جو صرف حیوانوں کی طرح اپنی خود غرضی میں مبتلا هیں اور پست
مذهب همت ایسے هیں که هر ایک کام میں کہتے هیں که گورنمنت بندوبست کرے
لڑکیوں کے پڑھانے کا بھی گورنمنت بندوبست کرے لڑکوں کے پڑھانے کا بھی گورنمنت کرے
اُن کو اُن کا مذهب سکھانے کا بھی گورنمنت هی بندوبست کرے افسوس صد افسوس هزار
افسوس حقیقت میں ڈوب مرنے کی جگهه هی هم اس قابل بھی نہیں هیں که کسی
تربیت یافته ملک کے لوگوں کو اپنا منہه بھی دکھلاویں *

یہه پل نہایت خوشنما هی پل کے اوپر پھرنے سے گھاٹی کی خوبصورتی اور پہاڑوں کی
اونچان نیچان جو نہایت هری گھانس سے زمرد کی طرح پرسبز هیں اور اُن پر خوبصورت
خوبصورت درختونکا اوگا هوا هونا اور نیچے دریا کا بہتا هوا دکھائی دینا اور اُس میں اسٹیمروں

اور کشتیوں کا چلنا اور فرحت بخش ہوا ایسی اچھی معلوم ہوتی ہی جس کا بیان انسان کی طاقت سے باہر ہی دریا کے کنارہ پر سے وہ پل پل نہیں معلوم ہوتا بلکہ ایک کہکشان دکھائی دیتی ہی جس سے آسمان کو رونق ہوگئی ہی میں کئی دفعہ اس پل پر گیا اور ٹہلتا رہا اور سیر کرتا رہا *

انگر گاہ اسٹیمروں و جہازوں کا برسٹل میں

وہ ٹکرا پانی کا جو شہر کے اندر گھس آیا ہی نہایت خوبصورت ہی اُس کے کنارہ پر مکانات بنے ہوئے ہیں اور جہاز شہر کے اندر چلے آتے ہیں وہیں سے اسباب لدتا ہی اور مسافر وہاں سے سوار ہوکر اور اطلانٹک سمندر میں ہوکر امریکا کو جاتے ہیں یہاں جہازوں کا آنا جانا کھڑے رہنا نہایت خوبصورت معلوم ہوتا ہی *

رصد خانہ کوہ سینٹ و نسینٹ کلفٹن میں

اُسی پل کے قریب جس کا ہمنے ذکر کیا ایک چھوٹا سا پہاڑ ہی بہت اونچا نہیں ہی مگر خوبصورت اور خوش قطع ہی اُسپر سے کلفٹن اور اُس کا جنگل اور پہاڑ بہت خوبصورتی سے دکھائی دیتے ہیں وہاں ایک رصد خانہ مسٹر وسٹ کی ملکیت ہی چند دوربینیں پرانی سڑیل خراب اور چند اَور آلے رکھے ہوئے ہیں اور سب چیز نہایت خراب اور بے مرمت ہی اُس کی چھت پر ایک کمرہ بنا ہوا ہی اور اُس کی چھت کے بیچوں بیچ میں ایک شیشہ لگا ہوا ہی جو چاروں طرف پھرتا ہی جس طرف اُسکو پھیر دیتے ہیں اُس طرف کے تمام مکانات اور دریا اور جنگل اور درخت اور آدمیوں کی تصویر کمرہ میں آکر بن جاتی ہی اور تمام آدمی چلتے پھرتے معلوم ہوتے ہیں یہاں تک کہ پہچانے جا سکتے ہیں چنانچہ اتفاقاً اُس شیشہ کو جو ایک طرف پھیرا اُس طرف ایک سڑک پر ایک شخص اِسکاچ چلا جاتا تھا جس کو ہم جانتے تھے بمجرد اُس کی تصویر کمرہ میں آنے کے ہمنے پہچان لیا کہ فلاں شخص چلا جاتا ہی *

اُسی کے پاس ایک اَور چھوٹا کمرہ ہی اُس میں جو شیشہ ہی وہ حرکت نہیں کرتا مگر بڑی تصویر اور مفصل دکھاتا ہی آدمی کی تصویر تخمیناً دو فٹ کی دکھائی دیتی

کمرہ کے باہر جو شخص اُس شیشہ کے مقابلہ میں جا کھڑا ہو یا لوگ جو رستہ چلتے ہیں اُس شیشہ کے مقابلہ میں آجاتے ہیں اُن کی تصویر کمرہ میں بن جاتی ہی خوبی یہہ ہی کہ بدن کا اور کپڑوں کا رنگ بھی بالکل ویسا ہی ہوتا ہی جیسا کہ اصلی کا ہی *

ھمکو یقین ھی کہ اگر ھم اپنے ملک کے کسي بڑے قبلہ و کعبہ جناب مولوي صاحب سے اِس کا سبب پوچھینگے تو ایک لفظ منھہ سے نہیں نکلنے کا مگر اُمید ھی کہ شاید اس بات کو سنکر ھمارے زمانہ کے علماء اور فلسفي اور منطقي ضرور شرم کرینگے کہ یہہ تمام کارخانہ ایک عورت کے سپرد ھی اور جسقدر آلات کہ اب اُس میں موجود ھیں اور جو جو عمل اِس سے ھوسکتے ھیں وہ عورت کرکے دکھاتي ھی میں دو دفعہ اُس میں گیا اور اُس عورت نے سب کام کرکر دکھایا مجھکو تو اپني سفید ڈاڑھي پر اُس عورت کے سامنے شرم آئي مگر افسوس ھی کہ ھمارے ھموطنوں کو شرم بھي نہیں آتي اور جب سچي بات اُنکو لکھي جاتي ھی تو اُلٹا برا کہنے اور الزام دینے کو موجود ھیں اور مھیب مھیب آوازیں سناتے ھیں ●

اِسي پہاڑ میں ایک غار ھی نوہ فیٹ گھرا اور اخیر میں کچھہ کچھہ چوڑي جگہہ ھی اور یہہ اِس قسم کے غار ھیں جہاں اگلے زمانہ میں عیسائي درویش بیٹھہ کر عبادت کیا کرتے تھے اور شاید اِسي سبب سے یہہ پہاڑ سینٹ ونسینٹ کے نام سے مشہور ھی ●

مکان سر ولیم میلز کا قریب کلفٹن کے

یہاں کے امیروں اور متمول لوگوں کا یہہ دستور ھی کہ اپني سکونت کے لیئے ایک مکان مفصل میں یا جنگل میں کسي عمدہ جگہہ پر بناتے ھیں اور طرح طرح پر آراستہ رکھتے ھیں اور اُس میں رھتے ھیں اِسیطرح پر سر ولیم میلز نے جو ایک بڑے سوداگر ھیں یہہ مکان اپنے لیئے بنایا ھی ●

ایک نہایت وسیع احاطہ گھیرا ھی شاید پندرہ بیس میل مربع کا ھوگا اُسمیں ھر قسم کے خوشنما درخت لگے ھوئے ھیں اور تمام احاطہ سر سبز و شاداب ھی باغ کا جنگل کا سبزہ زار کا سب کا اُس میں لطف آتا ھی چرند اور پرند جنکا شکار ھوتا ھی اُسمیں مثل جنگل کے میدان کے چھوٹے پھرتے ھیں اور جب شکار کرنے کو دل چاھتا ھی اُسي طرح اُنکا شکار ھوتا ھی جیسے جنگل کے جانوروں کا اُس میدان احاطہ کے بیچ میں ایک نہایت عمدہ نفیس عالیشان کوٹھي بني ھوئي ھی اُسکے کمرے ایسے آراستہ ھیں کہ دیکھنے سے تعلق ھی ھر مقام پر پھولوں کي آراستگي ایسي خوشنما تھي کہ دلکو لبھائے لیتي تھي ایک وسیع کمرہ میں کتب خانہ آراستہ تھا اور ھر قسم کي کتابیں زرنگار جلدوں کي نفیس نفیس الماریوں میں رکھي ھوئي تھیں اور سب سے شاندار اور خوبصورت یہہ کمرہ تھا صاحب خانہ کا مشغلہ بعد ستہ ضروریہ کے کتابوں کا پڑھنا اور کچھہ تصنیف کرنا کوئي آرٹیکل لکھنا کوئي ایس سے – تصنیف کرنا تھا دل بہلانے کے لیئے ایک کمرہ میں عمدہ عمدہ قسم کے باجے بھي تھے اور تمام میدان ریاضت بدني کے لیئے ھر قسم کے سپاھیانہ ھنر کو اکھاڑہ موجود

تها اِن کمروں میں نہایت عمدہ اور نفیس اور بڑي بڑي تصویریں نامي آدمیوں اور مشہور واقعات کي زریں چوکھٹوں میں جا بجا لگي ہوئي تہیں اور تاریخانہ واقعات کو یاد دلاتي تہیں اور نیکي اور عمدہ اخلاق کا ہر وقت بن بولے سبق پڑھاتي تہیں ہمنے بخوبي تمام چیزوں کي سیر کي اور اِسباب کے خیال سے کہ ہمارے ملک کے متمول اور دولتمند لوگ کیسي بري طرح اور بد اخلاقي میں اور خراب عادتوں میں زندگي بسر کرتے ہیں اور یہاں کے لوگ کیسي خوبي سے اپني زندگي کو صرف کرتے ہیں دل جل کر کباب ہوگیا اب میں زیادہ اور کچھہ نہیں لکھہ سکتا کیوںکہ مجھکو کانپور کي مہیب آواز کا بڑا اندیشہ ہی اور مجھکو اپنے ملک کے نہایت لایق اور عالي طبیعت اور تربیت یافتہ و شایستہ لوگوں کا جو اپنا نظیر کسي کو نہیں سمجھتے بڑا مان جانے کا اندیشہ ہی *

فاعتبروا یا اولی‌الابصار

از مقام لندن
۱۱ مارچ سنہ ۱۸۷۰ ع

راقـــــــــم
سید احمد

شایستگي اهل هند

اهل هند کي شایستگي اور آسودگي کے لیئے کس قسم کے انشا پرداز اور کس قسم کي انشا پردازي اخباروں اور رسالوں اور کتابونکے لیئے درکار هی

کسي ملک کے علم ادب کي خوبیوں اور نیکیوں کا اندازہ اور تخمینہ نہیں ہوسکتا جب تک یہہ نہ معلوم ہو کہ ملک کي گورنمنٹ نے اہل ملک کي ذہانت اور تصورات اور خیالات کو کس حد تک آزادي عطا کي هی اور کس حد تک روک رکھا هی — ایک زمانہ میں آریا یہاں فرماں روا رہے اُنکے پیچھے مسلمان حکمراں ہوئے اب انگریز بادشاہ ہیں — اول دو قوموں کي عہد سلطنت میں جیسي اہل ملک کي ذہانت اور خیالات کو آزادي تهي اُس کو سب جانتے ہیں — آریا کي قوموں نے تو یہاں تک آزادي کا ناقیہ بند کر رکھا تھا کہ واقعات تاریخي کي نظم بھي موزوں نہ ہوسکي کیا کسیکا مقدور تھا کہ جو کچھہ گذرا ہو اُس کو سچ سچ لکھہ سکے — اہل اسلام کي عہد سلطنت میں گو یہہ قید ایسي سختي کے ساتھہ نہ تھي مگر کوئي عام راے آزادانہ مہمات ملکي میں نہیں دے سکتا تھا اور دونوں کے زمانہ سلطنت میں تہذیب اور شایستگي اور اخلاق میں بھي وہي مضامین لکھہ سکتا تھا کہ جہاں تک مذہب اجازت دیتا تھا اُس کے خلاف میں کوئي

زبان نه هلا سکتا تها — اسلیئے همارے ملک کے علم ادب میں اس عالم کی واقعات کا ایسا ذکر نہیں هی جیسا که عالم خیالات کا بیان هی — سارا علم ادب اُن تصورات مصنوعي اور خیالات اختراعي سے بهرا پڑا هی جن کا مصداق نه خارج میں کبهی هوا نه کا اب هاں اس انگریزي عملداري میں همارے مبارک دن آئے هیں که ذهانت اور خیالات کو آزادي حاصل هی همارے دل و دماغ پر کوئي دربان پاسبان ایسا نہیں بیٹها که وہ همارے خیال کو باهر نکلنے نه دے اور اندر هي اندر گلا گهونٹ دے هاں اگر قید هی تو فقط اتنی که هم اپني ذهانت اور عقل و فهم و خیال کو اَوْروں کي مضرت اور نقصان میں کام میں نه لائیں یهه قید بهي آزادي سے زیادہ سود مند هی — پس اب هم اپنے ملک کي شایستگي اور آراستگي اور آسودگي کے لیئے جو چاهیں سوچیں اور اُس کو بےباکانه اور آزادانه ایسا مشتهر کریں که خاص اور عام سب کو اُس پر اطلاع هو اور اُس کا اثر بهي اُن پر کچهه هو غرض همارے خیالات اور ذهانت پر کوئي روک اس گورنمنٹ میں پهلے سے نہیں هی که جو دانش آموز مرشد هادي هوں وہ فقط گهر بار کي مسرت اور تمدن معاشرت کي برکت کا ذکر اُتنا هي کرسکیں جتنکي مذهب اجازت دیتا هو — اس میں شک نہیں که بزرگ دانش آموزوں کے بیانات قید مذهب کے ساتهه نهایت پاکیزہ اور بامزہ هیں مگر وہ همارے زمانه کے موافق نہیں اور جو امراض کے علاج اُنهوں نے لکهے هیں وہ همارے زمانه کي آب و هوا هماري طبیعت اور مزاج کے لیئے ساز گار نہیں هونے دیتي بلکه اور بگاڑ پیدا کرتي هی *

اب هم اپنے ملک کي کتابوں پر جو شمار سے باهر هیں نظر ڈالتے هیں تو ایک انبار کا انبار مذهبي کتابوں کا هی اُن میں جو اصل کتابیں اور مولی دستکیں هیں وہ هماري زبان میں نہیں — اُن کے ترجمے اور تفاسیر اور شرحیں جو هماري زبان میں هیں وہ ایسے ناریک اور باریک محاوروں میں هیں جنکو خواص سمجهه سکتے هیں عوام کي فهم سے اُنکا سمجهنا بهت دور هی — گو ان کتابوں کا انسان پر بڑا احسان یهه هی که اُنهوں نے بڑي بڑي برائیوں سے بچنے کي راہ بتلائي اور بڑي بڑي نیکیوں کي راہ پر چلنے کے لیئے رهنمائي دي اور جهاں سب کو جانا هی وهاں کا بیان خوب مفصل کیا هی خواہ وہ خیالي هو یا واقعي ایسے بیان کو انسان خوب کان لگاکر سنتا هی اسلیئے که جهاں جانے کا قصد انسان کا هوتا هی وهاں کا بیان وہ بهت اشتیاق سے سنتا هی — مگر انسان کو اپني زندگي میں بڑے بڑے بهلے کاموں کے کرنے کا اتفاق اتفاقاً هوتا هی اسلیئے یهه احکام مذهبي وهاں تو اپنا اثر دکها سکتے هیں مگر یهه جو انسان کے روز مرہ کے چهوٹے چهوٹے کاموں میں برے بهلے کاموں کے کرنے کي ضرورتیں زمانه کے موافق پڑتي هیں اُن میں اُن احکام کا اثر کچهه نہیں هوتا اور وہ عوام کے دلوں پر اثر کرنے کے اندر کالعدم هوتے هیں اگرچه مهابهارت میں لکها هو

که جو زبان خدا کا نام نه لے وہ مینڈک هی جو برسات میں ٹرّاتا هی- جو هاتهه دان نه کرے وہ کاٹهه کا کڑچها هی — جو کان نصیحت نه سنے وہ سانپ اور بچهو کا بل هی — جو پیر جاترا کو نه جائیں وہ درخت کا تنه هی — جو آدمی خدا کا خیال نه کرے وہ گهوڑا گدها هی — یا زندہ مردہ هی — اب ان تشبیهات کا اثر هندوؤں پر بہت کم دیکهنے میں آتا هی — همارے ملک کی سب قوموں کی مذهبی کتابوں میں لکها هوا هی که جهوٹ بولنا سب گناهوں کی جڑ هی جهوٹ بولنے والے پر خدا کی لعنت هوتی هی اور وہ جهنم میں ڈالا جائیگا — اب اس حکم مذهبی کا اثر هم پر بہت کم هی اُس کی تصدیق همارے کام کر رهے هیں — اور بتلا رهے هیں که یهه حکم همکو جهوٹ بولنے سے باز نهیں رکهه سکتا اگر وہ باز رکهه سکتا تو هم ساری دنیا میں جهوٹے کیوں مشهور هوتے — کیوں اس ملک میں جهوٹ اسقدر رواج پاتا جسکا کچهه ٹهکانا نهیں — اگر غور کرکے دیکهو تو اس جهوٹ کے سبب سے هم ایک دوسرے کی بات پر اسقدر کم اعتبار کرتے هیں که جهوٹ بولنے سے چنداں کچهه نقصان نهیں هوتا اسلیئے که جهوٹ سے تو جب نقصان هو که هم اُس کو سچ جانیں — ایک میاں بزاز سے پوچهتے هیں که لاله یهه نین سکهه روپیه کا کتنے گز دوگے وہ کهیگا که اوروں کو تو چهه آنے گز دیا هی مگر آپکو پانچ آنے گز دونگا یهه اُس کے جواب میں کهتا هی که اس سے اچها نین سکهه فلانے بزاز کی دوکان پر تین آنے گز ملتا هی غرض نه یهه اُس کی بات کوسچ جانتا هی نه وہ اس کی بات کو سچ سمجهتا هی — اب انشا پرداز کا یهه کام هی که وہ اپنے ملک کی حالت پر غور کرکے یهه سوچے که زمانه نے کیوں همکو اتنا جهوٹ بولنے پر مجبور کر رکها هی اور همارے مذهبی حکم کو معزول و منسوخ کردیا هی کیوں لعنةالله علی الکاذبین سے کام نهیں نکلتا - اُس سے همارے کیا کیا نقصان هوتے هیں - هم اس مجبوری کی قیدوں سے کیونکر آزاد هوسکتے هیں اور یوں آزاد هوکر کن فائدوں سے بهرہ مند هوسکتے هیں — غرض مذهبی کتابوں کے احکام همارے زمانه کے موافق اس معامله میں نهیں هیں اس لیئے وہ اپنا اثر پورا پورا نهیں کرتے — اب اُس عاقل دانشمند فرزانه انشا پرداز کا یهه کام هی که ان مضامین کو اس طرح لکهے که کسی مذهبی حکم کی تعظیم اور تکریم میں فرق نه آئے اور عوام کو اس بدکاری اور برائی سے نجات هو جائے — غرض جو کام واعظوں سے ممبر پر بیٹهه کر سمجهانے سے نهیں هوسکتا وہ یهه کردکهائے ٭

بعد مذهبی کتابوں کے هم دیکهتے هیں که علم اخلاق اور علم حکمت اور علم تصوف (جس کو هم ایک قسم کا فلسفه خیال کرتے هیں) کی بہت سی کتابیں هیں - اُن کو بڑے بڑے زبردست صاحب کمال عالموں اور فاضلوں اور حکیموں نے خون جگر کهاکر لکها هی اور دلایل ساطع اور براهین قاطع کے ساتهه بتلایا هی که انسان کے نفس کو کمال کس

طرح پیدا هوتا هی اور کیونکر وه رذایل سے خالي اور فضائل سے معمور هوتا هی - نفس لوامه کي آفات سے اور نفس اماره کي مهلکات سے نجات کے طریقے بتلائے هیں اور نفس مطمئنه کے پیدا کرنے کي راهیں دکهلائي هیں اور انسان کے قواء نفساني و بهیمي اور ملکي پر مباحث خوب خوب لکهے هیں - بے شک اُن کا اثر خواص پر هوتا هی مگر وه سب ایسے دقیق محاوروں اور مشکل عبارتوں میں لکهے هیں که وه عوام کي سمجهه میں نهیں آتے — بعض مسائل تو اُن کے ایسے دقیق اور مغلق هیں که وه خود اُن کے مصنفوں کي سمجهه میں بهي شاید عمر بهر میں دو چار لمحه آئے هوں اور مختلف اوقات میں مختلف طرح سمجهے هونگے اس لیئے جب وه اُن کو مختلف اوقات میں بیان کرتے هیں تو ایک اپني نئي طرز پر بیان کرتے هیں جس سے مختلف معني پیدا هوتے هیں — غرض یهه مسایل خواه في نفسه کیسے هي عمده هوں مگر اُن سے هماري کارروائي اُن معاملات اور کاموں میں جو روزمره همکو اپني زندگاني میں پیش آتے هیں زمانه کے موافق نهیں هوسکتے — یهه کلیات ایسے جزئیات پر حاوي نهیں هیں که وه هر زمانه میں کام آسکیں - اب انشا پرداز کا یهه کام هی که وه یهه دیکهے که میرے ملک کے آدمیوں پر اُن کے قواء نفساني اور شهواني اور بهیمي کیا کیا عمل اپنے زمانه کي مجبوري سے کر رهے هیں اور کیا کیا اُن کے اوضاع و اطوار میں اپنا رنگ دکها رهے هیں پس اُن کو سمجهکر وه مضامین عام فهم اور خاص پسند ایسے لکهے که وه اُن قواء کے برے اثروں سے اُن کو بچائے — اب بعد ان کتابوں کے قوانین اور آئین ملکي کي کتابیں هیں اور ایسي کتابیں هیں که جن سے آزادانه راے دینے کا ملکه پیدا هوتا هی اُن کي تعداد هماري زبان میں بهت نهیں هی مگر قوانین ملکي تو بڑے بڑے جرموں سے انسان کو روک سکتے هیں - اگر ایک آدمي ایک آدمي کو قتل کر ڈالے تو وه اُس کو مجرم ٹهرا کر رسي میں لٹکا دینگے - یا کوئي کسي کا مال چورا لے تو اُس کے پیر میں کڑا ڈال کے چکي پیسنے کے لیئے بٹها دینگے مگر یهه جو صبح سے شام تک ایک آدمي دوسرے آدمي کي زندگي تلخ سیکڑوں طور سے کر رها هی اُس کا علاج وه کچهه نهیں کرسکتے - پس انشا پرداز کا یهه کام هی که وه ایسے مضامین پر تاثیر لکهے که وه هم میں سے اُن برائیوں کو دور کرے جنکا دور کرنا قوانین ملکي کي حد اقتدار اور احاطه اختیار سے باهر هو - وه همکو همارے روز مره کي گفتگو میں بتلائے که اگر اُس راه میں قدم رکهوگے تو ڈهیلے اور پتهر ایسے تمهارے پیروں تلے آئینگے که ٹهوکر هي کها کها کر اوندهے منهه گروگے - ان ڈهیلے اور پتهروں سے جس طرح میں راه صاف کرتا هوں تم بهي اُنهیں چن چناکر راه سے علحده کرڈالو اور اپنے لیئے راه صاف بنالو - بعد ان کتابوں کے هم بڑے بڑے حجم کي کتابوں کا هجوم اُن مضامین کا دیکهتے هیں که جو شاعروں نے هماري تفریح طبع اور دل بهلنے کے لیئے موزوں کي هیں - اس میں شک نهیں که بعض شاعروں نے

قواء باطني کا بیان اور اُن کے اثر سے جو افعال که انسان سے خارج هیں صادر هوتے هیں یا خیالات میں پیدا هوتے هیں اُن کا ذکر ایسا کیا هی که ایک تصویر اُن کي بولتي چالتي اور چلتي پهرتي نظر آتي هی - اگر غیض و غضب کا ذکر هی تو غضب هی اور اگر رحم و رافت کا بیان هی تو سبحان الله ـــ انتقام کے بیان میں وہ سحر بیاني کي هی که تمام اُس کي وحشیانه حرکتوں سے وحشت پیدا هوتي هی - مگر یهه سارے مضامین شاعرانه ان قوتوں کی نسبت اُن حالتوں کے هیں جن میں وہ اپنے پرلے درجه کا اثر دکهاتے هیں ـــ اس لیئے وہ بیان روز مرہ کي زندگي کے اندر کچهه کام نهیں کرسکتے - طیش اور غضب جو انسان کو سارے دن میں چهوتے چهوتے کاموں میں آتا هی اور وہ مفلس اور دولت مند فاضل اور جاهل میں جدا جدا رنگ پیدا کرتا هی ـــ اور پهر خوشامد کا اثر جو اُن پر هوتا هی اُن کے علاجوں کا ذکر اُن میں نهیں هوتا *

عشق کا جذبه اور محبت کا ولوله انسان کے دل میں ایسا هی که کوئي زمانه دنیا میں اُس سے خالی نهیں سارے زمانوں میں اور سب حالتوں پر وہ اپنا اثر ایک هي کرتا چلا آیا هی مگر اُس کے قاعدے کچهه قواء شهواني اور نفساني نے نهیں مقرر کیئے بلکه زمانه کي رسم اور عادت نے اُن کو مقرر کیا هی پس یهه شاعر عشق کي تاثیروں کو تو خوب بیان کرتے هیں مگر زمانه کي رسم اور عادت جو اُن پر اثر کرتي هیں وہ نهیں بیان کرتے رقابت اور رشک و حسد کے مضامین کو خوب صفائي اور خوبي سے تحریر کرتے هیں مگر روز مرہ جو انسانوں کے دلوںمیں چهوتي چهوتي باتوں میں و عشق بازي میں نشتر چبهوتي هیں اُسکا بیان نهیں هوتا - اب مضمون نگار کا یهه فرض هی که وہ اپنے زمانه میں دیکهے که روزمرہ کے کاروبار میں انسان کس طرح رشک و حسد سے رنجیدہ خاطر اور آزردہ دل هوتے هیں عشق کا تیر کهونکر اُن کے جگر کے پار هوتا هی - جس کا دل قوي نهیں هی اُس پر اس زخم کاري کا کیا اثر هوتا هی ـــ پهر غیض و غضب و طیش و غیرت و حیا و وفا اُن کے دلوں پر کیا اثر کرتے هیں ـــ اپنے مقصد و غرض کے حاصل کرنے میں کیا کیا سازشیں اور کارستانیاں اور بکهیڑے کرتے هیں یهه جذبات کهاں کهاں کشاں کشاں اُن کو لیجاتے هیں ان سب باتوں کو سوچ کر اور مقتضاے زمانه کو دیکهه کر وہ مضمون نگاري کریں که جس سے اُن کي برائیاں دور هوں اور اور بهلائیاں پیدا هوں *

همارے ملک کي کتب قصص سب سے زیادہ ارذل تصنیفات میں سے هیں اور وہ اس کثرت سے هیں که عمر عیار کي زنبیل میں بهي نهیں سما سکتیں - گو اُن سے دل بهلتا هی مگر وہ یهه همکو سکهاتي هیں که بدکاري کے عیب میں ساري مسرت اور راحت هی اور برے کاموں سے نفرت کرنے کي برابر کوئي حماقت نهیں - جن لوگوں نے تماشوں اور قصوں کو یهه سمجها هی که وہ قوم کي اصلاح اور فلاح کرتے هیں وہ بڑي غلطي میں پڑے هوئے

هيں — تماشا گر اور قصه طراز کبهی مصلحان قوم ميں سے هوئے نهيں — اُن سب کي تاريخ پڑهيئے تو سواے عياشي اور اوباشي اور رند مشربي اُن سے کوئي اَور نتيجه نهيں پيدا هوا - اگر اُن کي تحريروں کے يهه ثمر نهيں تو اُن کے هرے بهرے باغ بهي بنجر زمين نظر آتے هيں - ظرافت اور لطافت کے وه مضامين جو عصيان اور گناه ميں بهي داخل نهيں هيں انسان ميں هنسي اور ٹهٹول کرنے کي عادت پيدا کرتے هيں اور اُن سے کوئي رنج اور غم اُن پر ايسا عائد نهيں هوتا که وه عمر بهر اُس کا خميازه بهگتا کريں - مگر گهنٹوں تو ضرور اُن سے غم رهتا هے اور يهه جو ظاهر ميں ٹهٹهے اور چهچهے اُن کے سنائي ديتے هيں اُس کو ايسي بيماري سمجهنا چاهيئے که جس ميں منهه کهل جاوے دانت نکل پڑيں پيٹ هلنے لگے قاه قاه کي آواز نکلنے لگے وه اصلي انبساط کے سبب سے نهيں هوتا تهيٹر (تماشا گاه جو کچهه تهوڑے سے همارے ملک ميں هيں) وه نيک تعليم کے ليئے مدرسه اور خانقاه نهيں بن سکتے اُن سے تعليم و هدايت کي توقع نهيں هوسکتي - اُنميں وه باتيں بے شک هوتي هيں جو انسان پر گذر چکي هيں اُن ميں کوئي بات ايجاد کي نهيں هوتي - وهاں فقط اوضاع انساني اور قواء بشري کي تصوير پردوں کے اندر سے دکهلائي جاتي هے کوئي اصلاح کا نقش دل پر نهيں جمايا جاتا - کيا تعجب هے که يهه هماري تهيٹر همارے اخلاق کو بد سے بدتر کرديں - مطلب اس تمام بيان کا يهه هے که نه هماري مذهبي کتابيں نه همارے اخلاق اور فلسفه اور حکمت اور تصوف کي تصنيفات نه هماري نظم و نثر کي کتابيں اس بات کے ليئے کافي وافي هيں که هم اپنے اُن دکهه رنج تکاليف کو جو زمانه کے موافق همارے روز مره کے چهوٹے چهوٹے کاموں ميں پيش آتے هيں دور کرسکيں زمانه هميشه بدلتا رهتا هے وه هر چيز کو مٹاتا رهتا هے - نئي نئي باتيں بتلا کر علم کو بڑهاتا رهتا هے — وه ايک هي قسم کي باتوں کو قايم نهيں رکهتا پس انشا پرداز اور مضمون نگار وهي هميشه کام کے هوتے هيں جو زمانه کے موافق انسانوں کي روز مره کي زندگي کے چهوٹے چهوٹے کاموں کو سنوارديں اور اُن کا سرانجام دينا اور انصرام کرنا اس طرح سکها ديں که اُن ميں تکليف کم هو اور راحت زياده هو مگر کوئي اس تحرير سے هماري يهه نه سمجهے که هم مذهب کے اصلي احکام کو بالاے طاق رکهتے هيں نهيں اُس کو هم اپنا فرض سمجهتے هيں که اُن کو سب کاموں ميں مقدم اور اهم سمجهيں *

غرض اس ملک کي اصلاح اور فلاح ايسے مضمون نگاروں کي جماعت پيدا هونے پر موقوف هے که اُن کے کلام ميں فصاحت اور اُن کي زبان ميں تاثير اور بلاغت هو — اُسکا مذاق سخن لطف کے ساتهه هو اور صحيح اصول پر مبني هو - اول وه يهه سمجهے هوں که همارے زمانه ميں همارے ملک ميں کيا کيا هو رها هے وه انسان کي زندگي کے روزمره کے حالات پر پورا علم رکهتے هوں وه جذبات انساني کي وحشت سے واقف هوں شايسته

قوموں کي ناشایسته حرکات کو خوب سمجھتے هوں وه یهه بتلا سکتے هوں که کب همکو
بولنا چاهیئے کب چپکا رهنا چاهیئے - کس طرح انکار کرنا چاهیئے - کس طرح چیزوں
کو قبول کرنا چاهیئے - سخن سنجي اور علم میں یهه قدرت رکھتے هوں که وه تمام فلسفه
اور حکمت اور مذهب کي کتابوں اور مکلتبوں سے علم کو نکال کر عوام کے جلسوں اور
سوسئیتیوں اور کلبوں میں رکھه دیں اور ایسے چھوتے چھوتے مضمون لکھیں که جن کو
کاهل بیکار بھي پڑه لیں اور قلیل الفرصت بالکل بھي مطالعه کرلیں وه اس بات کو بھي
خوب سمجھیں که همارے اهل ملک کا جو اختلاط غیر قوموں کے ساتھه هو رها هی وه
اُن کي اس صحبت سے کیونکر ساري اچھي باتیں سیکھه سکتے هیں - اُن کو اس بات کے
کهنے میں ذرا بھي شرم اور حیا نه آتي هو که همارے باپ دادا نے جوان دانشمند قوموں کے
هتیاروں اور لباسوں اور اوضاع اور اطوار اور علم و اخلاق کو ناپسند کیا تھا وه اُن کي بڑي
حماقت تھي - اور یهه امر اُن کي اولاد کے حق میں زهر هوا - اُس ناداني سے بهت سي
جھوتي بناوتیں اور بے حیائي کي باتیں خواص اور عوام میں داخل هوگئیں - اُن کو
صحیح باتوں پر علم نه تھا - اُس کا یهه برا ثمره اولاد کے لیئے هوا غرض وه ایسا حکیم
حاذق بنے که جن امراض کا علاج تعلیم و مذهب کا طبیب نهیں کرسکتا اور نه اُن کے لیئے
دوا رکھتا هی اُن کو جڑ پیڑ سے دور کرے - اور سمجھا دے که بزرگوں نے جن عقلمندوں
کي باتوں کو اپني هت دهرمي سے ناپسند کیا هی وهي همارے لیئے فائده مند هیں -
تجارت کے باب کو کھول کر دکھائے که وه ملک پر کیا اثر پیدا کر رهي هی کس کس قسم
کي نئي خصلت کے آدمي وه بنا رهي هی - کیسے طریقے آزادي کے وه سکھاتي هی وه ان
باتوں کو تشریح کے ساتھه لکھے که باهم صحبت اور جلسوں کے کیا کیا اثر هوتے هیں -
اُن میں رایوں کا تبادله آپس میں آزادانه هوتا هی یا نهیں - لباس کا مذاق کیسا هی
اسباب خانه داري اور نمایشي میں کیا کیا تکلفات بڑھتے جاتے هیں — عورت مرد کے
اختلاط کي کیا کیفیت هی - شادي غمي کي رسموں میں کیا کیا برائیاں پھیل رهي هیں
جنھوں نے تهنیت کي شادي کو گھتا دیا هی تعزیت کے رنجوں کو بڑھا دیا هی - حصول
دولت کے اصول کیا هیں وراثت پانے کے لیئے کتنے آدمیوں کي اولاد دهرم شاستر اور فرایض
کي تلاش کر رهي هی — غضب و غصه انساني کیا کیا حرکات ناشایسته اور عصیان کاري
کرا رها هی - عداوت کیسے انتقام کے جوش دلا رهي هی محبت کیسي همدردي پر آماده
کر رهي هی — محبت کا اثر انسانوں پر کیا هو رها هی — کیونکر دوستوں کا انتخاب
بغیر غلطي کے هوسکتا هی — دوستي کتني طرح کي هوتي هی — ظاهري باطني دوستي
میں کیونکر تمیز هوتي هی — دوستوں کے هاتھوں سے کیا کیا اذیتیں روزانه باهم پهونچتي
هیں — کیونکر اُن میں ایک دوسرے سے مایوس هوتا هی — قصوں کا اثر طبیعتوں پر

کیا هو رها هی — وہ کتنی دیر رهتا هی اور کیونکر مٹ جاتا هی مکانوں اور لباس کي آرایش ظاهري کیا لوگوں کے دلوں پر اثر کرتي هیں حسد و رشک میں کیا فرق هی — غرور و علوء مرتبگي میں کیا تمیز هی - انتقام و عداوت میں کیا تفاوت هی - شراب خواري اور قمار بازي کیوں همارے روز حالت کو تباہ کر رهي هی — شاید یهہ دو عیب جیسے خرابي اس ملک میں پهیلا رهے هیں ایسے کوئي اور عیب نهیں هیں — ایسے قمار باز کون سے هیں جو تمسک لکهہ کر جوئے کا قرض ادا کرنا بڑي عزت اور ایمانداري سمجهتے هیں اور اس قرض کے نہ ادا کرنے کو قضاء فرض جانتے هیں — ایسے میخوار کونسے هیں جو سب سے زیادہ شراب پینے کو اپني عزت سمجهتے هیں جن پر مذهب اور عقل دونوں فتوے دے رهے هیں - ان دو بڑے کاموں کي مذمت همیشہ هوتي هی مگر بڑي مشکل اس مذمت کي حد کا مقرر کرنا هی - کوئي حرکت و عادت ایسي نا خدا پرستي اور بد اخلاقي کي نهیں هی کہ وہ مصائب زندگاني کو نہ بڑهاتي هو اور مذلت اور ناوقت تباهي و بربادي کو نہ پیدا کرتي هو - مگر جن لوگوں نے اپنا دل سخت کرلیا هی وہ تمام اصول اخلاق کے خلاف کام کرتے هیں اور تمام شایستہ قوموں کے قوانین اور عادات اور حرکات و سکنات کو برا ٹهہراتے هیں — غرور اور بے شرمي نے اُن کو پاک شهدا بنا دیا هی اور کوئي دلیل عقلي اور ذهن و فراست کي بات اُن پر اثر نهیں کرتي پس مضمون نگاروں کا یهہ بڑا کام هی کہ وہ اُن کي حقارت جهاں تک هوسکے کریں - گو اُن کي یهہ حقارت اُن پر اثر نہ کریگي مگر وہ اوروں کو ان بدکاریوں میں داخل هونے سے روکیگي اور ڈراویگي وہ ایک گروہ اپنے ملک میں دیکهیںگے کہ تجارت نے اُس کو ذلیل و رذیل حالت سے نکال کر مالدار بنایا هی اور اُس کو بهي هوا امارت کي لگتي جاتي هی — وہ تمام مکان باغ سواري لباس پوشاک غرض سارا ٹهاٹهہ امیروں کا رکهتا هی جس کو پهلے شریف اور امیر دیکهہ دیکهہ کر دل هي دل میں کباب هوئے جاتے هیں - مگر اس جلنے کي کوئي وجهہ نهیں اور اُن پر اعتراض کرنے کي کوئي دلیل کافي نهیں جب خدا نے اُن کو دولت دي هی تو اُس کا اظهار وہ کرتے هیں اور احتظاظ اُٹهاتے هیں — اگر اس تقلید میں کوئي شیخي اور بیهودگي اور حماقت نهیں هی تو اُس کے کرنے میں کوئي گناہ نهیں هی - اگر کوئي مفلس تنگ مایہ کسي اپنے سے برتر کي تقلید کرے تو البتہ وہ مسخرا بن جاتا هی اور اُس کے حق میں یهہ کام مضر هوتا هی وہ اُن لوگوں پر نظر ڈالے جو اپني شرافت و نجابت حسب نسب پر فخر کرتے هیں اور قدیمي وضع کے تعصب کي بلا میں مبتلا هیں — شیخي اور نمود اُن کے مزاج میں رهتي هی کہ اپنے ذرا ذرا سے کاموں کو بڑا جتاتے هیں اور اگر اُن کاموں کي شهرت نہو تو اُن کو لطف زندگي نهیں آتا بعض آدمي

ایسے ہوتے هیں که اُن کو اپني علوہ مرتبگي کا ایسا خیال ہوتا هی که اپنے کم مایه آدمیوں کے ساتھہ کسي چیز اور کام میں اشتراک هي نہیں چاهتے *

جواں مردي اور نا مردي ایسي دو چیزیں هیں که اُنھوں نے انسانوں کو دو قسم میں منقسم کردیا هی اور وہ دونوں ایسے همسایه میں رهتي هیں که اُن کي امتیاز کرنے میں همیشه اشتباہ ہوتا هی — سچي جواں مردي اور دلیري انسان کو جھوتي چمک دمک اور خوشامد چاپلوسي سے دور رکھتي هی اور دل میں ایسي جرأت اور همت پیدا کرتي هی که وہ زمانه کي رسم و عادت و رواج سے خوب کله به کله مقابله کرتي هی اور احمقوں کو حقارت کي نظر سے دیکھتي هی — گو زمانه کي رسم عادت کبھي ایسي قوي ہوتي هیں که اُن کے مقابله میں یہه ساري همت اور جرأت اپنا کچھہ کام نہیں کرسکتي مگر یہه مجبوري هی — مضمون نگار کو جواں مرد اور آزاد منش بننا چاهیئے اور ایسے کام میں شہرت اور ناموري کا طالب ہونا چاهیئے اگر وہ یہه کام نه کرسکیگا تو عزت کے جھوتے خیالات اُس کو گناهوں میں ڈبودینگے — اور عوام پر تہذیب کے لیئے سرزنش نکرنا اس خوف سے که وہ اُس پر لعنت ملامت کرینگے اُس کي بد ایماني کي معذرت قبول نه ہوگي — خلاصه یہه هی که مضمون نگار کا اول کام یہه هی که وہ انسان کي اصل زندگي کا حال لکھے اور جسطرح اُس کے زمانه میں قواء نفساني عمل کر رهے ہوں اُن کو بالتفصیل بیان کرے — پہلے وہ یہه سمجھے که میرے اهل ملک کس امراض میں مبتلا هیں اُن کي تشخیص کرنے میں اُن کے علاج اور درمان بتلائے ایک بڑي بات جو اُس پر ترقي اور تہذیب کے لیئے ضرور هی وہ یہه هی که زمانه کي رسم و عادت جو تمدن و معاشرت میں مقرر ہوتي هیں وہ انسان کي مسرت اور خوشي کے لیئے مدتوں کے تجربه سے مقرر ہوتي هیں — اسلیئے اگر پہلے زمانه کي تمام رسم و رواج سے هاتھہ اوتھا لیا جاے تو گویا هم کو پھر نئے سرے سے تمدن و معاشرت کي کتاب کي الف بے تے شروع کرني ہوگي بڑي بات جو اُس کے اندر قابل غور هی وہ یہه هی که وہ رسم اور عادت جسکا موضوع مسرت انساني هی آج کے دن بھي همارے چین اور آرام کے باعث هیں یا نہیں — اگر نہیں هیں تو جو جس مقصد کے لیئے وہ موضوع ہوئے تھے وہ مفقود ہوگیا اب همکو اُس کي جگہه وہ رسم اور عادت اختیار کرني چاهیئے جس سے اُن کا اصلي مقصد سے مسرت انساني حاصل ہو — پس رسم و عادت کا بدلنا اس اصول پر مبني ہو نه اس اصول پر که هم رسم و عادت کو چھوڑتے هیں اسلیئے که وہ پراني ہوگئي اور نئي رسم و عادت اختیار کرتے هیں اسلیئے کاں جدید لذیذ پر عمل ہوتا هی فقط جو رسم و عادت کا موضوع مسرت انساني هی اُس پر خیال رهے — ایک اور بات پر غور کرني چاهیئے که اگر همکو کوئي نئي عمارت بناني ہو تو اُس میں وہ پتھر جو دوسري عمارت میں لگے ہوئے هیں جب هي کام میں آسکتے هیں

کہ اُس میں سے اوکھیڑے جائیں اب یا تو وہ پتھر ایسے ھیں کہ آسانی سے اُس میں سے جدا ھوسکتے ھیں تو وہ آسانی سے ھماری عمارت جدید میں بھی کام آسکتے ھیں یا وہ چونے سے وابستہ ھیں اسلیئے ذرا مشکل سے اوکھڑتے ھیں اور اُس سے چونا اور مصالح صاف کرکے ھم اپنی عمارت میں کام میں لاسکتے ھیں لیکن اگر یہہ پتھر اُس مکان میں ایسے پیچی ھو رھے ھیں کہ بڑی دشواری سے جدا ھوتے ھیں تو بھتر ھی کہ ھم اُن کے اوکھیڑنے میں اپنا وقت نہ ضایع کریں وہ ھماری عمارت میں اوکھڑنے پر بھی کام کے نہیں ھونگے — پس یہی حال ھماری سوسئیٹی کا ھی کہ بعض تو رسم و عادت زمانہ کے پابند نہیں ھیں وہ تو ھم جو زمانہ کے موافق رسم اور عادت پسندیدہ بتلائینگے جلد اُسے پسند کرلینگے اور ایک وہ لوگ ھیں جو پہلی رسم و رواج کے وابستہ ھیں مگر آسانی سے جدا ھوسکتے ھیں وہ ھماری جماعت میں آسانی سے داخل ھوجائینگے — مگر ایک لوگ اُس میں ایسے پیوستہ ھیں کہ اُن کا جدا ھونا ھی مشکل ھی پس اُن کو جدا کرنے کی کوشش ھی نہیں کرنی چاھیئے اور نہ اُن کو اپنی جماعت میں داخل کرنا چاھیئے — تمام یورپ کی تاریخ شہادت دے رھی ھی کہ تمام شایستگی اور تہذیب اور تعلیم اور دولت کے اسباب جو وھاں مہیا ھوئے ھیں وہ ایسے ھی انشا پردازوں کی بدولت ھوئے ھیں — اِنہیں کی تحریروں نے ساری بہبودی اور آسودگی کے کام کر دکھائے ھیں نہ مذھبی کتابیں کام آئیں نہ اخلاق اور فلسفہ اور قصوں اور نظم و نثر کی وہ کتابیں کام آئیں جو بڑے عالی دماغوں نے لکھی تھیں — اول تو یہہ کتابیں عوام تک پہونچ نہیں سکتیں اور اگر پہونچیں بھی تو اُن کے مضامین اُن کے دماغ میں نہیں سماسکتے — جب ھمارے ملک میں بھی ایسے انشا پرداز گروہ کے گروہ پیدا ھوجائینگے تو اس ملک کے بھی بھلے دن آجائینگے — وہ ھمکو مذھب کی کلیات سے عقبی کی راہ بتلائینگے اور اپنی تحریروں کی جزئیات سے دنیا کے کاموں کے لیئے رہ نمائی کرینگے وہ مذھب کی مخالفت نہیں کرینگے بلکہ اُس کی تائید سے دنیا کے کاموں کو چلائینگے — مذھب کا بڑا اثر انسان پر ھوتا ھی — اسلیئے وہ اس دنیا میں آرام و چین سے زندگانی بسر کرنے کے لیئے مذھب سے استعانت چاھینگے — ھم اب تک اپنے ملک میں ایسے انشا پرداز کم تر دیکھتے ھیں کہ وہ اپنے ملک کے آدمیوں کی اصل زندگی کا مطالعہ کریں اور اُن کی آسایش اور آرام کے طریقے زمانہ اور اُن کی حالت کے مطابق بتلائیں — بعض انشا پرداز بڑے بڑے لمبے لمبے چوڑے مضمون لکھتے ھیں جس سے معلوم ھوتا ھی کہ اُن کے ھاتھوں نے تو لکھے ھیں بہت محنت کی ھی مگر دل و دماغ نے اُن میں اپنی قوت و جدت نہیں ظاھر کی — اُن کے دماغ معلومات سے بھرے ھوئے ھیں مگر قوت سے خالی ھیں اُن کا حال ایسا ھی جیسا کہ معدہ ضعیف ھو اور وہ بہت عمدہ عمدہ کھانوں سے حد سے زیادہ بھرا جاے تو سواے اس کے ان غذاؤں سے ریاح اوٹھیں اور وہ بدن میں

دن پیدا کریں یا بد بو پھیلائیں کچھہ اور اثر نہیں ہوتا — یہي حال اُن انشا پردازوں کا هی که انگریزي زبان کي تحصیل سے دماغ تو اُن کا معلومات سے بھرا ہوا هی مگر وہ اپنے ملک کي اصلي حالت اور وہ اہل ملک کے دلوں کے حال سے آگاہ نہیں ہیں اُن کے واسطے بھي مضامین لکھنے جو آجکل شایسته ملک کے لوگوں کے لیئے لکھے جاتے ہیں بھلا اُس کا اثر اس ملک پر کیا ہوگا — اس میں شک نہیں که جب ایسے انشا پردازوں اور ایسي انشا پردازي کي مخالفت میں بھي ایک گروہ قلم کو قط سے اور کاغذ کو خط سے درست کریگا اور نکته چیني اور عیب بیني اورغلط نمائي میں تردید کے ساتھہ اپني دھن کا ڈھونسه ایسا بجائیگا که جس کے غل میں اُن سخنوروں کي شیریں اور نرم آواز عوام کے کانوں تک نه پهونچ سکے اور یہه معلوم هوگا که وہ اُن کو لوگوں کے دلوں سے بھلانا اور اُن کے نام کو مٹانا چاهتا هی — مگر انسان کے مذاق سخن میں خواہ کیسے هي انقلاب واقع هوں جو مجموعه سخن فصاحت بلاغت ملاحت حلاوت رکھتا هی وہ همیشه سخنور کي یادگار زمانه رهیگا جو عارف سخن کامل اُستاد گذرا اُس کو آینده زمانه جب اُس کا نام لیگا تو درود هي پڑهیگا — غرض کوئي اُس کے نام نیک کو صفحه روزگار سے مٹا نہیں سکتا — گو اُس کے سیکڑوں مقلدین کے کلام اور نام زمانه کي لوح خواطر سے بالکل دهل کر محو هو جائیں مگر اُس اصل امام سخن کا نام قبله خواطر رهیگا — پس جو انشا پرداز اوصاف مذکور کے ساتھہ موصوف هوگا وہ ایک یادگار هند هوگا جس کے اهل هند همیشه احسان مند رهینگے ●

راقم

محمد ذکاءالله

پروفیسر میور کالیج الهآباد

فاتحه خواني علوم قديم

جاهلوں کے علم کو جو نسبت علوم قدیمه سے هی وهي علوم قدیمه کو علوم جدیده سے نسبت هی ●

انتباہ — تمام مضمون میں علوم سے مراد علوم التجاربیه سے هی یعني اُن علموں سے جو تجربه اور مشاهده پر موقوف هیں — علوم قدیمه سے مراد هماري اُن علوم التجاربیه سے هی جو سولهویں صدي سے پہلے تمام دنیا کي قوموں میں موجود تھے ●

خدا جانے دنیا کب سے پیدا هوئي هی اور اُس میں انسان کس دن سے بسا هی اور علم کے مکتب میں کب سے اُس نے بسم‌الله شروع کي هی — معلوم نہیں کیا کیا علوم کي صورتیں اُس نے بنائیں اور بگاڑیں اور کیسے کیسے فنون کي مورتیں اُس نے گھڑیں اور

تہ دیں — ابتداء عالم سے کون بتا سکتا ہی کہ کیسے کیسے صاحب استعداد عالم و اهل کمال حکیم گذرے هیں اور اُنہوں نے کیا کیا علم و هنر میں ایجاد کیا اور کیونکر علموں کو مدون کیا غرض ایک زمانہ دراز ایسا ہی کہ اُس کا حال ایسا تاریکی میں هی کہ هزار چراغ خرد لیکر ڈھونڈیئے مگر کسی چیز کا سراغ نہیں لگتا — کہیں روشنی کی جھلک دکھائی نہیں دیتی پس اس عالم ظلمات کے حالات پر بحث عبث هی مگر هاں ایک زمانہ اس تاریک زمانہ قدیم اور زمانہ روشن حال کے درمیان ایسا هی حجاب کی طرح حایل هی کہ اُس میں تاریخی شہادتوں سے حال معلوم هوسکتا هی اور کتابیں بھی اُس زمانہ کے حکیموں اور حقیقت شناسوں کی اتنی موجود هیں کہ هم اُس سے یہہ خوب تحقیق کرسکتے هیں کہ اُس میں علوم کی کیا صورت تھی کہاں تک اُن کی ترقی هوئی تھی ٭

مگر اس زمانہ کے بھی علوم قدیمہ کسی ننی سی ڈبیا میں بند نہیں هیں کہ کوئی اُن کو کنجی کھول اور ڈھکنا اُٹھاکے آسانی سے دیکھہ لے بلکہ وہ ایک وسعت عظیم میں پھر پھیلائے بیٹھے هیں اور هزاروں آدمیوں کے دلوں میں ایسا سما رهے هیں جیسے کنول میں بھونرے چھپے هوئے هوتے هیں — تھوڑے هی ایسے عالی دماغ ذهین ذکی اور صاحب فطرت حکیم هوتے هیں کہ وہ اُن کو اس وسعت عظیم میں سے سمیٹ سماٹ کر اپنے ذهن میں یکجا مجتمع کریں اور اُنکے پوست و اُستخوان کو چیر کر مغز نکالیں اور پھوک کو پھینک کر ست پیدا کریں اور آئینہ کی طرح دکھاویں کہ فلاں علم کا آغاز یوں هوا اور وہ اتنا سیدھی راہ پر چلا — اور پھر آگے اُس کو ایسی ٹھوکریں لگنے لگیں کہ وہ اُلٹا پھرا یا کسی پھیر کے راستہ میں پڑگیا اور منزل مقصود پر نہ پہونچ سکا ٭

ظاهر هی کہ انسان کی کسی قابلیت کا خاتمہ نہیں هوگیا — جیسے پہلے انسان ذهین ذکی عاقل هوتے تھے اب بھی هوتے هیں جیسی کہ ذهانت اور جودت طبیعت ذکاوت حکماء متقدمین میں تھی ویسی هی حکماء متاخرین میں بھی هی مگر یہہ اُن سے امتداد زمانہ کے سبب سے تجربہ اور معلومات میں زیادہ هیں اس لیئے اُن کا علم فوقیت اور ترجیح حکماء متقدمین کے علم پر رکھتا هی پس اگر کوئی شخص یہہ بیان کرتا هی کہ علوم قدیمہ میں فلاں حکیم عالی دماغ نے یہہ غلطی کی تھی اور اس زمانہ میں فلاں حکیم روشن ضمیر اور حقیقت شناس نے اس غلطی کو ثابت کردیا اور صحیح بات کو دریافت کرلیا تو اُن صاحبوں کو حد سے زیادہ ناگوار اور تلخ گذرتا هی جنہوں نے اپنی ساری عمر علوم قدیمہ میں گنوائی هی اور اُس هی تکمیل میں جان کھپائی هی اور علوم جدیدہ کی چاشنی نہیں پائی هی وہ اس بیان کرنے والے هی کو یہہ سمجھتے هیں کہ وہ بڑے بڑے عالی جناب حضرات کی خدمت میں گستاخی کرتا هی جن کی بات سمجھنے کا

سليقه نهيں رکھتا وہ اُن بزرگوں کي جو برائي ظاهر کرتا هی تو اُس سے بڑا مطلب
اُس کا يهه هوتا هی که اپني بڑائي دکھاتا هی اور همکو احمق بناتا هی اور هماري سمجهه
کو ناقص جانتا هی يهه صاحب تو صاحب علم هوتے هيں جو کچهه فرماتے هيں اُس کا
کچهه سر پير بهي هوتا هی مگر ايک جاهلوں کا گروہ اُس کا ايسا مقلد هوتا هی که نه جنکو
علوم قديمه سے خبر هی نه علوم جديده سے واقفيت هی اُن کے سر پر تو ايسي باتوں کے سننے
سے ايسا غيظ و غضب کا جنون سرپر چڑهتا هی که تڑاتڑ پتهر مارنے لگتے هيں اور جا بيجا
جو زبان پر آتا هی بکنے لگتے هيں - اب کوئي اُن سے پوچهے که جو شخص حکماء متقدمين
اور حکماء متاخرين کے درميان ترجمان بنکر ايسي سچي باتيں بيان کرتا هی اُس کا کيا
گناہ کيا جرم کيا تقصير هی وہ خطاے بزرگاں گرفتن خطاست کا مرتکب هوکر خطاء بزرگ
نهيں کرتا هی بلکه وہ بزرگوں کي بزرگ خطائيں بتلاتا هی جو اُن کے بزرگ تروں نے بتلائي
هيں — هاں اگر وہ اس ترجماني ميں اپنا دخل درمعقولات دے تو اُس پر خفا هو اور
چهوٹا منهه بڑي بات کا الزام اُس پر لگاؤ — مثلاً وہ کهتا هی که ايک بڑے حکيم نے جو
سارے حکماء متقدمين کي ناک تها ترازو ميں ايک خالي مشک کو اور پهر اُس ميں
هوا بهر کر تولا وزن دونوں کا برابر تيا اس تجربه سے اُس نے يهه نتيجه نکالا که هوا کا کچهه
وزن نهيں هی - اب حکماء متاخرين نے سيکڑوں تجربوں سے ثابت کيا که هوا ميں وزن هی
اور انسان خرد ٣٢٠ من هوا کے بوجهه تلے دبا هوا هی اور اس هوا کے وزن کے سبب سے
بهت مسائل طبعيات که انسان کے نهايت بکار آمد هيں ايجاد کيئے هيں اب فرمائيئے که
جو شخص اس غلطي کو بيان کرتا هی وہ کيا اُس بڑے حکيم کي خدمت عالي ميں
گستاخي کرتا هی اور کيا وہ اپني عقل کو کسي اَور کي عقل پر ترجيح ديتا هی اُس سے خفا
هونا جهالت و حماقت و خباثت کا کام هی - غلطي کو تجربه او مشاهده صاف ظاهر کرديتا
هی مگر جو تعصب تقليدي کي بلا ميں مبتلا هيں وہ مشاهده کے بعد بهي غلطي کے قايل
نهيں بنارس ميں ايک پنڈت صاحب نے اپنے حکما متقدمين کي راے کے موافق ايک ڈاکٹر
صاحب کے روبرو ارشاد فرمايا که هوا ميں وزن نهيں هی جب ڈاکٹر صاحب نے اُنکو تجربه
سے هوا کا وزن ثابت کيا تو پنڈت صاحب نے کها که يهه جو آپ هوا کا وزن تجربه کرکے دکهلاتے
هيں وہ هوا کا وزن نهيں هی بلکه وہ اُس خاک دهول کا وزن هی جو هوا ميں ملي هوئي
هی پس ايسي بداهت سے جو انکار کرے اُس سے کچهه گفتگو نهيں هوسکتي - ايسے ايک
پنڈت صاحب نے ڈاکٹر صاحب سے کها که انسان کے پيٹ ميں کوٹهرياں بني هوئي هيں
جن ميں قواء عقليه رهتي هيں جب ڈاکٹر صاحب نے ايک آدمي کا پيٹ چير کر دکهلايا
که پنڈت صاحب بتلائيئے که وہ کوٹهرياں کهاں هيں تو اُنهوں نے کها که جب آدمي زنده تها
تو وہ کوٹهرياں موجود تهيں اوراب مردہ ميں باقي نهيں رهيں - مردہ کي لاش پر آپنا قياس

زندہ کا درست نہیں ہوسکتا — ایسے جاہلوں کا جواب کچھہ نہیں ہوسکتا – سوا ے اسکے ایسے آدمیوں کو بصورت انسان گاؤ خر سمجھکر چپکا ہو رہے – احمق کبھی دانائی کی بات نہیں سنتے — اُن کا دل تو اُنہیں باتوں کے سننے کو چاہتا ہی جو پہلے سے اُن کے دل میں بیٹھی ہوئی ہوتی ہیں – وہ اپنی ذہانت اور خوبی اسی میں سمجھتے ہیں کہ دنیا سے خبر نہو کہ کیا کیا تجربہ سے سچی باتیں دریافت ہورہی ہیں اُن سے واقف ہونا ایک عذاب جان سمجھتے ہیں — ایک اَور خرابی یہہ اُن کے واقع ہوئی ہی کہ جو علوم قدیمہ کو جانتے ہیں وہ تو ان قدیمی کتابوں میں کوئی دو ورقہ ایسا نہیں دیکھتے کہ اُنمیں علوم جدیدہ کا حال پڑہ سکیں مگر جو علوم جدیدہ کو جانتے ہیں اُن کی تحصیل اور تکمیل میں یہہ امر لازمی ہی کہ وہ علوم قدیمہ کو بھی جانیں اور ہر علم کی تاریخ پر اُنکو عبور ہو کہ وہ کیا تہا اور کیونکر شروع ہوا اور کسطرح وہ نردبان ترقی پر چڑھا اور اُسکا منظر بڑھتا چلا گیا – اس سبب سے اُس کی نظر میں علوم قدیمہ وقعت کے پایہ سے گرجاتے ہیں مگر علوم قدیمہ کے عالموں کو علوم جدیدہ سے اُن کی جہالت کے سبب سے ایک عداوت ہوتی ہی اور وہ اپنا پرانا راگ گائے جاتے ہیں جو ایک وقت میں سریلا معلوم ہوتا تھا مگر اب تو وہ دھوبیوں کے کھنڈوں سے بھی زیادہ دماغ خراش ہوگیا ہی — اُردو زبان میں چھوٹی موٹی کتابیں علوم جدیدہ کی کچھہ موجود ہیں — اور عربی زبان میں مصر و بیروت کی ترجمہ کی ہوئی کتابیں ہندوستان میں مل سکتی ہیں اُن کو اگر چاہیں تو یہہ علوم قدیمہ کے جاننے والے پڑھکر کچھہ بصیرت علوم جدیدہ میں حاصل کرسکتے ہیں اور شاید بعض نے حاصل کی ہو اور اپنے علوم پارینہ کے ورق ہاے بیہودہ کو پارہ پارہ دیا ہو مگر زیادہ تر ہم یہہ دیکھتے ہیں کہ جنکو یہہ کتابیں مل گئی ہیں اور اُنہوں نے اُن کو پڑھا ہی تو یہہ سمجھہ کر کہ ہم اب دونوں طرح کے علوم سے ماہر ہوگئے نخوت کے مارے دماغ اُن کا آسمان چہارم پر پہونچا ان عربی کتابوں میں بہت سی انگریزی اور فرانسیسی اصطلاحات کا ترجمہ اچھا کیا ہوا ہی الفاظ مناسب اُن کے واسطے تجویز کیئے ہیں •

بعض اُن اشیاء کے نام بھی عربی میں لکھے ہیں جنکو آسانی سے وہ بیروت اور مصر میں جان سکتے ہیں – اب ان حضرات نے اُن اصطلاحوں کا اسطرح لکھنا شروع کیا کہ گویا وہ اُن کو علوم قدیمہ ہی کی کتابوں سے معلوم ہوئی ہیں – مصر میں مجمع اطبا نے قدیمی و جدید طبابت کے درمیان محاکمہ کرکے ایک کتاب لکھی ہی اُسکے مضامین کو اخباروں میں اسطرح اُڑا رہے ہیں کہ گویا یہہ انہیں کی فکر دقیق کی تحقیق کا نتیجہ ہی – یہہ سمجھے نہیں کہ اس سرقہ سے کیا اُنکو عزت تحقیقات علمی میں حاصل ہوسکتی ہی — شادی کے گھروں میں سے لونڈیاں کیا زیور چراکے بیویاں بن سکتی ہیں جس وقت زیور پہنینگی پکڑی جائینگی – وہ پالی ہوئی مرغیوں کی طرح پرائے انڈوں کو سونے بیٹھہ گئے

هيں اور يهه نهيں جانتے كه جب بچے نكلينگے تو حقيقت كهل جائيگي ـــ وه يهه نهيں سمجهتے هيں كه اگر اصطلاحات علوم قديمه و جديده لفظاً مشترك هوں تو ضرور نهيں كه معناً بهي متحد هوں ـــ اگر اعمال كا نام دونوں علموں ميں ايك هي هو تو أن ميں فرق نهو ـ مثلاً علم‌الكيميا قديم ميں اور كمسٹري جديد دونوں ميں تولنے كا عمل هى ـــ دونوں علموں ميں عمل كا نام ايك هي تولنا هى مگر اب أن كے فرق كو ديكهيئے كه رائي اور پهاڑ كا هى ـــ علم‌الكيميا ميں تولنے كا آله ترازو هى جسميں ايك ڈنڈي أس كے سرے پر دو برابر كے پلڑے اور ڈنڈي كے بيچ ميں ايك سوراخ اور أسميں شاهين خواه معمولي يا كانٹے كي سي ـــ اب علم كمسٹري كي ترازو كو ديكهيئے كه جسميں سو سے كم پرزے نهونگے اور هر پرزا جدا جدا كام ديتا هوگا اور أسميں رتي كے دس هزارويں حصه كا فرق ايسا ظاهر معلوم هوگا جيسيكه كانٹے ميں ۱۱و۱۲ ماشه كا اب ان دونوں تولنے كو ميزان خرد ميں تول ديكهيئے تو كوه اور كاه كا فرق پائيگا اب اندهير هى اگر كوئي كهے كه كمسٹري كے تولنے ميں كوئي ايجاد اور اختراع نهيں هى وهي پراني تولنے كي ترازو كي اصل كي نقل هى اسكے جواب ميں يهه كها جاسكتا هى كه آپكي ميزان ميں كيا اختراع هى وه بهي نقل فطرت كي گئي هى دونوں كف‌دست كي جگهه كفه هائے ميزان اور هاتهه كي جگهه رسن اور گردن اورشانوں كي فصل كے قايم مقام ڈنڈي اور شاهين ـ وهي كف دست اٹكل سے اشياء كا هلكا بهاري هونا بتلاتے هيں وهي كفه ميزان كا كام كرتے هيں اب دوسرا عمل طبخ هى علم‌الكيميا ميں آگ سے حرارت ليتے هيں كبهي أسكا اندازه وقت سے بتلايا جاتا هى كبهي لكڑيوں كے وزن سے وه ناپا جاتا هى ـــ كبهي پاني كے بخارات بننے سے أسكا اندازه هوتا هى يهه سب اٹكل پچو كام هى اس سبب سے مشهور هى كه سونے كے بننے ميں ايك آنچ كي كسر ره جاتي هى اب اس عمل كو كمسٹري ميں ديكهيئے كه جسقدر حرارت كي ضرورت آگ سے لينے كي هو آلات سے ناپ كر أسيقدر لي ليجاتي هى نه أس سے وه كبهي زياده هو نه كم غرض اس بيان سے يهه هى كه اگر دونوں علموں ميں اصطلاحات اور اعمال كے نام الفاظ ميں مشترك هوں تو أس سے يهه نه سمجهنا چاهيئے كه دونوں علم اصول اور اعمال ميں متفق هيں مثلاً جب هم أن دونوں علموں ميں تكليس و تبريد و تجميد و تشميع و تقطير لكهيں تو يهه سمجهنا غلطي هى كه يهه باتيں دونوں علموں ميں ايك هي سي هيں أنميں ايساهي فرق هى جيسا كه توزين اور تطبيخ ميں همنے بتلايا ٭

ماهرين علوم قديمه كے دل ميں اور زبان كے اوپر اور نوك قلم كے نيچے كاغذ پر يهه بات هى كه جو علوم قديمه كے اصول تهے وهي علوم جديده كے اصول هيں بعض أن ميں جو اپنے تئيں انصاف پسند ظاهر كرنا چاهتے هيں اور آنكهوں ميں گهركرنا پسند نهيں كرتے وه كهتے هيں كه علوم جديده كي بنا علوم قديمه پر هى اور فرق اتنا هى كه ذرا قديمي

اصول کي جلا اور تہذیب جدید علموں میں ہوگئي ہی — یہہ کہنا اُنکا ایسا ہي ہی جیسے کوئي کہے کہ جو جاہلوں کے ذہن میں علوم کے اصول ہیں وہي علوم قدیمہ کے اصول ہیں اور اُنہیں اصول پر ان علوم کي بنا ہی دونوں میں ایک ہي باتیں موجود ہیں مثلاً جاہل کے ذہن میں یہہ علم ہی کہ رات ہوتي ہی، چاند نکلتا ہی ستاروں کا جہمگٹ دکھائي دیتا ہی چاند کبھي پورا ہوتا ہی کبھي آدھا ہمیشہ گھٹتا بڑھتا رہتا ہی مہینے میں ایک رات کو وہ بالکل دکھائي بھي نہیں دیتا — صبح ہوتے چاند کي ساري مجلس درہم برہم ہوجاتي ہی آفتاب چمکتا ہی اور سب جگہہ روشني پہونچاتا ہی اور گرمي پہیلاتا ہی اور پھر وہ غروب ہوجاتا ہی یہي دور گردش فلکي کا چلا جاتا ہی — صبح ہوتي ہی شام ہوتي ہی – عمر یوں ہي تمام ہوتي ہی – کبھي کبھي چاند سورج کو گرہن لگتا ہی — کبھي دن بڑا ہوتا ہی کبھي رات بڑي ہوتي ہی عوام الناس کي مثل مشہور ہی کبھي کے دن بڑے کبھي کي راتیں بڑي – جاڑا گرمي برسات یہہ موسم بھي بدلتے رہتے ہیں اگر سمندر کے کنارہ پر رہتا ہی تو جوار بھاٹے کي بھي خبر تو جانتا ہی اب فرمائیے کہ سوا ان باتوں کے علم ہیئت قدیم میں کیا اور بیان ہوتا ہی جاہل کے اس علم کو جو علم ہیئت قدیم سے نسبت ہی وہي علم ہیئت قدیم کو علم ہیئت جدید سے نسبت ہی – کونسا جاہل ایسا ہی کہ اپنے گوشت پوست رگ ریشہ کو نہیں دیکھتا اور یہہ نہیں سمجھتا کہ اگر ایک رگ میں نشتر مارونگا تو پھروں خون کا فوارہ میرے بدن سے چھوٹ جائیگا — اور بعض چیزوں کو جانتا ہی کہ اگر کھاؤنگا تو وہ میرے بدن میں آگ پھونک دینگي اور پیاس کي دوں ایسي لگا دینگي کہ ناک میں دم آجائیگا — اُس کو کچھہ دوائیں بھي معلوم ہوتي ہیں اور اُن کے استعمال کو بھي جانتا ہی اب کوئي کہے کہ طبابت میں کیا دھرا ہی وہي باتیں ہیں جو جاہل بھي جانتے ہیں – جاہلوں کے علم میں اور علوم جدیدہ اور علوم قدیمہ میں فرق علل اور دلایل کا ہی اُس کو دیکھنا چاہیئے کہ وہ کن اصول پر مبني ہی علوم قدیمہ کے اصول ایسے نہ تھے کہ کوئي درخت ایسا قایم ہوتا کہ وہ برگ وبار اچھي طرح لاتا — اگر کسي عالي دماغ کو حسن اتفاق سے کسي علم کا بیج ہاتھہ لگ گیا اور اُس نے اپني محنت و جانکاهي کي آبیاري سے اُس کو پرورش کرکے سرسبز و شاداب کیا اور وہ برگ و بار سے ہرا بھرا ہوا تو تھوڑے دنوں بعد پھر وہ نہ پھولوں کے کام کا رہا نہ پھلوں کے کام کا – اگر کسي بادشاہ کو اپنے باغ لگانے کا شوق ہوا اُس نے تمام دنیا کے پودے باغ میں لگائے اور عمدہ عمدہ باغبان بلائے اور بڑے بڑے حکیموں کو متعین کیا کہ تمام نباتات کي کیفیات اور تاثیرات اور حالات قلمبند کریں اسطرح ایک علم نباتات کي کتاب بن گئي اُن میں درختوں کا حال کچھہ لکھا گیا کچھہ پھول پھلوں کي تصویریں بھي جھاڑ جھنکار کي صورت کالي پیلي نیلي لال بنائي گئیں — اب بادشاہ

سلامت کا گل حیات پژمردہ ہوا اُسکے ساتھہ ہی اُس کا باغ اوجڑ اوجڑا برابر ہوا جو کچھہ ہرا تھا ہوا نہ ہوا برابر ہوا — کتاب معلوم نہیں ردی میں کہاں کہاں پھیکی پھری — پھر کسی زمانہ کے بادشاہ کو شوق ہوا تو اُسکو پھر نئے سرے سے بنانا پڑا اب اس زمانہ میں دیکھیئے کہ تمام تحقیقات علمیہ کے سررشتہ بالاستقلال قایم ہیں اور سلسلہ تحقیقات کبھی منقطع نہیں ہوتا جو ایک حکیم اپنی تحقیق کو ناتمام چھوڑتا ہی اُسکو دوسرا تمام کرتا ہی کیا کوئی تاریخ ایسے زمانہ کی شہادت دیتی ہی کہ ایسے کارخانے تحقیقات علمیہ کے اس طرح قایم ہوئے ہوں کہ اُن کا اجرا نہ کسی کے مرنے سے بند ہو نہ کسی اَور آفت سماوی اور ارضی سے مسدود ہو — زمانہ قدیم کی تاریخ سے یہہ معلوم ہوتا ہی کہ علوم کا بیج کیا تو اتفاق سے کسی کے ہاتھہ لگ گیا یا کوئی کوئی عالی دماغ ایسا ہو گذرا کہ اُسکو قدرتی استعداد و مناسبت خدا داد کسی علم میں ایسی تھی کہ دس پانچ باتیں کام کی اپنی محنت اور ریاضت سے لکھہ گیا — کچھہ تجربہ بھی کیا — مگر کہیں تاریخ سے یہہ نہیں ثابت ہوتا ہی کہ سلسلہ تحقیقات علی التواتر زمانہ دراز تک چلا گیا ہو اور آگے چلا جائے افسوس یہہ ہی کہ ہمارے اہل ملک کو نہ شوق حق ہی نہ ذوق علم ہی کہ وہ یہہ دریافت کریں کہ اور ملکوں میں محققین حقیقت آگاہ نے کیا کیا تحقیقات کی ہی اور کن کن سچی باتوں کو دریافت کیا ہی اور اُن سے کسطرح فائدہ اُٹھایا ہی *

جب کوئی آجکل تحقیقات کی بات اُن کے روبرو بیان کرتا ہی تو پہلے اس سے کہ وہ اُسکو پورا سنیں ناک بھوں چڑھا کر ایک ڈھکوسلہ اٹکل پچو ہانک دیتے ہیں اور پھر اُس کو یہہ سمجھتے ہیں کہ ہم نے اُس تحقیقات کو باطل کردیا — خود کسی بات کا تجربہ کرتے نہیں اوروں کے تجربہ کو مانتے نہیں — صرف الفاظ پر کج بحثی شروع کرتے ہیں ایک مولوی صاحب میرے پاس تشریف لائے اور مجھہ سے کہنے لگے کہ آپ زمین کی حرکت کو سمجھا دیجیئے میں نے کہا کہ زمین کی حرکت کا سمجھنا آسان نہیں ہی — یہہ وہ مسئلہ ہی کہ حکماء متقدمین ہزاروں برسوں تک نہ سمجھے زمین کی حرکت کو تو کیا وہ اُس پتھر کی حرکت کو بھی نہیں سمجھے جو اوپر سے نیچے گرتا ہی — پھر میں نے جب اُن کے سامنے یہہ بیان کیا کہ کشش ثقل کے اثر سے پتھر پہلے ثانیہ میں ۱۶ فیٹ اور دوسرے ۴۸ فیٹ تیسرے ۸۰ فیٹ علی ہذالقیاس گرتا ہی اور اشیاء کا وزن بھی مختلف مقامات میں مختلف ہوتا ہی اور زمین کی حرکت اور پتھر کے گرنے کا ایک ہی اصول ہی — وہ بغیر اس کے کہ سنیں کہ کیونکر یہہ باتیں تجربہ سے ثابت ہوتی ہیں الفاظ میں اُن کی ابطال کے دلایل بیان کرنی شروع کیں اول تو یقین نہ تھا کہ ایسا ہی جیسا میں نے بیان کیا اور اگر ایسا ہو بھی تو اسکے ابطال کے لیئے دلایل لا طایل موجود تھیں — جبتک اس ملک میں اعلی درجہ کی تعلیم نہو اور عوام میں تعلیم کا رواج نہو ممکن نہیں کہ

یہہ جہالت والوں سے دور ہو یورپ کا حال بھی پہلے ایسا ہی تھا جیسیکہ آج ہندوستان ہی — وہاں اس جہالت کے طلسم کو نقش علوم نے توڑ دیا — یہاں بھی جسقدر تعلیم زیادہ ہوتی جائیگی اُسیقدر یہہ جہالت کم ہوتی جائیگی — اول ضرور ہی کہ علم زیادہ ہو پھر علم و صنعت دونوں ساتھہ ملکر ترقی پائیں – علم کی ترقی کے لیئے کتابوں کا ہونا ضرور ہی اور علم و صنعت کے واسطے کتابوں اور صنعت کے کارخانوں کا ہونا ضرور ہی — صنعت کے واسطے فقط کتابیں کافی نہیں ہوتیں کیونکہ صنعت میں عمل کرکے دکھانا ہوتا ہی اب اگر کوئی کہے کہ میں کتاب سے صنعت سکھاتا ہوں اور خود صنعت کرکے نہیں دکھاتا تو اُس سے کام نہیں چلتا — اُس وقت سب کی سمجھہ میں آ جاویگا کہ علوم قدیمہ کیا تھے اور علوم جدیدہ کیا ہیں — بالفعل تھوڑے کان ہیں جو سچی باتوں کو سنا چاہتے ہیں صحیفہ فطرت کی جلد چہارم میں علوم کی تاریخ کا بیان ہی افسوس ہی کہ طبیعت کی علالت کے سبب وہ معرض انطباع میں ابتک نہیں آئی اور معلوم نہیں کہ کب تک نہ آئے اُس میں بیان علوم کا اس طرح کیا گیا ہی کہ اول حکماء متقدمین کی کتب سے ہر علم کا مختصر بیان لکھا ہی جس سے یہہ معلوم ہو کہ اُس علم کی ماہیت اور جو تعریف اور اُسکے اختلافات و موضوع و مبادی و مسائل و منشاء غایت کیا تھے پھر بعد اُس کے علوم جدیدہ کے موافق بتلایا ہی اور پھر یہہ ثابت کردیا ہی کہ جو جاہلوں کے علم کو نسبت علوم قدیمہ سے تھی وہی اب علوم قدیمہ کو علوم جدیدہ سے نسبت ہی چنانچہ اُس میں سے علم کیمیا کا بیان بطور نمونہ کے اخبار میں تھوڑا تھوڑا چھپواتا ہوں – مضمون بڑا ہی اسلیئے وہ تھوڑا تھوڑا آیندہ پرچوں میں چھاپا جاویگا – اس تحریر میں بجز ترجمانی کے میرا کچھہ دخل نہیں ہی – میں اپنی طرف سے کسی حکیم اور کسی مسئلہ پر اعتراض نہیں کرتا بلکہ جو اُن کے ہم رتبہ حکیموں نے اعتراض کیئے ہیں اُن کو نقل کیا ہی اور علم کیمیا کے بیان کا مشتہر کرنے کی وجہہ یہہ ہی کہ اُس میں کیمیا اور طلا کے راز و نیاز کا بیان اور سنگ پارس اور آہن کی ہم آغوشی کا ذکر اور اکسیر اور حیات جاوید کے وصال کا حال مرقوم ہوگا اور یہہ بتلایا جاویگا کہ اُس کا اثر انسان پر کیا ہوا جو کیمیا گر زرگر ہوا وہ دریوزہ گر بنا جسنے جوڑا بنانے کا نسخہ بتلانے کا وعدہ کیا اُس نے برسر بازار بھلے مانسوں کا جوڑا اوتار لیا غرض جو ان کیمیا گروں کی جھوٹ موٹ کی باتوں میں آگیا اُسکا سچ مچ ستیا ناس مل گیا ✱

راقـــــــــــم

محمد ذکاءالله

پروفیسر میور کالج الہ آباد

اعتقاد و اخلاق

یهه دو شاخیں مذهب کي هیں ' ایک اس امر سے متعلق هی که کن چیزوں پر همکو یقین رکهنا چاهیئے ' اور دوسري میں اس امر کي بحث هے که همکو کیا افعال کرنے لازم هیں - اعتقاد اُن اشیاء کا یقین هی جو خدا نے بذریعه اپني کتاب یا رسول کے همکو بتائیں اور جنکا علم هم صرف اپني فطرتي روشني سے نهیں حاصل کرسکتے تهے — اخلاق سے مراد وه فرایض هیں جن کے کرنے کے لیئے عقل یا فطرتي مذهب یا قانون فطرت حکم دیتا هی *

اگر غور سے دیکهو تو معلوم هوگا که آدمیوں کا بڑا حصه اس قسم کا هی که وه لوگ یا تو اعتقاد میں اسقدر مستغرق هیں که اخلاق سے اُنهوں نے قطع نظر کرلي هی یا اخلاق هي پر اسقدر توجهه هی که اعتقاد کو لغو محض سمجهتے هیں - لیکن ان دونوں شاخوں پر جدا جدا لحاظ کرنے سے معلوم هوگا که کامل وهي انسان هی جو ان میں سے کسي شاخ کو ناقص نه رکهے *

باوجودیکه اعتقاد و اخلاق دونوں مذهب کي شاخیں هیں اور ان دونوں کے علحده علحده فوائد هیں تاهم اخلاق افضل و اعلی شاخ هی اور بهت سے خاص فضایل رکهتا هی *

(۱) بڑا حصه اخلاق کا مستقل و دایمي فطرت هی جسکي خوبي بعد موت ' جبکه اعتقاد کي کچهه ضرورت نهیں رهتي ' درجه یقین تک پهونچ جاتي هی *

(۲) ممکن هی که اخلاق کي وجهه سے بلا اعتقاد انسان اپنے بني نوع کے ساتهه نیکي کرسکے اور دنیا کے لیئے ایک فائده بخش آدمي بن جاے لیکن صرف اعتقاد سے بلا اخلاق یهه امر غیر ممکن هی *

(۳) اخلاق دل کا تسکین دینے والا اور جذبات و شهوات نفساني کا معتدل کرنے والا اور انسان کو اپنے ذاتي حالات میں خوش رکهنے والا هی اور انهیں ذرائع سے انسانیت کو تکمیل کے درجه تک پهونچاتا هی *

(۴) قوانین اخلاق به نسبت اعتقادات کے بهت زیاده معین و منضبط هیں — تمام اقوام دنیا کي جیساکه اعتقادات میں مختلف هیں ویساهي اخلاق کے اعلی امور میں متفق هیں - شیطان کے وجود نبوت کے ثبوت میں اختلاف هو مگر سچائي کي عمدگي دیانت کي خوبي میں سب متفق هیں *

(۵) کفر اس قدر خراب و مضر نهیں هی جیسا نه وه چیز هوتي هی جو خلاف اخلاق هو — جهل و لا علمي سے جو شخص صحیح اعتقاد نه رکهتا هو ممکن هی که خدا اُسے معاف کردے مگر صحیح اعتقاد رکهنے والا جو لوگوں کے ساتهه برائي کرے قوم

کے واسطے نیک کام کرنے میں ہارج ہو لوگوں کا مال غصب کرے جھوٹ بولے اُس کی معافي کي کچھہ اُمید نہیں ہی — کفر صرف خدا کا گناہ ہی جس کے بےپایاں رحم سے همکو ضرور اُمید عفو کي ہی لیکن امور خلاف اخلاق کا اثر دوسروں پر پہونچتا ہی اس وجہہ سے خداے تعالی کیونکر اُس کو معاف کریگا *

(۹) تمام فضائل اگر نہیں تو اصل اصول اعتقاد کا ضرور اخلاق پر مبني ہی اور اخلاق هي کي درستي کے لیئے چند ایسي باتوں کے تعین کي ضرورت پڑي جن کو فطرتي روشني سے هم نہیں دیکھہ سکتے تھے — امور ذیل پر لحاظ کرنے سے اس کي تشریح ہوتي ہی *

(۱) اعتقاد اخلاق کي بہت سي باتوں کو اور زیادہ عظمت دیتا ہی — کلام مجید اور رسول خدا کي نبوت کا اعتقاد اُن کے احکام کو جو اخلاقي امور کي نسبت ہیں (مثلاً یتیموں کي پرورش غریبوں پر رحم قوم کي همدردي) انتہا درجہ کي سختي کے ساتھہ واجب التعمیل والتعظیم کرتا ہی *

(۲) اعتقاد کي وجہہ سے اخلاقي افعال پر عمل کرنے کے لیئے ایک نیا میلان طبع انسان میں پیدا ہوتا ہی — مثلاً رضاے خدا کي خوشي اور اُس کے غضب کا خوف انسان کے دل میں نیک کام کرنے اور برے افعال سے احتراز کي خواهش نئے طریقہ سے پیدا کرتا ہی *

(۳) اعتقاد کي وجہہ سے همارے دل میں ایک ایسا خوش آیند اور آرام دہ خیال اُس قادر مطلق کا پیدا ہوتا ہی اور اپني بے ثباتي اور اپنے بني نوع کي عزت اور فطرت کي بڑائي ایسي همارے دل میں جم جاتي ہی کہ جس سے مصیبتوں میں همکو تسکین ہوتي ہی تکالیف میں همکو صبر و استقلال کي طرف میلان ہوتا ہی غرور و تکبر همارے دل سے معدوم ہوکر اُس کي جگہہ انکسار پیدا ہوجاتا ہی مخلوق پر رحم کرنے کي عادت ہوتي ہی *

(۴) اعتقاد خلاف اخلاق باتوں کي برائي و گناہ کي عظمت کو اس درجہ دل میں بٹھاتا ہی کہ انسان کي فطرت اُن باتوں سے نفرت کرنے لگتي ہی *

(۵) اعتقاد کي وجہہ سے چونکہ لوگ اخلاق کو ایک سیدھا راستہ بخشش کا سمجھنے لگتے ہیں اسوجہہ سے اخلاق کو اور بھي رونق ہوتي ہی *

یہہ میں صرف اشارات بیان کیئے جو لوگ کہ ایسے مضامین کا شوق رکھتے ہیں وہ اُسکو تفصیلي خیالات میں لاکر ایسے اور نتائج نکال سکتے ہیں جو اُن کي زندگي کے طریقہ میں اُن کے لیئے مفید ہوں — یہہ امر نہایت صاف و روشن ہی کہ ہر انسان اپنے اخلاق کي درستي میں کامل نہیں ہوسکتا جب تک کہ وہ اپنے اخلاق کو اسلامي اعتقادوں سے مضبوط

نه کرے – بیشک ممکن هی که کوئي شخص ایسي اعلی قوت دماغي رکهتا هو که وه صرف کانشنس اور یوٹلٹي سے اپنے اخلاق کي کامل درستي کرسکے مگر هر شخص ایسا نهیں هی کانشنس ایک قوت هی جو نیک و بد میں تمیز کرتي هی اور یوٹلٹي حساب هی فوائد و اضرار کا دونوں کافي هادي هر ایک انسان کي نهیں هوسکتیں *

لیکن یہاں پر دو تین امور اور بهي لایق بیان هیں *

(۱) همکو اس امر سے بہت محفوظ رهنا چاهیئے که هم کسي ایسي چیز کو اپنے اعتقاد کا مقصود بنائیں جو کسي قسم سے اخلاق کي درستي یا ترقي میں اعانت نهیں کرتي *

(۲) کوئي شی معتقد علیه صحیح نهیں هی اگر وه کسي قسم سے اخلاق کے خلاف یا اُس کي خراب کرنے والي هی *

(۳) غور سے معلوم هوگا که اخلاق یعني فطرتي مذهب کو مذهب اسلام کے صحیح اصولوں سے کوئي نقصان نهیں پهونچ سکتا *

خلاصه یهه هی که اعتقاد جو ایک شاخ مذهب کي هی ایسے مصالح پر مبني هی اور اُس نے دوسري شاخ کو جسپر تمام سوسئیٹي کے انتظام اور انساني مسرت کا انحصار هی اسقدر مدد پهونچتي هی که اُس کو قطع کر دینا خلاف مصلحت هی *

آ ي مهدي حسن
منصف راے بریلي

مثنوي

تعصب و انصاف

جبکه هم آپ تهے اپنے په فدا * یاں هی همکو وه عالم اپنا
اپني ایک ایک ادا بهاتي تهي * اپني جو بات تهي خوش آتي تهي
اپني رعنائي کا دم بهرتے تهے * اپني هر آن په هم مرتے تهے
اپنے جلوه کے تماشائي تهے * اپنے انداز کے سودائي تهے
سر دهنا کرتے تهے هم آپ هی آپ * کان کو اپني هي بهاتي تهي الاپ
خودهي لیلی تهے هم اور خود مجنوں * آپ خوبي په تهے اپني مفتوں
اپني لے دے کے وهي تهي دنیا * جس جزیره میں هوئے تهے پیدا
آگهي طوس نه بسطام کي تهي * روم کي تهي نه خبر شام کي تهي
کبهي گلشن کي نه دیکهي تهي بهار * تهے تماشائي دشت پر خار

پیگے شراب ھي ھوتے تھے بحال * کہ نہ چکھا تھا کبھي آب زلال
نالہ زاغ و زغن پر تھے فدا * نہ سني تھي کبھي بلبل کي صدا
سیر و انگوزہ کي بو پر تھے نثار * کہ نہ سونگھا تھا کبھي مشک تتار
پر نیاں جانتے تھے کمبل کو * کہ نہ برتا تھا کبھي مخمل کو
اوپري تھي نہ سني بات کبھي * بدلے دیکھے تھے نہ دن رات کبھي
ھم بسر کرتے تھے جس عالم میں * وھاں سماں ایک تھا ھر موسم میں
رخ ھوا کا نہ بدلتا تھا کبھي * موسم آکر نہ ٹلتا تھا کبھي
ایک ھي فصل پہ تھا دار و مدار * وھاں خزاں جاکے نہ آتي تھي بہار
ایک سے رھتے تھے دن رات سدا * آسماں کو تھي نہ گردش اصلا
تھي سمجھ پیر و جواں کي یکساں * عقل تھي خورد و کلاں کي یکساں
رکھتے تھے ایک سبق ازبر یاد * مبتدي منتھي شاگرد اُستاد
وھاں نہ تھي حد بلوغ صبیاں * پیر بالغ تھے نہ بالغ تھے جواں
نئي بولي کا وھاں صرف نہ تھا * تیس حرفوں کے سوا حرف نہ تھا
تھے خدا کے وھي ننانویں نام * اور لینا تھا وھاں نام حرام
اھل دولت کي نہ تھي عام عطا * ایک ھي سمت برستي تھي گھٹا
تھا نہ دینداروں کو غیروں سے لگاؤ * ایک ھي سمت تھا رحمت کا جھکاؤ
پلہ میزان عدالت کا سدا * ایک ھي سمت جھکا رھتا تھا
دعوے غیروں کے تھے سب بیصرفہ * فیصلے ھوتے تھے نت یک طرفہ
راستہ کا تھا نہ غیروں پہ گماں * حق نہ دائر تھا فریقین میں وھاں
تھي عناصر میں نہ وھاں آگ نہ باد * خلق سے ایک موئي مٹي تھي مراد
حس و حرکت کے کوئي پاس نہ تھا * وھاں کا حیوان بھي حساس نہ تھا
تھي درختوں کو نہ وھاں نشو و نما * چلنے پاتي تھي نہ گلشن میں صبا
گل شگفتہ تھے نہ پودے شاداب * وھاں زمانہ پہ نہ آتا تھا شباب
وھي مرغوب تھي وھاں پوشش تن * جس سے آدم نے چھپایا تھا بدن
تھے پسندیدہ اُسي شان کے گھر * کي تھي حوا نے جھاں عمر بسر
اُسي انداز کے چلتے تھے جہاز * کشتي نوح کا تھا جو انداز
تھي اُسي نسخہ پہ موقوف شفا * جو تھا بقراط نے ترکیب دیا
ٹوٹ سکتي تھي نہ وھاں راے قدیم * تھا اَمٹ لکھہ گئے جو اگلے حکیم
وھاں کسیطرح نہ ممکن تھا خلا * وھاں نہ پاني تھا مرکب نہ ھوا
گھوڑے دوڑائے تھے اگلوں نے جھاں * وھي جولانگہ مردم تھي وھاں

کی تھی جس جا قدما نے منزل * بڑھنے پاتے تھے نہ وھاں سے محمل
علم و فن تھے نئے سارے مودود * غیب کے وھاں تھے خزانے مسدود
نئی لذت سے تھی ھر طبع نفور * نعمتیں حق کی وھاں تھیں مقصور
سب کی گدی پہ لگی تھیں آنکھیں * کچھہ نہ آگے نظر آتا تھا اُنہیں
پیچھے گر دیکھتے تھے ریگستاں * سوجھتا تھا اُنہیں وہ آب رواں
آگے ھوتا تھا اگر چشمۂ آب * وہ سرا سر نظر آتا تھا سراب
روشنی رکھتی تھی اُن سے اَن بن * جیسے خفاش سے سورج کی کرن
تھا لکیر اپنی پہ ایک ایک فقیر * دل پہ ھر نقش تھا پتھر کی لکیر
رسم و عادت نہ بدلتی تھی وھاں * برف جمکر نہ پگھلتی تھی وھاں
آگ وھاں بجھکے سلگتی کم تھی * اور سلگتی تھی تو لگتی کم تھی
شان میں وھاں نہ سنا تھا حق کی * " کل یوم ھو فی شان " کبھی
وضع میں تھا نہ تغیر خو میں * جاے دل سنگ تھا ھر پہلو میں
سمجھا جاتا تھا وہ دل بے فرماں * مہر جس دل پہ نہوتی تھی وھاں
بات مشکل تھی دلوں سے جانی * نقش تھے دل کے خط پیشانی
غیر کی بات خطا اپنی صواب * سب سوالوں کا تھا وھاں ایک جواب
چرہ کے گر بحث کو جاتے تھے کہیں * فتح کا پہلے سے ھوتا تھا یقیں
تھی وھاں حق کی بھی تفتیش * " منہہ سے جو اپنے نکلجاے سخن "
اُسی عالم میں پلے تھے ھم بھی * اُسی ساون کے تھے اندھے ھم بھی

جانتے تھے کہ جہاں میں ھم پر * ختم ھیں سارے کمالات بشر
حق نے جو ھم پہ کئے ھیں احساں * اُن سے محروم ھی نوع انساں
سب سے ھر بات میں ھم ھیں افضل * اب نہیں کوئی ترقی کا محل
اپنے حصہ میں ھی ساری تہذیب * خانہ پرور ھی ھماری تہذیب
جو قدیم اپنا چلن ھی اور چال * خوردہ گیری کی نہیں اُسمیں مجال
ھی بری عیب سے خوراک اپنی * پاک دھبے سے ھی پوشاک اپنی
رسم اپنی نہیں بے جا کوئی * طور اپنا نہیں بھونڈا کوئی
آدمیت کے ھمیں ھیں مصداق * ھم سے سیکھے کوئی حسن اخلاق
سب سے عالی ھیں خیالات اپنے * سب مسلم ھیں کمالات اپنے
ھم چلے جاتے ھیں جس رستہ پر * وھاں نہ کھٹکا ھی کہیں کا نہ خطر
تھے سمائے ھوئے جو دلمیں خیال * تھا تصور بھی خلاف اُن کے مُحال

جس کو ایکبار ہرا جان لیا * عمر بھر پھر اُسے اچھا نہ کہا
توڑتی تھی نہ کبھی اپنی دلیل * وہی دعوی تھا وہی اپنی دلیل
وہم و شک کی کوئی صورت ہی نہ تھی * ہمکو تحقیق کی حاجت ہی نہ تھی
جو بدلتے تھے نہ بدلی تھی کبھی * رائے ایسی تھی پسند ایسی تھی
ہم سمجھتے تھے نہ سمجھانے سے * اور اُلجھہ جاتے تھے سلجھانے سے
سچ وہی تھا جسے سچ جان لیا * جھوٹ تھا جھوٹ جسے مان لیا
حق و باطل کی یہی تھی میزان * جھوٹ اور سچ کی یہی تھی پہچان
ذات باری کو نہوں جیسے زوال * رائے اپنی بھی بدلنی تھی محال
کوہ ہٹ جائے تو یہہ تھا ممکن * ہم نہ ہٹتے تھے جگہہ سے لیکن
حسن ظن تھا یہہ سمجھہ پر اپنی * غلطی کا تھا گماں تک نہ کبھی
تھے لڑکپن کے خیالات تمام * دل میں اُترے ہوئے شکل الہام
دیکھتے سنتے تھے جو اُس کے خلاف * نظر آتا تھا وہ سب لاف و گذاف
تھی نئی بات سے یہاں تک نفرت * ہوتی تھی سننے سے پہلے وحشت
بو نئی شی کی جو پالیتے تھے * ناک بن دیکھے چڑھا لیتے تھے
عقل کی تھیں نہ صلاحیں مقبول * تھی وہ سرکار میں اپنی معزول
فکر پر زور نہ ڈالا تھا کبھی * ہوش ہم نے نہ سنبھالا تھا کبھی
جو کہ تھا اپنی کتابوں میں لکھا * کوئی حرف اُس میں جز الہام نہ تھا
جو کہلنی تھی بزرگوں نے کہی * تھا وہی فلسفہ اور علم وہی
تھا لباسوں میں لباس اپنا لباس * اور سب سوختنی بے وسواس
تھی زباں اپنی زبان پاکاں * ماسوا اہل جہنم کی زباں
جلوۂ دھر کا باقی تھا نہ ہوش * تھے نشہ میں یہہ خودی کے مدہوش
کانمیں پڑتی تھی جب بات نئی * غور ہو جاتی تھی حالت دل کی
خرق عادت بھی اگر دیکھتے تھے * آنکھہ اُٹھا کر نہ اودھر دیکھتے تھے
نئی آواز سے چونک اُٹھتے تھے * اوپری شکل پہ بھونک اُٹھتے تھے
ساری دنیا سے نرالا تھا مذاق * ہمکو تھا زہر بھی اپنا تریاق
اپنی حجت کو قوی جانتے تھے * بات ہر پھر کے وہی مانتے تھے
تھا نہ قصد حق و باطل مطلق * جو پڑھا تھا وہی از بر تھا سبق
خصم سے بحث اگر کرتے تھے * حق سے ہم قطع نظر کرتے تھے
کاٹ دی خصم نے جو بات کہی * بحث و تکرار کی غایت تھی یہی
خصم کی بات کو کرنا تسلیم * اپنے نزدیک ہزیمت تھی عظیم

حق کا خطرہ جو کبھي آتا تھا * نفس آپ اپنے کو جھٹلاتا تھا

دشمني کے يھي معني تھے کہ جو * ھم کہيں بات وہ تسليم فھو

ھم اندھيرے کو اگر کہتے تھے نور * دوستوں کو يھي کہنا تھا ضرور

گر خلاف اپنے کوئي بول اُٹھا * اُس سے بڑھکر کوئي بد خواہ نہ تھا

ذکر غيروں کا نہ تھا بے نفرين * کوئي مردود تھا اور کوئي لعين

غير کے واسطے تھي نار سعير * باغ فردوس تھا اپني جاگير

اور تھے حرص و ھوا کے بندے * ھم تھے مخصوص خدا کے بندے

بخششيں ختم تھيں ساري ھم پر * وقف تھي رحمت باري ھم پر

نيک اعمال تھے غيروں کے تباہ * اور مغفور تھے سب اپنے گناہ

عين تحقيق تھي اپني تقليد * شرک اپنا تھا سراسر توحيد

تھا بدي کا نہ گنہ کا کچھہ ڈر * پاس ايسي کوئي رکھتے تھے سپر

سب دعا گو تھے ھمارے ملکوت * تھے ھميں آدم و حوا کے سپوت

حوض کوثر پہ تھا قبضہ اپنا * سلسبيل اپني تھي طوبی اپنا

اپني ظلمت تھي سراسر تنوير * اپنے اندھوں کو بھي کہتے تھے بصير

رکھتے جنت ميں نہ تھے ھم ساجھي * غير ناري تھے سب اور ھم ناجي

تھے قضا اور قدر کے مالک * ھم تھے الله کے گھر کے مالک

عَصَبِيّت ميں رھے جب تک چور * کھينچتے يونھيں رھے آپ کو دور

نظر آتا تھا نہ کچھہ پست و بلند * تھے ھم ايک کلبۂ تاريک ميں بند

دي جب انصاف نے دستک آکر * حجرہ تنگ سے نکلے باھر

جلوۂ علم و يقين کو ديکھا * آسماں اور زمين کو ديکھا

رخ حقيقت نے دکھايا ھرسو * چاندنا سا نظر آيا ھرسو

کي تعصب سے جوھيں قطع نظر * ھوا ايک اَوْر ھي عالم ميں گذر

علم پر تھا نہ جہاں کوئي حجاب * دھوکا پاني کا نہ ديتا تھا سراب

جھوت سے سچ نظر آتا تھا الگ * دودہ پاني نظر آتا تھا الگ

نکتہ چيں يار تھے وھاں ياروں کے * قدرداں غير تھے اغياروں کے

دور بيگانہ نہ تھا خويش سے وھاں * خويش اول تھا نہ درويش سے وھاں

عيب سب کہتے تھے اپنے خوش خوش * دوغ وھاں اپني بھي ھوتي تھي ترش

تھي فتحجس کوئي نہ انسانکي زباں * گاڈ بھي کہتے تھے الله کو وھاں

حق کي پہچان بجز اخلاص نہ تھي * حقکي پوشش کوئي وھاں خاص نہ تھي

ساتھہ اغیار کے کھاتے تھے اگر * کبھی ایمان کا نہ ھوتا تھا ضرر
صلحا لمپ جلاتے تھے وھاں * اتقیا میز پہ کھاتے تھے وھاں
نہ سمجھتا تھا وھاں کوئی بشر * آپ کو نوع بشر سے بہتر
بھائی انسان تھے سب انسانوں کے * میت ھندو تھے مسلمانوں کے
ایک معدن کے تھے سب لعل و گھر * ایک ڈالی کے تھے سب برگ و ثمر
اشعری معتزلی لا مذھب * ایک ماں باپ کی اولاد تھے سب
اپنی ھر رائے پہ کرنا اصرار * کفر وھاں بس یہی پایا تھا قرار
ھٹ سے باز آتے نہ تھے جو زنہار * تھے وہ بو جہل کی اُمت میں شمار
پانؤں وھاں جنکے پھسل جاتے تھے * خود پھسل کر وہ سنبھل جاتے تھے
ٹھیرہ وھاں دل کی نکل سکتی تھی * رائے اپنی بھی بدل سکتی تھی
دیکھہ حجت کو قوی پیر و جواں * بند ھوجاتے تھے بحثوں سے وھاں
حق کی آواز جہاں آتی تھی * مت کروڑوں کی بدلجاتی تھی
پاک عقلیں تھیں خطا سے نہ علوم * جز نبی کوئی نہ تھا وھاں معصوم
غور ھر بات میں کیجاتی تھی * مشورت عقل سے لیجاتی تھی
تھی وھاں عقل معطل نہ حواس * سب قوے کام میں تھے بے وسواس
آنکھہ رہ سکتی نہ تھی بن دیکھے * کان سننے سے نہ باز آتے تھے
سوجھتی تھی جو انوکھی کوئی چیز * جانچتی تھی اُوسے وھاں چشم تمیز
سنتے تھے بات نرالی جسدم * کستے تھے اُسکو محک پر پیہم
کڑوے اور میٹھے کو چکھہ لیتے تھے * کھرے کھوٹے کو پرکھہ لیتے تھے
پھول ھر خار سے چن لیتے تھے * بھوگ پنچھوں کی بھی سن لیتے تھے
عادتیں سب کی بدلتی تھیں سدا * ایک اللہ کی عادت کے سوا
عیب جس رسم میں پالیتے تھے * دل وھیں اُس سے ھٹالیتے تھے
اوجلی پوشاک جو مل جاتی تھی * مل گجے کپڑوں سے شرم آتی تھی
دیکھہ لی جسنے کہ شمع کافور * تھا وہ چیکٹ بھری دیوٹ سے نفور
ھاتھہ آجاتا تھا جب مال نیا * پھینک سب دیتے تھے عطار دوا
گر کے ھوجاتے تھے گھر جنکے کھنڈر * گھر کی واجب تھی مرمت اُنپر
نت نئی ریت نکلتی تھی وھاں * رت سماں روز بدلتی تھی وھاں
قافلے چلتے تھے دن رات تمام * کسی منزل پہ نہ کرتے تھے مقام
قبلہ تھا علم الٰہی اُنکا * تھا سفر نامتناھی اُن کا
تشنۂ علم تھے وھاں سب ایسے * پیاسے پانی کے ھوں طالب جیسے

نہ مجسطی پہ قناعت تھی اُنھیں * نہ اشارات کفایت تھی اُنھیں
عرش تحقیق تھا استھان اُنکا * مصر تیرتھہ تھا نہ یونان اُنکا
دیکھا جب عالم انصاف کا رنگ * همکو خود آنے لگا آپ سے ننگ
خوبیاں اپنی تھیں جو ذهن نشیں * اُنپہ هم کرنے لگے خود نفریں
عیب سب اپنے نظر آنے لگے * آپ هم اپنے سے شرمانے لگے
هوني وہ بزم خیالي برهم * تھا طلسمات کا گویا عالم
جسکو سمجھے تھے غلط هم دریا * ایک وہ ناچیز سا قطرہ نکلا
تھا کیا جسکو یقیں چشمۂ آب * وہ نمایش تھی حقیقت میں سراب
قصر و ایواں کا گماں تھا جن پر * نکلے آخر وہ گرھے اور کھنڈر
تھا سبک دانۂ خردل سے سوا * کوہ الوند جیسے سمجھا تھا
جب هر اک قوم کا ساماں دیکھا * همنے وهاں آپ کو عریاں دیکھا
نکلے سب هیچ خیالات اپنے * ٹھیرے سب پوچ کمالات اپنے
آپ کو اُونٹ سمجھتا تھا بڑا * نکلا جبتک کسي گھاتي سے نہ تھا
چوٹیاں آئیں جو پربت کي نظر * پھر اُوٹھایا نہ کبھي اونٹ نے سر
مینڈکا جب تک رها کولر میں نہاں * تھا وهي اُس کے تصور میں جہاں
پر وہ کولر سے جو باهر آیا * اپني هستي سے بہت شرمایا
پردہ جبتک رها آنکھوں پہ پڑا * حسن پر اپنے گماں تھے کیا کیا
منھہ جب آئینہ میں دیکھا جاکر * همکو ایک شکل مهیب آئي نظر
هوا حیرت سے دگر گوں احوال * ڈر گئے دیکھہ کے اپنے خط و خال
دیکھا جب آپ کو بالکل معیوب * چھپ گئے غیروں کي آنکھوں سے عیوب
یک قلم هوگئي نخوت کافور * بن گیا رشک همارا وہ غرور
ناخن فکر نے کي دل میں خراش * عیب جویوں کي لگے کرنے تلاش
جنکے طعنوں کي تھي هم پر بھرمار * اُن کے هم دل سے هوئے شکر گذار
همنے جانا کہ یهي هیں دلسوز * چل رهے تیر هیں جن کے دلدوز
اِنکا غصہ هی سراسر رحمت * زهر میں ان کے بھرا هی امرت
انھیں بندوں کے هیں ایماں سچے * یهي کافر هیں مسلماں سچے
قایم انصاف کا جب هوگا نشاں * مانے جائینگے انھیں کے احساں
بیخبر کب کے پڑے سوتے تھے * انکي آواز سے هم چونک اوٹھے
ان کے طعنوں نے جگایا همکو * زهر نے ان کے جلایا همکو
یارو اغیار کے عیب اور هنر * آشکارا هوئے ایک ایک هم پر

حق کے جلوے نظر آئے ہر جا * اہل باطل میں بھی ایک پائی ادا
ملا ہر راہ میں باطل کا سراغ * اہل حق کو بھی نہ پایا بے داغ
اہل تقوی کی ریائیں دیکھیں * اہل حکمت کی خطائیں دیکھیں
زشتیاں دیکھیں نکو کاروں میں * خوبیاں پائیں گنہگاروں میں
قلب کی پاک سرشتی دیکھی * پائے طاؤس کی زشتی دیکھی
عیب بھی دیکھے ہنر بھی دیکھے * خار دیکھے تو ثمر بھی دیکھا
ہنر اغیار میں پائے اکثر * عیب اپنے نظر آئے اکثر
دفتر علم کو ابتر پایا * علم کو جہل سے بد تر پایا
مجلسیں غیبت و بہتان سے پر * صحبتیں جھوٹ سے طوفان سے پر
منقطع بھائی کی بھائی سے امید * اپنا بیگانہ لہو سب کے سفید
پاک بندوں کی زباں پر دشنام * نہ ثقات اس سے بری اور نہ کرام
فقرا مکر و ریا کے پتلے * اغنیا حرص و ہوا کے پتلے
شیخ عیار تو زاہد پر فن * مولوی عقل کے سارے دشمن
پیاز کیطرح نرے پوست ہی پوست * قوم کے دوست مگر ناداں دوست
حالت القصہ جو دیکھی اپنی * کوئی کل پائی نہ سیدھی اپنی
سارے آوے کو تنولا جاکر * کوئی برتن نہ سڈول آیا نظر
پایا ایک دین کا محکم قانون * وہ بھی یاروں کی بدولت مطعون
دیکھی آنکھوں سے جو یہہ حالت زار * جی بھر آیا نہ رہا صبر و قرار
گو نہ تھا تلخ نوائی کا محل * آہیں دو چار گئیں دل سے نکل

تلخ گذرے جو کسیکو یہہ صدا
حق میں تلخی کے سوا اور ہی کیا

راقـــــــم
الطاف حسین حالی

مروت

یہہ امر اکثر سننے میں آتا ہی کہ فلاں فعل مروت میں کیا گیا فلاں شخص کو روپیہ مروت میں دیا گیا فلاں بددیانت شخص کی سفارش مروت میں کردی گئی فلاں مقدمہ میں بے انصافی مروت کی وجہہ سے ہوگئی — اور ایسے شخص کی لوگ بہت تعریف کرتے ہیں جو مروت میں حزم اور پیش بینی اور راست بازی کو جو فطرتی اخلاق ہیں بالائے طاق رکھدے — جب میں ایسی مروت کا حال سنتا ہوں تو مجھے خراب مروت کے مضر اثروں اور پلوٹارک کے قول کا خیال آتا ہی — پلوٹارک کا قول تھا کہ اس شخص

كي نہايت خراب تعليم هى جسكو كسي چيز سے انكار كرنا نہيں سكھايا گيا — اس غلط قسم كي مروت نے مرد و عورت دونوں كو هزارها قسم كي خراب باتوں ميں مبتلا كر ركھا هى — اس قسم كي غلط مروت كو عقل كبھي معاف نہيں كرسكتي كيونكه ايسي مروت سے دوسروں كے دلكي خواهش پوري هوتي هى ليكن اپنے تئيں اطمينان نہيں هوتا بلكه بطور سزا كے ايک افسوس اور حسرت دامنگير هوتي هى اور يهه افسوس و حسرت مثل اُسكے نہيں هوتا جو ارتكاب جرايم ميں دل پر طاري هوتا هى كيونكه وه افسوس تو ارتكاب جرم كے بعد هوتا هى ليكن يهه افسوس عين اُسوقت هوتا هى جبكه ايسي مروت كي جاے *

كوئي چيز سچي مروت سے زيادہ پسنديدہ نہيں هى اور كوئي چيز جھوٹي مروت سے زيادہ خراب نہيں هى — پہلي مروت نيكيوں كي حفاظت كرتي هى اور دوسري مروت اُنكو برباد كرتي هى — سچي مروت ايسے افعال كے ارتكاب سے شرماتي هى جو قواعد عقل سليم كے مخالف هيں اور جھوٹي مروت اُن افعال كے كرنے سے محجوب هوتي هى جو جماعت كي طبائع كے خلاف هيں — سچي مروت اُن افعال سے احتراز كرتي هى جو جرائم هيں اور جھوٹي مروت اُن افعال سے احتراز كرتي هى جو رسم و رواج كے خلاف هيں — جھوٹي مروت ايک غير معين و غير منضبط قوت حيواني هى اور سچي مروت وه قوت هى جس كو پيش بيني اور مذهب نے معين و منضبط كر ركھا هى *

غرض كه اُس مروت كو جھوٹي كہنا چاهيئے جو انسان سے ايسا فعل كرائے جو خراب اور خلاف عقل هى يا ايسے كام كرنے سے روكے جو اچھا اور نيک هى — دنيا كے كار و بار روزانه ميں اكثر ديكھا جاتا هى كه لوگ اُتنا روپيه دوسروں كو قرض دے ديتے هيں جتنا كه وه نہيں دے سكتے تھے اور ايسے لوگوں كي مرضي كے موافق كام كرنے پر وه مجبور هوتے هيں جن سے اُن كو ذرا دوستي نہيں هى ايسے لوگوں كي سفارش كرتے هيں جنسے وه واقف بھي نہيں هيں ايسے لوگوں كو جگهه ديتے هيں جن كي كچهه قدر اُن كي نگاه ميں نہيں هى ايسے طريقه ميں وه رهتے هيں جس كو وه خود پسند نہيں كرتے — يهه سب باتيں جھوٹي مروت كي وجهه سے هوتي هيں يعني وه لوگوں كي خواهش اُن كے ضرر اُن كے طريقه كے خلاف چلنے كي جرأت نہيں ركھتي *!

يهه جھوٹي مروت صرف وهي كام همسے نہيں كراتي جو خلاف عقل هيں بلكه وه افعال همسے كراتي هى جو جرم هيں — رزوفن جوئے ميں بازي نه لگانے كي وجهه سے بزدل كہلاتا تھا مگر اُس كا قول تھا كه ميں بے شک بزدل هوں كيونكه مجھے برے كام كرنے كي جرأت نہيں پڑتي — برخلاف اس كے جو شخص جھوٹي اور خراب مروت كا عادي هى وه سب ايسے كاموں كو كريگا اور صرف اُنهيں كاموں كے كرنے سے ڈريگا جن كو وه اُس جماعت كي راے كے خلاف سمجھتا هى جس سے اُسے تعلق هى — يهه عادت گو عام هى ليكن فطرت انساني ميں ايک نہايت هنسي كے لائق بات هى كه كوئي شخص خلاف

عقل اور سبک امر کہنے یا کرنے سے تو نہ شرمائے لیکن موافق عقل اور دیانت کام کرنے سے صرف اس بنا پر شرمائے کہ جماعت کي رائے کے خلاف هی *

جہوٹي مروت سے اس عیب کو بهي هر وقت خیال میں رکهنا چاهیئے کہ اس کي وجہہ سے اکثر انسان اُس فعل کے کرنے سے رکتا هی جو اچها اور پسندیدہ هی — اس کي بہت سي مثالیں هر ایک شخص خیال کرسکتا هی لیکن دو مثالوں کو میں بیان کرنا چاهتا هوں جو مجهہ پر خود گذري هیں — جب میري عمر ۱۸ سال کي تهي تو میں اُس زمانہ میں مختصر نافع اور دیگر کتب فقہ پڑهتا تها اور جیسا کہ اکثر هوتا هی اُس زمانہ میں فقہا کي صحبت اور فقہ کي تعلیم کي وجہہ سے ایک عجیب قسم کا شوق تقدس اور ورع کا پیدا هوا تها جس کے سبب سے رقص و سرود اور ایسے جلسوں سے میں احتراز کیا کرتا تها — اتفاقاً میں ایک ایسي صحبت میں جا پڑا جہاں بجز اس کے اور کچهہ ذکر نہ تها — مجهے آج تک یاد هی کہ میں دل سے اُس صحبت کو پسند نہیں کرتا تها تاهم میں چاهتا تها کہ اُن لوگوں کو ثابت نہو کہ میں اس قدر مقدس هوں یا ایسي صحبت کو پسند نہیں کرتا — دوسري مثال یہہ هی کہ آج کل هماري قوم کے نئے تعلیم یافتہ لوگوں میں اس بات سے شرم پیدا هوئي هی کہ وہ مذهبي آدمي یا پابند مذهب سمجهے جائیں — میں صوم و صلواۃ کا پابند هوں لیکن چونکہ میري وضع نئي هی لوگوں کو اس بات کا یقین نہیں هی کہ میں نماز پڑهتا هوں اور نہ میں یقین دلانا چاهتا هوں ایک دفعہ مجهے اتفاق ایک صاحب کي ملاقات کا هوا اور وہ وقت نماز عصر کا تها — معلوم هوتا هی کہ وہ صاحب پابند نماز تهے کیونکہ آدمي نے اطلاع دي کہ جا نماز بچهي هی چونکہ اُن کو گمان قوي تها کہ میں نماز نہیں پڑهتا هوں لہذا اُنہوں نے نہایت شرماکر آدمي کي طرف دیکها اور کچهہ غصہ اور کچهہ هنسي سے کہا کہ رهنے دو اور پهر مختلف تقاریر سے اُنہوں نے ثابت کرنا چاها کہ وہ نماز کے پابند نہیں هیں — غرض کہ اس قسم کي اور بہت سي مذهبي باتیں هیں جنکو لوگ کرتے هیں لیکن جماعت سے سبکي رائے کو خلاف سمجهتے هیں شرماتے هیں — مگر میں اس کو نہایت ذلیل بات سمجهتا هوں — جس فعل کو کہ هم اچها سمجهکر یا برا نہ سمجهہ کر اختیار کرلیں اُس کو پوشیدہ کرنا یا اُس سے شرمانا نہایت خلاف دیانت هی — ایک بڑے مزہ کي بات یہہ هی کہ میں بهي بعض مقامات پر نماز پڑهنے سے شرماتا هوں — یعني اپني قوم کے لوگوں کے سامنے جو صرف وضع اور خیال کي تبدیلي پر فتوی کفر کا دیتے هیں — میں اس وجہہ سے شرماتا هوں کہ مجهے اس امر کا یقین هوتا هی کہ وہ میري نماز کو مکر پر مبني کرینگے *

مہدي حسن منصف
رائے بریلي

ریمارک از طرف اڈیٹر

میں چاھتاھوں کہ اپنے معزز دوست منشي مہدي حسن صاحب کے اس فقرہ پر کہ " آج کل ھماري قوم کے نئے تعلیم یافتہ لوگوں میں اسبات سے شرم پیدا ھوئي ھی کہ وہ مذھبي آدمي یا پابند مذھب سمجھے جاویں " کچھہ لکھوں *

یہہ پہلي دفعہ ھی کہ اس بات کو میں نے سنا مگر ھمارے دوست کے الفاظ کسیقدر تشریح کے قابل ھیں — اس زمانہ میں مذھبي آدمي وہ سمجھے جاتے ھیں جنکے دل بدتعصب سے پتھر سے زیادہ سخت ھوگئے ھیں سواے اپنے اھل مشرب کے سب کو نفرت کي نگاہ سے دیکھتے ھیں' اور تمام دنیا کو بلکہ اپنے اھل مذھب میں سے بھي اُن کو جو اُنکے مشرب کے برخلاف ھیں حقیر و ذلیل سمجھتے ھیں — غیر مذھب کے لوگوں سے دوستي و محبت اور اُنکے ساتھہ ھمدردي کو کفر و الحاد جانتے ھیں' اُنکي حالت ایسي ھوگئي ھی کہ سواے اپنے اور کسیکو دیکھہ نہیں سکتے *

اور پابند مذھب وہ سمجھے جاتے ھیں جنھوں نے جزئیات مسایل کو فرض و واجب سے بھي اعلی درجہ دیا ھی اُنکا کام دن رات ادنی ادنی مسئلوں پر بحث و تکرار کرنا اور سر پھوڑنا اور پھوڑوانا ھی تمام دینداري اُنھوں نے اُنھي ظاھري باتوں تعصب تقشف تصلب تزھب پر منحصر کي ھی اور اندروني نیکي سے کچھہ غرض اور تعلق نہیں رکھا ' ھواے نفساني کے پورا کرنیکو حیل شرعي کي ٹٹي بنائي ھی اور ٹٹي اوجھل شکار کھیلنا اپنا دین اختیار کیا ھی — بلاشبہہ اس زمانہ کے نئے تعلیم یافتہ ایسے مذھبي آدمي ھونے اور ایسے پابند شرع سمجھے جانے سے شرماتے ھونگے اور اُنکا شرمانا بجا و درست ھوگا ' بلکہ کون مسلمان ایسا ھوگا جو ایسا مذھبي آدمي ھونے اور ایسا پابند شرع سمجھے جانے سے نہ شرماتا ھو — اس کے سوا نئے تعلیم یافتہ لوگ تو اپنے تئیں نہایت فخر سے سچے مذھب تھیٹ اسلام کا مذھبي آدمي بیان کرتے ھیں' اور سچے مذھب اسلام کا پابند ھونا اپنا افتخار جانتے ھیں — اداے فرایض مذھبي میں غفلت یا سستي ھوتي ھی اُسکو اپني شامت اعمال جانتے ھیں' اپنے تئیں گنہگار سمجھتے ھیں اور جو ایسے نہیں ھیں وہ نئے تعلیم یافتہ نہیں ھیں بلکہ وہ نئي تعلیم سے بے بہرہ ھیں — پس ھمارے دوست منشي مہدي حسن صاحب کو ضرور تھا کہ وہ یوں لکھتے کہ " نئے تعلیم یافتہ لوگوں میں اسبات سے شرم پیدا ھوئي ھی کہ وہ اس زمانہ کے مذھبي آدمیوں کے سے مذھبي آدمي سمجھے جاویں اور اس زمانہ کے پابند مذھب لوگوں کي مانند پابند مذھب گنے جاویں کیونکہ اُنکے نزدیک نہ وہ سچے مذھبي آدمي ھیں اور نہ سچے پابند مذھب

راقـــــم

سید احمد

خيالي سفر نامه

جنوريٓ سنه ۱۸۷۶ع ميں پرنس آف ويلز کے لشکر کے ساتھه ميں نے بهي هندوستان کے مختلف مقامات کي سير کا ارادہ کيا - شمالي هندوستان ميں جب ميں پهونچا تو ميني سنا که وهاں ايک پهاڑ هی جسپر عجيب و غريب اقسام اقسام کي کيفيات نظر آيا کرتي هيں اور هميشه أسپر سے غل و شور کي صدائيں بلند رهتي هيں لوگونکا يقين يهه هی که وهاں تمام کار خانه سحر کا هی — ميني مصمم قصد کرليا که جو کچهه هو مگر ميں أس پهاڑ کي سير ضرور کرونگا — فروري سنه ۱۸۷۶ع ميں جو ميري عمر کا ايک دايمي ياد گار مهينه هی ميني أس پهاڑ کا سفر اختيار کيا — أس پهاڑ کے نيچے جب ميں پهونچا تو واقعي عجيب اور حيرت آميز کيفيات وهاں نظر آئيں صبح سے دوسري صبح تک ايک شور و غوغا کي صدا بلند تهي کبهي کبهي گانے بجانے کي بهي آوازيں آتي تهيں اور کبهي ايک ايسي صدا آتي تهي که گويا کوئي شخص دور رو رها هی — يهه حالات ديکهکر اولاً خوف معلوم هوا پهر ميں نے اپنے دلميں سوچا که جس کام ميں کوئي خوف اور مشکل نهيں هی أس کو تو هر شخص کرسکتا هی ليکن خوفناک اور مشکل کام کو کرنا همت اور جرأت اور عالي حوصلگي کي نشاني هی *

۲۲ فروري سنه ۱۸۷۶ع کي صبح کو ميں أس پهاڑ پر چڑها ٹهنڈي ٹهنڈي صبح کي هوا — سفيد سفيد برف کي زمين جا بجا درختوں کا سبزہ کهيں کهيں چشموں کا رس رس کر بهنا عجب مزا دکهاتا تها — جب ميں کلہ کوہ پر پهونچا تو مجهے ايک ميدان وسيع و پر فضا نظر آيا أس ميدان ميں کهڑے هوکر جو ميني غور کيا تو مغربي کونے پر مجهے ايک عظيم‌الشان پهاٹک نظر آيا — ميں نے اپنے دل ميں کها که هو نهو جادو کا مکان يهي هو - بسم‌الله کرکے ميں أس طرف چلا - چلتے چلتے دو پهر هوگئي أسوقت ميں أس پهاٹک تک پهونچا پهاٹک ايک عظيم‌الشان مستحکم عمارت تها أس کے استحکام اور مضبوطي کو ديکهکر عقل چکر ميں آتي تهي که کون لوگ تهے جنهوں نے اس کو بنايا هی ايک ايک پتهر لکهوکها من کا سمجهه ميں نهيں آتا تها که کيونکر چڑهايا گيا هوگا — معلوم نهيں که کس قسم کا مصالحه تها که باوجود مدت دراز کے أسپر جو سفيدي تهي وہ ايسي شفاف اور صاف تهي که أس ميں اگر کوئي شخص غور سے ديکهے تو أس کو اپنے دل کي سياهي تک صاف معلوم هوجاے ليکن جا بجا أسپر کچهه کچهه دهبے بڑے بڑے اور چهوٹے چهوٹے نظر پڑتے تهے جس سے معلوم هوتا تها که يهه بهت پراني عمارت هی اور مختلف اوقات اور زمانه ميں أس وقت کے لوگوں کي بے احتياطي سے يهه نشانات پڑگئے هيں جو آنکهوں کو ايسي صاف اور پاکيزہ عمارت ميں برے معلوم هوتے هيں — ميں نے جب بهت تفصيل

سے دیکھا تو سب سے اوپر کي محراب میں نہایت خوشخط لکھا تھا — انامدینةالعلم و علي بابہا — اور اُس کے نیچے لکھا تھا سنہ ۴۰ نبوي — یہہ دیکھکر میں بشاش ہوگیا اور سمجھا کہ یہہ کوئي اسلامي عمارت ہی اُس کے اندر جب میں داخل ہوا تو میں نے دیکھا کہ اُس کي دونوں طرف نہایت عمدہ اور صاف اور خوبصورت کمرہ محافظین کے رہنے کے لیئے بنے ہوئے ہیں جن کے بنانے میں تمام خوبصورتي ختم کردي گئي ہی — اُن کمروں کے سامنے دو تین ٹوٹے مونڈھے دو ایک میلے مداریئے حقے جن کي چلموں ٹوٹي حقوں پر منوں مٹي پڑي ہوئي رکھے ہیں اور تمام کوڑا کرکٹ جمع ہی جس سے معلوم ہوتا ہی کہ کبھي جھاڑو بھی نہیں دیجاتي — میں نے اپنے دل میں کہا کہ ہاے افسوس یہہ پیاري عمارت کیسے محافظوں کے سپرد ہوئي ہی جو اسکو صاف تک نہیں کرتے — میں نے اُس جگہہ آواز دي کہ بھائي کوئي ہی — اسپر ایک کمرہ سے دو تین صاحب نکلے سر اُن کے مونڈے ہوئے ڈاڑھیاں لمبي کوئي چھینٹ کا پھٹا ہوا روئي دار کرتہ پہنے تھا کوئي کمر تک کي مرزائي میلي ان لوگوں کي صورت پر غربت اور فاقہ کشي اور تباھي‌برستي تھي میں نے اُن لوگوں سے پوچھا کہ اس مکان کا کیا نام ہی جس کا یہہ عظیم‌الشان پھاٹک ہی اور آیا ہمکو اس کے اندر جانے کي اجازت مل سکتي ہی یا نہیں — اُنہوں نے جواب دیا کہ اس عمارت عالي شان کا نام ہی اسلام اور اس میں ہر شخص کو جانے کي اجازت ہی — لیکن اگر آپ اس میں جانا چاھتے ہیں تو میں آپ کو چند قواعد دیتا ہوں اُنکو پڑھ لیجیئے تب اس کي سیر کیجیئے یہہ کہکر اُنہوں نے ایک نیا چھپا ہوا مجموعہ قواعد کا میرے ھاتھہ میں دیا — اُس کو جو میں پڑھتا ہوں تو اُس میں ہزارھا قسم کے موانع ہیں کہ اس مکان کے اندر داھنے روش پر نہ چلے اور بائیں سیڑي پر پانوں نہ رکھے — اوپر کو سر نہ اُٹھاوے — قدم بہت لانبے نہ رکھے — دوڑ کر نہ چلے — آنکھوں کو دائیں بائیں نہ پھیرے — جو چیزیں اُسکو نظر آئیں اُن کي تفتیش نہ کرے — ان قواعد کو دیکھکر میں بہت ڈرا اور میں نے اپنے دل میں کہا کہ ہم تو اس مکان کي سیر کو آئے ہیں اور قواعد ایسے ہیں جنکي وجہہ سے ہم کچھہ دیکھہ نہیں سکتے نہ پوچھہ سکتے ہیں — غرضکہ ہم آگے چلے جوں ہي پھاٹک سے نکلے کہ ایک وسیع باغ نظر آیا پیاري پیاري روشیں اور پٹریاں اور اُن کے گرد صدھا خوشرنگ پھول بوٹے‌ہوئے عجیب مزا دیتے تھے اور وہاں جو دیکھا تو لکھوکہا آدمي بھرا ہوا ہی لیکن جتني خوبصورت روشیں اور پیاري پٹریاں تھیں اُنکے صرف نشان باقي ہیں اور اُنپر تمام گھاس پھوس جم آئي ہی صرف دو وسیع اور چوڑي سڑکیں ہیں کچھہ لوگ ایک سڑک پر جاتے ہیں اور کچھہ دوسري سڑک پر — معلوم ہوا کہ داھني طرف جو سڑک گئي ہی وہ اُس مکان کو گئي ہی جس میں ایک نامي جادو گر عورت رہتي ہی جس کا نام ہی " غلطي " اور بائیں ھاتھہ

والي سڑک اُس مکان کو گئي هی جس میں ایک دوسري کامل ساحره رهتي هی جسکا نام هی " راے عام " — بعض لوگ جو اپنے تئیں بہت کچھه سمجھتے هیں وہ تو سیدھے " غلطي " کے پاس جاتے هیں باقي لوگ اولاً " راے عام " کے پاس جاتے هیں وہ جب اُن کو خوب جادو کے زور سے اپنے رنگ میں لاتي هی تب اُن کو غلطي کے پاس پہونچتي هی — میں اُن لوگوں کے ساتهه چلا جو بائیں سڑک پر جاتے تھے جب هم لوگ آگے بڑھے تو همنے دیکھا که میدان میں ایک بہت بڑا مکان هی مگر اُس کي ساخت سے معلوم هوتا هی که تھوڑے دنوں کا هی هم جب اُس کے اندر پہونچے تو همنے دیکھا که " راے عام " بہت سے اور لوگوں کي مہمانداري میں مشغول تھي جو همسے پیشتر وهاں پہونچ چکے تھے — اس عورت کي آواز ایسي میٹھي اور خوش آیند تھي که کانوں کو مزا دیتي تھي اور هر شخص کو یهه معلوم هوتا تھا که یهه همسے گفتگو کر رهي هی اور بڑے تعجب کي بات یهه تھي که هر شخص کو یهه سنائي دیتا تھا که وہ اُسي کي تعریف کر رهي هی اور وہ هر شخص سے وعده کرتي تھي که هم تمکو بعوض تمهاري عمده لیاقتوں کے دولت عظمی دلاوینگے — یهه کہکر وہ اُٹھي اور اُس طرف چلي جهاں بیان کیا جاتا تھا که وہ دولت عظمی بہت رهي هی هم سب اُس کے ساتهه هوئے — ایک بڑے تعجب کي بات جو مجھے همیشه یاد رهیگي وہ یهه هی که تمام راہ جب تک هم لوگ اُس عورت کے ساتهه چلے هر ایک هم میں کا یا اپنے فضائل بیان کرتا تھا یا ایک دوسرے کي مدح کرتا تھا یا هم سب ملکر کسي غیر کي غیبت کرتے تھے — غرض که هم ایک جگهه پہونچے جهاں بے انتها گنجان درخت لگے هوئے تھے که اُن درختوں کي وجهه سے اُس مقام پر کسي قدر اندھیرا تھا — اُس تاریکي میں ایک اَور عورت بیٹھي تھي جس کا میںنے اوپر ذکر کیا یعني " غلطي " — یهه ایک نہایت سیاہ فام عورت تھي مگر ایک سفید قبا اپنے اوپر ڈالے تھي تاکه اپني مخالف مسماة " صداقت " کے مشابهه هو جاے اور چونکه صداقت کے ساتهه همیشه ایک روشني رهتي هی جو فطرت کي خوبصورتیوں کو دکھایا کرتي هی لهذا اس کے پاس بجاے اُس روشني کے ایک جادو کي چھڑي تھي — اس چھڑي سے پہلے هم لوگوں کي آنکھوں کي طرف اشاره کیا اور کچھه منتر پڑھے بعده آسمان کي طرف سر اُٹھایا اور کہا که نعمتوں چلو اور سامنے آؤ — یهه اُس کا کہنا تھا که هوا پر هم لوگوں کو ایک نہایت خوبصورت قصر نظر پڑا — یهه قصر " زعم باطل " کي محل سراے تھي — اس کے هر در و دیوار پر لکھا تھا که هم چومن دیگرے نیست *

اس محل کي بیخ و بنیاد کچھه نہیں معلوم هوتي تھي صرف یهه معلوم هوتا تھا که ابر پر ایک هوا کي عمارت بني هی اس کے ستون انگلستان کي طرز عمارت کے تھے اور اُس کے اندر جانے کي راہ یهه تھي که زمین سے جهاں هم لوگ تھے اور اُس کے دروازہ

تک جو ہوا پر بلند تھا ایک زینہ قوس قزح کي طرح لگا ہوا تھا - اس محل کي چھت گول تھي کہ اوپر سے ایک حباب کي شکل معلوم ہوتي تھي — ہم سب لوگ درائے ہوئے اُس کے اندر چلے گئے نہ کوئي مانع تھا نہ حاجب *

جب ہم لوگ بیچ کے کمرے میں پہونچے تو ہمنے وہاں بہت سي ارواح کو دیکھا جو ہم لوگوں کو ہر ایک کے مناسب مقام پر بٹھاتي تھیں — یہاں میںنے ایک شخص کو دیکھا اُس کے پاس صرف ایک جامہ تھا جس کي نسبت وہ بیان کرتا تھا کہ اُس کے سگر دادا کو عالمگیر نے کسي کارنمایاں کي عوض میں خلعت دیا تھا — اس بیچارہ کے پاس کوئي چیز بجز اس جامہ کے ایسي نہ تھي جس کو یہہ دکھائے یا جس پر یہہ فخر کرے — اس شخص کا نام تھا " وقار تنزل " عرف " گھٹي ہوئي عزت " اس کے علاوہ اور بہت سے اشخاص تھے — دو شخصوں کو میں نے دیکھا کہ بہت سے دھوم دھام کے کپڑے پہنے ہوئے برابر دو کرسیوں پر بیٹھے ہوئے تھے ایک تو دونوں آنکھوں سے اندھے تھے اُن کا نام تھا " جھوٹي شیخي " اور دوسرے صاحب کانے تھے اُن کا نام تھا " خود نمائي " — اس بڑے کمرہ کے صدر مقام پر ایک نہایت مرصع اور مکلل تخت بچھا تھا اُس پر ایک سونے کي مکلف کرسي رکھي تھي اور زریں شامیانہ تنا ہوا تھا اُس کرسي پر شاہانہ کپڑے پہنے ہوئے " زعم باطل " تشریف رکھتے تھے اُن کے پہلو میں ایک مصاحب خاص کھڑے تھے جنکے ذریعہ سے لوگوں کا سلام ہوتا تھا اُن کا نام تھا " تکبر " — اس تخت کے نیچے تین شاہي خواص کھڑے تھے — ایک کا نام تھا خوشامد — دوسرا خود پرستي - تیسرا وضع داري - تخت کي بائیں جانب دو شخص بہت سے خلعت لیئے ہوئے تھے اُن کا نام تھا " تباہي " اور " ذلت " - جو شخص آتا تھا " تکبر " اُسکا مجرا کراتا تھا " تباہي " اور " ذلت " فوراً دوڑ کر خلعت فاخرہ اُس کو اُڑھا دیتي تھي *

یہہ حالت میں دیکھہ رہا تھا کہ میرے کان میں ایک بڈھے شخص کي آواز آئي جو انسانوں کي اُس حالت پر جو " راے عام " اور " غلطي " نے جادو کے زور سے کردي تھي افسوس کر رہا ہی اور کہتا ہی کہ یارو یہہ سب سحر کا کارخانہ ہی جس میں تم سب پھنسے ہو جہاں تک جلد ممکن ہو اس سے نکلو یہہ آواز پوري میںنے نہیں سني تھي کہ لوگوں نے ایک شور مچایا کہ اس کو گرفتار کرلؤ - ایک تھوڑي دیر کے بعد میںنے دیکھا کہ ایک بڈھے کو جس کے چہرہ اور قیافہ سے استقلال اور صبر اور تحمل اور عقل و فراست ظاہر ہوتي تھي گرفتار کیئے ہوئے لاتے ہیں اور تمام مکان میں ایک غل اور شور اور بد انتظامي ہو رہي ہی — وہ بیچارہ بڈھا کچھہ کہتا ہی مگر نہ کوئي سنتا ہی نہ سننا چاہتا ہی — جب میرے پاس سے لوگ اُسکو لیکر گذرے تو میں نے سنا کہ وہ کہتا ہی کہ میں تو ایک اسم اعظم کے زور سے اس سحر کے کارخانہ سے بھاگ نکلتا ہوں

لیکن یہاں ایک بڑی تباہی آیا چاہتی ہی جس کو بھاگنا ہو وہ بھاگے — یہہ سنکر میرے پاس جو لوگ کہڑے تھے اُنہوں نے کہا کہ یہہ شخص مجنون ہی مگر میری داہنی طرف ایک متوسط اندام کا ذی عقل شخص کھڑا تھا اُس نے میرے کان میں جھک کر کہا کہ یار یہہ بڈھا مجنون نہیں ہی بیشک یہہ لوگ سب سحر میں پھنسے ہیں یہاں سے بھاگو — یہہ فقرہ اُس میرے دوست کا ختم نہیں ہوا تھا کہ ایک اَوْر شور مچا اور میں نے دیکھا کہ دروازہ سے ایک غول سیاہ فام لوگوں کا گھسا اُس میں بہت لوگ تھے "تکلیف" فاقہ کشی" "شرم" "بے حرمتی" "حقارت" وغیرہ ان لوگوں کا گھسنا تھا کہ ایک بے انتظامی پھیلی اور غل ہوا "زعم باطل" تو کون کو اپنے تخت کے نیچے چھپے اور اُن کے مصاحبین و رفتا سب ایک ایک کونہ میں چھپتے پھرتے تھے — میں اپنے دوست کے ساتھہ بھاگا اور حیران تھا کہ کدھر جاؤں کسی طرف راہ معلوم نہیں ہوتی تھی کہ اس دوڑ دھوپ میں دروازہ تک میں پہونچا وہاں سے میں نے دیکھا کہ وہی بیچارہ بڈھا اُس محل سے باہر عمدہ میدان میں کھڑا ہی اُس نے جو مجھے دیکھا تو کہا کہ لا اله الا الله محمد الرسول الله یہی اسم اعظم ہی اس کو پڑہ یہہ سب سحر کا کارخانہ ہی — میں نے اس کلمہ کو اعتقاد دلی سے پڑھا کہ پھر جو دیکھتا ہوں تو میں اُس بڈھے کے پاس صاف اور ستھرے میدان میں کھڑا ہوں نہ وہ محل ہی نہ وہ آفت ہی — مگر میں نے اُسکے بعد سنا کہ اُس محل سے جب ہم نکل آئے تو وہاں بڑی بڑی مصیبتیں آئیں اور کوئی اُن لوگوں میں سے جن کو "غلطی" اور "راے عام" نے "نعمت عظمی" لیکے بھیجا تھا نہیں بچا *

اس کیفیت کو دیکھہ کر میرے خیال میں آیا کہ انسان میں ہزاروں نقص ہیں اور جب وہ غلطی اور لوگوں کی راے کے خوف میں پڑجاتا ہی تو عقل سلیم ہی اُس کی مدد کرے اور خدا ہی اُس کو توفیق دے تو وہ اُس آفت سے نکل سکتا ہی نہیں تو اُنہی اپنے عیوب اور نقایص کو اپنے اوصاف سمجھتا ہی اور اُنہی پر فخر کرتا ہی *

پی مہدی حسن منصف
راے بریلی

علم‌الکیمیا کا بیان کتب علوم قدیمہ سے

تعریف علم کیمیا

(۱) علوم قدیمہ کی کتابوں میں علم‌الکیمیا کی تعریف مختلف طرح سے لکھی ہی گو سب کا آخر کو مآل ایک ہی نکلتا ہی مگر سب سے زیادہ عمدہ جامع و مانع یہہ تعریف ہی کہ علم کیمیا وہ علم ہی کہ جس سے جواہر معدنیہ کے سلب و جلب خواص

کے طریقے معلوم ہوتے ہیں یعني کس طور سے جواهر معدنیہ میں ایک خاصیت معدوم ہوسکتي هی اور ایک اور خاصیت پیدا ہوسکتي هی اور ایک خاصیت دوسري خاصیت سے تبدیل ہوسکتي هی *

معني لفظ کیمیا

(۲) صفدي اپني شرح لامیۃالعجم میں لکھتا هی کہ کیمیا لفظ عبراني هی اور اُس کي اصل کیم یہ هی جسکے معني من جانب اللہ هیں (علوم جدیدہ کے بیان میں وجہہ تسمیہ علم کیمیا کي بہت خوبي کے ساتھہ بیان کي گئي اُسے دیکھو) *

صفدي نے جو اختلافات اور اقوال مثبتین و منکرین علم کیمیا کے لکھے هیں

(۳) صفدي نے علم کیمیا کے باب میں بہت اختلافات لکھے هیں جن کا خلاصہ یہہ هی کہ علم کیمیا کے باب میں دو فریق هیں ارباب‌الراے میں سے کثرت راے اُسکي امتناع کي طرف هی اُن میں سے ایک شیخ الرئیس ابن سینا هی کیمیا کا ابطال مقدمات کتاب شفا میں لکھا هی اور شیخ تقي‌الدین احمد بن تیمیہ نے بھي ایک رسالہ اُس کے انکار میں لکھا هی اور یعقوب‌الکندي نے بھي ایک رسالہ دو مقالوں میں اُس کي ابطال میں تصنیف کیا هی — گو ایسے بڑے بڑے عالي دماغ حکیموں نے اُسکے ابطال میں سعي اور کوشش فرمائي اور تصنیفات کے دفتر سیاہ کیئے مگر اُس سے آخرکو یہہ نتیجہ نکلا کہ علم‌الکیمیا کے امتناع کا ظن بھي دوسرے فریق کے ذهن میں نہ پیدا هوا یقین کا تو کیا ذکر هی — اب دوسرے فریق کي سنیئے جو علم‌الکیمیا کے امکان کے قایل هیں اُنمیں سے سب سے بڑے حکیم امام فخرالدین رازي هیں اس امام نے مباحث مشرقیہ میں ایک فصل خاص اُس کے امکان میں لکھي هی — دوسرے شیخ نجم‌الدین بن ابي‌الدرالبغدادي نے شیخ ابن تیمیہ کي کتاب کي تردید میں رسالہ لکھا هی اور ابوبکر محمد بن زکریاءالرازي نے یعقوب‌الکندي کے رد میں رسالہ تصنیف کیا هی — اور موئدالدین ابو اسمعیل حسین بن علي‌المعروف بالطغراے کي تصنیفات بہت سي اس علم میں هیں ایک اُن میں سے حقایق الاستشهادات هی جسمیں علم‌الکیمیا کا اثبات لکھا هی اور شیخ علي بن سینا کے کلام کي تردید کي هی — علم کیمیا کے مثبتین اور منکرین کے اقوال تھوڑے سے لکھے جاتے هیں شیخ‌الرئیس نے تسلیم کیا هی کہ نحاس یعني تانبے کے رنگ پر فضہ یعني چاندي کا رنگ اور چاندي کے رنگ پر سونے کا رنگ چڑہ سکتا هی اور رصاص یعني سیسے میں سے بہت سے اُس کے نقص دور هوسکتے هیں مگر ان رنگوں کے اُترنے چڑھنے سے کچھہ کیمیا کے اثبات کا امکان نہیں هوسکتا اس لیئے کہ یہہ امور محسوسہ هیں اور وہ اس قابل نہیں کہ فصول هوکر اجساد کو انواع

میں تقسیم کردیں بلکہ وہ اعراض اور لوازم ھیں اور اُن کی فصول مجہول ھیں اور جب اشیاء مجہول ھوں تو کسطرح ممکن ھی کہ اُس کی ایجاد یا افناء میں قصد کیا جاے ــ امام نے فلاسفہ آخر کی بہت سی حجتیں اُسکے امتناع کی بیان کیں اور پھر اُن کو باطل ثابت کیا اور جو کچھہ شیخ نے لکھا تھا اُسکو باطل ثابت کرکے اُس کے امکان کے دلایل کو اپنی کتاب ملخص میں بیان کیا ھی اُسکا دعوی ھی کہ امکان عقلی تو یوں ثابت ھی کہ اجسام مشترک فی الجسمیتہ ھیں اس سے لازم آتا ھی کہ جو چیز ایک جسم کے لیئے ثابت ھو وہ کل جسموں کے لیئے صحیح ھو اب رھا امکان وقوعی وہ یوں ثابت ھی کہ سونا معدنیات سے بوجہ رنگ اور رزانت یعنی وزن کے ممتاز ھی اور ان دونوں وصفوں میں سے ھر ایک ممکن الاکتساب ھی اور ان دونوں میں کوئی منافات نہیں ـــ ھاں البتہ اُس کے اکتساب کا طریقہ مشکل اور عسیر ھی ابوبکر ابن الصانع المعروف ابن باجۃ الاندلسی نے بعض اپنی تعالیق میں ذکر کیا ھی کہ شیخ ابی نصرالفارابی کا مقولہ ھی کہ ارسطو نے کتاب المعادن میں بیان کیا ھی کہ کیمیا تحت امکان میں داخل ھی مگر وہ ایسا امکان ھی کہ اُسکا وجود بالفعل مشکل و عسیر ھی مگر ممکن ھی کہ ایسے اسباب مہیا ھوجائیں کہ وہ طریقہ سہل اور آسان ھو جاے اُسنے اول طریقہ جدل سے ثابت کردیا مگر ایک دوسرے قیاس سے حسب عادت باطل کردیا مگر پھر آخر کو ایک قیاس سے جو دو مقدموں سے مرکب ھی اس کو ثابت کردیا اول کتاب میں یہہ دونوں مقدمے بیان کیئے ھیں اول مقدمہ فلزات نوع میں واحد ھیں اور وہ اختلاف جو ان دونوں کے درمیان ھی اختلاف بالذات نہیں یعنی بالماھیت نہیں بلکہ اعراض میں ھیں جنمیں سے بعض اعراض ذاتی ھیں اور بعض اعراض عارضی دوسرا مقدمہ یہہ ھی کہ جو دو چیزیں مختلف بالعرض اور داخل نوع واحد ھوں اُن میں ممکن ھی کہ ایک دوسری میں منتقل ھوجاے پس اگر وہ عرض جس میں اختلاف ذاتی ھی تو انتقال میں اشکال ھوگا اور اگر وہ عرض مفارق ھی تو انتقال آسان ھوگا ـــ اس صنعت میں دقت سواے اس کے کچھہ اَور نہیں کہ اکثر جواھر اعراض ذاتیہ میں مختلف ھوتے ھیں اور ممکن ھی کہ چاندی اور سونے کے درمیان اختلاف تھوڑا ھو جاے ــ صفدی کی تحقیقات تمام ھوئی *

امام شمس الدین محمد ابن ابراھیم بن ساعدالفارسی کی راے کیمیا کے باب میں

(۴) جسوقت کیمیا گر چاھے کہ سونا مثل اُس سونے کے جسکو طبیعت نے زئبق (پارہ) اور کبریت طاھر سے بنایا ھی تو چار چیزیں اسکے لیئے ضرور ھیں اول ان دو جزوں کے اندازہ کی مقدار مناسب یعنی کمیت دوم کیفیت سوم مقدار حرارت جو اُسکو

یکائے چہارم زمانه اُس کا ان میں سے هر ایک بات کا حاصل هونا دشوار هے یعنی هوایک عسیرالتحصیل هے اور اگر مدبر یعنی کیمیاگر یهه چاهے که کوئی دوا جو عبارت اکسیر سے هے ایسی بنائے که وہ چاندی پر ڈالنے سے اُس کے ساتهه امتزاج پائے اور همیشه اُس کا استقرار رهے اور اُسکا رنگ اور وزن سونے کا سا کردے تو اس کام کا کرنا تجربه پر موقوف هے که استقراء سے تمام معدنیات کے حالات دریافت کیئے جائیں اور اُس کے خواص کا تفحص هو اور اگر کوئی قاعدہ قیاساً بنایا جاوے تو اُس کے مقدمات مجہول هونگے تو اُس میں جو مشقت اور دقت پیش آئیگی وہ ظاهر هے *

صفدي کا مقولہ

(۵) وہ یهه کہتا هے که حکماء علوم طبیعت کا ظن هے که سونے کے معدن میں هونے کی وجهه یهه هے که جب پارہ خوب پک جاتا هے تو معدن کبریت اُس کو جذب کرلیتی هے اور جوف معدن ایسی مخفی کر لیتی هے که اُس پر سیل رطوبات کا سیلان نهوسکے پس جب اُن میں خوب اختلاط اور اتحاد هو جاتا هے اور اُن کے نفخ و طبخ میں ذب حرارت هو جاتا هے تو ان دونوں سے قسم قسم کے معدنیات بنتے هیں پس اگر پارہ صاف اور گندک نقي کے اجزا مناسب هیں اور حرارت معدن معتدل هووے اور کوئی برد عارض اُس کو نهووے اور نه کوئی یبس اُس تک پهونچا اور نه ملوحات یعنی نمکوں اور شوروں میں سے اور مرارت یعني تلخیوں میں سے اور حموضات یعني ترشیوں میں سے اُس کو عارض نهوا تو ایک زمانه دراز کے بعد ذهب الابریز یعني خالص سونا بن گیا اب اس قسم کی معادن کیا تو براري الرمله اور احجار رخوہ یعني ریگستان اور نرم سنگستان میں بن سکتے هیں اور مدبر یعني کیمیاگر کو عمل ذهب میں مناسب آنچ دینے میں سخت دشواري پیش آتي هے غرض سب باتوں میں دشواریاں هي دشواریاں هیں — یهه شعر حسب حال هے —

ویادارها بالخیف ان مزارها * قریب ولکن دون ذالک اهوال

ترجمه

ایسا بعید گو نهیں دولت سرائے دوست * پر کیا کریں که راہ میں خطرے هزار هیں

یعقوب کندي کا قول اور اعتراض و جواب

(۶) وہ اپنی کتاب میں لکھتا هے که انسان اس صنعت میں معذور هے فقط طبیعت (نیچر) هي اُسکو کرسکتي هے اور اهل صناعت اپني جهل سے دهوکه میں پڑے هوئے هیں اور جو لوگ اس امر کے قایل هیں که چاندي سونا مصبوغ هوسکتا هے اُس کے دعوی کا ابطال کرتا هے اور جو لوگ اُس کے امکان کے خلاف اور منکر هیں وہ یوں کہتے

ہیں کہ اگر ذہب صناعی مثل ذہب طبیعی کے ہو تو البتہ صناعت مثل طبیعت کے ہوتی اور اگر ایسا ہوتا تو چاہیئے تھا کہ ہم تلواریں اور تخت اور انگشتری طبیعت کے بنائے ہوئے اس عالم شہود میں دیکھتے مگر یہہ ظاہر باطل ہی اور یہہ بھی کہتے ہیں کہ جوہر صابغہ کیا تو آگ پر زیادہ دیر تک مصبوغ سے ٹھہریگا یا مصبوغ زیادہ دیر تک صابغ سے ٹھہریگا یا دونوں برابر ٹھہرینگے پس صورت اول میں یہہ لازم آتا ہی کہ مصبوغ صابغ سے پہلے فنا ہو جاتا ہی اور دوسری صورت میں صابغ پہلے مصبوغ سے فنا ہو جاتا اور اور مصبوغ اپنی پہلی اصلی حالت پر آجاتا اور صبغ سے عریاں ہو جاتا ہی اور تیسری صورت میں جب وہ دونوں مصبوغ اور صابغ آگ پر برابر دیر پا ہیں تو وہ جنس واحد سے ہیں اور کوئی اُن میں مصبوغ اور صابغ نہیں اس لیئے کہ آگ پر دونوں کو صبر برابر ہی پس یہہ دلیل منکرین کیمیا کی سب سے زیادہ قوی سمجھی جاتی ہی اب مثبتین کیمیا کے جواب ان اعتراضوں کے سنیئے پہلے اعتراض کا جواب یہہ ہی کہ آگ قدح یعنی چقماق زنی سے اور اصطکاک اجرام یعنی رگڑنے سے پیدا ہوتی ہی اور ہوا پنکھوں اور دھونکنیوں سے نکلتی ہی اور نوشادر شعیر سے اور ایسے بہت سے مزاجات میں سے ہیں پس اگر یہہ مان لیں کہ جو چیز صناعت نہیں پائی جاتی وہ طبیعت میں نہیں ملتی تو اس سے ہم پر یہہ بات لازم آتی ہی کہ انکار بالجزم کریں اور امکان حصول امر طبیعی سے صناعت میں امکان عکس لازم نہیں آتا بلکہ یہہ امر موقوف دلیل پر ہی دوسرے اعتراض کا جواب یہہ ہی کہ صابغ و مصبوغ کے برابر آگ پر صبر کرنے سے اُن کی ماہیت میں اتحاد لازم نہیں آتا جیسا کہ ظاہر ہی کہ دو چیزیں اگرچہ مختلف ہوں مگر بعض صفات میں متحد ہوں اس جواب میں نظر ہی بعض اشخاص نے جن کی عمر اس تلاش میں گذری ہی اُن میں سے نقل کی گئی ہی کہ طغرایے نے ایک مثقال اکسیر سے ساٹھہ ہزار مثقال سونے کی اور دوبارہ دوسرے مثقال سے تین لاکھہ مثقال اور مریانس الراہب معلم خالد بن یزید نے ایک مثقال سے دس دس بیس بیس لاکھہ مثقال سونا بنایا اور مار قبطیہ کا مقولہ ہی کہ اگر خدا نہوتا تو ایک مثقال سے تمام دنیا سونے سے بھر دی جاتی — قول فیصل ایک شاعر کا مقولہ ہی ٭

کجواہر الکیمیا لیس تری ٭ من نالہ والانام فی طلبہ

ترجمہ

جوہر کیمیا کی سب کو تلاش ٭ پر جہاں میں کسیکو ملتا نہیں

صاحب الشذور جو اس فن کے اماموں میں سے ایک ہی یوں تصریح کرتا ہی کہ نہایت صنعت یہہ ہی کہ ایک ہزار کو ایک مثقال سونا بنادے اُس کا قول ہی —

شعر

نعاد بلطف الحل والعقد جوهراً * يطلوع في الميزان واحدة الالف

بعض لوگوں نے یہہ گمان کیا ھی کہ مقامات حریری اور کلیلہ دمنہ بھی رموز کیمیا میں ھیں *

متفرقات بیان

(۷) بعض نے اُن میں سے جنھوں نے تمام عمر اس تلاش میں بسر کی ھی تصنیفات جابر تلمیذ امام جعفر صادق پر لکھدیا ھی کہ تو کاسر ھی اور تیرا نام غلطی سے جابر رکھا گیا ھی اور تونے تمام عمر اس میں صرف کی اور رائیگاں کھوئی - بعضوں نے لکھا ھی کہ گندک اور پارہ کو آگ کی گرمی میں جمع کرنے سے اتنے امتزاجات کثیر مدت قلیل میں حاصل ھوسکتے ھیں جو معدن میں ایک مدت دراز میں نہیں حاصل ھوسکتے مگر یہہ طریقہ نہایت صنعت ھی اور ایک عمل شاقہ کا محتاج ھی اور بعض اُن میں سے ترکیب معادن کو نسبت اوزان اور حجم فلزات سے تالیف کرنے لگے اور بعض اس کا خیال نہیں کرتے اُن کو اشتباہ اور التباس واقع ھونے لگے اُنھوں نے نباتات و جمادات و حیوانات سب کو شامل کرلیا مگر وہ کوئی نتیجہ نہ پیدا کرسکے — حکما نے صنعت اکسیر کا ایک طریقہ بنایا ھی اور چیستاں کے طور پر اُس کی کیفیت بیان کی ھی یا تعمیہ کے طور پر ذکر کیا ھی یا اس طرح بیان کیا ھی کہ جس سے آدمی مغالطہ میں پڑے سبب اُس کا یہہ بیان کیا ھی کہ اُس کے کتمان اور اخفا میں مصلحت تامہ ھی اُن کی تحریروں اور تصنیفوں سے کسی صورت سے رھنمائی نہیں ھوتی واللہ یہدی من یشاء (خدا ھی راہ دکھائے جسے دکھائے) عبدالعزیز بن نمام العراقی یہہ اشارہ کرتا ھی کہ

عبدالعزیز بن نمام العراقی یشیر	جس شخص کو یہہ حکمت کیمیا ملگئی اُس کو
الی مکانت الواصل لهذا الحکمة	شان و شوکت و تمکنت حاصل ھوگئی اور اُس
فقد ظفرت بماله یوته ملک	چیز پر فتح و ظفر حاصل ھوئی کہ نہ بادشاہ کو
لاالمنذران ولا کسری بن ساسان	وہ حاصل ھوئی نہ منذران کو اور نہ کسری بن
ولاابن هند ولاالنعمان صاحبه	ساسان کو اور نہ ابن ھند کو اور نہ نعمان کو اور
ولا ابن ذي يزن في راس غمدان	نہ ذی یزن کو راس غمدان میں *

جلدکی کا بیان

(۸) الجلدکی شرح مکتسب میں اول اپنے حالات شاگردی اور خدمت گذاری شیخ جابر کے اور اپنی تحصیل علم کے بیان کرتا ھی اور پھر اللہ تعالی کی قسم کھاکے لکھا ھی کہ جابر نے بارھا یہہ ارادہ کیا کہ میں اس علم سے پھر جاؤں اُس نے مجھہ

بہت سے شکوک وارد کیئے اور ہدایت کے بعد ضلالت میں ڈالنا چاہا — مگر جو اُس نے
ارادہ کیا تھا وہ خدا نے پورا نہونے دیا اور میں اُس کی مراد کو سمجھہ گیا کہ حضرت
کو مجھہ سے حسد ہوگئی ہی مینے اُن سے بحث کرنی شروع کی اور اس میدان میں
سنان لسان اُس پر دراز کی اور وہ میرے سامنے سیف دلائل لیکر نہ کھڑا ہوسکا اور
میںنے برہان حق بیان کرکے اُس کو خاموش کردیا پھر وہ کھڑا ہوا اور مجھے گلے لگا لیا اور
کہا کہ میں تیرا امتحان کرتا تھا واقعی تو اس فن سے ماہر ہی اور اس علم کا اہل ہی
تو یاد رکہو کہ اس فن کا چھپانا ہی بہتر ہی اُس کا افشاء اُس پر جوکہ مستحق نہو
حرام ہی مگر جو لوگ اُس کے قابل ہوں اُن پر اُسکا اظہار واجبات سے ہی " وضع‌الاشیاء
فی‌محلہا من‌الامور الواجبۃ " اگر اُس کے اہل سے اخفا کیا جاوے تو تضیع فن ہی اور عالم
پر ظاہر کیا جاوے تو اُس کی خرابی ہی — آج کل ہم دیکھتے ہیں کہ حکمت کی بنیاد
متزلزل ہو رہی ہی اور آج کل حال کے طالب‌العلم حیوانوں سے زیادہ جاہل اور طالب
محالات ہیں مکار اور بیوقوف ہیں جو کہتے ہوں اُس کو نہیں پاتے ہیں وہ فقر کا ذکر
کرتے ہیں اور کیمیا کو یہہ سمجھتے ہیں کہ وہ غناءالدہر ہی اور اُس کے واسطے زخارف
حکایات جوڑتے ہیں باوجود ان سب باتوں کے کسی مسئلہ اور بات پر ایک دوسرے کے
ساتہہ متفق الرائے نہیں سب اپنی اپنی گاتے ہیں اُن کی جہالت اُنہیں ضلالت بعید
میں ڈال رہی ہی پس جب ہم نے یہہ دیکھا تو اُن طالبعلموں کے لیئے جو حکمت
الٰہی اور اس صنعت شریف فلسفی کو سیکھنا چاہتے ہیں نصیحت کا کرنا اپنے اوپر فرض
جانا اور کتاب بغیۃ‌الخبیر فی قانون طلب الاکسیر لکھی ہی اور پھر شمس المغیر فی
تحقیق الاکسیر — رسائل بخاری میں چھتیس دلائل عقلی و نقلی اس فن کے باب میں
موجود ہیں ابن سینا نے پہلا رسالہ مرۃ‌العجایب اس فن میں لکھا ہی اور اُس میں
علم‌الکیمیا سے اول بحث کی اور اور کتابوں میں بھی اس کا بیان لکھا ہی اور صنعت اکسیر
اور میزان کو بہت توضیح کے ساتھہ بیان کیا ہی اور اہل اسلام کی کتب فلسفہ میں
خالد بن یزید بن معاویہ بن ابی سفیان نے بہت غور اور خوض کی ہی اور جابر ابن
حیان الصوفی پہلا شخص ہی جس نے اس علم کو مشتہر کیا — یہہ کہا گیا ہی کہ
حضرت اُمام جعفر صادق نے اس فن اور خواب کی تعبیر کے باب میں ایک کتاب لکھی
تہی وہی گویا تمام جابر کی کتابوں کا متن تہا کہتے ہیں کہ پانچ سو رسالے اُس نے لکھے
تہے (ان سبکا ترجمہ لاطینی زبان میں دو ہزار صفحوں کے اندر ہی اور سترھویں صدی
میں اُس کا ترجمہ انگریزی زبان میں یعنی رسل صاحب نے کیا ہی پندرھویں صدی تک
اہل یورپ کا سرمایہ علم کیمیا اس صاحب کمال کی کتابیں تہیں) اُس کی کتابوں میں
سے ہر ایک کتاب سے فوائد متعددہ حاصل ہوسکتے ہیں اور بعد اُس کے اہل اسلام میں اس

فن کے امام یہہ لوگ ہوئے ہیں سلمہ بن احمد المجریطي و ابوبکر الرازي و ابوالاصبغ بن تمام العراقي و طغراے و صادق محمد بن امیل التمیمي و امام ابوالحسن علي صاحب الشذور غرض اُن میں سے ہر ایک نے اپنے اجتہاد میں جہد کو اپني غایت پر پہونچایا اور کیمیا کي تعلیم میں بہت کوشش کي جلدکي متاخرین میں ہی *

حکماے یونا

(۹) یہہ بھي معلوم رهے که جب جماعت فلسفه نے جس میں هرمس اور اسطانیس اور فیثا غورس جیسے حکیم تھے یہہ ارادہ کیا که اس صناعة الله کا استخراج کریں تو اُنہوں نے جنکو انفهم في مقام الطبیعة یعني اپنے نفسوں کو مقام طبیعت پر رکھا اور قوت منطقیه اور علوم تجاربیه سے دریافت کیا که هر جسم میں حر و برد و رطوبات و یبوست میں سے داخل هوتي هیں اور وهي اجسام میں ایک سے دوسرے میں داخل هوتي هیں پس اُنهوں نے ایسي ایک ترکیب ایجاد کي جس سے تنقیض زاید اور تزئید ناقص کیفیات فاعلیه و مفعولیه و منفعلیه میں کرلیں اور اسي سے اُنهوں نے اکسیر ترابیه و حیوانیه و نباتیه جو مختلف في الزمان و في المکان هیں بنائیں اور اُسي سے اُنهوں نے تکلیس قایم کي اور مقام حرق معادن کا اور اُس کا التهاب و تسقیه و مقام تبرید و تجمید و تساوي اور مقام تخفیف و تشمیع و تخنیق اور مقام ترطیب تلیین و تقطیر اور مقام تجوهر و تفصیل اور مقام تصفیه و تخلیص و سحق و تحلیل اور مقام التیان و تمریخ و عقد اور مقام اتحاد و تمکین قایم کي اور پهر جواهر اُصول سے شي واحد کو لیا جو فاعل فعل کي تهي مگر غیر منفعل تهي اور تاثیرات مختلفه شدیدالقوت پر مشتمل تهي اور نافذةالعقل تهي اور جن جسموں سے ملتي تهي اُن میں تاثیر پیدا کرتي تهیں یهه باتیں اُن کو الهامات سماوي و قیاسات عقلي اور حسي سے اُنهیں حاصل هوئي تهیں اور اسقلیفندر یونس اور اندرو ماخس وغیره نے بهي اُنهیں تراکیب سے تریاق اور معاجین و حبوب و اکحال و مراهم بنائے اول اُنهوں نے قوت ادویه کا قیاس کیا به نسبت مزاج ابدان بشر اور امراض غامضه کے جو اُن ابدان میں هیں اور پهر ایک دوا حار و بارد و یابس و رطب سے ایسي مرکب کي که برعایت اسباب وه علاج میں نفع کرے — حکیم دیمقراط نے صنعت اکسیر الخمر میں یهي کیا اول اُس نے دیکها که پانچ خمر کے اعتدال قوام میں خلل انداز نهیں هوتے اس لیئے که وه خمر ماء عنب هی اور خمر کے پانچ خواص دیکھے لون و طعم و رایحه و تفریح و اسکار پس یهه دیکهه کر اول ترکیب ادویةالعقاقیر صابغه کي شروع کي جس سے ماء میں شراب کا سا رنگ پیدا هو پهر ایسي دوائیں لیں جو اُسي طعم میں مشاکلة رکهتي تهیں پهر ایسے معطرات لیئے جو رایحه میں اُس کي متماثل تهیں پهر مفرحه پهر مسکراة لي اُن میں سے

یابسات کو پیسا اور مایعات سے اُسے تر کیا یہاں تک کہ اُن میں اتحاد ہوجاوے پس ایک دوا یابس تیار ہوگئی یہہ ارسطو کے رسالہ کا خلاصہ ہی *

جلدکي کي راے

(۱۰) جلدکي کتاب نہایت الطلب میں لکھتا ہی کہ ہر ایک حکیم کي عادت ہی کہ علم کو تمام کتاب میں متفرق کردیتا ہی اور چند کتابوں میں خاص کتابوں کے اشارہ کردیتا ہی جن سے اور زیادہ علم حاصل ہوسکتا ہی جیسا جابر نے جمیع کتب الخمسۃ میں کیا ہی اور جیسے مؤیدالدین نے مصابیح والمفاتیح میں کیا ہی اور مجریطي نے کتاب الزینۃ اور ابن امیل نے کتاب المصابیح میں کیا ہی اب جلدکي لکھتا ہی کہ تمام عطیات خداوندي کا اظہار خاص و عام کے فائدہ کے لیئے واجبات سے ہی مگر خاص یہہ موہبۃ عظمی مستثنی ہی جس کي بڑي شرط ایک اخفا ہی - خاص کر یہہ فن اُن بادشاہوں کو جو عقل سے بہرہ نہیں رکھتے بتانا ہي نہیں چاہیئے جو شخص بتلاویگا وہ بلاؤں میں مبتلا ہوگا اور اُس کي بہت سي وجوہ ہیں اگر وہ اُس شخص کو بتلائیگا جس پر حسد تمام ہوتي ہو تو وہ بلا میں پھنسیگا اس لیئے کہ اُس کے پاس مطلوب عام دیکھہ کر اُس کے تلف کرنے میں کوشش کرینگے اور اگر بادشاہ کو بتائے تو بادشاہ ہمیشہ اُس سے ڈرتا رہیگا بادشاہوں کي برابر کسي کو مال کي احتیاج نہیں ہوتي کیونکہ مال سے ہي اُس کي دولت و سلطنت کو بقا ہوتي ہی اور جس کو موہبۃ عظمی کیمیا حاصل ہوگي اُس کے نزدیک یہہ سارا دنیا کا مال حقیر ہو جاتا ہی - وہ بادشاہ کي قدر کو اخراج مال سے کم کرسکتا ہی اس لیئے بادشاہ کو کیمیا گر سے حسد ہو جاتا ہی — صاحب کنزالحکمۃ کا قول ہی کہ جو شخص کیمیا کي اصل حقیقت پر پہونچ گیا اور عارف بالحقیقۃ ہوگیا وہ اُس کو کبھي کسي کو نہ بتائے کیونکہ بتانے سے کچھہ فائدہ نہیں ہوتا بلکہ ایک آفت سر پر آجاتي ہی ہر عالم کا مختلف طریقہ اس حکمت پر پہونچنے کا اپنے نفس کے لیئے ہی وہ طریقہ وصل قریب ہوگا یا بعید ہوگا اور اُس کے ارشاد کا طریقہ خاص ہوگا یا عام ہوگا پس اگر طریقہ خاص اُس کا ہی تو کبھي اُس میں دو کا اجتماع نہیں ہوگا ہاں البتہ یہہ سامان اس سعادت عظمی و عنایت اللہ کے حاصل کرنے کے لیئے کردے کہ کوئي اُستاد ملجاوے اور وہ اُس کو تلقین کردے اور ایک اور صورت ہی اور اُس کے سواے کوئي اَور صورت نہیں کہ دو فیلسوف جمع ہوں ایک اُن میں سے واصل ہو اور دوسرا طالب اور واصل طالب سے چھپا نہ سکے ایسے واصل و طالب کا جمع ہونا گوگرد سرخ اور ابلق عقیق کے ملنے سے بھي زیادہ دشوار ہی

(باقي آیندہ)

ذکاءاللہ پروفیسر میور کالج الہ آباد

جرمي بنتهم کي کتاب يوٹلٹي پر

ديباچه

مؤلفه منشي مهدي حسن صاحب منصف راے بريلي

دنيا میں في نفسه کوئي چيز اچهي يا بري نهيں هی بلکه صرف خارجي واقعات اور حالات کسي چيز کو اچها يا برا کر ديتے هيں — مثلاً حصول دولت اگر في نفسه اچهي شی هوتي تو هر وقت اچهي هوتي مگر هم ديکهتے هيں که چوري کے ذريعه سے جو حصول دولت هو أسکو لوگ اچها نهيں کهتے — کسي کے جسم میں زخم لگانا بظاهر ايک فعل بد هی مگر اکثر ضرورت میں انسان کا عضو کاٹ ديا جاتا هی پهوڑوں میں نشتر ديئے جاتے هيں اور أسکو کوئي برا نهيں کهتا پس معلوم هوا که هر فعل اپنے خارجي اسباب اور نتايج کے سبب سے اچها يا برا کهلايا جاتا هی پهلي مثال میں چونکه چوري سے دوسرونکو رنج و تکليف پهونچتي هی اسوجهه سے وه فعل برا هی اور دوسري مثال میں چونکه مريض کي صحت مد نظر هوتي هی اسوجهه سے وه فعل اچها هی — بنتهم ايک نامي شخص لندن کا تها سنه ۱۷۴۸ ع میں پيدا هوا تها اور سنه ۱۸۳۲ ع میں مرا — أسکے فلسفه کا يهه اصول تها که تمام اخلاق اور افعال انساني کا مقصود اصلي راحت و مسرت هوتا هی ، اور جس فعل سے که کوئي راحت يا مسرت منتج هو اور کسي تکليف يا رنج کي روک هوتي هو وه فعل اچها هی اور اسي صفت يعني کسي تکليف کے ادفاع اور کسي راحت کے حصول کا نام هی يوٹلٹي جسکا ترجمه لفظ سود مندي سے هوسکتا هی ، اب میں اس يوٹلٹي کي ايک مثال ديتا هوں — مثلاً ايک شخص کو ديکها که وه بيمار هی اور سڑک پر پڑا هی اور أسکي کوئي خبر لينے والا نهيں هی هم أسکو أٹها لائے همنے أس کا علاج کيا أس کو کهانا ديا أس کي خبر گيري کي ، همارا يهه فعل يوٹلٹي کے مطابق هی کيونکه اس میں سے حسب ذيل مسرات منتج هوتے هيں اور حسب ذيل آلام دفع هوتے هيں *

۱ جب همنے أس شخص کو ايسي بيماري و غربت کي حالت میں ديکها تها تو همارے دل میں ايک الم همدردي پيدا هوا تها ، همارے اس فعل سے وه دلکا الم دور هوگيا اور أس الم کے بجاے همارے دل میں ايک مسرت دافع الم پيدا هوئي *

۲ لوگوں کے دل میں جو أس شخص کو ايسي حالت میں سڑک پر پڑا ديکهتے تهے ، ايک رنج اور خوف و عبرت هوتي تهي وه رفع هوئي اور جب أنکو معلوم هوا که همنے أس کے ساتهه يهه سلوک کيا تو أن لوگوں کو همسے نيکي کي أميد پيدا هوئي جو

ایک قسم کي مسرت هی اور اُن کے دل میں هماري ایک عزت و قدر هوئي اور همکو اس امر کے علم سے که لوگ همیں اچها سمجهتے هیں ایک دوسری مسرت هوئي *

۳ اُس شخص بیمار کو ایک الم و درد علالت سے نجات ملي اور اسوجهه سے اُسکو بهي ایک مسرت هوئي *

۴ اُس کے اعزا و اقارب کا رنج دفع هوا اور جو لوگ که اُس کے دست نگر تهے اور اُسکي بیماري کے زمانه میں جبکه وہ کچهه معاش مُهیا نهیں کر سکتا تها محتاج هوگئے تهے اُنکا الم مایوسي رفع هوا اور اُن کے دل میں مسرت اُمید و مسرت انجاح مرام پیدا هوئي *

پس اسي مسرت کي زیادتي اور الم کي کمي کا نام یوتلٹي هی اور بنتهم تمام سیاست مدن اور تهذیب اخلاق کو اسي مسرت و الم کي موازنه اور حساب پر مبني کرتا هی — وہ کسي فعل کو اسوجهه سے اچها نهیں کهتا که وہ کسي مذهب میں درست یا کسي قانون ملکي میں جائز رکها گیا هی — وہ اُس فعل کو جب هي اچها کهے گا جب که اُس کي یوتلٹي درست هو یعني وہ فعل کسي مسرت کو پیدا کرتا هو اور کسي الم کو دفع کرتا هو — بنتهم الفاظ انصاف و خلاف انصاف و اخلاق و خلاف اخلاق و غیرہ کا استعمال نهیں کرتا اور وہ یهه بهي نهیں کهتا که فلاں فعل اسوجهه سے برا هی که خلاف انصاف یا خلاف اخلاق هی کیونکه اُس کے نزدیک انصاف و اخلاق وغیرہ بجاے خود کوئي چیز نهیں هیں انصاف بهي وهي هی که جسمیں یوتلٹي هو اور اخلاق بهي وهي هی که جس میں یوتلٹي هو *

چونکه اس اصول یوتلٹي کو صاف اور مدلل کرنیکے لیئے تین امور بهت ضرور تهے ' *

۱ لفظ یوتلٹي کے صاف و صریح معني بیان کرنا *

۲ تمام اور اُصولوں کو جو غلطي سے اُصول یوتلٹي میں ملگئے هوں یا اس کے مشابه هوگئے هوں خارج کر دینا *

۳ کچهه ایسے صاف اور معین قواعد مقرر کردینا جس سے فوراً هر فعل کي مسرت و الم یا راحت و تکلیف کي مقدار معلوم هو جاے که اس فعل سے اس مقدار کي مسرت یا راحت حاصل هوئي اور اس مقدار کے الم یا رنج و تکلیف کا دفعیه هوا *

اسلیئے بنتهم نے اولاً اُصول یوتلٹي کو بیان کیا بعدہ اُن دو اصولوں کا ذکر کیا جو اکثر اس اصول یوتلٹي میں ملجاتے هیں اور اُس کے مشابه هو جاتے هیں ' اُن میں سے ایک اصول رهبانیت هی جسکو مذهب اسلام نے یهه کهکر که لا رهبانیت في الاسلام منع کیا هی اور دوسرا اصول رغبت و نفرت هی ' جو لوگ اصول رهبانیت کو علم اخلاق کا اصول قرار دیتے هیں

ھيں وہ ھر ايسے فعل کو برا کہتے ھيں جس سے راحت يا مسرت انساني پيدا ھوتي ھو اُنکا قول يہہ ھی کہ دنيا نا چيز ھی اس ميں ھمکو ھميشہ مصيبت اوٹھانا چاھيئے اور جسقدر مصيبت ھم يہاں اوٹھائينگے اُسيقدر دوسرے عالم ميں ھمکو راحت ھوگي — پس ظاھر ميں يہہ اصول رھبانيت بالکل ضد اصول يوتلٹي کے معلوم ھوتا ھی ، ليکن بقول بنتھم کے يہہ لوگ جو اصول رھبانيت کي پيروي کرتے ھيں خود نہيں جانتے کہ وہ کيا کہہ رھے ھيں — زبان سے کہتے جاتے ھيں کہ ھمکو راحت سے نفرت ھی اور اُسي راحت کي تلاش ميں سر گرداں ھيں مثلاً فقرا و جوگيان و راھبان جو طرح طرحکي تکاليف اپنے اوپر اُٹھاتے ھيں اور حظايظ دنيوي کو اپنے اوپر حرام کرليتے ھيں — يہہ لوگ تمام يہہ مصيبتيں صرف مسرت نام آوري اور مسرت شہرت يا کم سے کم مسرت اُميد ثواب اُخروي حاصل کرنے کے ليئے اُٹھاتے ھيں — ايک لطف دوسرا يہہ ھی کہ مسرت کے حصول کي خواھش کو تو لوگ برا سمجھتے ھيں ليکن اسي شی کو جسکا نام مسرت ھی اگر دوسرے الفاظ سے تعبير کرو تو اُسکي خواھش کو لوگ برا نہيں سمجھتے — مثلا اگر اس مسرت کا نام رکھا جاے عزت و شہرت و نام و وقار تو ان چيزوں کے حصول کي خواھش کو لوگ چنداں برا نہيں سمجھتے جو لوگ علم اخلاق اور سياست مدن کو اصول رغبت و نفرت پر محمول کرتے ھيں وہ ھر فعل کو جو اُنکي رغبت کے موافق ھی اچھا اور ھر فعل کو جس سے اُنکو بذاتہ نفرت ھی برا کہتے ھيں مگر اُنکے پاس اُن افعال کي اچھائي يا برائي کے ليئے کوئي اور دليل بجز اُنکي ذاتي رغبت و نفرت کے نہيں ھی — يہہ لوگ عجب فرضي دلايل پيش کرتے ھيں — ايشياء کے پرانے بادشاھوں کا اکثر يہي اصول رھا ھی کہ جو فعل اُنکي طبيعت کے خلاف ھی وہ جرم ھی بغير اس امر کے لحاظ کے کہ اُس سے راحت يا مسرت انساني منتج ھوتي ھی يا نہيں ، تعصب مذھبي بھي اسي اصول پر مبني ھی — ايک مذھب والے دوسرے مذھب کے لوگوں کو کافر اور مرتد اور واجب‌القتل قرار ديتے ھيں — تمام جدال و قتال مذھبي جو پچھلے زمانوں ميں ھوئے وہ اس اصول پر مبني تھے — بہت سے ايام سال کے ھيں جس ميں اگر کوئي امر کبھي کسي گروہ کے خلاف رغبت صادر ھوا ھی تو وہ گروہ اُن ايام کو نہايت رنج و ملال کے ايام سمجھتا ھی اور اُن لوگوں سے وہ گروہ عداوت رکھتا ھی جو لوگ اُسدن کوئي امر خوشي کا کريں و بالعکس — سلاطين صرف اپنے ذاتي خشم و غضب يا شوق حصول ملک و شہرت ميں لکھوکھا بندگان خدا کا خون جنگ و جدال ميں بہا ديتے ھيں — مصلحان قوم سے نفرت نيا طريقہ اختيار کرنے پراني راہ کو چھوڑنے کي مخالفت اسي اصول پر مبني ھی — يہہ سب مثاليں اصول رغبت و نفرت کي تھيں — چونکہ کوئي شخص صاف يہہ امر نہيں کہہ سکتا کہ جو ميں کہتا ھوں وھي صحيح ھی اور جو اسکے خلاف ھی احمق ھی يا بيھودہ ھی يا کافر ھی لہذا ھر زمانہ ميں جو اس اصول

رغبت و نفرت کے پیرو هیں مختلف طریقوں اور مختلف الفاظ میں اس اصول کو ظاہر کرتے هیں حالانکه غور سے دیکھو تو مراد اُن سب کی یہي هی که جو همارِي راے هی وهی صحیح هی اور اُسیکي پیروي کرنا چاهیئے — مثلاً ایک شخص کهتا هی که خدانے هم میں ایک قوت دي هی جسکا نام هی کانشنس یا وجدان ذاتی یہی قوت نیک و بد میں تمیز کرتي هی — یہه شخص کہتا هی که فلاں فعل برا هی کیونکه همارا کانشنس بتاتا هی که وہ فعل برا هی فلاں کام اچها هی کیونکه همارا کانشنس اُس فعل کو اچها کہتا هی — اصل میں ان افعال کي اچهائي و برائی صرف اُسکي راے کے مطابق هی لیکن اپنے تئیں الزام خود مختاري سے بچانے کے لیئے اُس نے اُس راے کو ایک فرضي شی کانشنس پر محول کیا هی — دوسرا شخص کہتا هی که نهیں فہم ایک چیز هي جو نیک و بد میں تمیز کرتي هی وہ کہتا هی که فلاں فعل نیک هی کیونکه همارا فہم یہي کہتا هی اور جو شخص اسکے خلاف هی وہ فہم نهیں رکهتا — غرضکه یہه سب لوگ اپنی راے کي فتحیابي کے لیئے اور اسواسطے که لوگ اُس راے کي پیروي کریں بے انتہا کلفت اوٹھاتے هیں لڑتے هیں اور جھگڑتے هیں اور اپنے تئیں مصیبت میں ڈالتے هیں — لیکن یہه امر بهی یہاں پر ذکر کر دینا ضرور هی که یہه اصول رغبت و نفرت کبهی کبهی اصول یوتلٹي سے منطبق هو جاتا هی ، اور اُسکی وجہه یہه هی که فطرت انسانی راحت سے رغبت اور تکلیف سے نفرت کرتي هی لهذا اکثر وہ اشیاء جنسے لوگ رغبت کرتے هیں وهي هیں جو راحت بخش هیں اور وہ اشیاء جنسے نفرت هی، وهی هیں جو تکلیف دہ هیں اور اصول یوتلٹي بهی راحت افزا اشیاء کو پسند و تکلیف دہ اشیاء کو نا پسند کرتا هی ، یہی وجهه هی که جرم سرقه و قتل و فریب وغیرہ تمام دنیا اور تمام قوموں میں برے سمجھے گئے هیں اصول رغبت و نفرت والے اپني فطرتي نفرت سے اُسکو برا کہتے هیں اور اصول یوتلٹي والے اُسکو تکلیف دہ هونیکي وجهه سے برا کہتے هیں — اسیوجهه سے بنتهم نے اصول رهبانیت اور اصول رغبت و نفرت کو نهایت تفصیل سے بیان کیا هی تاکه یہه دونوں اصول یوتلٹي کے لباس میں هوکر انسان کو غلطي میں نه ڈالیں — اسکے بعد بنتهم نے اسباب نفرت کو بیان کیا ، یعني کیا وجوہ هیں جنسے انسان خواہ مخواہ ایک شی سے نفرت کرنے لگتا هی ، ان اسباب کا جاننا بهي ضرور هی کیونکه یہي اسباب انسان کو اصول رغبت و نفرت کي طرف کهینچ لیجاتے هیں اور آدمي اپنی اُس نفرت کي وجهه سے جو اُس کے دل میں بیٹهه جاتي هی ایک شي کو برا سمجهنے لگتا هی بغیر اس امر کے غور کے که اُس شی سے مسرت انساني بڑهتي هی یا نهیں ، وہ اسباب یہه هیں *

اولاً تنفر حواس مثلاً کیچوا جو ایک کیڑا بد هیئت هوتا هی اور نظر کو جو منجمله ایک حواس کے هی برا معلوم هوتا هی لهذا وہ بیچارہ باوجودیکه کسیکو نقصان نهیں

پہونچاتا نجس سمجھا جاتا ھی لوگ اُس سے نفرت کرتے ھیں، یہی حال صدھا جانوروں کا ھی جو صرف اپنی بد ھیئتی کے سبب یا اس سبب سے کہ اُنمیں ایک بو ایسی ھوتی ھی جو ھمارے شامہ کو تکلیف پہونچاتی ھی ھمارے ھاتھہ سے مصیبت میں گرفتار رھتے ھیں *

ثانیاً — تخالف راے وغیرہ — جو ھماری سی راے نہیں رکھتا خواہ مخواہ اُس سے نفرت معلوم ھوتی ھی *

ثالثاً — بھروسہ کا ٹوٹ جانا — فرض کرو کہ میں زید سے اپنے خیال و رغبت کے موافق اُمید رکھتا تھا کہ اگر میں اُس سے گاڑی مانگونگا وہ مجھے دیدیگا میں نے گاڑی مانگی اُسنے ندی اس سے خواہ مخواہ مجھے اُس سے ایک نفرت پیدا ھوگی اور اُسکے کسی فعل پر مجھے بھروسہ نرھیگا *

رابعاً — اس امر کی خواھش کہ لوگ ھمارے ہی مذاق اور لطف کی باتیں کریں *

خامساً — حسد مثلاً کوئی شخص نہایت غریب تھا دفعتاً امیر کبیر ھوگیا گو اُسنے ھمکو کوئی نقصان نہیں پہونچایا تاھم اس امر کا حسد ھمارے دل میں پیدا ھوتا ھی کہ وہ کیوں بڑہ گیا، اور ایسے شخص کا نام خواہ مخواہ حقارت سے لیا جاتا ھی کوئی اُسکو نوخیز کہتا ھی کوئی کہتا ھی کہ اُسکی آنکھوں میں چربی چھائی ھوئی ھی و قس علی ھذا *

بنتھم کا قول ھی کہ یہی حسد اکثر لوگوں کو اصول رھبانیت کیطرف بھی کھینچ لیجاتی ھی کیونکہ دولت کی حد اسقدر وسیع نہیں ھی اور سب لوگوں کا دولت میں برابر ھوجانا غیر ممکن ھی لیکن غریبی و مفلسی ایسی چیز ھی جو سبکو گھٹاکر ایک درجہ پر لاسکتی ھی — پس اھل حسد جب دوسروں کو اپنے سے زیادہ دولتمند دیکھتے ھیں تو اُصول رھبانیت کو خوب بڑھانا چاھتے ھیں تاکہ سب تارک الدنیا ھوکر ایک حالت پر آجائیں *

ان تمام اصولوں اور اسباب نفرت کے بعد بنتھم نے اس امر کا ذکر کیا ھی کہ علم سیاست مدن پر ان اصولوں کا کیا اثر ھوتا ھی — وہ کہتا ھی کہ اصول رھبانیت کا اثر تو بہت کم علم سیاست مدن پر ھوتا ھی کیونکہ گورنمنٹ کا مقصود ھمیشہ یہہ رھتا ھی کہ طاقت و غلبہ و دولت ھو اور اصول رھبانیت اسکے خلاف ھی لہذا کسی زمانہ میں کسی گورنمنٹ یا بادشاہ نے رھبانیت کو اصول سلطنت نہیں ٹھہرایا ھی — اصول یوتلتی پر بھی بہت کم آج تک لحاظ ھوا بجز اس کے کہ کسی بادشاہ نے اپنی رغبت کے موافق کوئی قانون جاری کیا ھو اور اتفاق سے اُس زمانہ کی حالت کے موافق وہ قانون لوگوں کے فوائد کا بھی

منتج هوگيا هو — مثلاً ايک بادشاه نے جسکو چوري سے نفرت طبعي تهي حکم ديا که چور قتل کرڈالے جايا کريں يهه قانون اُسکا گو اُسکي ذاتي نفرت پر مبني تها مگر اُس زمانه ميں چونکه چوري بهت زياده هوتي تهي لوگونکے ليئے يهه قانون مفيد بهي هوگيا ' ليکن اکثر سياست مدن کا علم اصول رغبت و نفرت هي پر محمول رها هی اور سلاطين نے قوانين اپني راے اور طبيعت کے موافق بنائے هيں اسوجهه سے اکثر سلاطين نے مسرات انساني اور انسان کي بهتري کو تو جو مقصود اصلي هيں کنارے رکها اور تهذيب و تعليم اور انصاف اور دولت اور طاقت کو جو صرف وسائل مسرات انساني هيں اصل مقصود گردانا هی — تهذيب يا تعليم يا دولت مقصود بالذات اشياء نهيں هيں بلکه انکي خواهش صرف اسوجهه سے کي جاتي هی که ان سے مسرت انساني حاصل هوتي هی — اس کے بعد بنتهم نے اقسام مسرات بيان کيئے هيں ' وه کهتا هی که مسرت مفرد هی يا مرکب اگر ايک چيز سے حاصل هو تو مفرد هی مثلاً ايک شي خوبصورت کو همنے ديکها اس سے جو مسرت حاصل هوئي وه مسرت مفرد هی ' اور بهت سي اشياء کے مجموعه سے جو مسرت حاصل هو وه مرکب هی مثلاً هم ايک جلسه رقص ميں شريک هوئے حسينوں کي صورت باجے کي آواز نغمه کي عمدگي اس سب مجموعه سے جو ايک مسرت حاصل هوئي وه مسرت مرکب هی — اسطرح سے آلم کي بهي دو قسميں هيں *

اسکے بعد بنتهم نے مسرات مفرده اور آلام مفرده کا ذکر کيا هی ' اُس کے بعد وه لکهتا هی که يهه مسرات اور آلام کسي نه کسي وجهه سے پيدا هوتے هيں اگر کسي طبعي وجهه سے پيدا هوں تو ان مسرات و آلام کو اقتضاے طبعي کهتے هيں — مثلاً بارش کثرت سے هوئي اور همارا مکان گرگيا اس مکان کے گرجانے کا جو رنج همکو هوا وه اثر هی ايک طبعي اور قدرتي سبب يعني بارش کا اسوجهه سے اسکو اقتضاے طبعي کهتے هيں ' اگر وه اثر هی کسي اخلاقي سبب کا تو اُسکو اقتضاے اخلاقي کهتے هيں مثلاً همارا همسايه همسے عداوت رکهتا تها اور اُس نے همارے مکان ميں آگ لگادي اس سے جو رنج همکو پهونچا يهه اثر هی ايک اخلاقي سبب کا اور اسوجهه سے اسکو اقتضاے اخلاقي کهتے هيں ' يا وه اثر هی کسي پولٹيکل سبب کا مثلاً کسي جرم ميں بادشاه وقت نے همارا مکان جلوا ديا اسکو اقتضاے مملکتي کهتے هيں ' يا وه اثر هی کسي مذهبي امر کا مثلاً وه گهر همارے خيال ميں خدا نے ايک گناه کي سزا ميں جلوا ديا اسکو اقتضاے مذهبي کهتے هيں *

اسکے بعد بنتهم نے راحت و تکليف يا مسرت و الم کے اندازه کرنيکا طريقه بيان کيا هی — وه لکهتا هی که جب مسرت و آلام کو في نفسه خيال کرو يا اس حيثيت سے اُنکو خيال کرو که اُن کا تعلق ايک شخص خاص سے هی تو وه مسرات و آلام چار حالات پر مبني هوتے هيں *

١ — أنكي مقدار يعني مثلاً كوئي الم نهايت شديد هى كوئي الم كسيقدر كم هى كوئي ايسا هى كه دلپر أسكا بهت زيادة اثر نهيں هوتا *

٢ — أنكے زمانه قيام كي مقدار مثلاً ايک مسرت يا الم هى كه وه گهنته دو گهنته تک قايم رهتا هى كوئي مسرت و الم هى جو بهت دنوں تک قايم رهتا هى كوئي أس سے زيادة *

٣ — أس كا تحقق مثلاً ايک بكس بند نيلام هوتا هى همكو معلوم نهيں كه أس ميں جواهر هيں يا روپيه هيں يا پيسے هيں يا ٹهيكرياں هيں لهذا أس كے خريدنے سے جو مسرت همكو هوگي وه محقق نهيں هى اور جسقدر وه مسرت محقق هوتي جاے أسيقدر أس بكس كي قيمت بهي بڑهتي جائيگي *

٤ — أسكا قريب‌الوقوع هونا — مثلاً ايک اراضي كو هم خريدتے هيں اور أسپر كوئي بار رهن وغيرة ايسا هى جسكي وجهه سے وه اراضي پچاس سال كے بعد همارے قبضه حقيقي ميں آئيگي يعني وه مسرت يا فوائد جو أس اراضي سے همكو حاصل هونگے پچاس سال أسطرف هٹے هوئے هيں جسقدر أس اراضي كا ملنا قريب‌الوقوع هوتا جائيگا أسيقدر مسرت زيادة هوتي جائيگي *

پهر اگر هم أن مسرات و آلام كو اس حيثيت سے خيال كريں كه أن سے اور مسرات و آلام كے منتج هونے كي أميد هى يا نهيں تو دو اور حالات پر لحاظ كرنا هوگا *

(١) أن مسرات و آلام كي توريث (٢) أنكي تخليص' اگر وه مسرت يا الم ايسا هى جس سے أسي قسم كي اور مسرت يا الم كے پيدا هونيكي أميد هى تو وه مسرت يا الم مورث هى اور اگر وه مسرت ايسي هى جس سے كسي أوّر مورث كے پيدا هونيكي أميد نهيں هى يا وه الم ايسا هى جس سے كسي أوّر الم كے پيدا هونيكي أميد نهيں هى تو وه مسرت يا الم خالص كهلائيگا — پهر اگر ان مسرات و آلام كے ساتهه كسي جماعت كا تعلق خيال كيا جاے تو ايک أوّر حالت لحاظ طلب پيدا هوتي هى يعني وسعت يعني يهه كه وه مسرت يا الم كتنے اور اشخاص تک متعدي هوسكتا هى ' خلاصه يهه كه مسرات و آلام كي مقدار دريافت كرنے كے ليئے ٧ حالتوں پر نظر ڈالنا پڑتا هى — (١) مقدار (٢) أنكي ديرپائي (٣) أنكا تحقق (٤) أنكا قريب‌الوقوع هونا (٥) أنكي توريث (٦) أنكا خلوص (٧) أنكي وسعت — پس اب جس فعل كي خوبي و برائي كا اندازة كرنا هو تو اولاً ديكهو كه أس فعل سے كس كس قسم كي راحتيں يا مسرات كس مقدار كي منتج هوتي هيں اسكو تو آمدني يا منافع قرار دو ' پهر ديكهو كه أسي فعل سے كس كس قسم كي تكاليف يا آلام اور كس مقدار كے منتج هوتے هيں انكو خرچ يا نقصان قرار دو تب اس نقصان كو أس منافع سے مجرا كركے ديكهو كه مسرت زيادة رهتي هى يا الم اگر مسرت زيادة رهتي هى تو وه فعل اصول يوٹلٹي

کے مطابق اچھا ھی و الا نہیں — اب میں اسکي ایک مختصر اؤر سہل مثال دیتا ھوں جس سے اس قاعدہ کا طریق عمل لوگوں کو معلوم ھو جاے اور سمجھہ لیں کہ اسیطرح سیاست مدن میں بھي اس پر عمل کیا جاتا ھی اور جرایم کي مقدار وغیرہ دریافت ھوسکتي ھی اور اُسکے مطابق اُسکي سزا قایم کي جاسکتي ھی -- مثلاً ایک شخص تنہا جاتا ھی اور سو روپیہ اُس کے پاس ھیں ھم چاھتے ھیں کہ اُسے مار کر چھین لیں اب دیکھنا چاھیئے کہ اس فعل کي یوتلٹي کیسي ھی — اس کا حساب ھم یوں لگائینگے

مسرات

مقدار (۱) سو روپیہ ھمکو ملینگے یعني سو روپیہ کي مسرت ھمکو حاصل ھوگي *

دیر پائي (۲) فرض کرو کہ یہہ مسرت پانچ مہینہ تک قایم رھیگي کیونکہ عسہ ماھواري ھمارا خرچ ھی *

تیقن (۳) فرض کرو کہ ایک تہائي اس امر کا یقین ھی کہ وہ جرم افشا نہو اور اس مسرت سے ھم مستفید ھوں *

قریب الوقوع ھونا (۴) یہہ مسرت نہایت قریب الوقوع ھی کیونکہ وہ شخص سامنے کھڑا ھی اور تنہا ھی اسوقت اگر ھم چھین لیں تو ابھي وہ مسرت سو روپیہ کي ھمکو حاصل ھوتي ھی *

توریث (۵) یہہ مسرت خالص نہیں ھی کیونکہ ممکن ھی کہ ھم پھنس جائیں اور اسوجہہ سے یہہ مسرت مورث الم ھوجاے *

تعدیہ (۶) یہہ مسرت متعدي نہیں اگر ھی بھي تو صرف چند اشخاص کے لیئے جو ھمارے خاندان میں ھیں *

الام

(۱) اُسکا سو روپیہ کا نقصان ھوگا اور یہہ نقصان چونکہ جبر کے ساتھہ ھوگا تو اسکا اُس شخص کو رنج بھي بہت زیادہ ھوگا *

(۲) یہہ رنج اور یہہ خوف جو اُسکے دلمیں پیدا ھوا غیر محدود زمانہ تک رھیگا *

(۳) دل میں یہہ خوف یقیني ھی کہ اگر یہہ امر کھل جائیگا تو میں گرفتار ھونگا *

(۴) اور یہہ خوف افشا بھي نہایت قریب الوقوع ھی *

(۵) یہہ سو روپیہ فرض کرو کہ سرکاري ھیں اسوجہہ سے ممکن ھی کہ اُس شخص بیچارہ پر غفلت جرم لگایا جاے اور وہ نوکري سے موقوف ھو جاے اور اسوجہہ سے اُسکو دوسرا الم لاحق ھو *

(۶) اس سو روپیہ کے جانے سے اُس محلہ کے رھنے والوں اور شہر کے رھنے والوں کو خوف پیدا ھوگا اور اسوجہہ سے متعدي ھوگا *

پس ان تمام حالات پر غور کرنیکے بعد معلوم ہوسکتا ہی کہ یہہ میوا فعل کیسا ہی — اب بہت سے حالات ایسے ہیں جس سے اُس مسرت و الم کي مقدار اور حالت اور اُسکا اثر دلبر تہر جاتا ہی یا گہٹ جاتا ہی اسوجہہ سے بنتھم نے اُن حالات کا بالتفصیل ذکر کیا ہی — وہ حالات بہت سے ہیں ایک اُن میں سے مثلاً صحت ہی — ایک طمانچہ فرض کرو کہ ہم ایک صحیح و سالم شخص کے لگاویں اس طمانچہ کا اثر اُس طمانچہ سے کم ہوگا جو ایک بیمار و لاغر و ضعیف کے لگائیں — دوسرا اُن میں سے مثلاً خیال عزت ہی ایک معزز شخص کو ہم گالي دیں اُسکا اثر اُس کے دلپر بہ نسبت اُس گالي کے بہت زیادہ ہوگا جو ہم ایک کمینہ کو دیں ؛ علی ہذالقیاس اور بہت سے حالات ہیں جنکا مفصل ذکر اُس نے کیا ہی ؛ *

اس کے بعد بنتھم لکھتا ہی کہ قانون بنانے والا یا بادشاہ اور کچھہ نہیں کرسکتا بجز اس کے کہ ایک برائي کے ذریعہ سے دوسري برائي کي روک کرے مثلاً کسیکو قید کرنا ایک برائي ہی لیکن چوري کي روک نہیں ہوسکتي مگر سزاے قید کے ذریعہ سے لہذا قانون بنانے والہ نے سزاے قید کو جو ایک برائي ہي ذریعہ ٹہرایا ہی دوسري برائي کي روک کے لیئے یعني چوري کے لیئے — پس جب برائي کي روک صرف برائي کے ذریعہ سے ہوسکتي ہی تو قانون بنانے والوں کو اس امر کا دریافت کرنا لازم ہی کہ ان دونوں برائیوں میں سے کون برائي بڑي ہی کیونکہ ہمیشہ چہوٹي برائي کے ذریعہ سے بڑي برائي کي روک ہونا چاہیئے ؛ فرض کرو کہ ایک شخص ع‍ـــہ چورائے اور اُسکو قتل کي سزا دیجاے تو طریقہ مصرحہ بالا پر عمل کرنے سے صاف معلوم ہوجائیگا کہ جو مضار اُس ع‍ـــہ کي چوري سے پیدا ہوئے وہ نہایت قلیل ہیں بہ نسبت اُن مضار کے جو اُس چور کے قتل سے منتج ہونگے — لہذا ضرور ہوا کہ برائیوں کي تفصیل کیجاے — پس بنتھم نے اُن برائیوں کو تفصیلوار بیان کیا ہی — وہ کہتا ہی کہ جب کوئي فعل شرکسي شخص کے ساتھہ کیا جاے تو اُس سے جو برائي منتج ہوتي ہی اُس کي دو بڑي اقسام ہیں *

۱ — جو ضرر کہ اُس شخص خاص کو پہونچے جس کے ساتھہ وہ فعل کیا گیا ہی اسکو ضرر درجہ اول کہتے ہیں *

۲ — وہ ضرر جو اولاً ایک شخص خاص کو پہونچتا ہی بعدہ تمام جماعت میں پہیلتا ہی اور غیر محدود اشخاص میں پہیل جاتا ہی اسکو ضرر درجہ دوم کہتے ہیں ؛ مثلاً زید نے عمرو کے یہاں چوري کي جو ضرر کہ عمرو کو پہونچا وہ ضرر درجہ اول ہی اور جو خوف کہ اس چوري سے تمام اُس کے محلہ والوں بلکہ اور تمام اشخاص میں جنہوں نے یہہ ماجرا سنا پیدا ہوا اس کو ضرر درجہ دوم کہتے ہیں — پہر درجہ اول کے ضرر کي دو قسمیں ہیں ایک وہ ضرر جو اُس شخص متضرر کو پہونچا اسکو ضرر ابتدائي کہتے ہیں دوسرا وہ

ضرر جو اُسکي وجهه سے اُسکے اهل و عيال کو پهونچا اُسکے دوست و احباب کو پهونچا اسکو ضرر منتجه کهتے هيں ' غرضکه اسيطرح اور بهت سے اقسام کي برائياں يعني اضرار هيں اور اسيطرح اچهائيوں يعني فوائد کے بهي اقسام هيں — ان برائيوں کي تفصيل سے ظاهر هوگا که بهت سے افعال ايسے هيں جنسے برائياں به نسبت اچهائيوں کے زيادہ پيدا هوتي هيں — پس يهي افعال هيں جنکي قانون بنانے والوں کو ممانعت کرنا چاهيئے ' اور جس فعل کي که يوں ممانعت کيجائے اُسيکو جرم کهتے هيں ' اور يهه ممانعت قايم نهيں رہ سکتي جب تک که اُس فعل کے ليئے کوئي سزا نه مقرر کيجاے — اس کے بعد بنتهم نے علم اخلاق اور سياست مدن کا فرق بيان کيا هے يهه نهايت دلچسپ هے مگر زيادہ مشکل نهيں هے بعدہ اُن غلط طريقوں کا بيان کيا هے جو اکثر اشخاص مناظرہ اور بحث کے وقت اختيار کرتے هيں *

۱ — مثلاً قدامت بعض لوگ اس قدامت کو هر چيز عمدگي کي دليل قرار ديتے هيں اور کهتے هيں که فلاں امر قديم سے چلا آتا هے حالانکه قدامت کوئي دليل کافي نهيں هے *

۲ — بعض لوگ مذهب سے دليل لاتے هيں اور کهتے هيں که مذهب ميں يوں لکها هے يهه بهي دليل کوئي کافي نهيں هے کيونکه جو لوگ اُس مذهب کو نهيں مانتے اُنکے سامنے وہ کوئي چيز نهيں هے *

۳ — بعض لوگ يوں دليل پيش کرتے هيں که فلاں چيز نئي هے اور کل کي ايجاد هے اسوجهه سے لغو هے حالانکه تجديد دليل لغويت نهيں هے *

۴ — بعض لوگ اشياء کي چند فرضي تعريفات قايم کرتے هيں اور اُسپر دلايل کي بنا ڈالتے هيں حالانکه فرضي تعريفات پر کوئي دليل قايم نهيں هوسکتي — مثلاً ايک شخص مان‌لسکيو نے قانون کي ايک تعريف کي هے جو خاص اُسکي هے اور اُسي تعريف کي بنا پر اُس نے اپنے تمام دعاوي کو قايم کيا هے حالانکه وہ تعريف خود مسلم نهيں هے ' اُس نے لکها هے که قانون چند دايمي تعلقات کا نام هے — يهه تعريف سمجهه ميں بهي نهيں آتي که اس کے معني کيا هيں *

۵ — بعض لوگ استعارات سے بحث کرتے هيں حالانکه استعارات دلايل نهيں هوسکتے مثلاً رومن کيتهلک لوگ کهتے هيں که جب کوئي مجرم کسي گرجا گهر ميں پناہ لے تو اُسکو گرفتار نکرنا چاهيئے دليل اسکي يهه هے که گرجا گهر خدا کا گهر هے اور خدا کے گهر سے کسيکا گرفتار کرنا خلاف ادب هے — گرجا کو خانه خدا بتانا صرف استعارہ هے کوئي دليل نهيں هے — ايک هندو اور مسلمان سے گفتگو هوئي مسلمان نے کها که اسلام سمندر هے جس ميں تمام دريا آکر گرتے هيں اُس هندو نے جواب ديا که اگر اسلام سمندر هے تو سمندر کا پاني نا قابل استعمال اور شور هوتا هے اسوجهه سے اسلام نا قابل قبول هے — پس ايسے استعارات کي وجهه سے دليل بجاے قوي هونے کے ضعيف هوجاتي هے *

۶ — مفروضات سے یعني ایسي اشیاء سے ' جنکي اصلیت کچهه نهیں هی ' بحث کرنا بهي امر لغو هی مثلاً ایک نامي مقنن بلیک استون ' بادشاه کو سب سے برتر قرار دیتا هی اس دلیل سے که بادشاه هر جگهه موجود رهتا هی — اور بادشاه کبهي غلطي نهیں کرتا — مگر یهه دونوں امور صرف مفروضات هیں *

۷ — اوهام بهي دلیل نهیں قرار دیئے جاسکتے — مثلاً ایک مقنن نے کہا هی که باپ کو اپني اولاد پر ایسے حقوق هیں ' جیسے ایک مالک کو اپني مملوک شی پر اور دلایل اُسکے یهه هیں — اولاً اولاد اُس گهر میں پیدا هوئي هی جسکا مالک اُسکا باپ هی — ثانیاً یهه که جس خاندان میں وه اولاد پیدا هوئي اُس خاندان کا افسر اُس کا باپ هی — ثالثاً یهه که اولاد اپنے باپ کے تخم سے هی اور اُسیکا جزو هی — مگر یهه تینوں باتیں اختراع وهمي هیں فرض کرو که زید کي اولاد ایک ایسے گهر میں پیدا هو جسکا مالک عمرو هو تو بموجب ان دلایل کے اُس اولاد پر عمرو کے حقوق هیں نه زید کے فرض کرو که زید اپنے خاندان کا افسر نهیں هی بلکه خالد افسر خاندان هی تو بموجب ان دلایل کے خالد کا حق اُس اولاد پر هی اور جزئیت کو دلیل مملوکیت سمجهنا محض ایک باطل وهم هی *

۸ — جرایم کے متعلق امور میں اکثر رغبت و نفرت پر دلایل مبني کیئے جاتے هیں مثلاً ایک شخص نامي چور هی اکثر لوگ اس شهرت کو اسکي سزا دینے کے لیئے کافي دلیل سمجهتے هیں اور کہتے هیں که چونکه لوگ عموماً اُس شخص سے نفرت کرتے هیں پس اُسکو سزا هونا چاهیئے *

۹ — بعض لوگ ایک ایسے امر پر اپني دلیل کو مبني کرتے هیں جو خود ثابت نهیں هوا — مثلاً بعض اشخاص کہتے هیں که فلاں کام برا هی کیونکه اُس میں خرچ زیاده هی — حالانکه ابهي تک یهه ثابت نهیں هوا هی که عموماً زیاده خرچ کرنا بري چیز هی *

۱۰ — قانون فرضي بهي دلیل نهیں هوسکتا ' مثلاً بعض لوگ کہتے هیں که فلاں کام قانون فطرت کے خلاف هی حالانکه ابهي ثابت نهیں هوا که جس امر کو وه قانون فطرت قرار دیتے هیں در حقیقت وه قانون فطرت بهي هی — غرضکه بنتهم ان تمام دلایل کو لغو سمجهتا هی اُسکا قول هی که جس فعل کي اچهائي یا برائي کو ثابت کرو مسرت و الم کي مقدار کے حساب سے ثابت کرو اور یهي ایک عمده طریقه استدلال کا هی — اس کتاب کے ترجمه کرنے میں مجهے نهایت دقتیں پیش آئیں اولاً تو مضمون خود خشک اور فلسفي هی نه کوئي قصه کهاني هی نه کسي نحو صرف کے قواعد هیں که جسکو انسان پڑهتا اور سمجهتا چلا جاے ' یهه مضمون بالکل دماغ و عقل سے متعلق هی کسي زبان میں هو مشکل معلوم هوگا — اپني اصلي زبان میں بهي یهه کتاب ایسي مشکل هی که کوئي شخص گو انگریزي اُسکي زبان مادري هو لیکن اگر فلسفه اور منطق سے وه واقف نهیں هی تو اُس

كتاب كے اعلى مضامين كو بخوبي نهيں سمجهه سكتا — ثانياً يهه كه گو همارى زبان اُردو باعتبار اپني بناوٹ كے ايسي وسيع هى كه علمي اصطلاحات كو قرار دينے كے ليئے هر ايک زبان كے الفاظ اُس ميں داخل هوسكتے هيں مگر اُن كے داخل كرنے ميں جب اس امر كا خيال هوتا هى كه الفاظ مانوس داخل هوں اور غير مانوس كے داخل كرنے سے اجتناب كيا جاوے تو سخت مشكل هوجاتي هى اور جب كوئي مانوس لفظ اصطلاح ميں داخل كرنے كے ليئے دستياب هوتا هى تو ايک اور مشكل پيش آتي هى كه پہلے سے اُس لفظ كا ايک مفهوم لوگوں كے ذهن ميں بيٹها هوا هوتا هى اور جس مواد و مفهوم سے وه لفظ علمي اصطلاح ميں استعمال كيا جاتا هى وه دوسرا مفهوم هوتا هى پس اسطرح پر اُسكو استعمال ميں لانا كه اُس لفظ سے لوگوں كا خيال اُس پہلے مفهوم كي طرف نه جاے بلكه اُس مفهوم كي طرف جاے جو اُس علمي اصطلاح ميں قايم هوا هى نهايت هي مشكل هوتا هى اس پچهلے امر سے بچنا واجبات سے هى اور اسليئے بعض اوقات غير زبان كا لفظ ياغير مانوس لفظ اختيار كرنا پڑتا هى — ميں نے اس كتاب كے ترجمه ميں ان سب مشكلات پر خيال كيا هى اور جهاں تک مجهه سے هوسكا هى اُسكے حل كرنے ميں كوشش كي هى — پس تو يهه كتاب ترجمه هونے كے بعد بهي بخوبي اُنهيں لوگوں كے سمجهنے كے لايق هى جنهوں نے اپنے يهاں كے عربي فلسفه اور منطق كو ديكها هى — بنتهم نے بهي جب اس كتاب كو لكها تها تو سمجهه ليا تها كه مبتدي لوگ اسكو نهيں پڑهينگے اور اسوجهه سے اُس نے جا بجا مسائل فلسفي اور واقعات تاريخي كي طرف صرف اشاره كرديا هى اُن اشاروں كو وه لوگ نهيں سمجهه سكتے جو فلسفه و تاريخ سے ناواقف هوں — ثالثاً يهه كه طريقه تحرير انگريزي كا همارى تحرير سے ايسا مختلف هى كه بعض فقرات بنتهم كا اگر ٹهيک لفظي ترجمه بلا گهٹائے بڑهائے كرديا جاے تو بالكل بے معني معلوم هو اور اسوجهه سے جا بجا تشريحات بڑهائي گئي هيں جو خطوط هلالي كے درميان ميں لكهي هيں — اور جا بجا گهٹانے اور بڑهانے كي ضرورت هوئي هى — اس امر كا ظاهر كرنا اپنا فرض سمجهتا هوں كه ان تمام مشكلات كو طى اور حل كرنے ميں بيش بها اعانت مجهے اُستادي مولوي سيد امجد عليصاحب ايم اے سے ملي هى جو بالفعل مدرسة العلوم عليگڈه ميں لاجک اينڈ فلاسفي كے پروفيسر هيں — اور قوم كو جسقدر فائده كه اس كتاب كے ترجمه هوجانے سے پهونچے بڑا حصه اُس كا صرف جناب مولويصاحب موصوف كي بدولت هى - ليكن جو كچهه غلطي ترجمه ميں يا مضمون ميں هو اُسكا الزام بالكل مجهپر هى كيونكه جناب مولويصاحب موصوف كو اسقدر وقت نه تها كه وه كامل غور فرماسكتے — دوسرا امر يهه هى كه ناظرين كتاب هذا جسقدر تكرار سے اس كتاب كو ديكهينگے اُسيقدر اسكے مطالب سے اُنكو حظ هوگا *

راقـــــــم
مهدي حسن منصف
راے بريلي

آزادی راے

بعض احباب کی خواهش سے مکرر چهاپا گیا

هم اپنے اِس آرٹیکل کو ایک بڑے لایق اور قابل زمانه حال کے فیلسوف کی تحریر (ملز لبرٹی) سے اخذ کرتے هیں — راے کی آزادی ایک ایسی چیز هی که هر ایک انسان اُسپر پورا پورا حق رکهتا هی فرض کرو که تمام آدمی بجز ایک شخص کے کسی بات پر متفق‌الراے هیں مگر صرف وهی ایک شخص اُنکے برخلاف راے رکهتا هی تو اُن تمام آدمیوں کو اُس ایک شخص کی راے کو غلط ٹهرانے کے لیئے اُس سے زیاده کچهه استحقاق نهیں هی جتنا که اُس ایک شخص کو اُن تمام آدمیوں کی راے کے غلط ثابت کرنے کا (اگر وه ثابت کرسکے) استحقاق حاصل هی کوئی وجهه اِسبات کی نهیں هی که پانچ آدمیوں‌کوتو بمقابله پانچ آدمیوں کی رایوں کے غلط ٹهرانے کا استحقاق هواور ایک آدمی کو بمقابل نو آدمیوں کے یهه استحقاق نهو راے کی غلطی آدمیوں کی تعداد کی کمی بیشی پر منحصر نهیں هی بلکه قوت استدلال پر منحصر هی جیسیکه یهه بات ممکن هی که نو آدمیوں کی راے بمقابله ایک شخص کے صحیح هو ویسے هی یهه بهی ممکن هی که ایک شخص کی راے بمقابل نو کے صحیح هو *

رایوں کا بند رهنا خواه بسبب کسی مذهبی خوف کے اور خواه بسبب اندیشه برادری و قوم کے اور خواه بدنامی کے ڈر سے اور یا گورنمنٹ کے ظلم سے نهایت هی بری چیز هی — اگر راے اِس قسم کی کوئی چیز هوتی جسکی قدر و قیمت صرف اُس راے والے کی ذات هی سے متعلق اور اُسی میں منحصور هوتی تو رایوں کے بند رهنے سے ایک خاص شخص کا یا معدودے چند کا نقصان متصور هوتا مگر رایوں کے بند رهنے سے تمام انسانوں کی حق تلفی هوتی هی اور کل انسانوں کو نقصان پهونچتا هی اور نه صرف موجوده انسانوں کو بلکه اُنکو بهی جو آینده پیدا هونگے *

اگرچه رسم و رواج بهی اُسکے برخلاف رایوں کے اظهار کے لیئے ایک بهت قوی مزاحم کار گنا جاتا هی لیکن مذهبی خیالات مخالف مذهب راے کے اظهار اور مشتهر هونے کے لیئے نهایت اقوی مزاحم کار هوتے هیں اِس قسم کے لوگ صرف اِسی پر اکتفا نهیں کرتے که اُس مخالف راے کا ظاهر هونا اُنکو نا پسند هوا هی بلکه اُسی کے ساتهه جوش مذهبی اومنڈ آتا هی اور عقل کو سلیم نهیں رکهتا اور اُس حالت میں اُنسے ایسے افعال و اقوال سرزد هوتے هیں جو اُنهیں کے مذهب کو جسکے وه طرفدار هیں مضرت پهونچاتے هیں وه خود اِسبات کے باعث هوتے هیں که مخالفوں کے اعتراض لا معلوم رهیں — وه خود اِسبات

کے باعث هوتے هیں که بسبب پوشیدہ رهنے اُن اعتراضوں کے اُنهیں کے مذهب کے لوگ اُنکے حال پر متوجهه نهوں اور مخالفوں کے اعتراض بلا تحقیق کیئے اور بلا دفع کیئے باقي رہ جاویں — وہ خود اسباب کے باعث هوتے هیں که اُنکي آیندہ نسلیں بسبب نا تحقیق باقي رهجانے اُن اعتراضوں کے جسوقت اُن اعتراضوں سے واقف هوں اُسیوقت مذهب سے منحرف هوجاویں — وہ خود اِسباب کے باعث هوتے هیں که وہ اپني نادانی سے تمام دنیا پر گویا یهه بات ظاهر کرتے هیں که اُس مذهب کو جس کے وہ پیرو هیں مخالفوں کے اعتراضوں سے نهایت هي اندیشه هی اگر اُنهي کے مذهب کا کوئي شخص بغرض حصول اغراض مذکورہ اُنکا پهیلانا چاهے تو خود اُسکو معترض کي جگهه تصور کرتے هیں اور اپني ناداني سے دوست کو دشمن قرار دیتے هیں *

کیا عمدہ راے اُس فیلسوف کي هی که " کسي راے کے حامیوں کا اُس راے کے برخلاف راے کے مشتهر هونے میں مزاحمت کرنے سے خود اُن حامیوں کا به نسبت اُنکے مخالفوں کے زیادہ تر نقصان هی اسلیئے که اگر وہ راے صحیح و درست هو تو اُسکي مزاحمت سے غلطي کے بدلے صحیح بات حاصل کرنے کا موقع اُنکے هاتهه سے جاتا هی اور اگر وہ غلط هی تو اسبات کا موقع باقي نهیں رهتا که غلطي اور صحت کے مقابله سے جو صحت کو زیادہ استحکام اور اُسکي سچائي زیادہ تر دلوں پر موثر هوتي هی اور اُسکي روشني دلوں میں بیٹهه جاتي هی اُس نتیجه کو حاصل کریں جو في الحقیقت نهایت عمدہ فائدہ هی " *

کچهه شبهه نهیں هی که عموماً مخالف اور موافق رایوں کا پهیلنا اور منتشر هونا خواہ وہ دیني معامله سے علاقه رکهتي هوں یا دنیوي معامله سے نهایت هي عمدہ اور مفید هی دونوں قسم کي رایوں پر جدا جدا غور کرنے کا موقع ملتا هی که اُن میں سے کونسي بهتر هی یا اُن دونوں کي تائید ایسے دلایل سے هوتي هی جو جداگانه هر ایک کے مناسب هیں همکو اسبات کا کبهي یقین کامل نهیں هوسکتا که جس راے کي مزاحمت میں یا بند رهنے میں هم کوشش کرتے هیں وہ غلط هي هی اور اگر یقین بهي هو که وہ غلط هی تو بهي اُسکي مزاحمت اور اُسکا انسداد برائي سے خالي نهیں *

فرض کرو که جس راے کا بند کرنا هم چاهتے هیں حقیقت میں وہ راے صحیح و درست هی اور جو لوگ اُس کا انسداد چاهتے هیں وہ اُسکي درستي اور صحت سے منکر هیں مگر غور کرنا چاهیئے که وہ لوگ یعني اُس راے کے بند کرنے والے ایسے نهیں هیں جنسے غلطي اور خطا هوني ممکن نهو تو اُنکو اسبات کا حق نهیں هی که وہ اُس خاص معامله کو تمام انسانوں کے لیئے خود فیصل کرلیں اور اور شخصوں کو اپني راے کام میں لانے سے محروم کردیں کسي مخالف راے کي سماعت سے اس وجهه سے انکار کرنا که همکو اُسکے غلط هونے کا یقین هی گویا یهه کهنا هی که همارا یقین یقین کامل کا رتبه رکهتا هی اور

اُسپر بحث و گفتگو کي ممانعت کرنا انبیا سے بھي بڑہ کر اپنا رتبہ ٹھہرانا هی اور اپنے تئیں ایسا سمجھنا هی کہ هم سے سہو و خطا کا هونا نا ممکن هی *

انسانوں کي سمجھہ پر بڑا افسوس هی کہ جسقدر کہ وہ اپنے خیال و قیاس میں اپنے سے اس مشہور مقولہ کي سند پر کہ " الانسان مرکب من الخطاء والنسیان " سہو و خطا کا هونا ممکن سمجھتے هیں اُسقدر اپني رایوں اور اپني باتوں کے عمل در آمد میں نہیں سمجھتے اُنکي عملي باتوں سے اُسکي قدر و منزلت نہایت هي خفیف معلوم هوتي هی گو خیال و قیاس میں اُسکي کیسي هي بڑي قدر و منزلت سمجھتے هوں — اگرچہ سب اسبات کا اقرار کرتے هیں کہ هم سے سہو و خطا هوني ممکن هی مگر بہت هي کم آدمي ایسے هونگے جو اُسکا خیال رکھنا اور از روے عمل کے بھي اُسکي احتیاط کرنا ضرور سمجھتے هوں اور عملي طور پر اسبات کو تسلیم کرتے هوں کہ جس راے کي صحت کا اُنکو خوب یقین هی شاید وہ اُسي سہو و خطا کي مثال هو جسکا هونا وہ اپنے سے ممکن سمجھتے هیں *

جو لوگ کہ دولت یا منصب اور حکومت یا علم کے سبب غیر محدود تعظیم و ادب کے عادي هوتے هیں وہ تمام معاملات میں اپني رایوں کے صحیح هونے پر یقین کامل رکھتے هیں اور اپنے میں سہو و خطا هونے کا احتمال بھي نہیں کرتے اور جو لوگ اُن سے کسیقدر زیادہ خوش نصیب هیں یعني وہ جو کبھي کبھي اپني رایوں پر اعتراض اور حجت اور تکرار هوتے هوئے سنتے هیں اور کچھہ کچھہ اِسبات کے عادي هوتے هیں کہ جب غلطي پر هوں تو متنبہ هونے پر اُسکو چھوڑ دیں اور درست بات کو مان لیں اگرچہ اُن کو اپني هرایک راے کي درستي پر یقین کامل تو نہیں هوتا مگر اُن رایوں کي درستي پر ضرور یقین هوتا هی جنکو وہ لوگ جو اُن کے ارد گرد رهتے هیں یا ایسے لوگ جنکي بات کو وہ نہایت ادب و تعظیم کے قابل سمجھتے هیں اُن رایوں کو تسلیم کرتے هیں —- یہہ ایک قاعدہ کلیہ هی کہ جو شخص جسقدر اپني ذاتي راے پر اعتماد نہیں رکھتا وہ شخص اُسیقدر دنیا کي راے پر عموماً زیادہ تر اعتماد رکھتا هی جسکو بعضي اصطلاحوں میں جمهور کي راے یا جمهور کا مذهب کہا جاتا هی *

مگر یہہ بات سمجھني چاهیئے کہ ایسے لوگوں کے نزدیک دنیا سے یا جمهور سے کیا مراد هوتي هی هر ایسے شخص کے نزدیک دنیا سے اور جمهور سے وہ چند اشخاص معدود مراد هوتے هیں جنسے وہ اعتقاد رکھتا هی یا جنسے وہ ملتا جلتا هی مثلاً اُس کے دوستوں یا هم رایوں کا فریق یا اُسکي ذات برادري کے لوگ یا اُس کے درجہ و رتبہ کے لوگ پس اُس کے نزدیک تمام دنیا اور جمهور کے معني اُنهي میں ختم هوجاتے هیں اور اِس لیئے وہ شخص اِس راے کو دنیا کي یا جمهور کي راے سمجھکر اُسکي درستي پر زیادہ تر یقین کرتا هی — اِس هیئت مجموعي راے کا جو اعتماد اور یقین اُس کو زیادہ هوتا هي اور ذرا بھي اُس

میں لغزش نہیں آتی اُس کا سبب یہہ هي هوتا هی که وہ اِسبات سے واقف نہیں هوتا که اُس کے زمانه سے پہلے اور زمانوں کے اور ملکوں کے اور فرقوں کے اور مذهبوں کے لوگ اُس میں کیا راے رکھتے تھے اور اب بھي اور ملکوں اور فرقوں اور مذهبوں کے لوگ کیا راے رکھتے هیں ایسے شخص کا یہہ حال هوتا هی که وہ اِسبات کي جوابدهي کو که در حقیقت وہ راہ راست پر چلتا هی اپني فرضي دنیا یا جمهور کے ذمه ڈالتا هی پس جو کچھہ اُسکي راے یا اُس کا حال هو کچھہ بھي اعتبار اور یقین کے لایق نہیں هی اِسلیئے که جن وجوهات سے وہ شخص بسبب مسلمان خاندان میں پیدا هونے کے اِسوقت بڑا مقدس مسلمان هی اُنهي وجوهات سے اگر وہ عیسائي خاندان یا ملک یا بت پرست خاندان یا ملک میں پیدا هوتا تو وہ بھلا چنگا عیسائي یا بت پرست هوتا وہ مطلق اِسبات کا خیال نہیں کرتا که جسطرح کسي خاص شخص کا خطا میں پڑنا ممکن هی' اُسیطرح اُسکي فرضي دنیا اور خیالي جمهور کي تو کیا حقیقت هی زمانه کے زمانه کا اور اُس سے بھي' بہت بڑي دنیا کا خطا میں پڑنا ممکن هی تاریخ سے اور علوم موجودہ سے بخوبي ظاهر هی که هر زمانه میں ایسي ایسي رائیں قایم هوئیں اور مسلم قرار پائیں جو اُس کے بعد کے زمانه میں صرف غلط هي نہیں بلکه سراسر لغو و مہمل سمجھي گئیں اور یقیناً اِس زمانه میں بھي بہت سي ایسي رائیں مروج هونگي جو کسي آیندہ زمانه میں اِسیطرح مردود اور نا معقول تھہرینگي جیسیکه بہت سي وہ رائیں جو اگلے زمانه میں عام طور پر مروج تھیں اور اب مردود هوگئي هیں *

اِس تقریر پر یہہ اعتراض هوسکتا هی که جو لوگ مخالف راے کو غلط اور مضر سمجھکر اُسکي مزاحمت کرتے هیں اُس سے اُن کا مطلب اِسبات کا دعوی کرنا که وہ غلطي سے آزاد و بري هیں نہیں هوتا بلکه اُس سے اُس فرض کا ادا کرنا مقصود هوتا هی جو اُن پر باوصف قابل سہو و خطا هونے کے اپنے ایمان اور اپنے یقین کے مطابق عمل کرنے کا هی اگر لوگ اس وجهه سے اپني رایوں کے موافق کاربند نہوں که شاید وہ غلط هوں تو کوئي شخص اپنا کوئي کام بھي نہیں کرسکتا —— لوگوں کا یہہ فرض هی که حتی المقدور اپني نہایت درست رائیں قایم کریں اور بغور اُنکو قرار دیں اور جب اُنکي درستي کا بخوبي یقین هوجاوے تو اُس کي مخالف رایوں کے بند کرنے اور مزاحمت کرنے میں کوشش کریں —— آدمیوں کو اپني استعداد و قابلیت کو نہایت عمدہ طور سے برتنا چاهیئے یقین کامل کسي امر میں نہیں هوسکتا مگر ایسا یقین هوسکتا هی جو انسان کے مطالب کے لیئے کافي هو —— انسان اپني کارروائي کے لیئے اپني راے کو درست و صحیح سمجھہ سکتے هیں اور اُن کو ایسا هي سمجھنا چاهیئے اور وہ اِس سے زیادہ اَور کوئي بات اُس صورت میں اختیار نہیں کرتے جب

که وہ خراب آدمیوں کو ممانعت کرتے هیں که ایسي رایوں کے شایع کرنے سے جو اُن کے نزدیک فاسد اور مضر هیں لوگوں کو خراب یا بد اخلاق یا بد مذهب نکریں *

مگر مخالف راے کے بند کرنے میں صرف اتنا هي نہیں هوتا که اُنہوں نے اپنے تئیں قابل سہو و خطا سمجھہ کر اپنے ایمان اور اپنے یقین کے موافق عمل کیا هی بلکه اُس سے بہت زیادہ کیا جاتا هی— اِس بات میں که ایک راے کو اس وجہہ سے صحیح سمجھا جاوے که اُس پر اعتراض و حجت کرنے کا هر طرحپر لوگوں کو موقع دیا گیا اور اُس کي تردید نہو سکي اور اس بات میں که ایک راے کو اس وجہہ سے صحیح مان لیا گیا که اس کي تردید کي کسي کو اجازت نہیں هوئي زمین اور آسمان کا فرق هی پس مخالف رایوں کي مزاحمت کرنے والے اپني راے کو اس وجہہ سے صحیح نہیں سمجھتے که اُسکي تردید نہیں هوسکي بلکه اس لیئے صحیح ٹھہراتے هیں که اُسکي تردید کي اجازت نہیں هوئي حالانکه جس شرط سے هم بطور جائز اپني راے کو عمل درآمد هونے کے لیئے درست قرار دیسکتے هیں وہ صرف یہي هی که لوگوں کو اس بات کي کامل آزادي هو که وہ اُس راے کے برخلاف کہیں اور اُس کو غلط ثابت کریں اس کے سوا اَوْر کوئي صورت نہیں هی که انسان جس کے قواي عقلي اور اور قواي کامل نہیں هیں اپنے آپ کو راہ راست هونے کا یقین کرسکے اهل مذاهب جو صرف اپنے معتقد فیه کي پیروي هي کو راہ راست سمجھتے هیں جب تک که وہ بھي اس بات پر مباحثه اور اظہار راے کي اجازت نه دیں که جسطرح پر اُن کا عمل درآمد اور چال چلن یا اعتقاد اور خیال هی وہ صحیح طور سے اُن کے معتقد فیه کي پیروي هی یا نہیں اُس وقت تک وہ بھي اپنے آپ کو راہ راست پر هونے کا یقین نہیں کرسکتے *

انسان کي پچھلي حالتوں کو موجودہ حالتوں سے مقابله کرنے پر معلوم هوتا هی که هر زمانه میں انسانوں کا یہي حال هی که سو میں سے ایک هي شخص اس قابل هوتا هی که کسي دقیق معامله پر راے دے اور نناوے شخص اُس میں راے دینے کي لیاقت نہیں رکھتے مگر اُس ایک آدمي کي راے کي عمدگي بھي صرف اضافي هوتي هی اس لیئے که اگلے زمانه کے لوگوں میں اکثر آدمي جو سمجھہ بوجھہ اور لیاقت میں مشہور تھے ایسي رائیں رکھتے تھے که جن کي غلطي اب بخوبي روشن هو گئي هی بہت سي ایسي باتیں اُنکو پسندیدہ اور اُنکے عمل در آمد تھیں جنکو اب کوئي بھي ٹھیک اور درست نہیں سمجھتا اور اِس سے ثابت هوتا هی که انسانوں میں همیشه معقول رایوں اور پسندیدہ رایوں کو غلبه رهتا هی مگر اسکا سبب بجز انسان کي عقل و فہم کي ایک عمدہ صفت کے جو نہایت هي پسندیدہ هی اور کوئي نہیں اور وہ صفت یہه هی که اِنسان کي غلطیاں اصلاح کي صلاحیت رکھتي هیں یعني انسان اپني غلطیوں کو مباحثه اور تجربه کے ذریعه سے

درست کرلینے کي قابلیت رکھتا هی پس انسان کي راے کي بتمامه قوت اور قدر و منزلت کا حصر اِس ایک بات پر هی که جب وہ غلط هو تو صحیح کي جاسکتي هی مگر اُسپر اعتماد اُسیوقت کیا جاسکتا هی جبکه اُسکے صحیح کرنے کے ذریعے همیشه برتاؤ میں رکھے جاویں — خیال کرنا چاهیئے که جس آدمي کي راے حقیقت میں اعتماد کے قابل هی اُسکي وہ راے اِس قدر و منزلت کو کس وجهه سے پهونچي هی — اِسي وجهه سے پهونچي هی که اُس نے همیشه اپني طبیعت پر اِس بات کو گوارا رکھا هی که اُس کي راے پر نکته چینیاں کي جاویں اور اُس نے اپنا طریقه یهه تهرایا هی که اپنے مخالف کي راے کو ٹهنڈے دل سے سنا اور اُس میں جو کچهه درست اور واجب تها اُس سے خود مستفید هونا اور جو کچهه اُس میں غلط اور ناواجب تها اُس کو سمجهه لینا اور موقع پر اُس غلطي سے اَوْروں کو بهي آگاه کردینا ایسا شخص گویا اِس بات کو عملي طور پر تسلیم کرتا هی که جس طریقه سے اِنسان کسي معامله کے کل مدارج کو جان سکتا هی وہ صرف یهه هی که اُسکي بابت هر قسم کي راے کے لوگوں کي گفتگو کو سنے اور جن جن طریقوں سے هر سمجهه اور طریقے اور طبیعت کے آدمي اُس معامله پر نظر کریں اُن سب طریقوں کو سوچے اور سمجهے کسي دانا آدمي نے اپني دانائي بجز اِس طریقه کے اَوْر کسیطرح پر حاصل نهیں کي — اِنسان کي عقل و فهم کا خاصه یهي هی که وہ اِس طور کے سوا اَوْر کسي طور سے مهذب اور معقول هو هي نهیں سکتي اور صرف اِس بات کي مستقل عادت کے سوا که اپني راے کو اَوْروں کي راٶں سے مقابله کرکے اُسکي اصلاح و تکمیل کیا کرے اور کوئي بات اُس پر اعتماد کرنے کي وجهه متصور نهیں هوسکتي اِس لیئے که اِس صورت میں اُس شخص نے لوگوں کي اُن تمام باتوں کو جو اُس کے برخلاف کهه سکتے تهے بخوبي سنا اور تمام معترضوں کے سامنے اپني راے کو ڈالا اور بعوض اسکے که مشکلوں اور اعتراضوں کو چهپاوے خود اُسنے جستجو کي اور هر طرف سے جو کچهه روشني پهونچي اُسکو بند نهیں کیا تو ایسا شخص البته اِس بات کے خیال کرنے کا استحقاق رکهتا هی که میري راے ایسے شخص یا اشخاص سے جنهوں نے اپني راے کو اِسطرح پر پخته نهیں کیا بهتر و فایق هی *

جس شخص کو اپني راے پر کسیقدر بهروسا کرنے کي خواهش هو یا یهه خواهش رکهتا هو که عام لوگ بهي اُسکو تسلیم کریں اُس کا طریقه بجز اِس کے اَوْر کچهه نهیں هی که وہ اپني راے کو عام مباحثه اور هر قسم کے لوگوں کے اعتراضوں کے لیئے حاضر کرے اگر نیوٹن صاحب کي حکمت اور هیئت اور مسئله ثقل پر اعتراض اور حجت کرنیکي اِجازت نهوتي تو دنیا اُسکي صحت اور صداقت پر ایسا پخته یقین نه کرسکتي جیسا که اب کرتي هی کیا کچهه مخالفت هی جو لوگوں نے اُس دانا حکیم کے ساتهه نهیں کي اور کونسي مذهبي لعن و طعن هی جو اُس سچے اور سچي راے رکهنے والے حکیم کو نهیں دي گئي مگر غور

کرنا چاهیئے که اُس کا نتیجه کیا هوا — یهه هوا که آج تمام دنیا کیا دانا اور کیا نادان کیا حکیم اور کیا متعصب اهل مذهب سب اُسیکو تسلیم کرتے هیں اور اُسیکو سچ جانتے هیں اور مذهبي عقاید سے بهي زیاده اُسکي سچائي دلوں میں بیٹهي هی بغیر آزادي راے کے کسي چیز کي سچائي جهاں تک که اُسکي سچائي دریافت هوني ممکن هی دریافت نهیں هوسکتي جن اعتقادوں کو هم نهایت جایز و درست سمجهتے هیں اُن کے جواز و درستي کي اور کوئي سند اور بنیاد بجز اِس کے نهیں هوسکتي که تمام دنیا کو اختیار دیا جاوے که وه اُنکو بے بنیاد ثابت کریں اگر وه لوگ ایسا قصد نکریں یا کریں اور کامیاب نهوں تو بهي هم اُنپر یقین کامل رکهنے کے مجاز نهیں هیں البته ایسي اجازت دینے سے همنے ایک ایسا نهایت عمده ثبوت اُنکي صحت کا حاصل کیا هی جو انسانوں کي عقل کي حالت موجوده سے ممکن تها کیونکه ایسي حالت میں همنے کسي ایسي بات سے غفلت نهیں کي جس سے صحیح صحیح بات هم تک نه پهونچ سکتي هو اور اگر امر مذکوره پر مباحثه کي اجازت جاري رهے تو هم اُمید کرسکتے هیں که اگر کوئي بات اُس سے بهتر اور سچ اور صحیح هی تو وه اُسوقت همکو حاصل هوجاویگي جبکه انسانوں کي عقل و فهم اُس کے دریافت کرنے کے قابل هوگي اور اِس اثناء میں هم اسبات کا یقین کرسکتے هیں که هم راستي اور صداقت کے اسقدر قریب پهونچ گئے هیں جسقدر که همارے زمانه میں ممکن تها غرضکه ایک خطاوار وجود جسکو انسان کهتے هیں اگر کسي امر کي نسبت کسیقدر یقین حاصل کرسکتا هی تو اُسکا یهي طریقه هی جو بیان هوا اور مسلماني مذهب کا جو ایک مشهور مسئله هی که الحق یعلو ولا یعلی یهه اُسکي ایک ادنی تفسیر هی *

مگر ایک بهت بڑا دهوکه هی جو انسانوں کو اور بعضي دفعه نیک گورنمنٹوں کو بهي آزادي راے کے بند کرنے پر مائل کرتا هی اور وه مسئله سود مندي کا هی جسکو غلط اور جهوٹا نام مصلحت عام کا دیا گیا هی و لله در من قال * برعکس نهند نام زنگي کافور * اور وه مسئله یهه هی که کسي راے یا مسئله یا عقیده کي سچائي اور صحت پر بحث کرنے سے اِس لیئے ممانعت کي جاتي هی که گو وه في نفسه کیسا هي هو مگر اُس سے عام لوگوں کا پابند رهنا نهایت مفید اور باعث صلاح و فلاح عام لوگوں کا هی اور في زماننا هندوستان میں اور خصوصاً مسلمانوں میں یهه راے بکثرت رائج هی بلکه اس گناه کے کام کو ایک نیک کام تصور کیا جاتا هی اس راے کا نتیجه یهه هی که مباحثه اور رایوں کي آزادي کا بند کرنا اُس مسئله یا عقیده کي صحت اور سچائي پر منحصر نهیں هی بلکه زیاده تر مفید عام هونے پر منحصر هی مگر افسوس هی که ایسي راے رکهنے والے یهه نهیں سمجهتے که وهي دعواے سابق یعني اپنے آپکو نا قابل سهو و خطا سمجهنے کا جس سے اُنهوں نے توبه کي تهي پهر پهرا کر پهر قایم هوجاتا هی صرف اتنا فرق هوتا هی که پهلے وه دعوی ایک بات پر

تها اب وهي دعوى دوسري بات پر هى يعني پهلے اُس اصل مسئله يا عقيده کے سچ هونے پر تها اور اب اُس کے مفيد عام هونے پر هى حالانکه يهه بات بهي که وه مسئله يا عقيده مفيد عام هى اِسقدر بحث و مباحثه کا محتاج هى جسقدر که وه اصل مسئله يا عقيده اُسکا محتاج هى *

ايسي راے رکهنے والے اِس غلطي پر ايک اَور دوسري غلطي يهه کرتے هيں جبکه وه يهه کهتے هيں که همنے صرف اُسکي اصليت اور سچائي پر بحث کي ممانعت کي هى اُسکے مفيد عام هونيکي بحث پر ممانعت نهيں کي اور يهه نهيں سمجهتے که راے کي صداقت خود اُس کے مفيد عام هونے کا ايک جزو هى ممکن نهيں که هم کسي راے کے مفيد عام هونے پر بغير اُسکي صحت اور سچائي ثابت کيئے بحث کرسکيں اگر هم يهه بات جانني چاهتے هيں که ايا فلاں بات لوگوں کے حق ميں مفيد هى يا نهيں تو کيا يهه ممکن هى که اِس بات پر توجهه نکريں که ايا وه بات سچ اور صحيح و درست بهي هى يا نهيں ادنى اور اعلى سب اِسبات کو قبول کرينگے که کوئي راے يا مسئله يا اعتقاد جو صداقت اور راستي کے برخلاف هى دراصل کسيکے ليئے مفيد نهيں هوسکتا *

يهه تمام مباحثه جو همنے کيا ايسي صورت سے متعلق تها که راے مروجه اور تسليم شده کو همنے غلط اور اُس کے برخلاف راے کو جسکا بند رکهنا لوگ چاهتے تهے صحيح و درست فرض کيا تها اب اسکے برخلاف شق کو اختيار کرتے هيں يعني يهه فرض کرتے هيں که راے مروجه اور تسليم شده صحيح هى اور اُس کے برخلاف راے جسکا بند کرنا چاهتے هيں غلط اور نادرست هى اور اِس بات کو ثابت کرتے هيں که اُس غلط راے کا بهي بند کرنا خالي برائي اور نقصان سے نهيں *

هر ايک شخص کو گو اُسکي راے کيسي هي زبردست اور مضبوط هو اور وه کيسي هي مشکل اور نا رضامندي سے اپني راے کے غلط هونے کے امکان کو تسليم کرے يهه بات خوب ياد رکهني چاهيئے که اگر اُس راے پر بخوبي تمام اور نهايت بيباکي سے بے دهڑک مباحثه نهيں هوسکتا تو وه ايک مرده اور مردار راے قرار ديجاويگي نه ايک زنده اور سچي حقيقت اور وه کبهي ايسي حق اور سچ بات قرار نهيں پاسکتي جس کا اثر هميشه لوگوں کي طبيعتوں پر رهے *

گذشته اور حال کے زمانه کي تاريخ پر غور کرنے سے معلوم هوتا هى که بعضي دفعه ظالم گورنمنٹوں نے بهي نهايت سچي اور صحيح بات کے رواج پر کوشش کي اِلا اُنکے ظلم نے اُسپر آزادي سے مباحثه کي اِجازت نهيں دي اور بهت سي ايسي مثاليں بهي موجود هيں که نيک اور تربيت يافته گورنمنٹ نے نهايت سچي اور صحيح بات کا رواج دينا چاها اور لوگوں نے يا تو اِس خيال سے که همارے مباحثه اور دلايل کو اُس راے ميں کچهه مداخلت

نہیں هی یا کوئي التفات نہیں کرتا از خود مباحثہ کو نہیں اُٹھایا یا اپنے وهمي خوف سے یا اراکین گورنمنت کي بد مزاجي کے ڈر سے یا انکي خلاف راے کے کوئي بات نہ کہني مصلحت وقت سمجھہ کر یا یہہ خیال کرکو کہ گورنمنت کے یا کسي کے برخلاف بحث کرنا خیر خواهيْ نہیں هی مباحثہ کو ترک کردیا تو اس کا نتیجہ بجز اس کے اَوْر کچھہ نہیں هوا کہ اُس تجویز نے کسي کے دلوں میں مطلق اثر نہیں کیا اور ایک مردہ راے سے زیادہ اور کچھہ رتبہ لوگوں کے دلوں میں نہیں پایا *

یہہ بات کہ سچي اور درست راے بے مباحثہ و دلیل کے بھي طبیعتوں میں بیٹھہ جاتي هی اور گھر کرلیتي هی ایک خوش ایند مگر غلط آواز هی دنیا کو دیکھو کہ گروہ کے گروہ ایک دوسرے کي متناقض راے پر جمے هوئے هیں اور وہ متناقض رائیں اُن کے دلوں میں گھر کیئے هوئے هیں پھر کیا وہ دونوں متناقض رائیں سچي اور صحیح هیں هاں اس میں کچھہ شک نہیں کہ بہت سي باتیں بے سمجھے اور بغیر دلیل کے اور بغیر مباحثہ کے لوگوں کے دلوں میں گھر کر جاتي هیں مگر اُنکا صحیح و درست هونا ضرور نہیں سچ میں کوئي ایسي اعجازي کرامات نہیں هی کہ وہ از خود دلوں میں بیٹھہ جاوے اُس میں جو کچھہ کرامات هی وہ صرف اسي قدر هی کہ مباحثہ کا اُس کو خوف نہیں — سچ راے بھي اگر بلا دلیل و مباحثہ دل میں گھر کرلے تو وہ سچي راے نہیں کہلاویگي بلکہ تعصب اور جہل مرکب اُس کا مناسب نام هوگا مگر ایسا طریقہ حق اور سچ بات کے قبول کرنے کا ایک ذي عقل مخلوق کے لیئے جیساکہ انسان هی شایاں نہیں اور نہ یہہ طریقہ راستي و حق کے پہچاننے کا هی بلکہ جو حق بات اس طرح پر قبول کي جاتي هی وہ ایک خیال فاسد اور باطل هی اور جن باتوں کو حق فرض کرلیا هی اُن کا اتفاقیہ قبول کرلینا هی *

نہایت سچ اور بالکل سچ تو یہہ بات هی کہ جس شخص نے جو راے یا مذهب اختیار کیا هی وهي شخص اُس کا جوابدہ هی اُس راے کے موجد یا اُس مذهب کے پیشوا اور معلم اور مجتہد کچھہ اُس کے ذمہ دار نہیں هیں مگر مسلمانوں نے اس آفتاب سے بھي زیادہ روشن مسئلہ سے آنکھہ بند کرلي هی اور رومن کیتھلک یعني بت پرست عیسائیوں کا مسئلہ اختیار کیا هی رومن کیتھلک مذهب میں اُن لوگوں کي جو اُس مذهب پر ایمان رکھتے هیں دو فرقے قرار دیئے گئے هیں ایک تو وہ جو اُس مذهب کے مسائل کو بعد دلیل و ثبوت کے قبول کرنے کے مجاز هیں اور دوسرے وہ جن کو صرف اعتماد اور بھروسہ یعني تقلید سے اُنکا قبول کرلینا چاهیئے — اسي قاعدہ کي پیروي سے مسلمانوں نے بھي اپنے مذهب میں دو فریق قایم کیئے هیں ایک وہ جنہوں نے مسئلہ مسلمہ کو بعد ثبوت و تحقیقات اور اقامت دلیل تسلیم کیا هی اور اُن کا نام بہ اختلاف درجات مجتہد مطلق اور مجتہد في المذهب اور مرجح قرار دیا هی دوسرا وہ جن کو بے سمجھے بوجھے آنکھہ بند

کرکر اُن کي پيروي کرني چاهيئے اور اُن کا نام مقلد اور اُس فعل کا نام تقليد قرار ديا هی اور اِس سبب سے مخالف راے کي مزاحمت مسلمانوں میں بہت زیادہ پهيل گئي هی اور وہ اس کي نسبت ايک نہايت عمدہ مگر ابلہ فريب تقرير کرتے هيں اور وہ يہہ کہتے هيں کہ تمام انسانوں کو اُن تمام باتوں کا جاننا نہ ضرور هی اور نہ ممکن هی جنکو بڑے بڑے حکيم يا اهل معرفت اور عالم علوم دين جانتے اور سمجهتے هيں اور نہ يہہ هوسکتا هی کہ هر ايک عام آدمي ايک ذکي اور دانشمند مخالف کي تمام غلط بهانيوں کو جانے اور اُن کو غلط ثابت کرے يا ترديد کرنے اور غلط ثابت کرنے کے قابل هو بلکہ صرف اتنا سمجهہ لينا کافي هی کہ اُن کے جواب دينے کے لايق هميشہ کوئي نہ کوئي موجود هونگے جنکي بدولت مخالف کي کوئي بات بهي بلا ترديد باقي نرهي هوگي پس سيدهي سادهي عقل کے آدميوں کے ليئے يهي کافي هی کہ ان باتوں کي اصليت سکهلادي جاوے اور باقي وجوهات کي بابت وہ اوروں کي سند پر بهروسا کريں اور جب کہ وہ خود اِسبات سے واقف هيں کہ هم اُن تمام مشکلات کے رفع دفع کرنے کے واسطے کافي علم اور پوري لياقت نہيں رکهتے هيں تو اسبات کا يقين کرکر مطمئن هوسکتے هيں کہ جو مشکلات اور اعتراض برپا کيئے گئے هيں وہ لوگ اُن سب کا جواب دے چکے هيں يا آيندہ دينگے جو بڑے بڑے عالم هيں *

اس تقرير کو تسليم کرنے کے بعد بهي راے کي آزادي اور مخالف راے کي مزاحمت سے جو نقصان هيں اُس ميں کچهہ نقصان نہيں لازم آتا کيونکہ اس تقرير کے بموجب بهي يہہ بات قرار پاتي هی کہ آدميوں کو اس بات کا معقول يقين هونا چاهيئے کہ تمام اعتراضوں کا جواب حسب اطمينان ديا گيا هی اور يہہ يقين جب هي هوسکتا هی جبکہ اُس پر بحث و مباحثہ کرنے کي آزادي هو اور مخالفوں کو اجازت هو کہ تمام اپني وجوهات کو جو اُس کے مخالف رکهتے هيں بيان کريں اور اُس مسئلہ کو غلط ثابت کرنے ميں کوئي کوشش باقي نہ چهوڑيں *

اگر تقليد کي گرم بازاري کا جيسيکہ آج کل هی اور آزادانہ مباحثہ کي مزاحمت و عدم موجودگي کا نقصان اور بد اثر در صورتيکہ تسليم شدہ مسئلہ يا قرار دادہ رائيں صحيح هوں اسيقدر هوتا کہ اُس مسئلہ يا اُن رايوں کي وجوهات معلوم نہيں هيں تو يہہ خيال کيا جاسکتا کہ گو وہ مزاحمت عقل و فہم کے حق ميں مضر هی مگر اخلاق کو تو اُس سے کچهہ مضرت نہيں پهونچتي اور نہ اُس مسئلہ کي يا رايوں کي اُسقدر و منزلت ميں کہ اُن سے نہايت عمدہ اثر لوگوں کي خصلتوں پر هوتا هی کچهہ نقصان هی مگر يہہ بات نہيں هی بلکہ اُس سے بہت بڑہ کر نقصان هوتا هی حقيقت يہہ هی کہ مباحثہ اور آزادي راے کي عدم موجودگي ميں صرف مسئلہ يا رايوں کي وجوهات

هي کو لوگ نهيں بهول جاتے بلکه اکثر اُس مسئله يا راے کے معني اور مقصود کو بهي بهول جاتے هيں چنانچه جن لفظوں ميں وہ مسئله يا راے بيان کي گئي هی اُن سے کسي راے يا خيال کا قايم کرنا تک موقوف هوجاتا هی يا جو جو باتيں اُن لفظوں سے ابتدا ميں مراد رکهي گئيں تهيں اُن ميں سے بهت تهوڑي هي معلوم رهجاتي هيں اور بعوض اس کے که اُس مسئله يا راے کا اعتقاد هردم تر و تازہ اور زندہ يعني موثر رهے اُس کے صرف چند ادهورے کلمے حافظه کي بدولت باقي رهجاتے هيں اور اگر اُس کي مراد اور معني بهي کچهه باقي رهتے هيں تو صرف اُن کا پوست باقي رهتا هی اور مغز و اصليت نابود هوجاتي هی اب ذرا انصاف سے مسلمانوں کو اپنا حال ديکهنا چاهيئے که تمام علوم معقول و منقول ميں اسي مزاحمت راے يا تقليد کي بدولت اُن کا در حقيقت ايسا هي حال هوگيا هی يا نهيں *

اس زمانه تک جس قدر که انسان کو تمام مذهبي عقايد اور اخلاقي امور اور علمي مسائل ميں تجربه هوا هی اُس سے امر مذکورہ بالا کي صحت ثابت هوتي هی چنانچه هم ديکهتے هيں که جو لوگ کسي مذهب يا علم يا راے کے موجد تهے اُن کے زمانه ميں اور اُن کے خاص مريدوں يا شاگردوں کے دلوں ميں تو وہ عقايد يا مسائل طرح طرح کے معنيوں اور مرادوں اور خوبيوں سے بهرپور تهے اور اُن کا اثر بے کم و کاست اُن کے دلوں ميں تها اور اُس کا سبب يهي تها که اُن ميں اور اُن کے مخالف راے والوں ميں اس غرض سے بحث و حجت رهتي تهي که ايک کو دوسرے کے عقيدہ اور مسئله پر غلبه اور فوقيت حاصل هو مگر جب اُس کو کاميابي هوئي اور بهت لوگوں نے اُس کو مان ليا اور بحث اور حجت بند هوگئي تو اُس کي ترقي بهي تهم گئي اور وہ اثر جو دلوں ميں تها اُس ميں بهي جان يعني حرکت اور جنبش نهيں رهي ايسي حالت ميں خود اُس کے حاميوں کا يهه حال هوتا هی که مثل سابق کے اپنے مخالفوں کے مقابله پر آمادہ نهيں رهتے اور جيسيکه اُس عقيدہ يا مسئله کي پهلے حفاظت کرتے تهے ويسي اب نهيں کرتے بلکه نهايت جهوٹے غرور اور بيجا استغنا سے سکون اختيار کرتے هيں اور حتی‌الامکان اُس عقيدہ اور مسئله کے برخلاف کوئي دليل نهيں سنتے اور اپنے گروہ کے لوگوں کو بهي کفر کے فتووں کے ڈراوے سے اور جهنم ميں جانے کي جهوٹي دهشت دکهانے سے سننے سے اور اُسپر بحث کرنے سے جهاں تک هوسکتا هی باز رکهتے هيں اور يهه نهيں سمجهتے که کهيں علموں کي روشني جو آفتاب کي روشني کي طرح پهيلتي هی اور اعتراضوں کي هوا اگر وہ صحيح هوں تو کيا اُن کے روکے رک سکتي هی اور جب يهه نوبت پهونچ جاتي هی تو اُس عقيدہ يا مسئله کا جنکو اُنکے پيشواؤں نے نهايت محنتوں سے قايم کيا تها زوال شروع هوتا هی اُسوقت تمام معلم اور مقدس لوگ جو اُس کمبخت زمانه کے پيشوا گنے جاتے هيں اسبات کي شکايت کرتے هيں

کہ معتقدوں کے دلوں میں اُن عقیدوں کا جنکو اُنہوں نے برایے نام قبول کیا ھی کچھہ بھی اثر نہیں پاتے اور باوجودیکہ وہ ظاہر میں اُن عقیدوں اور مسئلوں کو قبول کرتے ھیں مگر اُنکا ایسا اثر کہ اُن کے معتقدوں کا چال چلن اور اخلاق اور عادت اور معاشرت بھی اُن عقیدوں اور مسئلوں کے مطابق ھو مطلق نہیں پاتے مگر افسوس اور نہایت افسوس کہ وہ معلم اور مقدس لوگ اتنا خیال نہیں فرماتے کہ یہہ حال جو ھوا ھی جسکی وہ شکایت کرتے ھیں اُنہی کی عنایت و مہربانی کا تو نتیجہ ھی اب میں صاف کہتا ھوں اور نہایت بے دھڑک کہتا ھوں کہ یہہ جو کچھہ میں نے بیان کیا اس زمانہ کے مسلمانوں کے حال کا ٹھیک ٹھیک آئینہ ھی *

اب اس حالت کے برخلاف حالت کو خیال کرو یعنی جبکہ آزادی راے کی قایم رھتی ھی جسکے ساتھہ مباحثہ کا بھی قایم رھنا لازم و ملزوم ھوتا ھی اور ھر ایک حامی کسی عقیدہ یا علمی مسئلہ کا اپنے عقیدہ یا مسئلہ کی وجوہ کو قایم اور غالب رھنے پر بحث کرتا رھتا ھی تو اُسوقت عام لوگ بھی اور سست عقیدہ والے بھی اسبات کو خوب جانتے اور سمجھتے ھیں کہ ھم کس بات پر لڑ بھڑ رھے ھیں اور ھمارے عقیدہ اور مسئلہ میں اور دوسروں کے عقیدہ اور مسئلہ میں کیا تفاوت ھی اور ایسی حالت میں ھزاروں ایسے آدمی پائے جاوینگے جنہوں نے اُس عقیدہ یا مسئلہ کے اصول کو بخوبی خیال کیا ھوگا اور ھر ڈھنگ و طریقہ سے اُسکو خوب سمجھہ بوجھہ لیا ھوگا اور اُسکے عمدہ عمدہ پہلوؤں کو بخوبی جانچ اور تول لیا ھوگا اور اُنکے اخلاق اور اُنکی عادت اور خصلت پر اُسکا ایسا پورا پورا اثر ھوگا کہ جیسا کہ ایسے شخص کی طبیعت پر ھونا ممکن ھی جس میں وہ عقیدہ یا مسئلہ بخوبی رچ بس گیا ھو — مگر جبکہ وہ عقیدہ ایک موروثی اعتقاد ھوجاتا ھی اور لوگ باپ دادا یا اُستاد پیر کی رسم متبرک کے طور پر قبول کرتے ھیں تو وہ تصدیق قلبی نہیں ھوتی طبیعت اُسکو مردہ دلی سے قبول کرتی ھی اور اسلیئے طبیعت کا میلان اُس عقیدہ اور مسئلہ کے بھلا دینے پر ھوتا ھی یہاں تک کہ وہ عقیدہ یا مسئلہ انسان کے باطن سے بے تعلق ھو جاتا ھی اور صرف اوپر ھی اوپر رہ جاتا ھی اور تمام اخلاق اور عادات اُس کے برخلاف ھوتے ھیں اور ایسے ایسے حالات پیش آتے ھیں جیسے کہ اس زمانہ میں اکثر پیش ھوتے رھتے ھیں جنسے ظاہر ھوتا ھی کہ وہ عقیدہ یا مسئلہ طبیعت کے باھر باھر رھتا ھی اور بجاے اس کے کہ وہ دلمیں گھر کرے باھر ھی باھر ایسے خراب اور کانٹےدار پوست کی مانند لپٹا ھوا ھی جس کے سبب وہ باتیں ظہور میں نہیں آتیں جو انسان کے عمدہ عمدہ اوصاف درونی سے تعلق رکھتی ھیں بلکہ اُس سے اِس قسم کی نوبت ظاہر ھوتی ھی جیسے کانٹےدار تھوہر کے درخت کی باڑ سے ھوتی ھی کہ وہ نہ خود اُس گھیری ھوئی زمین کو کچھہ فائدہ دیتا ھی اور نہ اَوروں کو گل پھول لیجانے اُس

میں لگانے دیتا ھی اور بجز اس کے کہ دل کي زمین کو ھمیشہ خالي اور ویران اور بیکار پڑا رھنے دے اور کچھہ نہیں کرتا *

جو بات بیان ہوئي اُس کي صحت ہرایک مذھب والا اپنے حال پر غور کرنے سے بخوبي جان سکتا ھی ھرایک مذھب والا اپنے مذھب میں کسي نہ کسي کتاب کو مقدس سمجھتا ھی اور بطور قانون مذھب کے تسلیم کرتا ھی مگر یا ایںھمہ یہہ بات کہني کچھہ مبالغہ نہیں ھی کہ شاید ھزاروں میں سے ایک اپني چال چلن کي جانچ اور اس کے برے یا بھلے ھونے کي آزمایش اُس مقدس تسلیم شدہ قانون کے بموجب کرتا ھو بلکہ جس چیز کي سند اور پابندي پر وہ کام کرتے ھیں وہ صرف اپني قوم یا فرقہ یا مذھبي گروہ کا رسم و رواج ھوتا ھی نہ اور کچھہ پس حقیقت میں یہہ حال ھوتا ھی کہ ایک طرف تو وہ اخلاقي مسایل کا مجموعہ ھوتا ھی جسکي نسبت وہ اعتقاد رکھتے ھیں کہ اُنکي زندگي کے عمل درآمد کے لیئے خدانے بنایا ھی یا کم سے کم کسي نہایت نیک اور دانا عاقل نا قابل سہو و خطا شخص نے بنایا ھی اور دوسري طرف اُن رسم و رواج اور متعدد رایوں کا مجموعہ ھوتا ھی جو اُس قوم یا فرقہ یا گروہ میں مروج ھوتي ھیں اور اِس پچھلے مجموعہ کي بعض باتیں اُس پہلے مجموعہ کے بالکل مطابق ھوتي ھیں اور بعض کچھہ مطابق اور بعض بالکل برخلاف اور مذھب پر اعتقاد رکھنے والے اُس پہلے مجموعہ کي زباني تصدیق تو بلا شبہہ کرتے ھیں الا اصلي اطاعت اور رفاقت اور پابندي اُس پچھلے مجموعہ کي کرتے ھیں جسپر روزمرہ اُنکا عمل ھوتا ھی اور جسکا ترک کرنا یا اُس کے برخلاف کوئي کام کرنا نہایت ننگ و عار جانتے ھیں پس یہہ بیقدري جو اُس پہلے مجموعہ کے مسایل کي ھوگئي جسکو وہ خدا کا بنایا ھوا جانتے تھے اسي بات سے ھوگئي نہ اُس کے مسایل اور اصول پر مباحثہ بند ھوگیا اور اس سبب سے انسان کے باطن سے بے تعلق ھوگیا اور بجاے زندہ عقیدہ کے صرف بطور مردہ عقیدہ کے لوگوں کے خیال میں رہ گیا *

اس تقریر پر جو بہت بڑا اور نہایت سخت اعتراض وارد ھوسکتا ھی وہ یہہ ھی کہ صحیح اور درست علم یا تجربہ حاصل کرنے کے لیئے کیا یہہ بات ضرور ھی کہ کبھي رایوں میں اتفاق نہو بلکہ ضرور ھی کہ چند آدمي غلطي پر مصر رھیں تاکہ مباحثہ قایم رھے اور اور لوگ اُنکي بدولت حق بات حاصل کرسکیں کیا دنیا میں غلطیوں کا موجود رھنا صحیح رایوں کے حاصل کرنے کے لیئے لابد ھی جبکہ کسي عقیدہ یا علمي مسئلہ کو عموماً تسلیم کرلیا جاوے تو کیا اُسکي حقیقت بدل جاتي ھی اور اُسکي تاثیر جاتي رھتي ھی اور کیا کسي مسئلہ یا عقیدہ کا اُسوقت تک اثر نہیں ھوتا یا لوگ اُسکو بخوبي نہیں سمجھتے جب تک کہ کوئي اُسپر شبہہ نکرتا رھے جبکہ انسان کسي حق بات کو بالاتفاق قبول کرلیتے ھیں تو کیا اُسکي حقانیت معدوم ھو جاتي ھی ابتک یہہ خیال کیا گیا ھی کہ علم اور عقل

كي ترقي كا عمدہ مقصد اور اعلى نتيجه يهه هى كه تمام انسان اچهي اچهي اور عمدہ عمدہ باتوں ميں متفق‌الراے هوويں اور وہ اتفاق راے روز بروز زيادہ بڑهتا جاوے پهر كيا علم اور عقل أسوقت تک باقي رهتي هى جب تک كه أسكا مقصد اور أسكا نتيجه حاصل نهو يهه نو سنا گيا تها كه هر بات كا كمال أس كے مقصد اور نتيجه كا حاصل هونا هى مگر يهه نهيں سنا تها كه مقصد اور نتيجه كا حاصل هونا هي أسكا زوال هى *

مگر ميرا مقصد يهه نهيں هى جو اس اعتراض ميں بيان هوا ميں قبول كرتا هوں كه بلاشبهه جسقدر انسانوں كي ترقي اور تهذيب هوگي أسيقدر مختلف فيه رائيں اور مسئلے اور عقيدے گهتتے جاوينگے بلكه آدميوں كي بهبودي اور بهلائي كا اندازہ بالتخصيص أنهي حقايق كي تعداد اور مقدار سے هوسكتا هى جو غير متنازعه فيه يا حقايق محققه كے مرتبه كو پهونچ جاتي هيں اور أس كے استحكام كے ليئے انسانوں كي رايوں كا اجتماع اور اتفاق ضروري شرطوں ميں سے هى اور وہ اجتماع اور اتفاق جيسا كه غلط راے پر هونا نهايت مضر هى ويسا هي صحيح راے پر هونا نهايت مفيد هى مگر جبكه همكو غلط رايوں پر بهي اجتماع اور اتفاق هوجانے كا انديشه هى تو همكو أس سے بچنے كي فكر و تدبير سے غافل رهنا نهيں چاهيئے اور وہ تدبير يهي هى كه آزادي راے اور مباحثه جاري رهے اگر اس تدبير كے قايم رهنے كا بسبب عموماً تسليم هو جانے أس مسئله يا عقيدہ كے موقع نرهے تو همكو أسكي جگهه كوئي أور تدبير قايم كرني چاهيئے سقراط نے اسي تدبير كے ليئے فرضي مباحثه كا طريقه ايجاد كيا تها جسكو افلاطون نے نهايت خوبي سے اپنے سوال و جواب ميں بيان كيا هى *

مگر افسوس اور هزار افسوس كه اس زمانه كے مسلمانوں نے بجاے اس كے كه أس تدبير كے قايم ركهنے كا كوئي طريقه ايجاد كريں أن تدبيروں كو بهي ضايع كرديا جو سابق ميں ايجاد هوئي تهيں مسلمانوں ميں هر ايک علم كي تحصيل كا مدت سے يهه حال رہ گيا هى كه سب كے سب كيا قصه اور كهاني كي كتابوں كو اور كيا تاريخ اور واقعات گذشته كے روزنامچوں كو اور كيا توتے پهوتے اگلے زمانه كے جغرافيه كو اور كيا لولي لنجي انسان كے بدن كي تشريح كو اور كيا دقيانوسي بطلميوسي هيئت اور قديم رياضي كو اور كيا انسانوں كے اجتهاديات مسايل ديني كو جسكو علم فقهه كها جاتا هى اور كيا علم حديث اور تفسير كو اس ارادہ سے مطالق نهيں پڑهتے كه همكو أسكي اصليت اور حقيقت معلوم هو بلكه صرف يهه ارادہ هوتا هى كه جو كچهه أس كتاب ميں لكها هى خواہ غلط خواہ صحيح وہ هم جان ليں اگر مباحثه كيا جاوے تو نه اسبات پر كه وہ اصول جو أس كتاب ميں لكهے هيں صحيح هيں يا غلط بلكه اسبات پر كه اس كتاب ميں يهي بات لكهي هى يا نهيں — اس طريقه اور عادت نے آزادي راے كو كهوديا اور أس سپر كو جس سے غلطي ميں پڑنے سے

حفاظت تهي توڑدیا اُن کے تمام علم و فضل غارت هوگئے اُن کے باپ دادا کي کمائي جس سے توقع تهي کہ اُنکي اولاد فائدہ اوٹهاویگي سب ڈوب گئي اب جو بڑے بڑے عالم اور فقیہ اور دانا رہ گئے هیں اُنکا یہہ حال هی کہ کسي چیز کي حقیقت سے کہا مسایل علمي اور کیا عقاید مذهبي میں کچهہ بهي واقفیت نهیں رکهتے جس شخص سے کسي بات کي حقیقت پوچهو اگر وہ بڑا هي عالم هی تو بجز اِس کے کہ فلاں شخص نے یہہ لکها هی اور کچهہ نهیں بتا سکتا تمام علوم کا مزہ اور تمام عقیدوں کا اثر دل سے جاتا رہا پس آزادي راے کے قایم نرهنے کے یہہ عمدہ اثر هیں جنکو هم اپني آنکهوں سے دیکهتے هیں *

آزادي راے کے غیر مفید هونے کے ثبوت میں یہہ بات اکثر پیش کي جاتي هی کہ آزادي راے سے جسکے ساتهہ مباحثہ لازم و ملزوم هی کسي راے کے حق یا سچ هونے کا فیصلہ ممکن نهیں بلکہ هر ایک فریق کو اپني اپني راے پر اور زیادہ پختگي اور اصرار هوجاتا هی میں بهي اِسبات کا اقرار کرتا هوں اور اِسبات کو تسلیم کرتا هوں کہ درحقیقت تمام رایوں کا یہہ خاصہ هی کہ وہ خاص خاص فرقوں کي رائیں هوجاتي هیں بحث و مباحثہ کي کمال آزادي سے بهي اُس کا کچهہ تدارک نهیں هوسکتا بلکہ اُس سے اور زیادتي هوتي جاتي هی اور حق کي یہہ کیفیت هوجاتي هی کہ بعوض اِس کے کہ لوگ اُس کو سمجهیں اور بوجهیں اِس وجهہ سے اُس کو نهیں سونچتے سمجهتے بلکہ بے سوچے اور سمجهے نهایت زور شور سے رد کرتے هیں کہ وہ ایسے لوگوں کا قول هی جنکو وہ اپنا مخالف جانتے هیں یا اُن سے نفرت رکهتے هیں مگر یہہ بهي خوب جان لینا چاهیئے کہ آپس میں رایوں کے اختلاف اور مباحثہ سے اُنهي متعصب گروهوں کو جنکے باهم بحث هوتي هی چنداں فائدہ نهیں هوتا بلکہ اُسکا عمدہ اور مفید اثر اُن لوگوں پر هوتا هی جو اُس کے دیکهنے سننے والے هیں اور جن کي طبیعتوں میں وہ جذبہ و حرارت اور خود غرضي اور طرفداري نهیں هوتي جیسیکہ اُن مخالف فرقوں کے حامیوں میں هوتي هی اور جبکہ رفتہ رفتہ اُن متعصبوں کي بهي حرارت کم هوجاتي هی تو جو حق بات هی وہ اُسکے صحیح هونے کا اقرار اپنے دل میں یا اپنے خاص دوستوں میں چپکے چپکے کرنے لگتے هیں گو کہ علانیہ کبهي اُس کا اقرار نکریں *

سچ بات پر سخت سے سخت نزاع کا هونا کچهہ برائي یا نقصان کي بات نهیں هی بلکہ اُس کا انسداد بهت بڑے نقصان کي بات هی جبکہ لوگ طرفین کے دلایل سننے پر مجبور هوتے هیں تو همیشہ انصاف کي اُمید هوتي هی مگر جبکہ وہ صرف یکطرفہ بات سنتے هیں تو اُس صورت میں غلطیاں سختي پکڑکر تعصب بن جاتي هیں اور سچ میں بهي سچ کا اثر اس لیئے باقي نهیں رهتا کہ اُس میں مبالغے هوتے هوتے وہ خود ایک جهوٹ بنجاتا هی — انصاف کي قوت جو انسان میں هی وہ اُسوقت بخوبي کام میں

آتي هی که هر ایک معامله کے دونوں پہلوؤں کے حامي اور معاون تصفیه کے وقت روبرو موجود هوں اور وہ دونوں ایسے زبردست هوں که اپنے اپنے دلائل اور وجوهات کي سماعت پر لوگوں کو گویا مجبور کردیں اور سواے اسکے آؤر کوئي صورت حق کے حاصل کرنے کي نہیں هی *

راے کي آزادي پر ایک آؤر چیز جسکو لوگ سند کہتے هیں کبھي کبھي مزاحمت پہونچاتي هی یہه اکثر هوتا هی که بحث کرنے والے اپني اپني تقریر کي تائید میں کسي مشہور شخص کے قول کي سند لاتے هیں حالانکه کسي شخص کي سند پر اپني راے کو منحصر رکھنا خود آزادي راے کے برخلاف چلنا هی اگر هم کسي کے قول کو صحیح اور سچ سمجھتے هیں تو اُس کے قول کو پیش کرنا کچھه مفید نہیں هی بلکه همکو وہ دلیلیں پیش کرني چاهیئیں جنسے اُس قول کو همنے صحیح مانا هی اگر سقراط و بقراط نے کوئي ایسي بات کہي هی جو درحقیقت صحیح نہیں هی تو وہ اُنکے کہنے سے صحیح نہیں هوجانے کي اور اگر کسي جاهل نے کوئي صحیح بات کہي هی تو وہ اِسلیئے که جاهل نے کہي هی غلط نہیں هوجانے کي کیا عمدہ مسئله هی جسپر هر انسان کو عمل کرنا چاهیئے مگر افسوس که اُسپر نہایت کم عمل هوتا هی اور وہ مسئله یہه هی *

فانظر الی ما قال ولا تنظر الی من قال

و للہ در من قال

مرد باید که گیرد اندر گوش * ور نوشت است پند بر دیوار

راقـــــــم

سید احمد

آزادي

یہه فلسفي کا ایک بڑا مبحث هی، آزادي کي دو قسمیں هیں ایک وہ آزادي هی جو فلسفه میں بمقابله ضرورت استعمال هوتي هی اور جسکے لیئے مناسب لفظ آزادي قصد و خواهش هی ــ یعني بعض فلاسفه اس امر کے قایل هیں' که انسان کوئي فعل قصد یا خواهش سے نہیں کرتا بلکه ضرورت اُسکو مجبور کرتي هی ــ دوسري آزادي وہ هی جسکا نام هی سوشل اور سول آزادي ــ ایک لفظ میں اسکا ترجمه کسیقدر مشکل هی ــ سوشل آزادي اُس حد کا نام هی جو اُن اقتدارات کے لیئے قایم کي جاے جو جماعت من حیث الجماعت اشخاص من حیث الانفراد کي نسبت استعمال کرتي هی ــ آیندہ سے اس مضمون میں جماعت کے لیئے میں سوسئیټي کے لفظ کہا کرونگا ــ چونکه میں اپنے

مضامین کو حتی‌الامکان عام فہم کرنا چاهتا هوں لہذا اس مقام پر جماعت یا سوسئیٹی کا ایک صاف خیال اپني قوم کے دلمیں ڈالنے کے لیئے ان الفاظ کي تفصیل کرتا هوں — بني نوع انسان کي ابتدائي حالت کي تاریخ پر غور کرنے سے معلوم هوگا که انسان میں جب توالد و تناسل کي کثرت هوئي تو تعداد اشخاص کي بڑهي جب ایک گهر میں نه سماسکے تو اور گهر بنائے یہاں تک که ایک قریه یا دیهه ان سے آباد هوا اُس سے بڑهتے بڑهتے ایک ملک بس گیا اور ایک قوم بن گئي — اس قوم و گروه نے اپني اندروني حفاظت اور انتظام کے درست رکهنے اوربیروني حملوں اورزیادتیوں سے حفاظت کے لیئے ایک شخص کو جو اِن سب میں بزرگ تها یا اِن سب میں قوي تها یا کسیطرح سے ان لوگونکے خیال میں زیاده عزت کا مستحق تها ، اپنا سردار بنالیا اور اُسکي اطاعت اور فرمان برداري کو اپنے اوپر فرض کرلیا – اس شخص کے احکام یا اور ملکي آب و هواکي خاصیت یا دیگر وجوه سے ایسے گروه یا قوم میں چند قواعد و قوانین جاري هوجاتے هیں جو ان لوگوں کے باهمي میل و جول و باهمي سلوک اور معاشرت کے طریقوں کا انتظام رکهتے هیں ، یهه قواعد اگر شاهي ، یعني اُس سردار کے احکام هیں ، تو قانون اگر گروه کي راے هیں تو رسم و رواج کہلاتے هیں، قانون خود مدتوں کے بعد جب لوگوں کو اُسکي اطاعت کي عادت هوجاتي هی رسم و رواج بن جاتا هی – یهه مجموعي حالت سوشل یا سول حالت کہلاتي هی اور وه لوگ من حیث‌المجموع سوسئیٹي کہلاتے هیں – میں نے نہایت اختصار سے اس کو بیان کیا حالانکه یهه نہایت مطول مضمون هی اور کیا تعجب هی که اس اختصار کي وجهه سے بخوبي مضمون نه ادا هوا هو *

اس جملهٔ معترضه سے یهه ظاهر هوا هوگا که رسم و رواج یعني گروه یا قوم کي راے بهي ایک قانون کا اثر رکهتي هی اور اشخاص کو من حیث الانفراد اُسکي متابعت واجب هوجاتي هی اور اسي کو بنتهم سوشل سیکشن کہتا هی – مثلاً همارا کوئي عزیز یا دوست صرف کسي انقلاب کي وجهه سے محتاج هوگیا اور فاقوں سے مرنے لگا ، همارا رسم و رواج قومي یهه کہتا هی که هم دولت مند هیں ، اُس کي کچهه خبر گیري کریں ، گو قانون یعني حکم شاهي همکو اس پر مجبور نکرے ، اگر هم ایسا نکرینگے تو قوم یا گروه کي راے میں هم نہایت هي بیهوده اور سنگدل کہلاوینگے اور اُسکي وجهه سے شاید وه همسے سوشل تعلقات کاٹ دے ، همسے مطلق نه ملے ، اور یهه گویا ایک سزا همکو دیهاویگي اسکو بنتهم سوشل سینکشن کي سزا کہتا هی *

هر ملک و هر ملت میں ، کیسي هي مهذب وه کیوں نهو ، سوسئیٹي کي راے کي متابعت عموماً واجب سمجهي جاتي هی اور سوشل سزا عموماً زیاده سخت تصور هوتي هی — انگریزوں میں باوجود تہذیب کے اس کا اثر پایا جاتا هی — جس قوم میں که

اُسکي سلطنت بهي هی سوسئهٹي کي راے کو اور بهي زیادہ قوت هوجاتي هی — اس کا ذکر عنقریب آتا هی *

سوسئهٹي کي راے یا رسم و رواج کي قوت کا محدود هونا یهي آزادي هی جس کا میں ذکر کرنا چاهتا هوں - پس اب انسان کي سول حالت ' یعني سوسئهٹي ' میں دو چیزوں کا وجود ثابت هوا ایک وہ قوت و اقتدار جو پادشاہ یا سوسئهٹي اشخاص من حیث الانفراد پر نافذ کرے اور ایک آزادي یعني اس قوت کا محدود کیا جانا - یهہ دونوں بالکل مخالف چیزیں هیں — ان دونوں چیزونکا باهمي مخالف اور انکي لڑائي کا حال یونان و روم و انگلینڈ کي تاریخ سے همکو بخوبي معلوم هوگا — لیکن اگلے زمانہ میں یهہ لڑائیاں صرف رعایا اور بادشاہ میں هوا کرتي تهیں — بادشاہ وہ هوتا تها جس کو کسي زمانہ ابتدائي میں بضرورت سرگروہ بنالیا تها اور اُسکو مجبوراً طاقت و قوت دي تهي تاکہ وہ قوم اور ملک کي حفاظت کرے اور دوسري قوم کے حملوں کو روکے مگر اب وہ طاقت ایسي بڑهگئي تهي کہ بادشاهت اُسکي شي موروثي هوگئي اور کسي کو مجال نہ تهي کہ اُسکے حکم یا خواهش کي مخالفت کرسکے - پس قومي خیر خواهوں کي خواهش یهہ رهتي تهي کہ اُس شخص یعني بادشاہ کي قوت اور اقتدار کو محدود کریں اور اُسکے ظلموں کو جو وہ جماعت پر کرتا تها روکیں اسیکا نام اُس زمانہ میں آزادي تها - یهہ خواهش دو طرح کي کي گئي — اول تو یهہ کہ قوم وجماعت نے بڑي خونریزي کے بعد اپنے لیئے چند حقوق حاصل کرلیئے جنکا قایم رکهنا بادشاہ پر فرض کردیا گیا ' اور اگر پادشاہ اُسکي مخالفت کرے تو تمام قوم بلوہ کردینے پر آمادہ هوجاتي تهي - دوسري طرح یهہ تهي کہ چند قومي قواعد قایم کردیئے گئے جن کي روسے پادشاہ پر فرض هوگیا کہ امور اهم و عظیم میں همیشہ قوم و سوسئهٹي یا چند ایسے اشخاص کي جنکو قوم اپنا نایب مقرر کرے منظوري حاصل کرے - طریقہ اول تو عموماً یورپ میں مروج هوگیا اور بادشاهوں نے کم و بیش اُسکو منظور کیا ' لیکن طریقہ ثاني کي بابت بڑي مخالفت هوئي اور پادشاهوں اور رعایا میں مدتوں تکرار قایم رهي - آزادي کے جو لوگ بڑے طرفدار تهے اُنکي بڑي سے بڑي خواهش یهہ رهي کہ یهہ طریقہ جاري هو - لیکن آخرالامر اس صدي میں وہ زمانہ آگیا جسمیں لوگ یهہ سوچنے لگے کہ ایک بااقتدار اور خود مختار پادشاہ کي في نفسہ کیا ضرورت هی ' قوم و گروہ خود کیوں نہ اپنا انتظام کرے - جبکہ قوم و سلطنت ایک میں هوجائینگي تو پهر آزادي اور قوت میں کوئي اختلاف نہ رهیگا ' قوم خود اپنے اوپر کوئي ظلم نهیں کرسکتي ' ان لوگوں کي خواهش یهہ هوئي کہ قوم خود حکمران هو اور قوم کي خواهش کے بموجب اس میں سے لوگ حکومت کے کاموں پر مقرر کیئے جائیں تاکہ حکمران لوگوں کي خواهش اور فوائد

عین خواهش اور فوائد قوم کے ہوں — پس ایسی صورت میں قوم کو کچھہ ضرورت نہوگی کہ اپنی قوت کو اپنے اوپر محدود کرے *

لیکن جب جمہوری سلطنت کا طریقہ دنیا میں جاری ہوا اور بقول اُن لوگوں کے قوم خود اپنے اوپر حکومت کرنے لگی ' تو معلوم ہوا کہ یہہ جملہ " قوم کو کچھہ ضرورت نہیں ہی کہ اپنی قوت کو اپنے اوپر محدود کرے ' غلط ہی اور وہ لوگ جن کے ہاتھہ میں حکومت ہی وہی لوگ نہیں ہیں جن کے اوپر حکومت کی جاتی ہی ان کی یکدلی اور ان دونوں کی وحدت خیالی ہی – ایسی سلطنتوں میں جب کہا جاتا ہی کہ قوم کی یہہ خواہش ہی تو اصل میں اس سے مراد یہہ ہوتی ہی کہ قوم کے اُن لوگوں کی یہہ خواہش ہی جو صاحبان اقتدار ہیں اور جن کے ہاتھہ میں حکومت ہی " باقی جمہور انام کی کوئی بات بھی نہیں پوچھتا – ایسی سلطنت میں کثرت راے یا ایسے لوگوں کی راے جنکی راے کثرت راے کہلاتی ہی گویا پادشاہ ہی اور اس پادشاہ کی زیادتیوں سے حفاظت رکھنے کے لیئے بھی اس کی قوت کو محدود کرنا ویسا ہی لازمی ہی جیسا کہ پہلی حالت میں تھا – کثرت راے کے ظلم نہایت خوفناک ہیں خصوصاً جبکہ کثرت راے اپنے ظلموں کو اُس گروہ اشخاص کے ذریعہ سے نافذ کرسکے جس کے ہاتھہ میں حکومت ہی – مثلاً ہماری قوم کی کثرت راے جو ہم لوگوں پر (جو پرانی باتوں میں تجدید کو جایز رکھتے ہیں) ظلم کررہی ہی سخت ہی لیکن اگر ہماری سلطنت کا طریقہ ایسا ہوتا کہ یہہ کثرت راے اپنے ظلموں کو حکام وقت کے ذریعہ سے نافذ کراسکتی تو یہہ اور قیامت تھا — عقلا نے معلوم کیا ہی کہ جب سوسئیٹی من حیث الجماعت ظالم ہوتی ہی ' یعنی وہ اپنے اشخاص پر فرداً فرداً قوت غیر جایز نافذ کرتی ہی ' تو اُس کے ظلم کے ذریعہ اسی پر محدود نہیں رہتے کہ وہ اُن ظلموں کو اپنے پولیٹکل حکام کے ذریعہ سے نافذ کرے ' بلکہ سوسئیٹی اپنے احکام خود جاری کرتی ہی ' اور جبکہ وہ غلط احکام جاری کرتی ہی یا احکام ایسے امور کی نسبت جاری کرتی ہی جن میں اُسکو دست اندازی نہیں چاہیئے تھی تو وہ سوشل ظلم کرتی ہی اور یہہ سوشل ظلم بہت زیادہ سخت ہی بہ نسبت کسی پولیٹکل ظلم کے ' کیونکہ گو اس سوشل ظلموں میں سزا اتنی زیادہ نہیں ہوتی ہی مگر ان سے بچنے کے وسایل نہایت قلیل ہیں اور یہہ ظلم انسان کی زندگی اور روزانہ معاشرت کی جزئیات اور ذرا ذرا سی تفصیلی باتوں تک پہونچ جاتے ہیں اور روح میں ایک غلامی کی عادت پیدا کردیتے ہیں – ہماری قوم اور ہمارے ملک کی حالت ایک بہت عمدہ مثال اس بات کی ہی ' ہماری قوم میں رسم و رواج کی پابندی یا یوں کہو کہ سوسئیٹی کی راے کی قوت اسقدر قوی ہی اور وہ مدتوں سے اسقدر ظلم کرتی چلی آئی ہی کہ اب ہماری روح میں آزادی کا اثر تک باقی نہیں رہا بالکل غلامی سماگئی ہی — ہم نہیں

دیکھتے کہ کون فعل اچھا اور کون فعل برا ہے ہم میں غور کرنیکی جرأت نہیں ہے ہم صرف اُس فعل کو جایز بلکہ واجب سمجھتے ہیں جسکو سوسئیٹی پسند کرتی ہے اور چونکہ سوسئیٹی من‌حیث الجماعت تجدید کی مخالف ہے لہذا وہی دقیا نوسی حالت اور وہی دقیانوسی طریقے جاری ہیں ' گو عقلا وہ کتنے ہی مخالف زمانہ حال کے کیوں نہوں – صاف یہہ ہے کہ شرع وغیرہ جو پکاری جاتی ہے یہہ صرف ایک حیلہ ہے اصل یہہ ہے کہ قوم کسی نئی بات کو پسند نہیں کرتی چونکہ پسند و نا پسند ' جسکو بنام اصول رغبت و احتراز کہتا ہے ' ظاہر میں بھی ایک لغو اصول ہے اور جو شخص کسی امر کو اس دلیل سے برا کہے کہ اُسکی پسند کے خلاف ہے تو وہ لغو سمجھا جاے لہذا قوم نے اپنی پسند و ناپسند کو نافذ کرنیکے لیئے ایک حیلہ نکالا ہے اور ہر امر کو شرع پر محمول کرتی ہے – پس اسطرح سے ہم میں ایک غلامی کی حالت آگئی ہے ' شاہ صاحب اور مجتہد صاحب کا قول ہمارے لیئے خدا کی وحی ہے گو ہمکو یقین ہو کہ جن مصالح سے شاہ صاحب و مجتہد صاحب نے وہ راے قایم کی ہے اُسکو ہم اُن سے زیادہ سمجھہ سکتے ہیں– پس صرف بادشاہ اور حکام ہی کے ظلم سے اپنے تئیں حفاظت میں رکھنا ہمارے لیئے کافی نہیں بلکہ راے عام کے ظلموں سے اور سوسئیٹی کے اس میلان طبع سے کہ وہ اپنے خیالات اور افعال کو بطور قانون اور طریقہ معاشرت اُن لوگوں میں قایم کرنا چاہتی ہے جو اُس سے متفق نہیں ہیں' ہمکو اپنے تئیں محفوظ رکھنا چاہیئے– سوسئیٹی اور قوم کے دخل درمعقولات کی ' جو ہر شخص منفرد کی خود مختاری میں وہ کرتی ہے ' ایک حد ہے ' اور اُس حد کو تلاش کرنا اور اُس کو قایم رکھنا مسرت انسانی اور حالت قومی کی بہتری کے لیئے واجب ہے *

اب وہ سوال جس پر تمام اس مسئلہ مشکلہ کا حل منحصر ہے یہہ ہے کہ کیونکر شخصی خود مختاری اور سوشل اختیارات میں مناسب توافق پیدا کیا جاے *

وہ امر جس پر حیات انسانی کا بیش بہا ہونا منحصر ہے وہ یہہ ہے کہ دوسروں کے افعال کی کسی قدر روک رکھی جاے — ہماری زندگی کسی کام کی نہیں ہے اگر دوسروں کو یہہ اختیارات حاصل رہیں کہ جب وہ چاہیں ہماری اولاد کو مار ڈالیں جب وہ چاہیں ہماری دولت کو چھین لیں ہمکو ایک منٹ کے لیئے اطمینان نہو — پس تو ضرور ہوا کہ افعال انسانی کے لیئے چند قواعد مقرر کیئے جائیں یہہ قواعد اولاً تو بذریعہ قانون نافذ کیئے جائیں ' لیکن ثانیاً اُن مواقع میں جہاں قانون کا عمل مناسب نہیں ہے قوم و گروہ کی راے کے ذریعہ سے قایم کیئے جائیں — مثلاً عموماً جھوٹ بولنا — واقعی اس سے مسرت انسانی میں خلل پڑتا ہے ' جیسا کہ غور سے معلوم ہوگا ' اپنے ذاتی و خانگی معاملات میں روز مرہ جو جھوٹ بولا جاتا ہے اُس کی ممانعت کے لیئے قانو..

بنانا بیکار هی اولاً تو قانون کا اثر اُس تک نہیں پہونچ سکتا ثانیاً اگر جزئیات زندگی کے لیئے قانون جاری هیں تو بهی سوسئیٹی کی مجموعی مسرت اور اطمینان کو نقصان پہونچتا هی ' لیکن قوم کی راے کے ذریعه سے اس کی ممانعت البته هونی چاهیئے ' یعنی جب قوم اُس کو عیب میں شمار کرے اور جهوت بولنے والے کو ذلیل سمجهے تو بیشک اس ممانعت کا نفاذ هوسکتا هی - پس تو معلوم هوا که سوسئیٹی کی راے کو اس قدر قوت رهنی چاهیئے که وه چند قواعد کو نافذ کرسکے لیکن یهه امر که وه کون قواعد هیں یهه ایک ضروری سوال هی *

باستثناے چند اُمور کے مثلاً جهوت بولنا فحش بکنا فریب دینا وغیره که اُن کی ممانعت میں تمام اقوام مختلفه کی راے متفق هی اور کسی باب میں دو زمانوں کے لوگوں کی راے بلکه دو ملکونکے آدمیوں کی راے متفق نہیں هی - ایک زمانه میں ایک ملک کے لوگونکی راے ایک باب میں دوسرے ملک اور دوسرے زمانه کے لوگوں کو تعجب خیز معلوم هوتی هی - انگریزوں میں شادی کی جو بعض رسمیں هیں هندوستان والے اُنکو عجیب سمجهتے هیں — مسلمانوں میں چار ازواج کا هونا انگریزوں کے خیال کو برا معلوم هوتا هی قس علی هذا - لیکن جو قوم و گروه جو قواعد قایم کرتی هی اُسکو بدیہات سمجهتی هی اور اُسکے خیال میں اُن سے زیاده صاف و صریح اور اُن سے زیاده سچے کوئی قواعد نہیں هوتے — اس سے ظاهر هی که رسم و رواج ایک جادو هی جو لوگوں کی آنکهوں کو بند کردیتا هی - رسم و رواج جس کے ذریعه سے ایک شخص دوسرے کو ایک خاص طرز معاشرت کے لیئے مجبور کرتا هی ایک ایسی چیز هی جس کے لیئے کوئی شخص استدلال پسند نہیں کرتا - بلکه لوگ اس امر کے عادی هورهے هیں اور اسی خیال میں اُنہوں نے پرورش پائی هی که خاص رسم جس شخص نے نکالی هی وه گویا فرشته تها اور اُسکے افعال کی صرف نقل کرنا چاهیئے دلیل کی کوئی حاجت نہیں هی اور کسی رسم و رواج کی عمدگی پر اگر دلیل لائی بهی جاتی هی تو صرف اسقدر که فلاں فلاں لوگ ایسا کرتے هیں حالانکه یهه کوئی دلیل نہیں هی ' بلکه دلیل لانے والا شخص خود جبتک ایک امر کو اچها سمجهتا تها وه اُسکی ذاتی پسند تهی اب اس دلیل سے صرف اسقدر معلوم هوا که چند اَور اشخاص بهی اُسکو اچها سمجهتے هیں - ایک باریک بات قابل غور یهه هی که جب کوئی قوم کسی رسم و رواج کی پابند هوجاتی هی تو اپنی مذهبی کتابوں کے مضمون کو ایسے تاویل کرتی هی که وه اُن کی رسم و رواج کے مطابق هوجائیں - لوگوں کی راے جو کسی فعل کی اچهائی یا برائی کی نسبت قایم هوتی هی اس پر بڑا اثر اُن وجوه کا هوتا هی جنکے سبب سے انسان کی وه خواهشیں متاثر هوتی هیں جو وه دوسروں کے افعال کی نسبت رکهتے هیں ' اس جگهه عبارت ذرا پیچیده هوگئی لهذا مثال کی ضرورت هی ' مثلاً

ميري خواهش يهه هي كه دوسرا شخص مجهكو معزز سمجهه مگر وه نهين سمجهتا لهذا مجهه اُس سے نفرت هوگي قس علي هذا - جب انسانون مين كوئي گروه اعلى هوتا هي تو اكثر تمام رسم و رواج بموجب اُس اعلى گروه كے فوائد و راے كے قايم هوتے هين - مثلاً كيا وجهه هي كه دنيا كي تمام رواسم كے بموجب مردون كو زيادة اختيارات به نسبت عورتون كے ديے گئے هين اس كي وجهه صرف يهه هي كه مردون كا گروه هر زمانه مين زيادة صاحب قوت و غلبه رها هي به نسبت گروه عورتون كے - هندوستان كے قوانين كے بموجب جو رعايتين برهمن و چهتري وغيره كے ليئے بمقابله شودر كے ركهي گئي هين اسكي وجهه صرف يهه هي كه يهه گروه به نسبت شودر كے صاحبان حكومت و اقتدار رهے هين - ايك اَوْر اصول جس كے بموجب افعال انساني كے قواعد مترتب هوكر بذريعه قانون يا راے جاري كيئے جاتے هين يهه هي كه لوگ اس امر كو فرض كرليتے هين كه خدا اس امر كو پسند كرتا هي اور اس امر كو نا پسند كرتا هي اور اس پسند و نا پسند كي غلامانه متابعت كرتے هين *

غرض اصل مين يهي سوسئيٹي كي پسند و نا پسند هي جو بذريعه قانون يا بذريعه راے نافذ كي گئي هي - عموماً جو لوگ اپني عقل و فراست اور خيالات كي شايستگي مين اورون سے بڑه گئے هين اُنهون نے بهي اس اصول كو قايم ركها ؛ گو اس كي تفصيل مين اُنهون نے كچهه اختلاف كيا هو - ان لوگون نے بجاے اس بحث كے كه سوسئيٹي كے پسند و نا پسند اشخاص كے ليئے واجب‌التعميل هونا چاهيئے يا نهين اس امر كي تفتيش شروع كردي كه سوسئيٹي كو كيا اُمور پسند كرنا چاهيئے اور كيا نا پسند - حالانكه اس تفتيش كا جو نتيجه هي وه خود صرف ايك راے هي جسكو سبكے ليئے واجب‌التعميل هونا لازم نهين *

مذهب مين پهلے پهل تو بهت جنگ و جدال هوئي هر مذهب كے گروه اس امر كو واجب سمجهتے تهے كه دوسرون كو اپنے مذهب مين مجبوراً لے آئين ليكن جب اسمين وه كامياب نهوئے تو يهه امر جايز كرديا گيا كه هر گروه اپنے اپنے مذهب پر قايم رهے ؛ اور يهه مذهبي آزادي كهي جاتي هي - ليكن اصل مذهبي آزادي كسي مين نهين هي ؛ بجز چند كے ؛ اور اُنكو لوگ لامذهب سمجهتے هين - بڑے سے بڑے آزاد منش جو لوگ هين وه كهتے هين كه " سني هو يا شيعه هو كچهه پرواه نهين هي ليكن مسلمان ضرور هو " دوسرے لوگ جو آزادي كو زيادة توسيع ديتے هين وه كهتے هين كه " كم سے كم يهه هي كه خدا كو ايك جانے اور آخرت كا قايل رهے " جو لوگ سب سے زيادة اپنے تئين غير متعصب اور آزاد خيال كا سمجهتے هين اُن كا قول هي كه " جو اعتقاد انسان چاهے ركهے ليكن خدا كے وجود كا ضرور قايل هو " - ليكن يهه سب امور آزادي مذهبي كے خلاف هين - هم جو راے چاهين ركهين ليكن دوسرونكو هم كيون چاهتے هين كه وه يهه اعتقاد ركهين اور يهه نركهين -

واقعي سب سے زيادہ جس نے لوگوں کو غلامانہ عادات ميں ڈالديا اور سب سے زيادہ جس چيز نے آزادي کو لوگوں کے دلوں سے نکالديا مذهبي تعصب هی — مسلمانوں کي تمام اقوام ميں سب سے زيادہ جو گروہ اِس مصيبت ميں پهنسا هی وہ شيعه هيں ' مفت ميں اپنے اوپر رنج کي تکليف اُٹهاتے هيں ' جب دوسروں کو اپنا سا نهيں بناسکتے اور اُن افعال کا ارتکاب کرتے هيں جنکو کوئي پوليٹکل يا سوشل يا مارل قانون جايز نهيں رکهه سکتا *

پس اب ميں اُس حد کا ذکر کرتا هوں جس حد تک سوسئيٹي کے اختيارات کو افراد سوسئيٹي پر توسيع دينا چاهيئے — ميرے نزديک کسي شخص من حيث الانفراد يا سوسئيٹي کو کسي شخص کے فعل ميں دخل نديناً چاهيئے بجز اس کے که اُس سے اپني حفاظت مقصود هو — يعني سوسئيٹي کي کسي فرد پر اُس کي خواهش کے خلاف صرف اُسيوقت اختيار نافذ کرنا چاهيئے جبکه يهه مقصود هو که کسي دوسريکو ضرر سے محفوظ رکهيں ' بلکه اُس شخص کي خود بهتري کے ليئے همکو کچهه ضرور نهيں هی که اُسکي آزادي افعال ميں خلل ڈاليں — خود کشي کي ممانعت اس وجهه سے نهيں هی که سوسئيٹي کو اُس شخص کا فائدہ متصور هی بلکه وجهه يهه هی که اُس شخص کے مرجانے سے خود سوسئيٹي کا نقصان هی ' اُس نقصان سے محفوظ رهنے کے ليئے سوسئيٹي اس جرم کي ممانعت کرتي هی — ميري مراد يهه نهيں هی که بچوں کو يا اُن لوگونکو جو بسبب عدم تعليم کے بالکل مثل بچوں کے هيں يهي آزادي هونا چاهيئے — اب يهه بحث که وہ ضرر کس قسم کا تها جسکي حفاظت مطلوب هی اور کس درجه تک حفاظت هونا چاهيئے بالکل يوٹلٹي پر مبني هی يعني فوائد و مضار کے حساب پر — يهه ايک طويل بحث هی — اس ميرے مضمون کا خلاصه صرف اسقدر هی که کسي شخص کو جايز نهيں هی که دوسريکو اپني راے کے موافق هونے پر مجبور کرے يا يوں کهو که خود بلا سوچے صرف عام راے کے بموجب اپنے طريق اعمال کو بنائے — آزادي راے ايک ضروري شی انسان کے ليئے هی اگر آزادي راے اُس ميں نهيں هی تو وہ غلام هی *

راقم

مهدي حسن منصف راے بريلي

رباعیات

حسب حال زمانہ از نتایج طبع عالی جناب حالی

اول

کہنا واعظ کا مومنوں کو بے دین * ہی آج کل ایمان کے لیئے شرط یقین
غالب ہی کہ قبر میں ہو مومن سے سوال * تکفیر بھی واعظوں نے کی تھی کہ نہیں

دوم

ایک گبر نے پوچھے جو اصول اسلام * واعظ نے کہا رضاے جہال و عوام
ہی شرط نجات ملت بیضا میں * کی عرض کہ قبلہ ایسی ملت کو سلام

سوم

جب تک کہ نہو دشمن اخواں پکا * ہوتا نہیں مومن کا اب ایماں پکا
ہم قوم کی خیر مانگتے ہیں حق سے * سنتے ہیں کسیکو جب مسلماں پکا